CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

السلام علیکم!!!

ہماری ویب سائٹ پر شائع ہونے والے تمام ناولز اور مواد مصنفہ / مصنف کے نام اور ٹائٹل سے محفوظ ہیں۔

ان تحریر کے رائٹس کریزی فینز آف ناول اور مصنفہ / مصنف کے پاس محفوظ ہیں بغیر اجازت کوئی بھی شخص ان تمام ناولز مواد کی نقل نہیں کر سکتا۔

نقل شدہ مواد پکڑے جانے کی صورت میں متعلقہ فرد، بلاگ یا ویب سائیٹ کو در پیش آنے والے مسائل کا وہ خود ذمہ دار ہو گا۔

نوٹ:

ہمیں اپنی ویب سائٹ کریزی فینز اوف ناول کے لئے لکھاریوں کی ضرورت ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پہ اپنے ناول، افسانے، کالم، آرٹیکل اور شاعری شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل زریع کو استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

انشاءاللہ آپ کی تحریر دو دن کے اندر ویب سائٹ پر شائع کر دی جائے گی۔

تفصیلات کے لیے ان رابطوں کا انتخاب کیجیے۔

کریزی فینز آف ناول پبلیشرز

Email : crazyfansofnovel@gmail.com

Facebook Page : fb.me/CrazyFansOfNovel

Facebook Group : https://web.facebook.com/groups/292572831468911/

Website Url : https://crazyfansofnovel.com

شکریہ

انتظامیہ کریزی فینز آف ناول!!!!!!

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

اے میرے ہمدم

از قلم

شمائلہ جٹ

سرِ راہ چلتے چلتے اے میرے ہمدم~~ ___!!

ایسا کیا ہوا جو منزلیں بچھڑ گئیں~~ ____!!

* * * * * * * """" * """" * * * * * *

* *

اے میرے ہمدم

اے میرے ہمسفر

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اگر سن سکے تو سن

دلِ خاموش کی بے صدا سسکیاں

جو ہو سکے صنم

تو کر تلاش

ان جگمگاتی آنکھوں میں

اپنے نام کے جھلملاتے اشک

ہو اگر احساس زندہ تو

میرے ۔تے قہقہے میں

میری لٹی حسرتوں کے بین سن

اے میرے ہمدم

اے میرے ہمسفر

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

معمول سے ہٹ کے وہ گھر میں داخل ہوا تو گنگنانے کی آواز بلند نہ ہوئی نہ ہی موٹر-سائیکل کی چابی اس کی شہادت کی انگلی پر گھوم رہی تھی نہ ہی منہ سے سیٹیوں کی آواز نکلی تھی اور یہ بات خلاف معمول تھی

گھر میں داخل ہوتے ساتھ اس نے چاروں جانب نگاہ دوڑائی اور پھر اس کی آنکھیں چمک اٹھیں یعنی اسکی آنکھوں کو جس کی طلب تھی وہ طلب پوری ہو چکی تھی

وہ ہمیشہ کی طرح ہال میں سلائی مشین اپنے سامنے رکھے ارد گرد کپڑوں کا ڈھیر پھیلائے کافی مصروف نظر آرہی تھی

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اس کی جانب آیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آپی میں سوچ رہا ہوں آپ کے جانے کہ بعد مجھے کھانا کون بنا کر دے گا؟ میرے کپڑے کون پریس کرے گا؟ میرے سارے کام کون کرے گا....؟؟ وہ اداسی سے کہتا ہوا اسکے سامنے آ بیٹھا

وہ مشین میں دھاگہ ڈالنے کی کوشش کرتی اس کی بات پر سر اٹھا کر اسے دیکھنے لگی جو خاصا افسردہ لگ رہا تھا

کوئی نہیں، جب میں ہر ہفتے یہاں آیا کروں گی تو تمہارے سارے کپڑے دھو کر پریس کر جایا کروں گی، اسی دن تمہاری پسند کا کھانا بھی پکاؤں گی!! اور تمہارے کمرے کی جھاڑ پھونک بھی کر جایا کروں گی!! اب خوش....!! اس نے فوراً حل پیش کیا اور پھر سلائی مشین پر جھک گئی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں آپی آپ شادی ہی نہ کرتی تو کتنا اچھا ہوتا، پتہ نہیں کیوں سب گھر والے آپ کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑے ہیں!! شادی کرنا ضروری تو نہیں....!! اس کا موڈ اب بھی خراب تھا

چلو جی مجھے پوری زندگی گھر بٹھا کر رکھنے کا ارادہ ہے کیا..؟؟ اپنی اداسی چھپا کر اس نے بمشکل مسکراتے ہوئے پوچھا

ہاں ناں تاکہ آپ ہمیشہ میری آنکھوں کے سامنے رہو!! میرے کام کرو!! میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتا...!! اس کی اداسی جوں کی توں تھے وہ کسی چار پانچ سالہ چھوٹے بچے کی طرح بول رہا تھا

اچھا جی---کل کو جب تمہاری شادی ہو گی تو تمہاری بیوی پتا نہیں مجھے اس گھر میں برداشت بھی کرے یا نہیں...!! دھیان بھٹکانے کو وہ بھی بول رہی تھی کیونکہ اس کا اداس چہرہ دیکھنا مشکل بھی تو بہت تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سنہ کرے برداشت پھر وہ بھی گھر سے باہر ہو گی!!اس کا انداز اٹل تھا

اچھا.....!!وہ دس منٹ گھر میں سنہ ہو تو تم سے برداشت نہیں ہوتا بے چین رہتے ہو تب تک جب تک وہ گھر نہیں آتی!!اور تم اسے باہر نکالو گے....؟اپنا کام چھوڑ چھاڑ کر وہ بھی اس کی جانب متوجہ تھی

اب ایسا بھی نہیں ہے پیاری لڑکی...!!وہ گھر سے باہر ہو تو برداشت ہو جاتا ہے آپ کا گھر سے جانا برداشت نہیں ہوتا....!!ویسے ہے کہاں وہ...؟دلربا کے ذکر سے چہرے پر آئی مسکراہٹ کو چھپا کر وہ اب بھی سنجیدہ نظر آرہا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شاپنگ پے گئی ہے باقی سب کے ساتھ !! گھر پر صرف میں ہوں یا اب تم آئے ہو...!!! اس نے کہہ کر قینچی ہاتھوں کی انگلیوں میں پھنسائی اور چھوٹا سا کپڑے کا ٹکڑا قالین پر رکھ کر تیزی سے کاٹنے لگی

کسی کو تو گھر چھوڑ جانا چاہیے تھا آپ اکیلی کو کیوں۔۔۔!!وہ مزید بولتا اس سے پہلے ہی دروازہ دھڑام سے کھلا اور وہ دونوں ہاتھوں میں شاپنگ بیگز اٹھائے پسینے میں شرابور بگڑے تیور لیے گھر میں داخل ہوئی

لو آ گئی...!! چلتی قینچی کے ساتھ اس کے ہاتھ بھی رکے اور سامنے سے آتے وجود پر نگاہ پڑتے ہی وہ مسکرا کر بولی

ٹیڈی بیئر جاؤ ایک ٹھنڈا ٹھنڈا جوس پکڑ لاؤ....!!دانیہ نے گھر میں داخل ہوتے ساتھ ہی حکم نامہ جاری کیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نوکر نہیں ہوں تمہارا.....!!دانیہ کو دیکھ کر چہرے پر آئی مسکراہٹ کو دبا کر وہ سختی سے بولا

کیسے بدتمیز ہو تم زرا فکر نہیں ہے کہ بندی تین چار گھنٹے خوار ہو کر آئی ہے بازاروں میں!!شاپنگ بیگز صوفے پر پھینک کر دانیہ اسے گھورتے ہوئے بولی جو اسے ہی دیکھنے میں مگن تھا

ہاں تو نہ جاتی شاپنگ پے---سب لگے ہیں زخموں پہ نمک چھڑکنے!!سب کو شاپنگ کی پڑی ہے یہ فکر نہیں ہے کہ آپی کے بغیر ہم کیسے رہیں گے دن کیسے گزرے گے ہمارے!!وہ نہیں ہوں گی تو ہماری زندگی کیسی گزرے گی...!!ٹیڈی بیئر تو رو دینے والا ہی ہو گیا

تب ہی گھر میں شائستہ کاظمی، شبانہ کاظمی اور رضوانہ کاظمی داخل ہوئیں تھیں ہاتھوں میں پکڑے گئے شاپنگ بیگز

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سے اندازہ ہو رہا تھا جیسے کافی خریداری کی تھی انہوں نے---آخر کیوں نہ کرتی برسوں بعد شادی آ رہی تھی وہ بھی گھر کی لاڈلی کی جس کا فیصلہ کل شام ہی ہوا تھا اور اب انکا مہینہ ایسے ہی گزرنے والا تھا

ساری عورتیں اپنے ہاتھوں میں گئے بیگز سمیت سامنے والے کمرے میں چلی گئی تھیں

تم زندگی بھر ان کا پلو تھام کر چلتے رہنا---ننے منے کاکے جو ہو تم....!!

دانیہ تو پہلے ہی تپی ہوئی تھی اس کی بات پر مزید چڑ گئی

لڑو مت تم دونوں، بیٹھو دانی میں تم سب کے لیے شربت بنا کر لاتی ہوں...!!معاملہ ختم کرنے کو وہ سلائی مشین کے سامنے سے اٹھ کھڑی ہوئی

ہائے لو یو آپی تسی تے بڑے چنگے ہو سچی!!دانیہ تو نہال ہی ہو گئی

کبھی خود بھی کچھ کر لیا کرو ہر وقت ان سے ہی کام کرواتی ہو!!وہ غصے سے بولا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایک تو تم ہر وقت مجھے ڈانٹتے ہی رہتے ہو!!جب بھی آپی کے متعلق کچھ بولوں مجھے زلیل ہی کر دیتے ہو!!اب تو مجھے تمہاری محبت پر بھی شک ہونے لگا ہے...!!دانیہ کے چہرے پر غصے کا عجب ہی عالم تھا

ایسا نہیں ہے بہت محبت کرتا ہوں تم سے یار، پر تم جانتی ہو جو جگہ میری زندگی میں آپی کی ہے وہ کسی اور کی ہو ہی نہیں سکتی....!!کہتے ساتھ اس نے دانیہ کا ہاتھ نرمی سے تھاما

جب وہ چلی جائیں گی ناں تب پوچھو گی!! آپی تو اپنے شوہر کے ساتھ اپنی نئی زندگی میں مصروف ہو جائیں گی تم بھی بھول جاؤ گے انہیں!! یہ جو اتنی محبت کرتی ہیں ناں وہ تم سے اور تم ان سے سب پھیکا پڑ جائے گا.....اور سوچو اگر آپی کو جیجو جی نے میکے آنے سے ہی روک دیا تو------تو کیا کرو گے تم.....؟دانیہ نے اپنا ہاتھ کھینچ کر

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسے تپانے کے لیے جان بوجھ کر کہا جس پر سامنے والے کا خون ہی کھول اٹھا

بکواس بند کرو کبھی اچھا بھی سوچ لیا کرو...!!وہ غصے سے کہتا سیڑھیاں پھلانگتا اپنے کمرے میں پہنچ گیا اور پھر دھماکے سی آواز کے ساتھ دروازہ بند ہو گیا

اف پھر ناراض کر دیا میں نے اپنے ٹیڈی بیئر کو....!!دانیہ نے کوفت سے سر پر ہاتھ مارا کل دوپہر کے بعد سے اسکا اب سامنا ہوا تھا ٹیڈی بیئر سے اور بجائے اس سے خفا ہونے کے الٹا اس نے ہی اسے خفا کر دیا تھا

جب سے کل شام شادی کی تاریخ طے ہوئی تھی وہ تو کمرے میں ہی قید ہو کر رہ گیا تھا نہ رات کو کھانے کے لیے نیچے آیا نہ صبح ناشتے کے لیے اور پھر جب صبح غصے میں گھر سے نکلا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھا اب آیا تھا اور اب پھر سے وہ اپنے کمرے کی نظر ہونے

کو جا چکا تھا

##

(ایک دن پہلے)

!!جا تجھے معاف کیا دل کو توڑنے والے،،،،،،،،،

!!پیار کی راہ میں مجھکو یوں چھوڑنے والے

!!جا تجھے معاف کیا دل کو توڑنے والے،،،،،،،،،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ دوپہر کے برتن دھونے کے ساتھ ساتھ زور و شور سے گا بھی رہی تھی یوں لگ رہا تھا جیسے وہ برتن نہیں دھو رہی بلکہ کسی کانسرٹ میں اپنے فن کا مظاہرہ کر رہی ہے

دوپٹے کو شانے کے ایک طرف سے لٹکا کر کمر کی دوسری جانب باندھے برتنوں کو رگڑتے ہوئے گانے کے ساتھ ساتھ وہ جھول بھی بھرپور رہی تھی جس سے کمر پر لٹکتی اسکے سیاہ گھنگھریالے بالوں کی چوٹی بھی رقص کر رہی تھی---ویسے برتن دھونا یا گھر کا کوئی بھی کام کرنا اسے قطعی پسند نہیں تھا مگر ہر جگہ اسکی مرضی تو چل نہیں سکتی تھی اس لیے تائی پلس خالہ کے آنکھیں دکھانے پر نہ چاہتے ہوئے بھی وہ برتنوں کے ڈھیر کو رگڑنے پر مجبور تھی اس لیے اپنا دل لگانے کے لیے وہ اپنی سریلی آواز کا سہارا لے رہی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ جو پچھلے پانچ منٹ سے مسلسل مسکراہٹ چھپائے دانیہ کو دیکھ رہا تھا دبے قدموں اس کی جانب بڑھا اور پھر بالکل اسکے پیچھے کھڑے ہو کر دونوں ہاتھوں سے اس کی چوٹی پکڑ کر زور سے کھینچی جس سے ایک حلق پھاڑ چیخ کے ساتھ وہ کمر کے بل کافی حد تک پیچھے کی جانب جھکی تھی

دانیہ کو لگ رہا تھا جیسے کسی نے اس کے بال جڑ سے اکھاڑ لیے ہوں مگر جیسے ہی وہ سمبھل کر سیدھی ہوئی ہاتھ میں پکڑا کالا سیاہ فرائی پین جسے وہ پچھلے دس منٹ سے رگڑ رگڑ کر سفید کرنے کی کوشش کر رہی تھی مڑ کر اسنے ٹیڈی بیئر کے منہ پر پوری قوت لگا کر دے مارا تھا

آہ بدتمیز....!! منہ پر ہاتھ رکھے ٹیڈی بیئر کی درد سے کراہ نکلی تھی

اسے لگ رہا تھا جیسے اسکا جبڑا ہی ٹوٹ گیا ہو

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آیا مسزہ....!!برتن دھونے والے صابن اور برتنوں کی کالک سے اٹے ہاتھوں کو کمر پر ٹکاتے ہوئے دانیہ نے آنکھیں پھیلائیں

وہ جو منہ پر فرائی پین کھا کر برے برے منہ کے زاویے بنا رہا تھا دانیہ کی بات پر اسے دیکھنے لگا

بہت بدتمیز، پاگل، جاہل لڑکی ہو تم....!! بھرپور غصے سے ٹیڈی بیئر نے کہہ کر گھوری ڈالی جس پر دانیہ کے لبوں پر ایک بھرپور مسکراہٹ رینگ گئی

آداب آداب تعریف کا شکریہ...!!اپنے سر میں سے اٹھتی ٹھیس کو بھول کر ایک ہاتھ ماتھے کے قریب لا کر سر کو خم دیتے ہوئے دانیہ نہایت مؤدب انداز بجالائی اور سامنے والا تو اسکی اس حرکت پر اپنا سارا درد لمحے میں بھول گیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نمک دانی.....!!تم جیسی لڑکی سے تو میں کبھی شادی نہیں کروں گا تم تو ابھی سے ہی مجھے مارنے پر تلی ہو...!!اپنی محبت کو دلچسپی سے دیکھتے ہوئے مانو اس نے کوئی بہت بڑی دھمکی دی تھی

سنہ کرو میں کونسا مری جا رہی ہوں...!!ناک کو ایک انگلی سے رگڑ کر دانیہ نے بے نیازی سے کہا

تمہاری خوش فہمی ہے کہ میرا اور تمہارا باپ مطلب ہم دونوں کے کنجوس ترین باپ ہم دونوں کی شادی مری میں کروائیں گے....!!دانیہ کی بات کو الگ رنگ دے کر ٹیڈی بیئر نے جو منہ بسورا تو دانیہ نے اسے گھور کر دیکھا

انتہائی کوئی فضول ترین شخص ہو تم...!!دانیہ نے ناک سکیڑی

جیسا بھی ہوں---ہوں تو تمہارا...!!مخمور لہجے میں کہتے ساتھ اسنے دو قدم مزید اٹھائے تھے اور دانیہ پیچھے ہو کر سنک سے جا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لگی تھی، دل زور سے دھڑکا تھا اور ٹیڈی بیئر نے اسکا دھیان بھٹکا کے اسکے پیچھے پڑے برتن دھونے والے صابن کو اٹھا کر اپنے ہاتھوں پر اچھے سے رگڑ کر دانیہ کے رخساروں پر مسل دیا

دانیہ جو ابھی بھی ٹیڈی بیئر کی باتوں پر اپنے دل کی دھڑکنوں کو سمبھالنے میں مگن تھی اسکی اگلی حرکت پر اچھل ہی پڑی

یہ کیا کیا بدتمیز؟ اپنے ایک ہاتھ کو گال پر مار کر ہاتھوں پر لگے سبز صابن کو دیکھتے ہوئے دانیہ چیخی جس سے ٹیڈی بیئر نے اسکی سبز ہوتی شکل پر قہقہہ لگایا

لیمن میکس ہر اکام میں کھرا...!! چٹکی بجاتے ہوئے وہ ہنستے ہوئے کہہ کر کچن سے بھاگنے کو تھا کہ دانیہ نے غصے سے دھلے ہوئے برتنوں میں سے اسٹیل کا گلاس اٹھا کر اسے دے مارا اور منہ دھونے کے لیے سنک کی جانب مڑی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ جلدی سے ایک طرف ہو گیا اور کمرے میں داخل ہوتی شبانہ کاظمی ماتھے پر اسٹیل کا گلاس کھا کر منمنا اٹھی

دانی....!!شبانہ کاظمی نے غصے سے دانت پیسے

امی یہ سارا۔۔۔!!ماں کی آواز پر گھبرا کر دانیہ مڑی تو سامنے اسکی ماں اپنا ماتھا مسل رہی تھی

خالہ میں تو یہاں پانی پینے آیا تھا پانی پینے کے لیے اس سے دھلا ہوا گلاس مانگا تو اس نے---!!جان بوجھ کر جملہ ادھورا چھوڑ کہ ٹیڈی بیئر نے سر جھکایا

امی جھوٹ۔۔۔!!ٹیڈی بیئر کے صاف مکرنے پر دانیہ تپ کر اپنی صفائی میں بولنے ہی لگی کہ شبانہ کاظمی نے اسے ٹوک دیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

خبردار جو اس پر الزام لگایا تو---آج برتن کیا دھونے پڑ گئے تم تو توڑنے ہی لگ گئی ان کو....!!شبانہ کاظمی اپنے ماتھے کو سہلاتے ہوئے غصے سے بولی

امی توڑا کب ہے یہ اسٹیل کا ڈھیٹ گلاس اتنی آسانی سے تھوڑی نہ ٹوٹے گا...!!پھر سے اسی فرائی پین کو رگڑتے ہوئے دانیہ نے کہا تو شبانہ بیگم کو مزید غصہ آیا

ہاں تو پھر وہ شیشے کے گلاس اٹھا کہ مارو میرے سر پر تا کہ وہ بھی ٹوٹیں اور میرا سر بھی پھٹے...!!شبانہ کاظمی نے پہلے گلاسوں کی طرف اور پھر غصے سے اپنے سر کی طرف اشارہ کیا

امی پھر آپ غصہ تو نہیں کریں گی ناں...؟دانیہ نے پلکیں زور زور سے جھپکاتے ہوئے نہایت معصومیت سے دریافت کیا تو

شبانہ کاظمی نے اسے کچا چبا جانے والی نگاہوں سے دیکھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں پھولوں کے ہار پہناؤں گی-----پتا نہیں کب عقل آئے گی تمہیں....!!اب اگر تم نے ایک بھی برتن توڑایا ٹیڑھا کیا تو حشر کر دوں گی تمہارا....!!انگلی کے اشارے سے تنبیہ کرتے آگ برساتی آنکھوں کے ساتھ شبانہ کاظمی بولی تو دانیہ منہ بسورتی ہوئی پھر سے اپنے کام میں مگن ہو گئی

اچھے سے دھونا---خبردار جو ایسے ہی پھینک کہ نکلی تو،ورنہ یہ چوٹیا کھینچنے میں دیر نہیں لگاؤں گی...!!دانیہ کی چوٹی کو ہاتھ سے ہلاتے ہوئے شبانہ کاظمی کہہ کر کچن سے نکل گئی اور دانیہ تو ماں کی بات سن کر جھلس کر رہ گئی لمحے کو دل چاہا سارے برتن زمین پر پٹخ کر کمرے میں چلی جائے مگر اسے اپنی مزید شامت آنے کا ڈر تھا اسی لیے صبر کا گھونٹ پی کر رہ گئی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آیا مزہ ایسے آتا ہے مزہ...!! شبانہ کاظمی کے کچن سے نکلتے ساتھ ہی ٹیڈی بیئر نے دانیہ کا ریکارڈ لگانا شروع کیا

دانیہ جو بمشکل اپنا غصہ ضبط کر رہی تھی ہاتھ میں پکڑے باؤل کو سنک میں واپس پھینک کر غصے سے اسکی طرف بڑھی اور پھر کچن میں داخل ہوتے ڈان سے ٹکرا گئی شاید آج دانیہ کا دن ہی خراب تھا

مصطفیٰ کاظمی جو سخت سر درد ہونے کے باعث گھر چائے کی غرض سے آیا تھا اب اپنے بادامی رنگ کے لٹھے کے نئے سوٹ پر صابن کے داغ دیکھ کر غصے سے سرخ ہو گیا

ت ت ت تا۔۔۔!! دانیہ اپنے سامنے غصے سے بھرے تایا کو دیکھتے ہوئے ہکلائی اور پھر جیسے ہی اسکی نظر تایا کے نئے سوٹ کے سینے پر چھپے اپنے ہاتھوں کے نشانات پر گئی اسکا تو خون ہی خشک ہو گیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسنے فوراً اپنے حواسوں پر قابو رکھتے ہوئے دوپٹہ کمر سے گندے ہاتھوں سے کھول کر سر پر ٹکایا

اور ٹیڈی بیئر تو اپنے باپ کو سامنے دیکھ کر بمشکل اپنا قہقہہ دباتا نظریں جھکا کر وہاں سے ہولے ہولے کھسک گیا

یہ ت ت ت تا کیا ہوتا ہے...؟ مصطفیٰ کاظمی نے عینک کو واپس سے اپنی جگہ پر ٹکاتے ہوئے غصے سے پوچھا

وہ تایا جی غ غ غلطی سے ہو گیا...!! ایک نظر منظر سے نو دو گیارہ ہوتے ٹیڈی بیئر پر ڈال کر دانیہ نے اپنے سامنے کھڑے خونخوار نظروں سے گھورتے مصطفیٰ کاظمی کو دیکھا اور گلے میں اٹکا تھوک مشکل سے گلے کے اندر دھکیلا

یہ میرے کپڑوں کا کیا حال کیا ہے تم نے؟ دھیان کہاں ہوتا ہے تمہارا...؟ ماتھے پر بل ڈال کر کاٹ دار لہجے میں مصطفیٰ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کاظمی بولا تو دانیہ ڈر سے پانی پانی ہی ہو گئی اور اب وہ شدت سے دعا کرنے لگی کہ مصطفٰی کاظمی کے غصے کو ختم کرنے والی دوا جلدی سے کچن میں آجائے

شاید دانیہ نے بہت شدت سے دعا کی تھی اسی لیے تو وہ اگلے ہی لمحے کچن کی طرف آئی تھی

ارے دانی تم یہاں کیا کر رہی ہو جاؤ جا کر آرام کرو طبیعت تمہاری ٹھیک نہیں ہے اور تم کام میں لگی ہو!! تم جاؤ میں چائے بنا کر لاتی ہوں سب کے لیے اور برتن بھی باقی کے میں ہی دھولوں گی...!! کچن کا منظر فوراً سمجھتے ہوئے اسنے لمحے میں بات بنائی اور دانیہ نے اسے دیکھ کر فوراً اپنی رکی سانس بحال کی اور کلمہ تشکر دل میں بجالائی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جی...!!دانیہ کہہ کر منظر سے ایسے غائب ہوئی جیسے گدھے کے سر سے سینگ

کچھ اسے بھی کرنے دیا کرو کام، بچی نہیں ہے اب یہ....!!مصطفیٰ کاظمی نے ایک غصیلی نظر جاتی دانیہ پر ڈالی

آپ کمرے میں جا کر اپنے کپڑے بدل لیں!!برا لگ رہا ہے داغ، میں چائے وہی لے کر آتی ہوں!!مجھے پتا ہے آپ کے سر میں درد ہے اور آپ چائے پینے ہی آئے ہوں گے....!!مسکراتے ہوئے اسنے مصطفیٰ کاظمی کے گال کو محبت سے تھپتھپایا تو مصطفیٰ کاظمی کا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا

تم بغیر کہے سب کے دلوں کی بات کیسے جان لیتی ہو...؟

مسکراتے ہوئے مصطفیٰ کاظمی بولا اسکی یہ لاڈلی ہمیشہ ہی اسے حیران کر دیتی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کمرے میں جب چائے دینے آؤں گی ناں تب تفصیل سے بتاؤں گی...!!مسکراتے ہوئے اسنے مصطفیٰ کاظمی کے کالر کو ٹھیک کرتے ہوئے کہا تو وہ بھی ہنس دیا

ہاہاہاہا اچھا آجانا میرا بچہ...!!!اسکی پیشانی کو محبت سے چوم کر مصطفیٰ کاظمی نے قدم اپنے کمرے کی جانب بڑھائے

##

غصے سے اس کا برا حال تھا کوئی اس کی حالت سمجھ ہی نہیں رہا تھا کمرے میں داخل ہوتے ساتھ دروازے کی کنڈی لگا کر وہ بیڈ پر گر گیا وہ اپنی خواہش کو حق پر سمجھ رہا تھا جبکہ وہ یہ بھی اچھے سے جانتا تھا کہ یہ ایک نہ ایک دن ہونا ہی تھا وہ جانتا تھا اس کی خواہش بے جا ہے مگر پھر بھی اس کا دل یہ سب روکنے کو چاہ رہا تھا ابھی صبح بھی تو اس نے بہت

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمت کر کے ایک کوشش کی تھی یہ سوچے سمجھے بغیر کہ اس کے اس عمل سے ایک اچھا خاصا طوفان آسکتا تھا

اس کے عمل سے طوفان تو نہیں آیا تھا مگر صبح صبح اسکی اپنی ماں سے اچھی خاصی عزت ہوئی تھی اس کے ذہن میں اب بھی وہی باتیں گھوم رہی تھیں جس سے اسکا حلق اب تک کڑوا تھا

امی یہ اتنی بڑی بات نہیں ہے کہ آپ اس طرح مجھ پر غصہ کر رہی ہیں!! اپنے غصے کا گلہ دبا کر وہ نرم سا پڑا تھا

اتنی بڑی بات نہیں ہے...؟ یہ تمہارے لیے بڑی بات نہیں ہو گی مگر ہمارا سر تمہاری اس حرکت سے شرم سے جھک گیا ہے وہ تو اچھا ہوا وہ لڑکا سمجھدار ہے اور اس نے یہ بات

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سب سے پہلے مجھے بتائی ہے اور کوئی رد عمل ظاہر نہیں کیا ورنہ تو---!!رضوانہ کاظمی غصے میں کچھ برا کہتے کہتے رک گئی تھی

ورنہ کیا امی؟میرا کیا قصور ہے غلطی آپ سب کی ہے اور وہ بھی کتنے تیز ہیں ویسے شکل سے تو معصوم لگتے ہیں، چھوٹی سی خواہش ہی تو کی تھی ان سے اور وہ لگے ہیں آپ کو شکائتیں لگانے...!!اسکا ضبط کے مارے حال بے حال ہو رہا تھا اسے تو اندازہ نہیں تھا کہ اسکی یوں شکایت لگائی جائے گی

چھوٹی سی خواہش؟یہ چھوٹی سی خواہش ہے تم نے اسے کہا کہ وہ اس گھر میں بارات لے کر نہ آئے اور اگر وہ تمہاری بات مان لیتا تو جانتے بھی ہو کہ کیا ہوتا؟اس گھر کی ساکھ تباہ ہو جاتی، ہماری عزت مٹی میں مل جاتی، لوگ ہزاروں باتیں کرتے کہ شادی کی تاریخ طے کر کے لڑکی رخصت کیوں نہیں کی، ہماری

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لڑکی میں ہی کھوٹ نکالنا تھا سب نے.....دیکھو بیٹا وہ کوئی چھوٹی بچی نہیں ہے جس کی شادی ابھی کرنا مناسب نہیں ہے اگر بچی بھی ہوتی تب بھی تو شادی کرنی ہی تھی ناں....!!رضوانہ کاظمی کہتے ساتھ بیٹے کے پاس بیٹھ گئی وہ یہ باتیں نجانے کتنی بار اسے سمجھا چکی تھی غصے سے محبت سے ڈانٹ ڈپٹ کر مگر جوں جوں شادی کے دن قریب آرہے تھے توں توں اس کا رویہ مزید بگڑتا جارہا تھا

ہاں تو کر لیجیے گا اتنی جلدی---!!وہ بھی جانتا تھا کہ سب کتنا جلدی ہے مگر گھر والوں کو ٹالنا بھی تو تھا

جلدی تم پاگل ہو کیا وہ چھبیس سال کی ہو گئی ہے...!!اگر اب شادی نہیں کریں گے تو کب کریں گے؟رضوانہ کاظمی نے اسے ٹوک کر اس کے بازو کو دبوچ کر اس کا رخ اپنی جانب موڑا تھا نجانے کیسے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ بھی غصہ پی رہی تھی ورنہ اس کا دل تو چاہ رہا تھا اپنے سامنے بیٹھے اپنے کم عقل بیٹے کو دو چار جڑ دے

آپ سب اس سے پیار ہی نہیں کرتے بوجھ سمجھتے ہیں اسے بس....!!وہ افسوس سے کہہ کر منہ بنا کر بیٹھ گیا مگر اندر کی دنیا کی حالت عجب ہی تھی جسے وہ خود بھی سمجھنے سے قاصر تھا

چلو ہو گیا ایک نیا ڈرامہ شروع!!تمہاری اس حرکت کا علم اگر تمہارے باپ یا چچا کو ہو گیا ناں تو حشر کر دیں گے!!رضوانہ کاظمی کا دل چاہ رہا تھا اس پاگل لڑکے کو سمجھانے کی بجائے کسی دیوار پر اپنا سر دے مارے کیونکہ اسے سمجھانے سے آسان کام یہی تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ان کو اور آتا ہی کیا ہے ڈان بنے پھرتے ہیں دونوں.....امی مجھے آپی کی فکر ہے اسی لیے کی تھی انکے نام نہاد ہونے والے شوہر کو کال...!!انگارے چباتی آنکھوں کے ساتھ وہ سخت لہجے میں بولا

شرم کرو اس گھر کا ہونے والا داماد ہے وہ اور تم کوئی انوکھے بھائی نہیں ہو ازل سے ہوتا آیا ہے یہ....!!تم کوئی دنیا جہان کے واحد بھائی ہی ہو جو اپنی بہن کو پوری زندگی گھر بٹھا کہ رکھنا چاہتا ہے....!!

رضوانہ کاظمی اس کو گھورتے ہوئے غصے سے بولی

ماں کی باتوں سے سخت بیزار ہو کر مزید کچھ بولے وہ کمرے سے نکل گیا تھا اور اب پانچ گھنٹوں بعد لوٹا تھا مگر اب دانیہ کی باتوں سے وہ ایک بار پھر غصے کی لپیٹ میں جکڑا جا چکا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماں کی باتیں سوچ سوچ کر اس کا خون اب بھی کھول رہا تھا اور اوپر سے دانیہ کی باتیں جلتی پر تیل کا کام سرانجام دے رہی تھیں اس کا ---دل چاہ رہا تھا وہ سب کچھ تہس نہس کر دے

##

موسیٰ-----!! یہ میرے جڑے ہاتھ دیکھ لو اب بھی وقت ہے مان جاؤ!!وہ لڑکی تمہارے قابل نہیں ہے....!!رخسانہ ریاض نے بیٹے کے سامنے غصے میں ہاتھ جوڑ ڈالے

کیا ہو گیا ہے امی؟شادی میں ایک مہینہ باقی ہے اور آپ یہ بول رہی ہیں...!!موسیٰ برہمی سے گویا ہوا اپنی محبت کی یوں تذلیل اس سے برداشت نہیں ہو رہی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں تو ابھی ایک مہینہ پڑا ہے تم انکار کر دو۔۔۔ تمہیں کوئی اور اچھی لڑکی مل جائے گی۔۔۔ میں کرواؤں گی تمہاری کسی اچھی جگہ شادی...!!معصومہ نے بھی ماں کے فیصلے کی حمایت کر دی

آپی آپ بھی!! مجھے لگا تھا کوئی اور ساتھ دے نہ دے آپ ضرور دیں گی اور آپ ہی ایسا بول رہی ہیں....!!موسیٰ نے تاسف سے بہن کو دیکھ کر کہا

دیکھو موسیٰ میں تمہاری بہن ہوں تم سے بڑی ہوں زندگی کے اتار چڑھاؤ کو اچھی طرح جانتی ہوں...!!معصومہ بھائی کے ساتھ صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولنے لگی

کیا اتار چڑھاؤ...؟؟ہاں بولیں...!!عجب ڈرامہ ہے یہ رشتہ مانگ لیا، منگنی کر لی، شادی میں ایک مہینہ باقی ہے اور اب سب کو اس میں برائیاں نظر آ رہی ہیں...!!موسیٰ تو ہتھے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سے اکھڑ گیا ماتھے پر بل ڈالے وہ چلایا تو دونوں ماں بیٹی نے ایک دوسرے کو تعجب سے دیکھا وہ کچھ بولتیں اس سے پہلے ہی موسیٰ پھر سے بول پڑا

وہ میری محبت ہے اور میں اسی سے ہی شادی کروں گا یہ طے رہا آپ لوگ یہ بات اپنے ذہن میں اچھے سے بٹھا لیں!!اور شادی کی تیاریاں شروع کریں...!!موسیٰ شہادت کی انگلی سے ماں اور بہن کو تنبیہ کرتا کمرے سے باہر نکل گیا غصے سے اس کا برا حال تھا

یہ نہیں مانے گا امی...!!معصومہ نے موسیٰ کے باہر نکلتے ہی افسوس سے کہا

فائدہ کیا ہوا تمہیں بلانے کا، پکڑو اپنے بچے اور جاؤ اپنے سسرال...!!رخسانہ ریاض سخت غصے سے بیٹی کو بولی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

امی میرا کیا قصور ہے؟ آپ کا بیٹا ہی اس کے عشق میں پاگل ہوا جا رہا ہے...!!وہ منہ بنا کر گویا ہوئی

ٹھیک کہتی ہو ابھی سے ہی اس نے موسیٰ کو پورا اپنے قبضے میں کر رکھا ہے تو نجانے شادی کے بعد کیا گل کھلائے گی مجھے تو سوچ سوچ کے ہی ہول اٹھ رہے ہیں..!!رخسانہ ریاض ہنکارا بھرتے ہوئے بولی

پکا کالا جادو کروایا ہو گا میسنی نے...!!تب ہی تو موسیٰ اسی کا دم بھرتا ہے ورنہ تو یہ لڑکیوں کے نام سے ہی خار کھا جاتا تھا....!!

معصومہ نے اپنا ذہن لڑاتے ہوئے اندازہ لگایا

بالکل وہی کروایا ہو گا.....!!جیسی ماں ویسی بیٹی....باپ کا تو سرے سے اتا پتا ہی نہیں ہے...!!رخسانہ ریاض نخوست سے کہتے ہوئے ٹھنڈی آہیں بھرنے لگی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

خیر امی اب آپ تو الٹی گنتی شروع کر دیں کیونکہ بھابھی جی کہ آنے کے بعد تو آپ کی زرا نہیں چلنے والی---مجھے تو شک پڑتا ہے کہیں آپ کو آتے ہی چلتا نا کر دے، آخر موسیٰ تو اس کے قبضے میں پہلے ہی ہے اس گھر کو بھی قبضے میں ناں کر لے....!!

معصومہ نے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر رگڑتے ہوئے ٹیڑھی آنکھ سے ماں کو دیکھ کر کہا

دفع ہو جا کمبخت !!منہ سے کبھی کوئی اچھی بات نا نکالنا!!ایک زرا سا کام ہوا نہیں اور اب بیٹھی میرا خون جلا رہی ہو.....!!

رخسانہ بیگم نے جوتا اتار کر بیٹی کو دے مارا جس پر معصومہ ہنستی گنگناتی باہر چلی گئی

بھیا ہمارے ہو گئے ارے بھابھی کے دیوانے

##

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رخسانہ ریاض دو بچوں کی ماں جس کا شوہر ریاض کاظمی پندرہ سال پہلے ہارٹ اٹیک سے انتقال کر گیا

اس نے شوہر کے انتقال کے چند دنوں بعد سسرالیوں سے لڑ جھگڑ کر اپنا حصہ الگ کر لیا اور پھر سسرالیوں کو بلانا تو کیا دیکھنا بھی گوارا نا کیا آخر وہ بھی رخسانہ ریاض کے رویے سے تنگ آکر سارے تعلق توڑ کر ایک طرف ہو گئے

بڑی بیٹی معصومہ جو بالکل ماں کے جیسی ہے چالاک اور سب کو انگلیوں پر نچانے والی، میٹرک کے بعد ماں کے ہزار جتن کرنے کے باوجود اس نے پڑھائی چھوڑ دی اور پھر پورا دن گھر میں فارغ رہتی---

معصومہ بائیس سال کی ہوئی تو رخسانہ ریاض نے اپنے اکلوتے بھائی کے اکلوتے بیٹے فرمان سے اس کی شادی کروادی معصومہ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سسرال جاتے ہی شوہر کے ساتھ الگ ہو بیٹھی کچھ سالوں بعد فرمان کے ماں باپ بھی انتقال کر گئے اور معصومہ کا یہ کانٹا بھی نکل گیا اب معصومہ فرمان دو بیٹوں سات سالہ حسن اور چھ سالہ محسن کی ماں ہے اور اکثر اب ماں کے گھر ہی پائی جاتی ہے اور شوہر ہوٹل سے کھانا کھا کر گزارا کر لیتا ہے

معصومہ سے دو سال چھوٹا موسیٰ ریاض ہے جو خوش شکل، خوش طبیعت کا سلجھا ہوا لڑکا ہے ماں اور بہن کا سایہ تو اسے چھو کر بھی نہیں گزرا۔۔ایم_فل کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد اب وہ پولیس لائن میں ہے

##

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فیضی....!!فیضی....دورازہ کھولو...!!دروازہ مسلسل پیٹا جارہا تھا مگر فرزام دنیا جہاں کی اداسی چہرے پر سجائے سنگل بیڈ پر آڑا ترچھا لیٹا ہوا تھا

فیضی---دروازہ کھولو---کیوں پریشان کر رکھا ہے سب کو مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ اب اگر دروازہ نہ کھولا تم نے تو تمہارے باپ کو فون کر کے گھر بلالوں گی میں...!!رضوانہ کاظمی نے دروازہ غصے سے پیٹتے ہوئے تنبیہ کی مگر پھر بھی کوئی فرق نہ پڑا

فیضی دروازہ کھولو پلیز...ایسا نہیں کرو....!!ٹیڈی بیئر سن رہے ہوناں!!کھول دوناں دروازہ...!!دانیہ نے دروازہ پیٹتے ہوئے التجا کی مگر پھر بھی کچھ حاصل نا ہوا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فیضی بیٹا ماں صدقے جائے دروازہ کھول دو میرا اچھا بیٹا....!!

شائستہ کاظمی نے دروازہ بجاتے ہوئے زرا محبت کا تیر اندر کی طرف اچھالا مگر اندر تو جیسے وہ پتھر سا ہی ہو چکا تھا

اوئے میرے کم عقل بھائی ابو نے آ کے تمہیں گھسیٹ گھسیٹ کے باہر نکالنا ہے اس لیے شرافت سے باہر نکل آؤ...!!فہام نے باہر سے صدا لگائی

اپنا شور بند کرو سب کوئی مجھے پڑھنے ہی نہیں دے رہا...!!

فرحام ہاتھ میں کمسٹری کی کتاب تھامے اپنے کمرے سے باہر نکلا اسکے چہرے پر سخت ناگواری تھی

تُو پڑھ لے تُو کر لے بی_اے پاس، باقی سب کی خیر ہے...!!شبانہ کاظمی نے بیٹے کو گھور کر دیکھا تو وہ منہ بناتا کمرے میں واپس چلا گیا اب سب پھر سے دروازے کی جانب متوجہ تھے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سب بارہا کوشش کر چکے تھے مگر فرزام کے تو کان پر جوں تک نہ رینگی تھی

!!جاؤ فیمی آپی کو بلا لاؤ وہی اب اسے باہر نکال سکتی ہیں

تھک ہار کر دانیہ نے فہام کو کہا تو وہ بھاگتا ہوا سیڑھیاں اترنے لگا

فرزام اب بھی اسی حالت میں پڑا اپنے ناخن چبائے جا رہا تھا باہر سے مسلسل آوازیں آ رہی تھیں مگر اس کا دل بیٹھا جا رہا تھا دانیہ کی بات سے اس کا سکون تک اڑ چکا تھا پوری رات وہ سویا نہیں تھا کل سے کچھ کھایا نہیں تھا دل کو عجب روگ لگا تھا

فیضی...!!فیضی...!!دروازہ کھولو میں ہوں...!!باہر سے آنے والی صدا کہ کانوں میں پڑنے کے ساتھ ہی اس کے اندر حرکت آئی وہ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تیزی سے بیڈ سے نیچے اترا اور دروازے کی جانب بھاگا دروازے کی کنڈی کھولی تو سامنے ہی سب کے ساتھ وہ کھڑی تھی

کوئی اور اندر نہ آئے اس لیے دروازہ کھولتے ساتھ فرزام نے اس کا بازو پکڑا اور اسے کمرے میں کھینچا اور واپس سے کنڈی چڑھا دی

---باقی سب منہ بسورتے ہوئے وہاں سے نکل گئے

##

محمد کاظمی کے تین بیٹے تھے بڑا بیٹا ظفر کاظمی اس سے چھوٹا عبدالقدوس کاظمی اور اس سے چھوٹا رحیم کاظمی__

ظفر کاظمی کے تین بیٹے تھے اور دو بیٹیاں__ عبدالقدوس کاظمی کے دو بیٹے اور ایک بیٹی تھی___ جبکہ رحیم کاظمی کی صرف دو ہی بیٹیاں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھیں اور وہ دونوں ہی عبدالقدوس کاظمی کے بیٹوں سے بیاہی گئی تھیں

کاظمی صاحب کے ساتھ ساتھ ان کے تینوں بیٹوں کا بھی انتقال ہو چکا ہے مگر اب بھی سب کاظمی خاندان کے نام سے ہی جانے جاتے ہیں کاظمی خاندان والے زیادہ امیر تو نہیں مگر اپنی زندگی میں سب ہی خوش ہیں زیادہ بڑے مسئلے مسائل نہیں ہیں ---اس خاندان کے

##

کیا ہوا اب؟ کیوں منہ لٹکا کر بیٹھے ہو کیوں دروازہ بند کر رکھا تھا...؟ فرزام کے ساتھ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے وہ خفگی سے بولی

ایسے ہی...!! بدستور منہ لٹکائے ہوئے فرزام نے کہا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فیضی... کیا ہوا ہے تم کافی پریشان رہنے لگے ہو؟ کھانا بھی نہیں کھایا تم نے، نہ رات نہ صبح!! سب ٹھیک تو ہے ناں...؟ اس نے فرزام کے بکھرے بالوں کو ایک ہاتھ سے سنوارتے ہوئے پریشانی سے پوچھا تو فرزام کی آنکھیں بھیگنے لگ گئیں

آپی آپ شادی کر کے چلی جائیں گی تو سب کیسے رہیں گے؟ میں کیسے رہوں گا...؟ آنکھوں کو بازو سے رگڑ کر فرزام بولتا ہوا اسکے سامنے سے اٹھ کھڑا ہوا

فیضی بہنوں بیٹیوں کو ایک نا ایک دن تو جانا ہی ہوتا ہے اگر تم یہ بات اتنی دل کو لگاؤ گے تو کیسے چلے گا!! اس کے لہجے میں اداسی ہی اداسی تھی فرزام کی یہ حالت اس سے دیکھی نہیں جا رہی تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زری آپی کیا کوئی اور طریقہ نہیں ہے؟کیا آپ شادی کے بعد بھی اسی گھر میں نہیں رہ سکتی؟زریشہ کا ہاتھ تھام کر فرزام بھرائی آواز میں بولا تو زریشہ کئی ثانیے اسے دیکھتی ہی رہی

کیسی باتیں کر رہے ہو فیضی ایسا تھوڑی نہ ہوتا ہے!!کچھ دیر بعد اپنا ہاتھ چھڑا کر زریشہ نے رخ موڑ لیا

تو پھر میں کیسے رہوں گا آپ جانتی ہیں آپ کے بنا میں کالج میں مشکل سے ٹائم گزار کے آتا ہوں...!!فرزام کا لہجہ بھیگا بھیگا سا تھا اور اسکا یہ لہجہ ہی تو زریشہ کو تکلیف پہنچائے جا رہا تھا

کوئی نہیں تم ہر روز مجھ سے ملنے آجایا کرنا...!!دوپٹے کے پلو سے آنکھیں صاف کر کہ زریشہ نے اپنی بڑی بڑی بھوری آنکھوں پہ لمبی گھنی پلکوں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کی جھالر گرا کر اپنے آنسو چھپا لیے تاکہ کمرے میں موجود وہ دوسرا شخص اسکے آنسو نہ دیکھ پائے

اتنی ساری باتیں جو آپ سے کرنی ہوتی ہیں وہ کیا پورا دن اکٹھا کرتا رہوں میں!! چوبیس گھنٹے بعد بتاؤں گا تو میرا پیٹ نہیں خراب ہو جائے گا؟ زریشہ کی بات پر کوفت سے کہتا فرزام بیڈ کے کنارے جا بیٹھا دل میں ایک جنگ سی جاری تھی وہ جانتا تھا وہ اکیلا بھائی نہیں ہے جو اپنی بہن کو رخصت کرے گا مگر دل کو سکون کسی دلیل سے نہیں آ رہا تھا

اممم فون پر بتا لیا کرنا...!! کچھ سوچتے ہوئے زریشہ نے کہا تو فرزام نے اسکی پشت کو گھورا کیونکہ اب بھی وہ منہ موڑ کر کھڑی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فون پر خاک مسز آئے گا روبرو بیٹھ کر بتانے کا اپنا ہی مسز ہوتا ہے...!!فرزام نے کہہ کر زریشہ کا بازو تھام کر اسے اپنے سامنے بٹھایا تھا

ویڈیو کال کر لیا کریں گے...!!چٹکی بجا کر زریشہ نے نیا حل نکالا وہ لمحے میں آنسو پی گئی تھی اور فرزام کا منہ مزید لٹک گیا تھا

چلو جی اب حال دل سنانے کے لیے ہمیں ویڈیو کال کا سہارا لینا پڑے گا!!بالوں میں ہاتھ پھیر کر فرزام نے تھکے سے لہجے میں کہا

وہ کہتے ہیں ناں ضرورت ایجاد کی ماں ہے!!اہمم ویسے ٹیڈی بیئر.....دانی آج کافی پیاری لگ رہی تھی ہے ناں....!!اس نے جان بوجھ کر بات بدلی اور دانیہ کے ذکر سے وہ فوراً سیدھا بھی ہو بیٹھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا واقعی....!!چہرے پر دلفریب رنگ سجائے فرزام بے قرار سا ہوا

ہاں واقعی جو بریسلٹ تم نے اسے لا کر دیا تھا ناں وہ بھی پہنا ہے اس نے...!!ٹیڈی بیئر کے پل میں بدلتے رنگ کو دیکھ کر مسکراہٹ دبا کر زریشہ بولی تو فرزام کی بھوری بڑی بڑی آنکھیں مزید پھیل گئیں

اچھا کیسا لگ رہا ہے...؟زریشہ کا ہاتھ تھامے فرزام نے بھرپور بے قراری ظاہر کی کچھ دیر قبل والی اداسی اب نہیں تھی

مجھے کیا پتا جا کر دیکھ لو خود...!!مسکراہٹ دبا کر زریشہ منہ پھیر گئی کیونکہ فرزام کی اداسی دور کرنا ہی اسکا اولین مقصد تھا

میں اس سے ناراض ہوں..!!فرزام نے منہ بسورا

کیوں؟زریشہ جانتی تو تھی مگر پھر بھی پوچھنا ضروری سمجھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ الٹی سیدھی باتیں کرتی ہے..!!فرزام کہتے ساتھ پھر سے بیڈ پر لیٹ گیا

تم بھی تو تنگ کرتے ہو اسے....!!زریشہ نے فرزام کو آنکھیں دکھائیں اور پھر فرزام کے پاس بیٹھ گئی

میں کہاں تنگ کرتا ہوں میں تو پیار کرتا ہوں اس نمک دانی سے..!!زریشہ کا ہاتھ تھامے فرزام محبت سے بولا جس پر زریشہ کے دل سے ان دونوں کے لیے دعا نکلی تھی

بس بس زیادہ پھیلو مت اور اٹھو یہاں سے، غضب خدا کا ابھی صبح ہی تو صفائی کی تھی اب تم نے پھر سے اس کمرے کو کباڑ خانہ بنا دیا...!!ہاتھ چھڑوا کر زریشہ نے ڈپٹتے ہوئے کہا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسی لیے تو کہتا ہوں کر دیں شادی سے انکار تا کہ اس کمرے کو آپ ہمیشہ کباڑ خانے سے واپس کمرے میں بدلتی رہیں...!!فرزام زریشہ کے کہنے پر پھر سے بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا

میں کیوں کروں تم اپنی دانی سے کہوناں کہ وہ یہ کام سمبھالے..!!بیڈ شیٹ درست کرتے ہوئے وہ مصروف انداز میں بولی اور فرزام دلکشی سے مسکرا دیا

اس نے تو مجھے سمبھالنا ہے!!فرزام کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی

ابھی بڑا.....ٹائم ہے اس میں..!!زریشہ نے بدستور بیڈ شیٹ درست کرتے ہوئے کہا

اچھا ٹیڈی بیئر تم نیچے کچن میں چلو میں آکر تمہیں کھانا دیتی ہوں!!اور اس بار اگر تم نے نہ کھایا تو پھر کبھی بات نہ کرنا مجھ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سے..!!بیڈ شیٹ درست کر کے زریشہ نے فرزام کے بولنے سے پہلے پھر سے اسے دھمکایا تھا

جو حکم پیاری لڑکی...!!فرزام نے کہہ کر زریشہ کا ہاتھ تھاما اور اسے بھی باہر لے گیا

##

یہ گھر ہے عبدالقدوس کاظمی کا---ان کا اور ان کی بیوی کا تو برسوں پہلے ہی انتقال ہو گیا اس گھر میں دو منزلیں ہیں اور اس گھر میں دس لوگ مقیم ہیں سب نہایت سکون سے اپنی زندگی گزار رہے ہیں

عبدالقدوس کاظمی کی سب سے بڑی ایک بیٹی اور اس سے چھوٹے دو بیٹے ہیں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بیٹی کا نام شائستہ کاظمی ہے اور اس کی ایک بیٹی ہے زریشہ

ذوالفقار__ زریشہ ذوالفقار انتہائی خوبصورت، پڑھی لکھی اور سلجھی ہوئی

لڑکی ہے عبدالقدوس کاظمی کے گھر والوں کی جان بستی ہے

اس ایک لڑکی میں اور پورے کاظمی خاندان میں جو رتبہ

زریشہ ذوالفقار کا ہے وہ کسی اور کا نہیں جس عزت اور وقار کی

نظر سے زریشہ ذوالفقار کو دیکھا جاتا ہے اور کسی کو نہیں دیکھا

---جاتا گویا پورے خاندان کی آنکھوں کا تارا ہے زریشہ ذوالفقار

زریشہ ذوالفقار چھبیس سال کی ہے ایم_اے کرنے کے بعد سے وہ گھر

پر ہی رہتی ہے کیونکہ اسے نوکری کرنے کی اجازت نہیں ہے گھر پر رہ

کر وہ فارغ نہیں رہتی یا تو گھر کی عورتوں کے کپڑے سلائی کرتی

رہتی ہے یا پھر کچن میں نئے نئے طرز کے کھانے بناتی ہے اور یا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پھر گھر کی سجاوٹ کرنے میں لگی رہتی ہے فارغ بیٹھنا تو اسے قطعی طور پر پسند نہیں ہے

شائستہ کاظمی سے چھوٹا ہے مصطفیٰ کاظمی، جس کی شادی رحیم کاظمی کی بڑی بیٹی رضوانہ کاظمی سے ہوئی ہے، اس کے دو بیٹے ہیں__ بڑا بیٹا فرزام مصطفیٰ جو انیس سال کا ہے اور بارہویں جماعت کا طالب علم ہے اور وہ آئی_سی_ایس کر رہا ہے، فرزام لائق، خوش اخلاق اور ایک ہینڈسم لڑکا ہے__ فرزام سے چار سال چھوٹا فہام مصطفیٰ ہے فہام نویں جماعت کا طالب علم ہے، پڑھائی میں نالائق اور شرارتوں میں پیش پیش رہنے والے فہام کا اکثر وقت باپ کی سربراہی میں گزرتا ہے تاکہ وہ کچھ سدھر جائے مگر اس پر ابھی تک خاطر خواہ کچھ اثر نہیں ہو رہا---

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مصطفیٰ کاظمی سے چھوٹا ہے مرتضیٰ کاظمی جس کی شادی رضوانہ کاظمی کی چھوٹی بہن شبانہ کاظمی سے ہوئی ہے، ان کی دو اولادیں ہیں__ دانیہ مرتضیٰ اٹھارہ سال کی خوبصورت پر زرا کام چور لڑکی ہے اور فرزام کی طرح بارہویں کلاس میں ہے اور آئی_سی_ایس کر رہی ہے، پڑھائی سے اس کی جان جاتی ہے، مگر کیا کرے اپنے تایا (مصطفیٰ کاظمی) کے ڈر کی وجہ سے اسے پڑھنا ہی پڑتا ہے__ دانیہ سے تین سال چھوٹا اور فہام سے تین دن بڑا فرحام ہے، فرحام بھی نویں کلاس میں پڑھتا ہے اور کتابی کیڑے کے نام سے پورے گھر میں جانا جاتا ہے کیونکہ وہ اکثر ہی کتابوں میں سر کھپاتا نظر آتا ہے، فہام اور فرحام دونوں ایک ہی سکول میں پڑھتے ہیں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عبدالقدوس کاظمی کے اس چھوٹے سے گھر میں خوشیاں ہی خوشیاں ہر وقت بستی ہیں اور اسکی سب سے بڑی وجہ نفرت، انا اور حسد جیسی بیماریوں سے پاک ماحول ہے

عبدالقدوس کاظمی کے بعد اس گھر کے سارے فیصلے ان کا بڑا بیٹا مصطفیٰ کاظمی کرتا ہے

اور پیٹھ پیچھے مصطفیٰ کاظمی ڈان کے نام سے مشہور ہے کیونکہ وہ غصے کا بہت تیز ہے سب ہی اس سے زرا دور دور رہتے ہیں وہ گھر ہو تو کوئی اونچا سانس نہیں لے پاتا سوائے زریشہ کہ وہ ایک واحد ہے جسے نہ تو مصطفیٰ کاظمی سے ڈر لگتا ہے اور نہ ہی مصطفیٰ کاظمی کو اس پر غصہ آتا ہے بلکہ آیا ہوا غصہ بھی زریشہ کی ایک مسکراہٹ پر پانی کا بلبلا ثابت ہوتا ہے اس لیے اکثر وہ دوسروں کی طرفداری کرتی ہی نظر آتی ہے جہاں مصطفیٰ کاظمی کسی کو ڈانٹنے لگتا ہے یا کسی پر غصہ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کرنے لگتا ہے سب فوراً زریشہ کو بلالاتے ہیں اور زریشہ سیکنڈوں ----- میں مصطفیٰ کاظمی کا غصہ ختم کروادیتی ہے

مصطفیٰ کاظمی اور مرتضیٰ کاظمی دونوں کی ایک کپڑے کی دوکان ہے، جس سے گھر کا گزر بسر آسانی سے ہوجاتا ہے

اس گھر میں اوپر والے حصے میں چار کمرے ہیں ایک کمرہ فرزام کا، دوسرا فرحام اور فہام کا، اور تیسرا کمرہ زریشہ اور دانیہ کا، جبکہ چوتھا کمرہ مہمانوں کی خاطر بنایا گیا ہے__ نچلے حصے میں تین کمرے ہیں ایک کمرہ مصطفیٰ کاظمی اور رضوانہ کاظمی کا، دوسرا کمرہ مرتضیٰ کاظمی اور شبانہ کاظمی کا، اور تیسرا کمرہ شائستہ کاظمی کا ہے نچلے حصے میں تین کمروں کے علاوہ ایک کچن اور ایک ڈرائنگ روم ہے

##

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اب اس ٹیڈی بیئر کو کیسے مناؤں..؟وہ ابھی ابھی نہا کر نکلی تھی گھنے گھنگھریالے بال پشت کا احاطہ کیے ہوئے تھے گہری سیاہ آنکھوں میں اداسی ہی اداسی تھی وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہو کر بالوں میں برش پھیر رہی تھی مگر دھیان اس کا سارا فرزام کی طرف تھا فرزام کا ناراض چہرہ اسے یاد آرہا تھا دو دن سے وہ مسلسل اس سے خفا گھوم رہا تھا

!!~تیری یادوں کے قافلے اے ہمدم*

!!!~میرے دل میں قیام کرتے ہیں*

کچھ سوچ کر دانیہ نے ہیئر برش واپس رکھا اور شانوں پر دوپٹہ صحیح سے پھیلا کر وہ کمرے سے باہر نکلی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرزام لیپ ٹاپ پر جھکا آسائنمٹ بنا رہا تھا تب ہی دروازہ زور سے کھلا تو اس کی نگاہ دروازے کی جانب اٹھی

ہلکے براؤن رنگ کا لان کا سادہ سا سوٹ پہنے، ہم رنگ دوپٹہ شانوں پر پھیلائے دانیہ کمرے میں موجود تھی

اس کے چہرے پر مسکراہٹ آتے آتے رہ گئی کیونکہ اسے فوراً سے یاد آگیا تھا وہ دانیہ سے ناراض تھا اس لیے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری کرتا وہ پھر سے لیپ ٹاپ کی سکرین پر نگاہ جھکا گیا

فیضی...!!دانیہ فرزام کے پھر سے مصروف ہونے پر لیپ ٹاپ کی اسکرین کو بند کرتے ہوئے بولی اور فرزام کے سامنے بیڈ پر بیٹھ گئی

یہ کیا حرکت ہے؟فرزام نے مصنوعی غصے سے اپنے سامنے بیٹھی دانیہ کو گھورا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور جو تم دو دنوں سے کر رہے ہو اس کا کیا؟ دانیہ بھی دوبدو بولی

کیا کر رہا ہوں؟ فرزام نے بھنویں اچکاتے ہوئے پوچھا

مجھے مسلسل اگنور...!! فرزام کے چہرے پر نگاہیں ٹکاتے ہوئے دانیہ افسردگی سے بولی

یہی بہتر طریقہ ہے تمہاری بکواس نہ سننے کا...!! فرزام نے کہہ کر لیپ ٹاپ کی اسکرین پھر سے کھولی ویسے تو دانیہ کا نکھرہ نکھرہ چہرہ اس کے دل میں اترتا جا رہا تھا مگر وہ اتنی جلدی ناراضگی ختم کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا

اچھا تو اب میں بکواس کرتی ہوں...؟ افسوس سے دانیہ نے پوچھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں مسلسل، ہر وقت، ہر جگہ، بنا سوچے سمجھے...!!بغیر لیپ ٹاپ کی سکرین سے نگاہ اٹھائے فرزام نے مسکراہٹ دبا کر تیزی سے جواب دیا تو دانیہ کا چہرہ مزید لٹک گیا

یار مزاق کیا تھا...!!دانیہ لیپ ٹاپ نامی دیوار کو درمیان سے اٹھا کر ایک طرف رکھتے ہوئے بولی

تم جانتی ہو میں زری آپی کہ متعلق کوئی بات برداشت نہیں کر سکتا...!!دانیہ کے دل لبھاتے چہرے کو نگاہوں میں سجاتے ہوئے فرزام سنجیدہ لہجے میں بولا

جانتی ہوں یار بس ایسے ہی بول گئی تھی اب سوری بھی تو کرنے آئی ہوں ناں معاف کر دو پلیز...!!دانیہ نے کہتے ساتھ اپنے دونوں کان پکڑے تھے یہ تو صرف وہی جانتی تھی کہ فرزام کی ناراضگی اس کی کیسے جان لیتی ہے کیسے فرزام کا اس سے بات نہ کرنا، اسے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نظر انداز کرنا، اسے کاٹ کھاتا ہے اور فرزام کا حال بھی زیادہ مختلف نہیں ہوتا ہے مگر پھر بھی جھکنا ہمیشہ دانیہ کو پڑتا ہے

آہاں ایسے نہیں تمہیں تھری میجیکل ورڈز بولنے پڑیں گے...!!دانیہ کا ہاتھ پکڑ کر فرزام مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا

فیضی تم اب کچھ زیادہ نہیں پھیل رہے..!!دانیہ سمجھ چکی تھی کہ وہ مان گیا ہے اس لیے وہ بھی فوراً پہلو بدل گئی

ہاں تو سمیٹ لوناں مجھے..!!فرزام شوخ ہوا

میں زری آپی تھوڑی ہوں جو تمہارا پھیلاوا سمیٹتی رہوں!!دانیہ نے کہہ کر نگاہیں اٹھائیں

تو بن جاؤناں زری آپی..!!شدت بھرے لہجے میں فرزام بولا

تو جھٹکے سے دانیہ اپنا ہاتھ چھڑوا گئی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا تمہاری بہن بن جاؤں؟ دانیہ نے گھورا

لاحول ولاقوۃ لڑکی کبھی سوچ سمجھ کر بھی بول لیا کرو!! دانیہ کی بات سے فرزام اچھل ہی پڑا لمحے میں سارا اچھا موڈ برباد ہوا تھا

تم نے کہا ہی ایسے..!! دانیہ نے آنکھیں مٹکائیں

میرا مطلب تھا ان کے جیسی سمجھدار بن جاؤ!! کام وام کیا کرو کچھ..!! جلدی سے فرزام نے اپنی بات کا مطلب سمجھایا تو دانیہ کی رکی سانس بحال ہوئی

نہ کالیا یہ نہ ہو پائے گا ہم سے...!! فوراً سے سر نفی میں ہلاتے ہوئے دانیہ نے کہا اور ساتھ ہی خود ہنس پڑی

یہ تم نے کالیا کسے کہا..؟ فرزام نے ناک سکیڑی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تمہیں...!!دانیہ کہہ کر منہ چڑھاتے ہوئے بھاگ گئی

اور وہ بالوں میں ہاتھ چلاتا ہنس دیا

فرزام جب چھ سال کا تھا اور دانیہ پانچ برس کی تھی تب ہی

عبدالقدوس کاظمی نے ان دونوں کا رشتہ طے کر دیا تھا چھوٹی سی

منگنی کی رسم بھی بچپن میں ہی ادا کر دی گئی تھی اسی وجہ سے ان دونوں

کے درمیان طے ہوئے رشتے کا اثر تھا یا ایک ساتھ رہنے کا یا پھر

وقفے وقفے سے سب کے منہ سے ہونے والے اپنے رشتے کے ذکر کا وہ

دونوں ہی ایک دوسرے کو بچپن سے پسند کرنے لگے تھے اور اب

تک یہ پسندیدگی محبت میں بدل چکی تھی دونوں نے ہی

ہمیشہ ایک دوسرے کو اپنے ہمسفر کے روپ میں دیکھا تھا

مستقبل کا ساتھی سمجھا تھا ان کی محبت کے بارے میں زریشہ

---کے علاوہ فرحام اور فہام بھی جانتے تھے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

##

امی یہ میں نے سلائی تو کر دیا ہے آپ ایک بار پہن کر چیک کر لیں!! پھر میں بڑی مامی کا سوٹ بھی سلائی کر دوں گی!!زریشہ نے ہال میں صوفے پر بیٹھی شائستہ کاظمی کو ایک قمیض تھمائی

رہنے دو ابھی اسے اور یہ ہر وقت تم کیا کاموں میں الجھی رہتی ہو تھوڑا اپنے اوپر بھی دھیان دے لیا کرو!!زریشہ کے ہاتھ سے قمیض لے کر شائستہ کاظمی کی گود میں پھینک کر رضوانہ کاظمی نے اسے صوفے پر بٹھایا تھا

کیوں امی آپی کی کونسا ناک بہہ رہی ہے جو آپ ایسا بول رہی ہیں؟ فہام زریشہ کا سر تا پیر جائزہ لیتے ہوئے بولا جس پر سب نے اسے بھرپور گھورا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم ہمیشہ اپنے مطلب کی بات کرنا!!فرحام نے منہ بگاڑ کر معنی خیز انداز اپنایا جس پر فہام اس کے پیچھے اپنی ماں کا جوتا لے کر لگ گیا

ارے آپی خالہ کی بات مان لیں ورنہ پچھتانا پڑے گا...!!بالوں کو جوڑے کی شکل میں لپیٹتی دانیہ نے کہا تو زریشہ نے اس کی جانب ناسمجھی سے دیکھا

مطلب ؟زریشہ نے آئی برو اچکاتے ہوئے دریافت کیا

مطلب آپ کے بے صبرے شوہر آرہے ہیں مطلب ہونے والے شوہر...!!مسکراہٹ دبا کر بظاہر سنجیدگی سے کہی گئی بات بھی زریشہ کے چھکے چھڑوا گئی تھی جب سے اسکی منگنی ہوئی تھی تب سے وہ دشمنِ جاں کا سامنا کرنے سے گھبراجاتی تھی اور

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اب تو تاریخ طے ہو چکی تھی اب تو اسکے آنے کا سن کر ہی زریشہ کے ہاتھوں کے طوطے اڑ جاتے تھے

کیا موسیٰ آرہے ہیں..؟ بے یقینی کیفیت میں زریشہ نے پھر سے پوچھا جس پر دانیہ نے اسے اچھے سے گھورا

یقیناً یہی نام ہے اس کا...!!اب جا کر کپڑے بدل کر___!!

دانیہ کی بجائے شبانہ کاظمی بولتے بولتے رک گئی

اسلام علیکم...!!گلاسس کو کالی بڑی دلکش آنکھوں سے ہٹا کر ہال میں داخل ہوتے ساتھ ہی اسنے بلند آواز سے سلام کیا تو زریشہ کا رنگ یکلخت اڑ گیا

بھرپور مردانہ وجاہت، دلکش و دلنشیں سراپا، وہ تو کسی لڑکی کو بھی متاثر کرنے کی اہلیت رکھتا تھا مگر اسکے دل نے تو صرف زریشہ ذوالفقار کا چناؤ کیا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وعلیکم السلام...!!سوائے زریشہ کے سب نے جواب دیا

جیتے رہو...!!رضوانہ کاظمی نے موسیٰ کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ چونک گیا اس کا سکتہ جو ٹوٹا تھا آنکھوں کے جام ابھی بھرے نہ تھے کہ زریشہ نگاہوں کی شدت سے گھبرا کر اٹھ کھڑی ہوئی اور یہ منظر بنا پلکیں جھپکائے دانتوں میں انگلی دبائے ہنسی روکے دانیہ بھی مزے سے دیکھ رہی تھی

کہا تھا ناں پچھتانا پڑ سکتا ہے...!!سلام دعا کے بعد موسیٰ بیٹھا تو منظر سے ہٹتی زریشہ کا ہاتھ تھام کر دانیہ نے اونچی آواز سے کہا جس سے سب ہی اسکی جانب متوجہ ہوئے

کسے..؟موسیٰ نے آئی برو اچکاتے ہوئے پوچھا

آپ کی ہونے والی دلہن کو...!!زریشہ کے آنکھیں دکھانے کے باوجود بھی دانیہ مزے سے بول گئی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیوں؟ پچھتاوا کیسا؟ موسیٰ نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے پھر سے پوچھا جبکہ رضوانہ کاظمی اور شائستہ کاظمی نے کچن کا رخ کیا

دانی چپ کرو...!! زریشہ نے دانت پیستے ہوئے دانیہ کو چپ کرانا چاہا مگر وہ کہاں چپ کرنے والی تھی

میں نے ان سے کہا تھا کہ زرا بن ٹھن کر بیٹھ جائیں انکے ہونے والے مجازی خدا آنے والے ہیں مگر انہوں نے کان ہی نہیں دھرے میری بات پر...!! دانیہ ٹھنڈی آہیں بھرتی ہوئی موسیٰ کے پاس بیٹھ کر سرگوشی کرتی ہوئی بولی تو موسیٰ نے کن آکھیوں سے زریشہ کو دیکھا اور وہ سٹپٹا کر کچن میں بھاگ گئی اور پیچھے سے دانیہ اور موسیٰ کا قہقہہ بے ساختہ تھا جبکہ شبانہ کاظمی، فرحام اور فہام تو ہونقوں کی طرح بس ان دونوں کو دیکھ رہے تھے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دانیہ اور موسیٰ کی بنتی ہی بہت تھی جب بھی موسیٰ آتا دانیہ موسیٰ کے سامنے اگلے پچھلے سارے کھاتے کھول کہ بیٹھ جاتی اور موسیٰ ---بھی دلچسپی سے اپنی سالی کے قصے سنا کرتا

دانی کیا کرتی ہے پتا نہیں کیا سوچ رہیں ہوں گے وہ...!!زریشہ کی سوئی مسلسل ایک ہی بات پر اٹکی تھی آدھے گھنٹے سے موسیٰ آیا ہوا تھا اور وہ مسلسل کچن میں لگی تھی تاکہ اسکا سامنا نہ کرنا پڑے

بچنے کا اچھا بہانہ ہے یہ....پر کب تک...!!کھنکتی آواز کے کان میں پڑنے پر وہ مڑی تھی سامنے موسیٰ کچن کے دروازے سے ٹیک لگائے سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا دلچسپی سے اسے ہی دیکھ رہا تھا اسکی نگاہوں کی تپش زریشہ کو نگاہیں جھکانے پر مجبور کر گئی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گھر کے سادہ سے حلیے میں بھی زریشہ ذوالفقار اپنی تمام تر خوبصورتی کے ساتھ اسکے سامنے تھی لمحے کو موسیٰ کی نظریں اسکے دلکش سراپے پر ٹھہر سی گئیں وہ بلاشبہ حسین ترین تھی

ن ن نہیں ایسی بات نہیں ہے..!!موسیٰ کو سامنے دیکھ کر وہ گڑبڑا سی گئی

آہاں تو یہاں کیوں چھپی ہوئی ہو؟ آنچ دیتی نگاہوں سے موسیٰ نے پوچھا تو وہ مزید پزل سی ہو گئی اور وہ اسکی حالت سے خاصا محظوظ ہوا

چ چ چھپی تو نہیں ہوں کام تھا!!زریشہ کہہ کر رخ موڑ گئی موسیٰ کے سامنے یوں روبرو کھڑے ہو کر بولنا اس کے لیے دوبھر تھا ہاں البتہ وہ فون پر اکثر بآسانی بات کر لیا کرتی تھی

کام ختم ہو گیا ہو تو تیار ہو جاؤ فٹافٹ..!!وہی سے کھڑے کھڑے موسیٰ نے کہا تو فرزام کے قدم مزید تیزی سے کچن کی جانب بڑھے تھے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیوں کہاں جانا ہے آپی نے...؟؟بغیر سلام دعا کیے فرزام نے کڑھتی نگاہوں سے موسیٰ کو دیکھ کر ناگواری سے سوال کیا وہ ابھی ابھی گھر لوٹا تھا اور موسیٰ کی موٹر-سائیکل دروازے میں کھڑی پا کر اسکا اچھا خاصا دماغ خراب ہو گیا تھا اور پھر موسیٰ کی کچن سے آتی آواز، اسکی باتیں اور اسکا یوں زریشہ سے اکیلے کھڑے ہو کر بات کرنا، اسے مزید اشتعال دلا گیا تھا

کیسے ہو فیضی..؟ فرزام کی بات کو نظر انداز کر کے موسیٰ نے اپنائیت سے اسے گلے لگا کر پوچھا

ٹھیک..!! مختصر کہہ کر فرزام زریشہ کے پاس آ کر کھڑا ہوا زریشہ تو ایسے گھبرا گئی تھی جیسے اسکی کوئی چوری پکڑی گئی ہو اوپر سے فرزام کا سرد رویہ دیکھ کر اس کے دل کو کسی نے مٹھی میں جکڑا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فیضی تمہارے لیے چائے بنا دوں...؟ گھبراتے گھبراتے

زریشہ نے فرزام سے پوچھا تھا فالوقت تو وہ فرزام سے

نگاہیں بھی نہیں ملا پا رہی تھی

نہیں..!! آپ کہاں جانے کی بات کر رہے تھے؟ زریشہ کو دیکھ کر

مختصر جواب دے کر وہ پھر سے موسیٰ کی جانب متوجہ ہوا تھا

لہجے کی تلخی موسیٰ صاف محسوس کر چکا تھا

شاپنگ پہ.....!! اصل میں... میں چاہتا ہوں زری

شادی کا جوڑا اپنی مرضی کا لے!! اس لیے اسے ساتھ لے جانا

چاہتا ہوں...!! زریشہ سے نگاہ ہٹا کر موسیٰ نے فرزام کو دیکھا

اسے فرزام کے رویے سے زرا فرق نہ پڑا تھا

کیا ابھی!! بہت دن پڑے ہیں بعد میں لے لیں گی...!! آپی کو آج

میرے ساتھ جانا ہے!! ایک اچٹتی نظر موسیٰ پر ڈالتے ہوئے بے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نیازی سے فرزام نے آنکھیں پھیر لیں اور اسکی یہ بات کچن میں آتی دانیہ بھی سن چکی تھی

کہاں..؟موسیٰ نے آئی برو اچکاتے ہوئے دریافت کیا فرزام کا زریشہ کو شاپنگ پر نہ جانے دینا، اسے روکنا، موسیٰ کو کچھ اچھا نہ لگا تھا

ضروری کام سے...!!سرد سے لہجے میں فرزام منہ پھیر کر بولا

کسی اور کو لے۔۔۔!!دانیہ بولنے لگی فرزام کا موسیٰ کے ساتھ سرد رویہ اسے بھی برا لگا تھا

نہیں آپی کو ہی لے کر جاؤں گا.... آپی میرے کمرے میں آیئے گا..!!فرزام دانیہ کی بات کاٹ کر بولتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے رخصت ہو گیا جبکہ موسیٰ بنا مزید کچھ بولے وہاں سے باہر

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نکل گیا دانیہ اور زریشہ نے تعجب سے ایک دوسرے کی جانب دیکھا

چھن کی آواز سے شیشے کا گلاس کئی ٹکڑوں میں بٹا تھا وہ گہرے گہرے سانس لیتا ڈریسنگ ٹیبل کی جانب بڑھا اور پرفیوم اٹھا کر غصے سے دیوار پر دے مارا زریشہ پر کسی دوسرے کا حق جتانا اسے جلا گیا تھا----

##

وہ کمرے میں صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا جب رخسانہ ریاض کمرے میں داخل ہوئی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم پھر اسی سے ملنے گئے تھے تب ہی دیر سے آئے ہو ناں...؟ کیسی واہیات لڑکی ہے زرا شرم نہیں ہے کہ شادی سے پہلے ملنا---

-!!غصے سے رخسانہ ریاض بول رہی تھی

امی....!!اسنے سختی سے ٹوکا

کیا امی...؟ سچ ہی تو کہہ رہی ہیں...!!موسیٰ کے ٹوکنے پر وہ مزید چڑ گئی

کیا سچ کہہ رہی ہیں آپ؟ میں اسے کوئی ہوٹلوں میں نہیں لے کر جاتا اسکے گھر والوں کے سامنے اس سے دو لفظی بات کرتا ہوں..!!غصے سے وہ صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا ماتھے پر لکیریں مزید گہری ہوئیں اور وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتا ہوا بولا

ایسے ہی پھانستی ہیں یہ تمہیں نہیں پتہ...!!موسیٰ کے غصے کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے وہ پھر سے نخوت سے بولی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

امی میں نے آپ کو منع کیا تھا کہ زری کے متعلق ایسی ویسی بات مت کیا کریں نہیں برداشت ہوتا مجھ سے کہ کوئی اس کے متعلق کچھ کہے، کیوں پھر بار بار اسکے متعلق بول کر اسکی برائی کر کے اپنے اور میرے رشتے میں بدمزگی پیدا کرتی ہیں آپ..!!ایک تو اسے فرزام پر غصہ آرہا تھا اوپر سے ماں کی باتیں سن کر وہ مزید تپ گیا

واہ واہ بیٹا ابھی وہ اس گھر میں آئی نہیں ہے اور تم نے پہلے سے ہی ماں کو برا کہنا شروع کر دیا!! کل کو تو دھکے دو گے مجھے!! بیٹے کے منہ سے زریشہ کی اتنی طرف داری رخسانہ ریاض کو جھلسا گئی تھی

امی میں ایسا کچھ نہیں کر رہا بس کبھی کبھی غصہ آجاتا ہے آپ بھی تو ہر وقت اسکی برائیاں---!!موسیٰ ماں کے ناراضگی اور اسکی باتوں کی وجہ سے فوراً نرم پڑ گیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں ہاں میں ہی بری ہوں جو اسکی برائیاں کرتی ہوں...!!موسیٰ کی بات کاٹ کر پلو سے ناک رگڑتی مصنوعی آنسو ٹپکاتی رخسانہ ریاض کہہ کر کمرے سے نکل گئی

موسیٰ سر پکڑ کر بیٹھ گیا اسکی محبت کے درمیان آئے یہ تین لوگ اسے سکون نہیں لینے دے رہے تھے پہلے فرزام اب اسکی ماں اور اسے یقین تھا اب اسکی بہن بھی اسے سمجھانے کے لیے آنے ہی والی ہو گی----

##

تین سال پہلے وہ ماں بہن کو بغیر بتائے پہلی بار اپنے ددھیال اپنے چچا(اعجاز کاظمی) کے بیٹے ولی کی شادی میں شرکت کے لئے گیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسے کافی اچھا لگا تھا سب سے مل کر کافی ملنسار لوگ تھے سب۔

------اور پھر وہی اسکی نگاہوں کے سامنے سے گزری زریشہ ذوالفقار

--

موسیٰ ریاض کی نظر جو اس کی جانب ایک بار اٹھی پلٹنا بھول گئی

مانو ارد گرد کچھ اور دیکھنے لائق بچا ہی نہ تھا

نگاہ اس پر سے ہٹانا اسے جان لیوا معلوم ہونے لگا تھا

----وہ لگ بھی تو ایسی رہی تھی خوبصورت جانب نظر

آتشی گلابی پاؤں تک جاتی فراک پر گولڈن رنگ کا دوپٹہ

ادب سے سر پر ٹکائے، بڑی بھوری اور انتہائی خوبصورت آنکھوں

میں کاجل کی دھار، اس پر اسکی لمبی لمبی پلکیں، سفید دمکتی

رنگت، پنکھڑی جیسے باریک لبوں پر ہلکی گلابی لپسٹک وہ اس وقت

----کوئی پری لگ رہی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کئی نگاہیں اسے رشک اور حسد سے دیکھ رہی تھیں کچھ کی نظروں میں اسکے لیے محبت واشتیاق تھا یوں جانیے تئیس سالہ زریشہ سب کہ دل ودماغ پر حاوی تھی

اور زریشہ کے حسن سے موسیٰ ریاض بھی گھائل ہوا تھا

اور پھر جب زریشہ ذوالفقار کا تعارف ہوا تو وہ ہواؤں میں اڑنے لگا----اسکے دادا ظفر کاظمی کے بھائی عبدالقدوس کاظمی کی نواسی زریشہ ذوالفقار اسکے دل پر لمحے میں قابض ہوئی تھی

اور پھر پہلی بار موسیٰ ریاض نے اپنے ددھیال کی کسی شادی کی تینوں تقاریب میں شرکت کی تاکہ اسکی نگاہوں کی پیاس بجھتی رہے

اور وہ موسیٰ جس نے کبھی اپنی سگی پھوپھیوں اور سگے چچاؤں کی دہلیز پار نہ کی تھی آئے دن عبدالقدوس کاظمی کے گھر پایا جانے لگا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عبدالقدوس کاظمی کے گھر والے اس سے پوری محبت و اپنائیت سے ملتے وہ بھی سب کے دلوں میں بہت جلد جگہ بنا گیا سوائے فرزام مصطفیٰ کے------

کتنا اچھا لگتا تھا اسے وہاں جانا زریشہ کو بار بار دیکھنا اسے نظروں کے راستے دل کی وادیوں میں اتارنا---کتنا اچھا لگتا تھا اسے زریشہ کا اسکی باتوں پہ گھبرا جانا جب وہ اکثر اسے محبت سے یوں ہی کچھ بول جاتا تھا---کتنا اچھا احساس ہوتا تھا جب وہ اسکی آنکھوں کی تپش سے گھبرا کر گلنار ہو جاتی تھی

اور پھر زریشہ بھی اپنے دل کو موسیٰ کی جانب مائل کرنے سے نہ روک پائی موسیٰ کی آنکھوں کی باتیں وہ بھی سمجھنے لگی اور صرف وہی نہیں-----دانیہ اور فرزام بھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دو مہینے بعد موسیٰ نے گھر رخسانہ ریاض کے سامنے اپنی محبت کا اقرار کیا اور شادی کی خواہش ظاہر کی تو وہ آگ بگولا ہی ہو گئی

ایک تو موسیٰ کا چوری چھپے اپنے ددھیال سے ملنا ملانا اوپر سے اپنے ددھیال کی لڑکی کو پسند کرنا اور پسند کی شادی کرنے کا کہنا لڑکی بھی وہ جس کے باپ کا وجود اس کے لیے سیاہی کا باعث بنا تھا رخسانہ ریاض تو بیٹے کی ایسی خواہش پر تپتے صحرا میں جا بیٹھی تھی

دو سال موسیٰ نے رات دن ایک کر دیئے تھے ماں بہن کو منانے کے لیے کتنی ہی منتیں کتنے ہی دعوے کیے مگر ماں بہن نے تو انا کا مسئلہ بنا لیا تھا---اور پھر ایک دن جان دینے کی دھمکی ایسی کارآمد ثابت ہوئی کہ دو سال کے صبر کے بعد زریشہ ذوالفقار موسیٰ ریاض کے نام سے منسوب ہو گئی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ان دو سالوں میں زریشہ بھی موسیٰ کی خاطر شادی سے انکاری رہی اور جب موسیٰ کا رشتہ آیا تو نجانے کیوں وہ رضامندی میں سر جھکا گئی

باقی کسی کو بھی کوئی اعتراض نہ ہوا آخر خاندان کا پڑھا لکھا ---خوش شکل خوش مزاج لڑکا تھا انکار کرنا ہی کیوں تھا

پھر دو سال بعد جب منگنی ہوئی تو موسیٰ نے شادی کے لئے زور دینا شروع کر دیا ہزاروں حجتن کر ڈالے آتے جاتے شادی کی ---رٹ اور پھر رخسانہ ریاض کیا کرتی آخر کو ماننا ہی تھا

اور پھر موسیٰ کی ایک سال کی منگنی کے بعد شادی کی تاریخ رکھ دی گئی موسیٰ کی خوشی تو دیدنی تھی آخر تین سال کا صبر رنگ لانے کو تھا اسکی محبت اسکی جھولی میں پڑنے والی تھی البتہ معصومہ اور

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رخسانہ ریاض اسے اٹھتے بیٹھتے زریشہ کی خامیاں ضرور گنواتی تاکہ وہ اپنی بات سے پھر جائے

اور ایک تھا فرزام جو اکثر فون پر اور ویسے بھی اسے رشتے سے منع کرنے کا کہتا رہتا تھا مگر موسیٰ سب کی باتوں کو وقتی غصے کے بعد بھولا دیتا تھا

##

ٹیڈی بیئر..!!کیا ہوا میرے ٹیڈی بیئر کو..؟منہ پھلا کر بیٹھے فرزام کے گالوں کو کھینچتے ہوئے زریشہ نے لاڈ سے کہا تو فرزام نے خفگی سے اسکے ہاتھ جھٹک دیئے

ناراض ہو...؟زریشہ ایک کرسی کھینچ کر فرزام کے سامنے ہو بیٹھی

ٹیڈی بیئر کو تو آجکل ہر وقت لٹکے منہ کی نمائش کرنے کی عادت ہو گئی ہے!!پاس ہی صوفے پر بیٹھے انگلش لرنز میں منہ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گھسائے فرحام نے کہا تو فرزام نے اسے غصے سے ایک تھپڑ جڑ دیا

کیا ہے فیضی غیضی کیوں مارا مجھے..؟فرحام تھپڑ کھا کر تلملا کر اٹھ بیٹھا

اوئے فری(فرحام)لڑکی کے نام والے خبردار جو میرے شہزادے کی برائی کی تو...!!زریشہ کو فرحام کا یوں نام بگاڑنا وہ بھی فرزام کا زرا پسند نہ آیا تھا آخر کور کھا جو اسنے تھا

فرحام منہ بناتا وہاں سے نکل گیا کیونکہ ان دنوں کی ٹیم بڑی مضبوط تھی ابھی تو فرزام خفا تھا ورنہ اسے تین چار تھپڑ مزید بھی پڑ سکتے تھے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بتاؤناں فیضی کیا ہوا ہے؟ تم کافی غصہ کرنے لگے ہو آجکل!!ہر وقت اکھڑے اکھڑے سے رہتے ہو...!!فرحام کے جانے کے بعد زریشہ پھر سے اسکی جانب متوجہ ہوئی

ہونا کیا ہے بس ابو جی نے کچھ دنوں سے سر پر ہاتھ جو نہیں رکھا، بس اسی کی کمی محسوس کر رہا ہے یہ...!!فرزام کی بجائے فہام نے ہال میں قدم رکھتے ہی جواب دیا اسے صبح ہی مصطفیٰ کاظمی اپنے ساتھ دوکان پر لے گیا تھا اور اب وہ بمشکل جان چھڑوا کر آیا ----تھا

تم سے پوچھا کسی نے؟ دانیہ فرزام والے صوفے پر بیٹھتی ہوئی فہام سے مخاطب ہوئی

پوچھا نہیں ہے میں تو بس بتا رہا ہوں فیضی کا اصل مرض..!! فہام تھکے سے لہجے میں کہہ کر سنگل صوفے پر آبیٹھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس سے پہلے کہ میں تمہاری بیماریوں کا علاج کرنے لگ جاؤں میرے سامنے سے دفع ہو جاؤ!!فرزام نے فہام کی بات پر غصے سے دانت پیسے

ہو جاؤں گا!!پہلے زری آپی کے ہاتھ کی ٹیسٹی.... سی چائے نوش فرما لوں!!اپنے ہونٹوں کو گول کر کے کہتا فہام فرزام کو مزید زچ کر گیا

اچھا تم بیٹھو میں---!!فہام کی تھکن دیکھتے ہوئے زریشہ کہتے ہوئے فوراً سے کرسی سے اٹھی مگر فرزام نے نہ صرف اسکی بات کاٹ دی بلکہ اسے ہاتھ پکڑ کر کچن جانے سے بھی روک دیا

کوئی ضرورت نہیں ہے---جاؤ خود بنا کر پیو....!!زریشہ کو ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ صوفے پر بیٹھاتے ہوئے فرزام نے پہلے زریشہ اور پھر فہام سے کہا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا ہے یار صبح سے تھک گیا ہوں گاہکوں کو ہینڈل کر کر کے!!فہام نے انگڑائی لیتے ہوئے احسان جتانے والے انداز میں کہا

تو نہ کرتے یہ احسان مجھ پے!!فرزام نے آنکھیں دکھائیں

تم پہ نہیں کیا احسان!!ڈان زبردستی گھسیٹ کر لے گیا تھا مجھے!!ایک تو گاہکوں سے معذرت کرو اوپر سے ڈان اور چاچو کی چھریوں جیسی نظریں برداشت کرو!!آسان ہے کیا...؟

فہام نے بھی جتایا تھا

شرم کرو تم بڑے ماموں کے بارے میں ایسا بول رہے ہو..!!اپنے جان سے پیارے ماموں کی برائی زریشہ سے سنی نہ گئی اسی لئے فوراً میدان میں کود پڑی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تو کیا کروں زری آپی ایک مجھے ہی ساتھ لے جاتے ہیں گھر میں مزید دو مجھ سے بڑے بھی فارغ ہیں ان دونوں کو نہیں لے کر جاتے...!!فہام نے منہ بسورا

ہم تم جیسے---!!سیڑھیوں پر بیٹھا فرحام اور منہ لٹکا کر بیٹھا فرزام دونوں ایک ساتھ بولنے کو تھے

اچھا اچھا چپ ہو جاؤ..!!فرحام اور فہام کی بات کو بیچ میں ہی کاٹ کر دانیہ نے بیچ بچاؤ کروایا اور پھر سے موسیٰ کے واٹس ایپ اسٹیٹس کا جواب دینے لگی اسٹیٹس ایک شعر تھا

!! کیا حُسن تھا کہ آنکھ سے دیکھا ہزار بار
!! پھر بھی نظر کو حسرتِ دیدار رہ گئی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور کیپشن میں *فارسم ون اسپیشل* لکھ کے دل والا ایموجی اور ساتھ *ذیڈ* لکھا گیا تھا جس کا مطلب دانیہ فوراً سمجھ کر ریپلائی کرنے لگی تھی

چلو پھر مجھے چائے بنا دو نمک دانی...!!دانیہ کا اچھا موڈ دیکھ کر فہام روانی میں بول گیا اور پھر فوراً زبان دانتوں تلے دبالی

چائے اب بناتی ہے میری جوتی، خود ہی اپنی ماں خالہ یا پھوپھو سے کہہ کر بنواؤ اور جب تک وہ بازار سے نہیں آجاتیں یوں ہی ترسو چائے نام کی چیز کے لیے!!موبائل سے نظریں ہٹا کر دانیہ نے غصے سے کہا

خالہ، امی، پھوپھو کیوں؟ یہ ہیں ناں میری پیاری سی کیوٹ سی زری آپی یہ بنا دیں گی ناں چائے!!تم ہو ہی نمک دانی، مرچ دانی، صابن دانی..!!زریشہ کو مکھن لگا کر فہام نے مزید دانیہ کو تپایا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بدتمیز، پاگل، جاہل، فیمی چوہا!! دانیہ غصے سے کہہ کر پیر پٹختی اپنے کمرے میں چلی گئی

تم خود ہو گی...!! بنا دیں ناں میلی پیالی (میری پیاری) سی آپی!!

دانیہ سے حساب بے باک کر کے فہام نے لاڈ سے زریشہ کے گلے میں بازو ڈالے اور فرزام اسکی اس حرکت پر سر تا پیر کلس کر رہ گیا

ہاتھ ہٹاؤ، بازو ہٹاؤ اور خبردار جو آئندہ تم نے ایسی کوئی حرکت کی تو!! حد میں رہا کرو، دور رہ کر آپی سے بات کیا کرو..... اور وہ تمہاری کوئی نوکر نہیں ہیں جا کر امی، خالہ یا پھوپھو سے چائے بنوانا یا خود بناؤ!!

زریشہ کی گردن کے گرد لپٹے فہام کے بازو اور ہاتھ کو ہٹاتا وہ غصے سے تنبیہ کرتا ہوا بولا تھا لہجہ پھاڑ کھانے والا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فہام منہ میں ہی فرزام کو صلواتیں سناتا وہاں سے چلا گیا

کیونکہ وہ سب ہی فرزام کی عادت سے واقف تھے

آئندہ پیاری لڑکی تم کسی اور کا کوئی کام نہ کرنا!!جاتے فہام کو قہر آلود نظروں سے دیکھ کر فرزام نے زرشیہ سے کہا گویا حکم ہی دیا

----تھا زریشہ کو

تمہارا بھی؟زریشہ نے آئی برو اچکاتے ہوئے پوچھا

نہیں سوائے میرے کسی کا کوئی کام نہ کرنا!!فرزام نے سپاٹ لہجے میں کہا

اچھا تو چائے بناؤں تمہارے لیے؟زریشہ نے اسکی بات پر مسکرا کر صوفے سے اٹھتے ہوئے پوچھا

ہوں بنا دو!!فرزام نے سنجیدگی سے کہا زریشہ کا اسکی ہر بات کو اہمیت دینا اسے بہت اچھا لگتا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مسکرا کر کہو.... یہ سمائل گڈ ٹیڈی بیئر...!!زریشہ نے جھک کر اسکے گال کھینچے تو وہ بھی مسکرا دیا

##

کیا کروں میں اس لڑکے کا!! سمجھ ہی نہیں آتی مجھے اسکی..؟

ڈرائینگ روم کے ایک صوفے پر بیٹھتے ہوئے رضوانہ بیگم پریشانی سے بولی

جس پر وہاں ضروری معاملات کے سلسلے میں بیٹھے چاروں افراد نے اسے دیکھا

کس کی؟ شبانہ کاظمی نے بہن کو دیکھتے ہوئے پوچھا

فیضی کی....!!ٹھنڈی آہ خارج کر کے سب پر ایک نگاہ ڈال کر رضوانہ کاظمی نے کہا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا ہوا؟کیا کیا ہے اسنے...؟شائستہ کاظمی قمیض پر بٹن ٹانگتے ہوئے لمحے کو رک گئی

کرنا کیا ہے اب پھر زری کے کمرے میں بھاگا جا رہا تھا اتنی رات کو...!!رضوانہ کاظمی نے کہہ کر ہنکارا بھرا

دونوں میں محبت بھی تو اتنی ہے، لگتا ہی نہیں ہے وہ دنوں ماموں زاد اور پھوپھی زاد ہیں سب بچے زری پر جان دیتے ہیں مگر فیضی کی تو جان ہی اس میں بستی ہے!!شبانہ کاظمی نے مسکرا کر کہا

جس پر باقی سب مسکرانے کی بجائے سوچ میں پڑ گئے اسی محبت کی وجہ سے ہی تو سب زریشہ کے جانے سے دکھی تھے خاص کر ---فرزام اسکی تو مانو نیند ہی اڑی ہوئی تھی

رضوانہ پریشان نہ ہو سمجھ جائے گا ابھی بچہ ہے..!!شائستہ کاظمی نے کہہ کر بڑی بھابھی کو تسلی دی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مگر اکلوتی بیٹی کی رخصتی کا سوچ سوچ کر اسے خود بھی ایک دھڑکا سا لگا ہوا تھا اوپر سے رخسانہ ریاض اور معصومہ کے مزاج سے بھی پورا خاندان واقف تھا----

بچہ نہیں ہے انیس سال کا ہے اور قد کاٹھ سے تو انیس کا نہیں تئیس چوبیس سال کا لگتا ہے مگر عقل گھٹنوں میں ہے، سمجھ نہیں آتی شادی والے دن کیا کرے گا یہ...!! کہیں کوئی تماشہ نا کر دے...!! ایک انجانے خوف کے تحت رضوانہ بولی تو سب کے دل میں ایک خدشہ سا جاگا تھا

اس بات سے تو میں بھی پریشان ہوں!! شائستہ کاظمی نے پریشانی سے کہا لہجہ کافی تھکا تھکا سا تھا

میں کچھ سوچ رہا ہوں...!! کافی دیر سے خاموش بیٹھے مصطفیٰ کاظمی نے اپنی چپ توڑی تو سب اسکی جانب متوجہ ہوئے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا؟ایک وقت میں سب نے سوال کیا

یہی کہ زری کی شادی والے دن دانی اور فیضی کا نکاح کر دیا جائے...!!داڑھی کے بالوں کو ہاتھ سے درست کرتے ہوئے مصطفیٰ کاظمی نے بھاری لہجے میں کہا تو سب کو گویا جھٹکا سا لگا

ابھی دونوں کافی چھوٹے ہیں...!!شبانہ کاظمی اور شائستہ کاظمی ایک ساتھ بولیں

اب اتنے چھوٹے نہیں ہیں دانی اٹھارہ سال کی ہے اور فیضی انیس کا-

---اور مرد چھوٹا بھی ہو تو بڑا ہی ہوتا ہے...!!مرتضیٰ کاظمی نے بھی بھرپور بھائی کی حمایت کی تو سب عورتیں خاموش ہو گئیں

اب گویا کوئی جواز بچا ہی نہ تھا

ہاں تو پھر ہو گیا فیصلہ ان دونوں کا نکاح بھی اسی دن ہو گا...!!مصطفیٰ کاظمی نے حتمی فیصلہ سنایا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مگر ایسے تو ان کی پڑھائی رہ جائے گی...!!رضوانہ کاظمی نے ایک نیا مسئلہ کھڑا کیا مگر وہ مسئلہ ہی کیا جو مصطفیٰ کاظمی کے فیصلے میں رکاوٹ ڈالے

نکاح کا بولا ہے شادی کا نہیں!!مصطفیٰ کاظمی نے بیگم کو گھورتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے جیسا آپ کہیں!!رضوانہ کاظمی نے کہہ کر جیسے بات ہی ختم کر دی

##

سات سالہ زریشہ باقی سب کہ ساتھ ہسپتال کے باہر اپنے دونوں ماموں، اپنی ماں اور نانا کے ساتھ بیٹھی تھی وہ بہت بے چین تھی اسے صبح ہی مصطفیٰ کاظمی نے بتایا تھا کہ آج ان کے گھر چھوٹا سا کھلونا آنے والا ہے اور اب راستے میں ہسپتال آتے ہوئے اسکی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماں نے اسے کہا تھا کہ وہ سب چھوٹا سا بچہ اللہ میاں سے لینے جا رہے ہیں اور اب وہ اسی کے لیے بے قرار بیٹھی تھی---

پھر ایک نرس آئی ہاتھوں میں ایک خوبصورت سا بچہ لیے ہوئے زریشہ لوہے کی کرسی سے اٹھ کر نرس کی جانب لپکی

مبارک ہو بیٹا ہوا ہے!!نرس نے کہتے ساتھ بچہ مصطفیٰ کاظمی کی جانب بڑھایا تھا

زریشہ جو بڑے پیار سے نیلے رنگ کے کمبل میں لپٹے بچے کو دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی نرس کی بات سن کر کسی گلاب کی طرح کھل اٹھی

آپ یہ بچہ اسے پکڑائیں...!!مصطفیٰ کاظمی نے زریشہ کی جانب اشارہ کیا تو نرس نے مسکراتے ہوئے احتیاط سے بچہ زریشہ کو تھمایا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بھوری آنکھیں، دودھیا رنگت، گلابی ہونٹ، وہ بچہ کسی روئی کا بنا

لگتا تھا زریشہ اپنی انگلیوں کے پوروں سے اسکے گلابی گالوں کو چھونے لگی –

--

امی کتنا پیارا ہے بڑے ماموں، چھوٹے ماموں، نانا ابو، دیکھیں

ناں۔۔۔۔۔بالکل ٹیڈی بیئر کے جیسے...!! بچے کے ننھے ننھے ہاتھوں کو باری

باری پیار سے چومتی ہوئی زریشہ خوشی سے سب سے کہہ رہی تھی

ہاں ہاں ماشاءاللہ بہت خوبصورت ہے!! عبدالقدوس کاظمی کے

ساتھ باقی سب نے بھی محبت سے کہا

اسے میں رکھ لوں..؟ بچے کو بہت احتیاط سے اٹھائے ہوئے زریشہ

نے بہت محبت سے مصطفیٰ کاظمی کی جانب دیکھ کر پوچھا تھا

رکھ لو....!! بہت اپنائیت سے مصطفیٰ کاظمی بولے تھے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمیشہ کے لیے...!!زریشہ کی بھوری آنکھیں ایسے چمک رہی تھیں جیسے کوئی خزانہ پالیا ہو

ہاں ہمیشہ کے لیے...!!مصطفیٰ کاظمی مسکرا کر بولے تو زریشہ کے ساتھ ساتھ باقی سب کا چہرہ بھی کسی پھول کی کلی کی مانند کھلا تھا

آپ چھینے گے تو نہیں ناں کبھی مجھ سے...!!اک انجانے خوف کے تحت زریشہ پھر سے پوچھ بیٹھی

نہیں چھینے گے...!! ننھی سی بھانجی کو پیار سے سینے سے لگا کر مصطفیٰ کاظمی نے کہا

ٹھیک ہے اب یہ میرا ہے....!!میرا ٹیڈی بیئر...!! زریشہ نے کہتے ساتھ محبت سے اس نازک سے بچے کی پیشانی چومی-----اور پھر وہی سے وہ بچہ ٹیڈی بیئر بن گیا اور اسکا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اصل نام فرزام بھی زریشہ نے انگنت ناموں میں سے چن کر رکھا تھا-----

اور پھر وقت گزرنے لگا مگر زریشہ کی زندگی تو صرف اور صرف ایک ذات کے گرد ہی گھوم رہی تھی فرزام مصطفیٰ جس میں اسکی جان قید تھی

اور پھر ایک سال بعد شبانہ کاظمی اور مرتضیٰ کاظمی کے گھر دانیہ کی پیدائش ہوئی مگر زریشہ کا مرکز محبت اب بھی فرزام کی ذات ہی تھی

فرزام کے زیادہ تر چھوٹے چھوٹے کام کرنا، اسے پورا دن اٹھائے پھرنا، اسے فیڈر بنا بنا کر دینا، یہ سب کام زریشہ ہی سرانجام دیتی تھی اور بہت خوشدلی سے کرتی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرزام بھی اسکی محبت میں پروان چڑھنے لگا بولنا شروع کیا تو منہ سے باقی بچوں کی طرح ماں کی پکار نہ نکلی بلکہ منہ سے زلی آتی (زری آپی) نکلا اور جہاں سب سن کر حیران ہوئے تھے وہی زریشہ کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا

وہ دانیہ سے بھی محبت کرتی تھی مگر فرزام سے اسکی محبت کا عجب ہی عالم تھا اگر اکثر کھیلتے کھیلتے دانیہ اور فرزام میں لڑائی ہو جاتی تو زریشہ دانیہ کی عمر کا لحاظ کیے بنا اسے دو چار اچھی خاصی لگا کر فرزام کو اپنے ساتھ لے جاتی اور دانیہ بیٹھ کر روتی رہتی

پھر جب فرازم نے سکول جانا شروع کیا تو زریشہ ہی اسکا ہوم-ورک کرواتی، اسے سبق یاد کرواتی، اس کی چیزیں سمبھال کر بیگ میں ڈالتی، اس کو اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلاتی،

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تب تک دو اور بچوں (فرحام اور فہام) کا اضافہ

عبدالقدوس گھرانے میں ہو چکا تھا مگر زریشہ کو اس

سب سے کوئی لینا دینا نہیں تھا اسے تو صرف ایک ہی ذات

محبت لٹانے کے قابل نظر آتی تھی

وقت گزرتا جا رہا تھا مگر زریشہ کی طرح اس کے ٹیڈی

بیئر کی محبت میں بھی کوئی کمی نہ آئی تھی وہ بھی ہر وقت زریشہ

کے نام کے گن گاتا تھا

زریشہ کے آگے فرزام نے کبھی اپنی بچن کی منگیتر اور محبت دانیہ کو

فوکیت نہ دی، کبھی اپنی ماں کی محبت کو اولین نہ مانا، کبھی اپنے بھائی

کو ترجیح نہ دی، کبھی اپنے باپ کی ذات کو بہتر تصور نہ کیا--

-----اس کے لیے سب سے بہتر وہی تھی ہاں زریشہ ذوالفقار ہی تھی

جسے دنیا میں آنکھ کھولتے ساتھ اسنے سب سے پہلے دیکھا، جسے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سب سے پہلے پکارا، جسکی انگلی تھام کر چلنا سیکھا اس سے آگے

---بھلا کسی دوسرے کی محبت کیونکر جیت پاتی

رات کا ایک کیا رات کا تین بھی بج جاتا تو بھی بغیر زریشہ کو

پورے دن کا احوال سنائے اسے نیند نہیں آتی تھی زریشہ کے ہاتھ کا

کھانا تو اسے دنیا جہاں کے ہر شیف کے کھانے سے زیادہ پسند

تھا زریشہ کا ارد گرد رہنا اسکی سانسوں کے تسلسل کو قائم رکھتا

---تھا زریشہ کی باتیں اسکے کانوں میں رس گھولتی رہتی تھیں

پھر جب موسیٰ ریاض کی آمد گھر میں شروع ہوئی تو زریشہ کا

اس سے بات کرنا، اسکا نام لینا، فرزام کو زہر سے بھی زیادہ برا لگتا

تھا اسے لگنے لگا تھا جیسے اسکی ملکیت پر کوئی اور قابض ہونے لگا ہو

جیسے زریشہ کی توجہ بٹ گئی ہو

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور پھر جب زریشہ کی منگنی ہوئی تو فرزام کو لگا جیسے اب واقعی اس سے زریشہ کی محبت، زریشہ کی توجہ سب چھین لیا گیا ہو، وہ تو اکثر زریشہ کے فہام اور فرحام سے زیادہ محبت سے بات کرنے پر بھنا جاتا تھا

زریشہ کا فہام اور فرحام کے کام کرنا اسے کتنا برا لگتا تھا تو پھر موسیٰ ریاض کی ذات اس کے لیے ناقابل برداشت ہونی ہی تھی اور اب جب سے شادی کی تاریخ طے ہوئی تھی اسکا سکون ہی اڑ چکا تھا

اور ہمیشہ ہنسنے مسکرانے والے فرزام کا رویہ دن بدن بگڑتا جا رہا تھا---

##

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ سگریٹ پے سگریٹ پھونکے جا رہا تھا اپنی زندگی میں آئے طوفان نے اسکی زندگی کو، اسکی خوشیوں کو، روند ڈالا تھا

مسکرانے کو اب ماضی کے خوبصورت ورق بھی کام نہ آ رہے تھے

زریشہ ذوالقادر اور دانیہ مرتضیٰ جو کبھی اسکی زندگی کا ایک خوبصورت حصہ ہوا کرتیں تھیں اب اسکی زندگی کا سیاہ باب بن چکی ہیں

جس باب کو وہ چاہ کر بھی زندگی کی کتاب سے الگ نہیں کر سکتا تھا

کبھی کبھی اس کا دل چاہتا خود کو آگ لگا لے ختم کر ڈالے اپنی سسکتی ذات کو اور کبھی کبھی اس کا دل چاہتا وہ پوری دنیا کو آگ لگا ڈالے سب کچھ جلا کر بھسم کر ڈالے-----

زندگی کو اس رخ اس نے سوچا ہی نہیں تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسکی زندگی کتنی حسین تھی اور اب وہ ایک قبرستان تھا جس میں اسکی ساری خوشیاں دفن ہو چکی تھیں---

##

کیام م مم میرا نکاح...!! صبح ہی صبح جو خبر اس کے کانوں میں اس کے ماں کے ذریعے پڑی تھی وہ کسی شکر کے گھول جیسی تھی

ہاں تمہارا نکاح یہی نکلا ہے میرے منہ سے...!! شبانہ کاظمی نے منہ بگاڑا

سچی------میرا مطلب ہے اتنی جلدی!! دانیہ جو خوشی کا والہانہ اظہار کرتے ہوئے ماں سے چپک گئی تھی پھر جلد ہی سمجھ آنے پر فوراً ماں سے الگ ہو کر ماں کو گھورتا دیکھ کر بات پلٹ گئی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تمہیں اعتراض ہے تو منع کر دوں...؟ شبانہ کاظمی نے بول کر مسکراہٹ چھپائی اور جان بوجھ کر قدم باہر کی جانب بڑھائے اور یہی سننا تھا کہ دانیہ کے لبوں سے مسکراہٹ سمٹ گئی

ن ن نہیں...!! میں آپ کے فیصلے کا مان ضرور رکھوں گی اب آپ نے پال پوس کر بڑا کیا ہے تو آپ کے فیصلے پر سر جھکانا میرا فرض بنتا ہے...!! ہڑبڑا کر معصومیت سے دانیہ نے بات سمبھالی

تم نہ رکھو مان، کوئی بات نہیں بھائی صاحب سے بات میں خود کر لوں گی!! چھ سات سال تو انتظار کر ہی سکتے ہیں...!! ایک نظر اپنی گلنار ہوتی بیٹی پر ڈال کر شبانہ کاظمی نے رخ پھیرا

ارے اب آپ تایا جی کہ سامنے شرمندہ ہونا چاہتی ہیں مگر میں آپ کو شرمندہ نہیں کروں گی...!! ہاتھوں کو بے چینی میں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ملتے ہوئے بنا سر اٹھائے دانیہ بولی تو شبانہ کاظمی نے بمشکل اپنا قہقہہ روکا

میں شرمندہ ہونا تو قبول کر سکتی ہوں مگر اپنی بیٹی کی مرضی کے خلاف اسکی زندگی کا فیصلہ نہیں ہونے دوں گی...!! شبانہ کاظمی نے دانیہ کو مزید تنگ کیا تو اسکے چہرے کا رنگ ہی اڑ گیا

ارے امی میں خوش ہوں بہت خوش...!! کچھ دیر کی خاموشی کے بعد نظریں جھکا کر دانیہ نے خوشی سے کہا تو ماں نے اسے محبت سے سینے سے لگا لیا

یہ کیا ہو رہا ہے؟ زریشہ جو کب سے دروازے سے ٹیک لگائے کھڑی ماں بیٹی کو دیکھ رہی تھی مسکراتے ہوئے کمرے میں داخل ہو کر بولی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارے تمہارے ٹیڈی بیئر اور یہ نمک دانی کا نکاح ہے ناں...!!بیٹی کو خود سے دور کرتے ہوئے شبانہ کاظمی نے مسکرا کر کہا

امی...!!نمک دانی سن کہ دانیہ نے منہ بگاڑا

ہاہاہا منہ نہ بناؤ بہت بہت مبارک ہو...!!زریشہ نے ہنستے ہوئے دانیہ کو گلے لگا لیا

یہ بات صبح ہوتے ہی سب سے پہلے زریشہ کو ہی پتہ چلی تھی اب اسے ہی فرزام کو یہ بات بتانی تھی مگر وہ ابھی تک دروازہ بند کر کے سو رہا تھا

اور ایسا صرف سب کو لگ رہا تھا کہ وہ سو رہا ہے حالانکہ اس کو -----اب نیند آتی ہی کہاں تھی بس نام کا ہی سوتا تھا وہ

##

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ چوتھی بار بند دروازے کے باہر آکر کھڑی تھی ایک بار دل چاہا کہ دروازہ کھٹکھٹائے مگر فرزام کی نیند میں خلل نہ پڑے یہی سوچ کر وہ دروازے کہ باہر چکر کاٹنے لگ گئی---

وہ فرزام کو اسکے نکاح کی خبر سنا کر اسکی خوشی دیکھنا چاہتی تھی اسکا کھلا چہرہ دیکھنا چاہتی تھی جو پچھلے تین دنوں سے اسے نظر نہیں آیا تھا

پیاری لڑکی کیا ہوا؟ دروازہ کھولتے ساتھ زریشہ کو دانتوں میں انگلی پھنسائے دروازے کے باہر بے چینی میں چکر کاٹتے دیکھ کر فرزام نے حیرت سے سوال کیا

ارے فیضی جاگ گئے تم-----ادھر آؤ....!!چونک کر فرزام کو دیکھتے ہوئے زریشہ نے کہا اور پھر اسے بازو سے تھام کر کمرے میں لے آئی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زری آپی سب ٹھیک ہے ناں...؟فرزام اسکی بے چینی پر ٹھٹھک کر بولا

ہاں سب ٹھیک ہے بلکہ خوشخبری ہے.....گڈ نیوز...!!زریشہ نے پر جوش انداز میں کہا اسکا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا

کیا خوشخبری؟کیسی گڈ نیوز؟نجانے کیوں خوشخبری کے نام پر زریشہ کے رشتہ ٹوٹنے کی طرف اسکا دھیان گیا تھا

مگر یہ اگر ہوتا تو یہ صرف فرزام کے لیے خوشخبری ہوتی باقی ----سب کے لیے تو دھچکا ہی ہوتا یا اس سے بھی بڑھ کر کوئی طوفان ہوتا

-

تمہارا---اور----دانی کا---نکاح ہے....!!زریشہ رک رک کر خوشی سے کہتی ہوئی ساتھ فرزام کے گلے لگ گئی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرزام پہلے تو حیران ہوا اور پھر مسکرا دیا اور پھر بے یقینی کی کیفیت سے زریشہ کو کندھوں سے تھام کر خود سے الگ کیا

کیا سچ کہہ رہی ہیں آپ....؟ آآآآپی دیکھیں ج ج جھوٹ تو نہیں ناں ب ب بول رہی آپ...؟ بے یقینی کیفیت میں کہتے ساتھ اس نے زریشہ کا چہرہ ہاتھوں میں تھاما تھا خوشی کے مارے فرزام کے منہ سے الفاظ بمشکل نکلے تھے

تم سے جھوٹ بولوں گی پاگل ہو...!! منہ بنا کر زریشہ نے اس کے ہاتھ جھٹک دیئے

ہاہاہاہا مطلب آپ سچ کہہ رہی ہیں م م میں دولہا بننے والا ہوں!! زوردار قہقہے کہ ساتھ کہہ کر فرزام نے جوش میں زریشہ کو کندھوں سے پکڑ کر گھما ڈالا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کس نے کہا دولہا بننے والے ہو؟فرزام کے ہاتھ اپنے کندھے سے ہٹاتے ہوئے زریشہ نے ناک سکیڑی تو فرزام کی مسکراہٹ تھم گئی

آپ نے ابھی تو کہا...!!وہ یکدم سنجیدہ ہوا

میں نے کہا تمہارا نکاح ہے دولہا تو شادی کہ ٹائم بنا جاتا ہے!!زریشہ نے آنکھیں دکھاتے ہوئے تصیح کی تو فرزام کی اڑی رنگت پھر سے کھل اٹھی

اوہ مطلب صرف نکاح ہے!!خیر یہ بھی زبردست ہے!!ویسے ہے کب؟چہرے پر دھنک کے حسین رنگ سجائے اسنے زریشہ سے پوچھا تو وہ دل تک مسکرا اٹھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کتنا اچھا لگتا تھا ٹیڈی بیئر کے چہرے پر خوشی دیکھنا اسے، وہ خوش ہوتا تھا تو وہ اپنا ہر دکھ ہر تکلیف لمحے میں بھول جاتی تھی ----مانو اسکی خوشی سے ہی زریشہ ذوالفقار کی سانسوں میں روانی تھی

جس دن میری رخصتی ہے...!!زریشہ نے اپنی رخصتی کا بہت دھیرے سے کہا جانتی جو تھی کہ وہ اداس ہو جائے گا اور ہوا بھی ---وہی

اوہ..!!ایک سرد آہ خارج کر کے فرزام بیڈ پر ٹک گیا لمحے میں چہرے پر اترے رنگ زائل ہوئے تھے

کیا اوہ اتنا اداس نہ ہو بلکہ خوش ہو جاؤ تمہارا نکاح ہے...!! فرزام کے پھر سے اداس ہونے پر وہ اس کے قدموں میں آ بیٹھی

خوش ہوں!! پھیکی مسکراہٹ کے ساتھ وہ مختصر بولا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لگ تو نہیں رہا!!جانچتی نگاہوں سے فرزام کو دیکھ کر زریشہ نے کہا تو اسنے نظریں اٹھا کر زریشہ کو دیکھا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا اور زریشہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے بھی اٹھایا

ہاں خوش ہوں بہت خوش!!فرزام نے کہہ کر اسکے گال کو نرمی سے چھوا جس پر وہ بھی مسکرادی

ہائے مجھے تو یقین نہیں آرہا میرے ٹیڈی بیئر کا نکاح ہے میرا ٹیڈی اتنا بڑا ہو گیا ہے.....!!ایک ہاتھ کمر پر رکھے دوسرا ہاتھ گال پر رکھے وہ محبت سے فرزام کو سر تا پیر دیکھتی ہوئی بولی اسکی ---آنکھیں خوشی سے بھیگ گئی تھیں

اور پھر آگے بڑھ کر اسنے فرزام کے گورے گورے گالوں کو کھینچنا ---شروع کر دیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اف آپی ویسے آپ بھی ناں آپ تو ایسے دکھی ہو رہی ہیں جیسے میں آپ کی اکلوتی بیٹی ہوں جسے آپ رخصت کر کہ سات سمندر پار بھیج رہی ہیں!!زریشہ کے ہاتھ اپنے گالوں سے ہٹا کر اس نے منہ بنایا

ہٹ شریر...!!شائستہ کاظمی کی طرح کہہ کر زریشہ نے فرزام کے کندھے پر ایک چپت رسید کی اور پھر دونوں ہی کھکھلا کر ہنس دیئے

##

وہ فرحام، فرزام، فہام اور دانیہ کے یونیفارم استری کر رہی تھی جب اسکے موبائل نے کمرے میں ارتعاش پیدا کیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ استری بند کر کے موبائل کی جانب بڑھی موبائل سکرین پر جگمگاتا "موسیٰ کالنگ" اس کے لبوں پر بے ساختہ مسکراہٹ بکھیر گیا تھا دل کی دھڑکن بھی یکدم بدلی تھی----

فرزام کے کل منع کرنے پر موسیٰ کا گھر سے چپ چاپ چلے جانا، فرزام کے کمرے میں ٹوٹے گلاس کے ٹکڑے اور پھر فرزام کا زریشہ کو اپنے ساتھ کہیں لے کر نہ جانا ایسے عمل تھے کہ زریشہ کو موسیٰ اور فرزام دونوں سے ہی خوف آرہا تھا

فرزام کے مان جانے پر اس کا خوف ختم ہو گیا تھا مگر موسیٰ سے تو اسکی کل سے اب تک کوئی بات نہیں ہوئی تھی---

کیسی ہو موسیٰ کی زندگی...؟ کال اٹینڈ ہوتے ساتھ ہی موسیٰ کی محبت سے چور آواز کانوں میں پڑی تو لمحے میں اس کا خوف ختم ہو گیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بہت خوش بہت بہت بہت ہی خوش!! صبح کی خوشخبری

یاد آنے پر زریشہ پر جوش انداز میں بولی

خیریت کہیں ہماری شادی اسی ہفتے تو نہیں ناں ہو رہی...؟ ھتانے

میں اپنے آفس کے میز پر پینسل الٹی کر کے ٹک ٹک کرتے

ہوئے وہ حیرانی سے بولا

کیونکہ ایسا پہلی بار ہوا تھا جب زریشہ بغیر گھبرائے کھل کر

-----اس سے بات کر رہی تھی

نہیں اس سے بھی زیادہ اچھی نیوز ہے..!!زریشہ نے آنکھیں میچ کر

پھر سے یوں کھولیں جیسے وہ سامنے بیٹھا اسکاروپ سروپ

دیکھ رہا ہو

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس سے اچھی نیوز کیا کوئی اور بھی ہو سکتی ہے مجھے تو نہیں لگتا..!!

پینسل کو سینے پر لگی جیب میں اڑساتے ہوئے دلکش مسکراہٹ کے ساتھ دلچسپی سے پوچھا گیا

ہوں اوں...!!زریشہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف موسیٰ سوچ میں پڑ گیا

ہوں تو دانی نے کسی ٹیسٹ میں ٹاپ کیا ہو گا!!یا پھر فیمی اور فری نے ٹاپ کیا ہو گا یا پھر---!!موسیٰ پر سوچ انداز میں داڑھی کے بالوں میں انگلی چلاتا اپنے تکے لگا رہا تھا

اف یہ بات بھی نہیں ہے...!!ان میں سے کوئی نہیں ہے کسی نے ٹاپ نہیں کیا...!!موسیٰ کی بات کاٹ کر وہ مسکراہٹ سمیٹ کر سنجیدہ ہوتے ہوئے بولی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تو پھر کیا بات ہے؟اب موسیٰ اپنے بالوں میں انگلیاں چلا رہا تھا

سوچیں سوچیں..!!زریشہ پھر سے پرجوش انداز میں بولی جس پر وہ ہنس دیا

ہاہاہا...کتنا سوچوں یار تم سے آگے سوچ جاتی ہی نہیں میری!!بہت مخمور لہجے میں کہا گیا ایک جملہ زریشہ کے کانوں کے راستے دل میں اتر گیا

اچھا بنے مت..!!کچھ دیر کی خاموشی کے بعد زریشہ پھر سے بولی

میں بن نہیں رہا بلکہ بنا بنایا ہوں...!!بے تکہ سا جواب آیا تو زریشہ نے اپنا ماتھا پیٹا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اف ایک تو آپ بھی ناں.... اچھا چھوڑیں میں بتاتی ہوں میرے ٹیڈی بیئر..... اور.... دانی کا.... نکاح ہے....!!زریشہ نے کھکھلاتی آواز سے کہا

کب؟حیرت تھی یا خوشی مگر موسیٰ کو جھٹکا ضرور لگا تھا

جس دن ہماری شادی ہے!!زریشہ اپنی شادی کے ذکر پر سرخ ہی ہو گئی اور یہ سرخی تھانے میں بیٹھا سب انسپکٹر موسیٰ ریاض بھی بخوبی محسوس کر گیا

چلو اچھا ہوا...!!اب وہ دونوں اپنی زندگی میں مصروف ہو جائیں گے للہ پاک ان دونوں کو ہمیشہ خوش رکھے۔۔۔۔اور میرا سالا ہمارے بیچ کبھی نہ آئے...!!اس نے دل سے دعا دی جبکہ آخری فکرہ(اور میرا سالا ہمارے بیچ کبھی نہ آئے)بڑبڑاہٹ کی صورت میں ادا کیا گیا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آمین ثم آمین!!زریشہ نے دلنشیں مسکراہٹ کے ساتھ کہا

اتنی خوشی تو اسے اپنی شادی کی نہیں ہوئی تھی جتنی اسے دانیہ اور فرزام ------کے نکاح کی ہو رہی تھی

زری اک بات پوچھوں؟کچھ دیر ادھر ادھر کی باتوں کے بعد موسیٰ سنجیدگی سے بولا

جی پوچھیں..!!موسیٰ کے اداس لہجے پر وہ بھی سنجیدہ ہو گئی

تم خوش ہو ناں؟سپاٹ لہجے میں پوچھا گیا

ہاں بہت خوش وہ دونوں ایک ساتھ کتنے اچھے---!!زریشہ پھر سے مسکراتے ہوئے بولنے لگی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں اپنی بات کر رہا ہوں، ہم دونوں کی..!!زریشہ کی بات کاٹ کر وہ پھر سے بولا تو زریشہ کے مسکراتے لب سکڑ گئے

جی خوش ہوں....کیوں آج آپ نے کیوں پوچھا؟زریشہ کچھ حیران ہوئی

ویسے ہی....زری اگر شادی کے بعد امی یا آپی تمہیں کچھ کہہ دیا کریں تو تم برا نہیں مانا کرنا، سمجھنے کی کوشش کرنا اور مجھ سے ڈسکس کر لیا کرنا میں انہیں بھی سمجھاؤں گا...!!رخسانہ ریاض اور معصومہ کا رویہ اور زریشہ سے انکی ناپسندیدگی کا ہر روز اظہار موسیٰ کو گہری سوچوں میں لے گیا تھا اِک خدشہ سا لگا تھا جیسے کچھ برا ہو گا

برا نہیں مانوں گی.....اور مجھے یقین ہے کہ مجھ سے آپ کو کبھی کوئی شکایت نہیں ہو گی اور میں امید کرتی ہوں کہ رخسانہ مامی اور

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

معصومہ آپی کے دل میں جلدی اپنی جگہ بنالوں!! دھیمی سی مسکراہٹ کے ساتھ زریشہ بولی تو وہ بھی مسکرادیا

اسی لیے تو تمہارا انتخاب کیا ہے مجھے پتا ہے کہ میرا فیصلہ، میری پسند لاجواب ہے، مجھے یقین ہے کہ میری زری میری باتوں کا مان ہمیشہ رکھے گی..!! مجھے تم پر پورا بھروسہ ہے اور تم انشاءاللہ---!! وہ پر اعتماد لہجے میں بول رہا تھا

جب اسکے آفس کا دروازہ کھٹکھٹایا گیا اور ایک سپاہی نے اندر جھانکا تو وہ چپ ہو گیا اور ہاتھ کے اشارے سے سپاہی کو اندر آجانے کا کہا

اچھا زری میں ابھی رکھتا ہوں للہ حافظ!! سپاہی کے سلیوٹ مارنے پر اس نے کہہ کر فون بند کر دیا اور سپاہی کی جانب متوجہ ہوا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

##

آپی چلیں..!!وہ پورے گھر میں اسے ڈھونڈتا ہوا آیا تھا اور وہ شائستہ کاظمی کے کمرے میں بیٹھی اپنے کسی دوپٹے پر لیس لگا رہی تھی

کہاں؟فرزام کو دیکھ کر اس کے ہاتھ میں چلتی سوئی رکی تھی

بتاؤں گا چلیں تو...!!زریشہ کے ہاتھ سے دوپٹہ لے کر ایک طرف رکھ کر اسنے زریشہ کو کرسی سے اٹھایا

دانی نہیں آئی کالج سے اور تم اپنا یونیفارم تو چینج کر لو...!!اسے اکیلا آتا دیکھ کر زریشہ نے پوچھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جو سفید کالج کی شرٹ اور نیلی پینٹ پہنے ہوئے تھا گلے میں لال ٹائی بھی جھول رہی تھی اور اس یونیفارم میں بھی وہ بہت ہینڈسم لگ رہا تھا سلکی بال ماتھے پر بکھرے تھے بھوری آنکھوں میں چمک تھی اور تازہ بنائی گئی شیو میں وہ اور بھی ڈیشنگ لگ رہا تھا----

نہیں آئی کیونکہ اسے کالج سے ڈیڑھ بجے چھٹی ہوتی ہے اور ابھی تو بارہ بجے ہیں اور آج جمعہ بھی نہیں ہے تو اتنی جلدی کیسے آئے گی وہ...!!وہی کھڑے کھڑے اسنے بتایا

اوہ تب ہی یہ فری فیمی بھی نہیں آئے ابھی تک!!ویسے تمہیں بھی تو ایک بجے چھٹی ہوتی ہے ناں تو تم کیسے اتنی جلدی آ گئے...؟اسنے بولتے ساتھ فرزام کو دیکھا تھا پچھلے چند دنوں کے مقابلے وہ آج خاصے خوشگوار موڈ میں تھا---

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہوتی ہے مگر میں طبیعت خرابی کا بھانہ کر کے آگیا..!!

فرزام نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا

کیا کیوں..؟زریشہ نے حیرت سے پوچھا

راستے میں بتاؤں گا آپ یہ چادر پکڑیں اور چلیں میرے ساتھ..!!فرزام نے کمرے میں پڑی شائستہ کاظمی کی چادر زریشہ کو تھمائی

کہاں یہ تو بتاؤ؟چادر خود پر اوڑھتے ہوئے اسنے پھر پوچھا

بتادوں گا راستے میں..!!فرزام نے کمرے سے باہر نکلتے ہوئے کہا تو چپ چاپ زریشہ بھی پیچھے چل پڑی

گھر والوں کو آگاہ کر کے وہ دونوں موٹر-سائیکل پر نکلے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

راستے میں فرزام اسے مختلف کالج کے قصے بھی سناتا رہا جسے زریشہ بھی بڑے انہماک سے سنتی رہی۔۔۔۔مگر پھر موٹر سائیکل کو زوردار جھٹکے کے ساتھ بریک لگی اور زریشہ کافی حد تک جھٹکا لگنے کی وجہ سے فرزام کی پشت پر جا گری۔۔۔۔

ابھی وہ کچھ پوچھتی اس سے پہلے ہی راستے پر کھڑی پولیس کی گاڑی اور موٹر سائیکل کے آگے کھڑے موسیٰ کو اسنے دیکھ لیا

پولیس یونیفارم میں وہ زریشہ کو اور بھی اچھا لگا تھا

ارے تم لوگ یہاں؟ کہیں جا رہے ہو..؟ سلام دعا کے بعد موسیٰ نے پوچھا

فرزام کا موڈ لمحے میں خراب ہوا تھا موسیٰ کو دیکھ کر اسکا حلق تک کڑوا ہو گیا

ہوں جا رہے ہیں...!! مختصر جواب فرزام نے دیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کہاں؟موسیٰ کی نگاہیں چادر میں چھپے چہرے پر تھیں

کام تھا..!!سرد سے لہجے میں فرزام نے جواب دیا موسیٰ کا یوں

اچانک سامنے آجانا اور اسکی زریشہ پر ٹکی نگاہیں، فرزام کے

-----اندر آتش فشاں بنا تھا

اچھا زری آج شام کو تیار رہنا میں تمہیں شاپنگ پہ---

!!موسیٰ فرزام کے رویے کو نظر انداز کر کے زریشہ کی جانب

متوجہ ہوا

آپی چلیں دیر ہو جائے گی ہمیں...!!موسیٰ کی بات کو بیچ میں ہی کاٹ

کر فرزام نے کہا جس پر موسیٰ کے تاثرات بھی بگڑ گئے مگر وہ

غصہ پی گیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرزام نے پھر سے موٹر سائیکل پر بیٹھ کر موٹر-سائیکل اسٹارٹ کی تو زریشہ بھی چادر سمیٹ کر پیچھے بیٹھ گئی اور ایک ہاتھ فرزام کے کندھے پر رکھا----

تیار رہنا زری میں آجاؤں گا..!!موٹر سائیکل چلتی اس سے پہلے ہی موسیٰ بولا زریشہ پلکیں جھکا گئی اور فرزام نے غصے موٹر-سائیکل آگے بڑھائی

اس کے اعصاب تنے ہوئے تھے موٹر-سائیکل کی رفتار آہستہ آہستہ بڑھتی جارہی تھی اس کا خون کھولنے لگا تھا

زریشہ سے چادر سمبھالنا مشکل ہونے لگا اور خطرہ بھی تھا کہ کہیں چادر ٹائر میں نا آجائے

سپیڈ خطرناک حد تک بڑھ چکی تھی زریشہ کو ڈر لگنے لگا اگر زرا سی بھی چوک ہوتی تو خطرناک حادثہ ہوجاتا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فیضی...!!زریشہ نے ڈر کر پکارا

جی..!!زریشہ کا خوف اسنے بھی محسوس کر لیا

آہستہ چلاؤ..!!ہاتھ سے فرزام کے کندھے پر دباؤ بڑھا کر زریشہ نے کہا تو اسنے فوراً موٹر-سائیکل کی رفتار دھیمی کر دی

##

فیضی یہ تو کافی مہنگا لگتا ہے تم یہاں کیوں۔۔۔!!بڑے سے شاپنگ مال کی پارکنگ میں فرزام نے موٹر سائیکل روکی تو زریشہ بولی جس پر فرزام مسکرا دیا

فرزام موٹر-سائیکل سے اترا اس کا ہاتھ تھاما اور شاپنگ مال ----کے اندر داخل ہوا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ ایک جگہ سے کھانا کھا کر آئے تھے اور زریشہ نے وہاں اسکا موڈ لمحے میں ٹھیک کر دیا تھا

شاپنگ مال میں موجود کئی لوگ ان دونوں کو عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے کیونکہ وہ یونیفارم میں تھا اور زریشہ گھر کے ----- سادہ سے حلیے میں وہ بھی بڑی سی چادر میں لپٹی ہوئی

زریشہ ہونقوں کی طرح فرزام کے ساتھ ساتھ چلتی جا رہی تھی

فیضی یہاں سے چلو ناں کافی مہنگا۔۔۔!! ایک شاپ کے اندر فرزام داخل ہونے لگا تو زریشہ رک گئی مجبوراً فرزام کے قدم بھی تھم گئے

آپی ابو سے جو پیسے ملتے ہیں انہیں جمع کرتا رہتا ہوں سوچا تھا آپ کو اور دانی کو کوئی اچھا سا گفٹ دوں گا جس دن میرا خاص دن ہو گا...!!

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آج میرا خاص دن ہے، اس لیے آپ کو یہاں لایا ہوں....!!

فرزام نے اسکی بات کے بیچ میں ہی کہہ کر قدم شاپ

----کے اندر بڑھائے زریشہ کی آنکھیں اس کی باتوں پر نم ہو گئیں

فیضی مجھے تم سے کوئی گفٹ نہیں چاہیے تم خود ہی میرے لیے

ایک گفٹ ہو میرے ٹیڈی بیئر میرے پیارے سے

چھوٹے سے بھائی ہو، تم میرے سامنے ہنستے رہا کرو یہی میرا گفٹ

ہے...!!زریشہ نے آگے بڑھ کر فرزام کو روک کر کہا

آپی اب بس کریں اتنے پیار سے میں آپ کو لے کر آیا ہوں

میری خوشی ہے اس میں...!!فرزام پھر سے کہہ کر اسے

شاپ کے اندر لایا

تم دانی۔۔۔!!شاپ میں پہنچ کر وہ پھر سے بولنے لگی

چپ...!!فرزام نے اسے آدھی بات پر ہی چپ رہنے کا کہہ دیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پھر وہ دوکاندار کی جانب متوجہ ہوا اور زریشہ اس شاپ کا جائزہ لینے لگی

کافی چیزیں دیکھنے کے بعد فرزام نے دو بریسلٹ پسند کیے جن میں فرق صرف اتنا تھا کہ ایک میں دل کے اندر * ایف اور ذیڈ * لکھا تھا اور دوسرے میں * ایف اور ڈی * وہ نازک سے بریسلٹ جن میں چھوٹے چھوٹے سفید نگینے جڑے تھے درمیان میں خوبصورت سا دل اور اس میں لکھے گئے خوبصورت سے دو الفاظ ---فرزام نے دونوں بریسلٹ بہت محبت سے لیے تھے

ہاتھ آگے کریں..!!اسنے کہا تو زریشہ نے ہاتھ آگے کر دیا

فرزام نے بریسلٹ زریشہ کی کلائی پر پہنا کر لاک بند کر دیا

واہ پیاری لڑکی کے ہاتھ میں تو یہ اور بھی پیارا لگ رہا ہے بہت زیادہ...!!فرزام کی نگاہیں اب بھی زریشہ کی کلائی پر ٹکی تھیں وہ بریسلٹ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

واقعی بہت خوبصورت لگ رہا تھا اسکی نازک سفید کلائی پر

---نازک سا بریسلٹ

فیضی یہ مہنگا۔۔۔!!زریشہ پھر سے بولنے لگی

چپ کہاناں....!!فرزام پھر سے بیچ میں بول پڑا تو وہ بھی چپ کر گئی

آپ نے اور کچھ لینا ہے...!!فرزام پھر بولا

نہیں...!!مختصر جواب آیا تو فرزام نے دوسرا بریسلٹ پیک کروایا اور وہ دونوں شاپنگ مال سے باہر نکل آئے

##

وہ کالج گیٹ کے باہر کھڑی بار بار اپنی کلائی پر بندھی گھڑی دیکھ رہی تھی

وہ سخت کوفت میں تھی ایک تو اسے سخت بھوک لگی تھی اوپر

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سے فرزام آج پورے دس منٹ لیٹ ہو چکا تھا حالانکہ پہلے تو وہ چھٹی ہونے سے دس منٹ پہلے گیٹ کے باہر موجود ہوتا تھا مگر آج وہ نہیں تھا

اوپر سے سڑک پر سے گزرتے لڑکے اسکا جن نگاہوں سے جائزہ لے رہے تھے وہ مزید اسے تپا رہا تھا

موسیٰ جو اپنی نگرانی میں ملزم کو گرفتار کر کے پولیس کی گاڑی میں لے جا رہا تھا جب گاڑی کالج گیٹ کے باہر سے گزری تو موسیٰ کی نظر گیٹ کے پاس کھڑی دانیہ پر گئی موسیٰ نے گاڑی رکوائی اور دانیہ کی جانب بڑھا

موسیٰ بھائی آپ یہاں..؟ موسیٰ کو دیکھتے ساتھ ہی اسنے سوال کیا

پولیس کے یونیفارم میں اسے دیکھ کر وہ بھی سمجھ گئی تھی کہ وہ کسی گرفتاری یا کسی کیس کے سلسلے میں آیا ہوگا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم یہاں کھڑی کیا کر رہی ہو؟موسیٰ نے اسکے سوال کو نظر انداز کر دیا

وہ فیضی کا انتظار..!!آج وہ مجھے لینے نہیں آیا پتہ نہیں کیوں...؟دانیہ نے پریشان ہو کر وجہ بتائی

اچھا وہ زری کے ساتھ کہیں جا رہا تھا چلو میں چھوڑ آتا ہوں تمہیں، نجانے کب آئے وہ، میرا موبائل بھی آف ہو چکا ہے ورنہ اس سے کال کر کے پوچھ لیتا..!!موسیٰ نے کہا

ٹھیک ہے..!!دانیہ نے فوراً حامی بھر لی

سڑک پر کھڑے ہونے سے بہتر اسے یہی لگا تھا اور ویسے بھی وہ ----پہلے بھی کافی بار موسیٰ کے ساتھ گھر جا چکی تھی

رستم رستم!!موسیٰ نے سپاہی کو آواز دی اور وہ گاڑی سے نکل کر موسیٰ کی جانب آیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم اس ملزم کو پولیس اسٹیشن پہنچاؤ اور رپورٹ درج کرو میں آتا ہوں...!!موسیٰ نے سپاہی سے حکمیہ انداز میں کہا

اوکے سر..!!سپاہی کہہ کر چلا گیا

چلو..!!اس نے کہہ کر قدم آگے بڑھائے تو دانیہ بھی اس کے پیچھے پیچھے چل پڑی

موسیٰ کا موٹر-سائیکل تو تھانے میں کھڑا تھا پولیس کی گاڑی میں وہ دانیہ کو لے جا نہیں سکتا تھا اسی لیے اسنے وہی سے رکشہ کروایا

ویسے یہ فیضی بچپن سے ہی میری منگیتر کے ساتھ اتنا چپکتا ہے یا اب ایسا کرتا ہے...!!موسیٰ نہ چاہتے ہوئے بھی پوچھ بیٹھا

دانیہ اور فرزام کا کالج بیس منٹ کی مسافت پر تھا اور ابھی وہ دنوں رکشے میں ہی تھے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاہاہا بچپن سے کیا پیدا ہونے سے ہی دونوں کی جان بستی ہے ایک دوسرے میں..!!دانیہ نے ہنستے ہوئے کہا اور موسیٰ کا سن کر خون ہی خشک ہو گیا

ہوں..!!دل کے غبار کو بمشکل اندر بٹھا کر وہ مختصر بولا

ویسے مبارک ہو نکاح کی..!!اداس سی مسکراہٹ کے ساتھ موسیٰ بولا

جی شکریہ..!!وہ جھینپ سی گئی

شرما رہی ہو..!!موسیٰ اسکی حالت سمجھتے ہوئے فوراً شرارت سے بولا

نہیں تو... میں کیوں شرماؤں گی...؟وہ فوراً مکر گئی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رہنے دو جانتا ہوں..!!موسیٰ نے زرا سا ہنس کر کہا تو دانیہ نے اسے گھورا

کیا جانتے ہیں؟ دانیہ نے آئی برو اچکاتے ہوئے پوچھا

یہی کہ تم کتنی خوش ہو اس نکاح پر..!!موسیٰ نے مسکراتے ہوئے کہا

کیونکہ پورا کاظمی خاندان فرزام اور دانیہ کی بچپن میں کی گئی منگنی سے واقف تھا اور کچھ حد تک موسیٰ کو دانیہ کی فرزام سے محبت کا بھی علم تھا---

آپ بھی تو ہو..!!وہ بھی ترکی بہ ترکی بولی

ہوں گا خاک مجھے تو فیضی میاں میری ہونے والی بیوی کے ساتھ شاپنگ پر بھی نہیں جانے دیتے!!موسیٰ کا لہجہ سرد ہو گیا

ہاہاہا آپ جیلس ہو رہے ہیں..!!وہ ہنس دی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں تو میں کیوں ہوں گا...!!کچھ دنوں کی بات ہے پھر وہ میری بیوی کے روپ میں میرے پاس ہو گی..!!موسیٰ بالوں میں ہاتھ پھیر کر بولا

دانیہ کچھ نہ بولی کیونکہ رکشہ اسکے گھر کے دروازے کے سامنے رک چکا تھا

##

فیضی یہ زرا سامان لے آؤ..!!وہ دونوں ابھی ابھی گھر لوٹے تھے کہ شائستہ کاظمی نے فرزام کے ہاتھ میں پرچی پکڑا دی جس پر کچھ اشیاء لکھی گئی تھیں

پھوپھو میں دانی کو لے آؤں کالج سے پھر جاؤں گا..!!پرچی واپس شائستہ کاظمی کو تھماتے ہوئے وہ بولا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ تو آ چکی ہے..!!شائستہ کاظمی نے کہا تو فرزام کے گھر سے باہر جاتے قدم رک گئے

آ چکی ہے پر کس کے ساتھ ؟ابو یا چاچو۔۔۔!!وہ مڑ کر واپس آیا

نہیں موسیٰ کے ساتھ..!!فرزام کی بات کے مکمّل ہونے سے پہلے ہی شائستہ کاظمی بولی تو فرزام کو مانو کوئی آگ کا شعلہ چھو گیا

مو.... سیٰ.... موسیٰ کے ساتھ !!وہ وہاں کیا کر رہا تھا...؟اس نے حیرت و غصے سے پوچھا

دانی کے کالج کے پاس ہی کہیں کسی کی گرفتاری کرنے کے لیے گئے تھے وہی اسے دانی نظر آئی وہ اسے گھر چھوڑ گیا..!!شائستہ کاظمی سکون سے بول کر کچن میں چلی گئی اور وہ کئی لمحے وہی کھڑا رہا اور پھر تیزی سے سیڑھیاں عبور کر کے دانیہ کے کمرے میں پہنچا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دانیہ کپڑے پکڑے واشروم میں یونیفارم بدلنے جا رہی تھی

فرزام غصے سے اسکی جانب بڑھا اور اسکا بازو دبوچ کر اسکا رخ اپنی جانب موڑا

دو منٹ صبر نہیں تھی کر سکتی تم!! میں آ ہی جاتا..!! وہ غصے سے پھنکارہ اور دانیہ حیرت سے اسے دیکھے گئی

فرزام کی آنکھوں کی سرخی اور ماتھے پر پڑے بل سے اسے خوف آنے لگا اوپر سے فرزام کی گرفت اتنی سخت تھی کہ اسکی انگلیاں دانیہ کو اپنے بازو میں گڑتی معلوم ہوئی

کیا ہوا فیضی اتنا غصہ کیوں کر رہے ہو؟ بازو چھوڑو میرا!! درد ہ---!! وہ فرزام کے ہاتھ سے اپنا بازو چھڑوانے کی کوشش کرنے لگی فرزام نے اسے زوردار جھٹکا دیا جس سے اسکی بولتی وہی بند ہو گئی اور بات ادھوری رہ گئی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم کیوں آئی موسیٰ کے ساتھ بتاؤ مسیں آجاتا ناں تھوڑی دیر تک صبر کر لیتی تھوڑی دیر تو کونسی قیامت آجانی تھی...!!وہ اشتعال سے دانت پیستے ہوئے بولا تو دانیہ کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی

---فرزام کا ایسا رویہ بالکل نیا تھا اس کے لیے

کیا ہو گیا ہے پہلے بھی تو کتنی بار آئی ہوں اور تم تو بازار تھے ناں اور موسیٰ بھائی ہمارے کزن بنتے ہیں اور زری آپی کے----!!وہ ڈر کر وضاحت کرنے لگ گئی

ٹھیک ہے آگے سے اسی کے ساتھ آجایا کرنا...!!!اسکی بات کے مکمل ہونے سے پہلے ہی فرزام نے کہہ کر جھٹکے سے اسکا بازو آزاد کیا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر نکل گیا

!!---کبھی راضی تو کبھی مجھ سے خفا رہتے ہو

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

!!--بتاؤ اے میرے ہمدم!! تم_____ میرے کیا لگتے ہو

وہ کئی ثانیے وہی کھڑی رہی گہری سیاہ آنکھوں میں آنسو ہچکولے کھا رہے تھے مگر وہ روئی نہیں بلکہ انگلیوں سے آنکھیں رگڑ کر کپڑے بیڈ پر اچھالتی کمرے سے نکل گئی

##

مامی دانی آ گئی کیا..؟ چادر اتار کر رکھتے ہوئے زریشہ نے رضوانہ کاظمی سے پوچھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہوں آ گئی...!!تم ایسا کرو یہ سوٹ کیسا ہے یہ بتاؤ مجھے...؟

رضوانہ کاظمی نے جواب دیتے ساتھ کام والا ایک سوٹ زریشہ کے سامنے کھول کر رکھا

اچھا ہے....!!کس کے ساتھ آئی...؟سوٹ کو دیکھتے ہوئے وہ پھر بولی

موسیٰ کے ساتھ وہ وہی سے گزر رہا تھا..!!رضوانہ کاظمی کہہ کر سوٹ لے کر شائستہ کاظمی کے کمرے میں چل دی اور زریشہ کچن کی طرف چل پڑی

چھوٹی مامی...!!فری فیمی کہاں ہیں؟انہوں نے قورمے کی فرمائش کی تھی..!!زریشہ نے شبانہ کاظمی سے کچن میں آکر پوچھا

اوپر ہیں...!!کیا بن گیا قورمہ؟شبانہ کاظمی نے بتاتے ساتھ حیرانی سے قورمے کا بھی دریافت کیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیونکہ ابھی وہ خود سارے برتنوں میں جھانک چکی تھی مگر

---قورمے نام کی شے اسے کہیں نظر نہیں آئی تھی

نہیں بنا اسی لیے تو انکا پوچھا ہے وہ دونوں پیاز کاٹ کر دیں گے اور

گوشت دھو کر دیں گے تو ہی بناؤں گی اور تب تک میں آٹا بھی

گوندھ لوں گی!!زریشہ نے کہتے ساتھ فریج سے گوشت نکالا

ہاہاہاوہ تمہیں پیاز کاٹ کر دیں گے اور گوشت دھو کر دیں گے...؟

شبانہ کاظمی نے ہنستے ہوئے کہا

---کیونکہ وہ بھانجے اور بیٹے کے نکمے پن سے بخوبی واقف تھی

ہاں بالکل...!!اگر وہ یہ کام نہیں کریں گے تو میں بھی قورمہ نہیں

بناؤں گی!!زریشہ نے اٹل لہجے میں کہا اور ہاتھ میں پہنا نیا

بریسلٹ اتار کر فریج کے اوپر رکھا تاکہ آٹے سے خراب نہ ہو

---جائے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چلو دیکھتے ہیں...!!شبانہ کاظمی نے کندھے اچکائے

فیمی فری نیچو آؤ دونوں..!!شبانہ کاظمی کی بات سن کر زریشہ نے اونچی آواز میں پکارا اور اگلے پانچ منٹ میں وہ دونوں ہی کچن میں موجود تھے

کیا ہوا آپی؟کیا قورمہ بن گیا؟پیٹ میں چوہے کبڈی کھیل رہے ہیں....جلدی بتائیں؟فہام نے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر جلدی سے پوچھا

دونوں میں سے ایک گوشت دھو کر مجھے دے اور دوسرا پیاز کاٹے...!!زریشہ کہہ کر آٹا نکالنے لگ گئی

کیا مطلب؟کیا ابھی تک قورمہ نہیں بنا؟فرحام نے سنجیدگی سے پوچھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں بنا اب جلدی سے یہ دونوں کام کرو اور تب تک میں آٹا گوندھ لوں...!!زریشہ نے کہتے ساتھ آٹے میں پانی ڈالا اور آٹا گوندھنے لگ گئی

آپی یہ سب کام تو لڑکیوں والے ہیں..!!فہام نے منہ بنا کر کہا

تو یہ کہاں لکھا ہے کہ یہ کام لڑکے نہیں کر سکتے..!!زریشہ نے ہاتھ روک کر ان دونوں کو گھورا

مجھے ٹیسٹ یاد کرنا ہے آپ دانی کو بولیں یا امی کو کہیں...!!فرحام نے ماں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور شبانہ کاظمی نے بیٹے کی بات سنتے ہی کچن سے باہر کا رخ کیا

بعد میں کرنا ٹیسٹ یاد....!!اگر یہ کام نہیں کرو گے تو فریج میں دال پڑی ہے وہی نکال کر کھانا...!!زریشہ نے اچھی خاصی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دھمکی لگائی تو فرحام تو چپ چاپ پیاز اور چھری پکڑ کر بیٹھ گیا

آپی دانی---!!فہام نے پھر سے منہ کھولا مگر زریشہ نے فوراً اس کی بات کاٹ دی

اس نے برتن دھونے ہیں اگر تم برتن دھو دو تو وہ تمہارے حصے کا کام کر لے گی..!!زریشہ نے مصروف انداز میں کہا

اگر یہی فرمائش فیضی نے کی ہوتی تو آپی نے اس سے کوئی کام نہیں کروانا تھا سارا کام خود کر لینا تھا اور جھٹ پٹ قورمہ بنا کر لاڈ صاحب کے سامنے رکھ بھی دینا تھا!!گوشت کو لے کر فرش بیٹھتے ہوئے فہام نے منہ بسورا تو زریشہ ہنس دی

کیونکہ وہ بالکل سو فیصد سچ کہہ رہا تھا اگر واقعی ہی یہی فرمائش ٹیڈی بیئر نے کی ہوتی تو اسنے سب کام چھوڑ چھاڑ کر سب سے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پہلے ٹیڈی بیئر کی فرمائش پوری کرنی تھی اور فرزام سے وہ کوئی گھر کا چھوٹا سا کام بھی نہیں کرواتی تھی جس کا گلہ ہمیشہ فرحام ----اور فہام کے ساتھ ساتھ دانیہ کو بھی رہتا تھا

اچھا جاؤ تم دونوں.....!!میں کر لوں گی یہ دونوں کام..!!فہام کے شکوے پر زریشہ نے کہا تو ان دونوں نے وہی کام چھوڑ دیا

ہائے آئی لو یو آپی یو آر سو سوئیٹ...!!فہام اور فرحام نے ایک ساتھ خوشی میں زریشہ کے گلے میں بازو ڈالے تو زریشہ نے جھٹکے سے آٹے والے ہاتھوں سے ہی ان دونوں کو خود سے دور کیا

کیونکہ فرزام ابھی گھر تھا اور اگر وہ یہ منظر دیکھ لیتا تو اچھا خاصا غصہ کرتا اور زریشہ سے ناراض بھی ہو جاتا جو کہ زریشہ کبھی مر کر بھی چاہ نہیں سکتی تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دور رہو اور جاؤ یہاں سے اس سے پہلے کے میرا ارادہ بدلے...!!

زریشہ آٹا چھوڑ کر اٹھ کھڑی ہوئی کیونکہ کوئی پتہ نہیں تھا کہ وہ دونوں پھر اس سے چمٹ جاتے

زریشہ کی بات سن کر وہ دونوں فوراً کچن سے باہر بھاگ گئے

##

فیضی فیضی ٹیڈی بیئر..!!دانیہ نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا

جاؤ یہاں سے...!!بیڈ پر بیٹھ کر سر ہاتھوں پر گرائے وہ غصے سے بولا تو دانیہ لمحے کو خوف زدہ ہو گئی

پلیز سوری تمہیں برا لگا ہو تو..!!وہ گھٹنوں کے بل فرزام کے سامنے آ بیٹھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں مجھے بہت اچھا لگا ہے اب جاؤ..!!اسنے خونخوار نظروں سے سر اٹھا کر دانیہ کو دیکھا

فیضی آئندہ نہیں آؤں گی انکے ساتھ..!!دانیہ کی آواز بھیگ گئی

آجانا تم میری پابند تھوڑی ہو..!!فرزام کا لہجہ انتہائی تلخ تھا

نہیں آؤں گی..!!دانیہ نے کہہ کر فرزام کا ہاتھ تھامنا چاہا

دانی جاؤ یہاں سے میرا دماغ پہلے ہی گرم ہے کہیں تمہیں ناں سنادوں کچھ..!!دانیہ کا ہاتھ جھٹک کر اسنے غصے سے دانت پیسے

سوری لاسٹ ٹائم معاف کر دو آئندہ جو تم کہو گے وہی کروں گی پلیز ناراض مت ہو...!!دانیہ نے باقاعدہ ہاتھ جوڑ دیئے اور دو آنسو ضبط کہ باوجود بھی اسکے بہہ نکلے فرزام کی ناراضگی سے اسکا دل بیٹھا جا رہا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کبھی ناراض مت ہونا

گلے چاہے بہت کرنا

رلانا اور بہت رونا

سنو....

ناراض مت ہونا

کبھی ایسا جو ہو جائے

کہ تیری یاد سے غافل

کسی لمحے جو ہو جاؤں

بنا دیکھے تیری صورت

کسی شب میں جو سو جاؤں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تو سپنوں میں چلے آنا

مجھے احساس دلا جانا

.... سنو

ناراض مت ہونا

کبھی ایسا جو ہو جائے

جنھیں کہنا ضروری ہو

وہ مجھ سے لفظ کھو جائیں

انا کو بیچ مت لانا

میری آواز بن جانا

..... بس

..... کبھی ناراض مت ہونا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پکا...!!دانیہ کے آنسو فرزام نے اپنی ہتھیلیوں پر چن لیے لمحے میں سارا غصہ دانیہ کی بہتی آنکھوں کے ساتھ بہہ نکلا تھا دل کی دھڑکن یکدم بدلی تھی دانیہ کی اتنی محبت کبھی کبھی اسے مغرور بنا دیتی تھی---

ہاں پکا اب کر دو معاف پلیز..!!دانیہ بھرائی آواز میں بولی

ہوں ہاتھ آگے کرو..!!فرزام نے سنجیدگی سے کہا جس پر دانیہ کچھ حیران ہوئی مگر پھر ہاتھ فوراً آگے کر دیا

جس پر فرزام نے اسکے ہاتھ میں بریسلٹ دراز سے نکال کر پہنا دیا

واؤ کتنا پیارا ہے یہ!!کب لیا..؟وہ اپنے ہاتھ میں جگمگ کرتے بریسلٹ کو دیکھ کر خوشی سے بولی جس پر فرزام مسکرا دیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پیارا ہے ناں..؟فرزام نے برسلٹ کے *ڈی* پر انگلی پھیرتے ہوئے پوچھا

ہاں بہت پیارا..!! بھیگی آنکھوں میں چمک آ گئی فرزام کا جھٹ پٹ مان جانا اسے بہت اچھا لگتا تھا اور اسکا دیا ہر گفٹ دانیہ کی زندگی میں خاص اہمیت رکھتا تھا

یہ ہمارے کمنگ سون نکاح کی خوشی میں ہے..!!فرزام نے محبت سے اسکے گالوں کو چھوا تو وہ کسی پھول کی طرح کھل اٹھی

بہت اچھا ہے تھینک یو سو مچ ٹیڈی بیئر..!!دانیہ نے دل سے تعریف کی اور اٹھ کھڑی ہوئی

ایسا پیاری لڑکی کو بھی لے کر دیا ہے..!!دانیہ کمرے سے باہر جانے لگی تو فرزام نے کہا جس پر وہ رک گئی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا تو کیا انکا بھی یہی لکھا ہے * ایف لوڈی * ہے..؟ دانیہ دروازے سے مسڑ آئی

نہیں * ایف لوزیڈ * لکھا ہے....!! فرزام نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

اچھا پھر ٹھیک ہے میں دیکھ کر آتی ہوں..!! دانیہ کہہ کر کمرے سے نکل گئی اور فرزام کپڑے لے کر واشروم چلا گیا

##

امی حسن اور محسن کے بھی سوٹ آپ ہی بنوا دیں ناں..!! معصومہ نے چائے کا کپ رخسانہ ریاض کو تھماتے ہوئے کہا

کچھ اپنے گھر سے بھی کر لو تیرا بھی بھائی ہے..!! رخسانہ ریاض نے آنکھیں دکھائیں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

امی آپ جانتی تو ہیں فرمان کتنا کماتا ہے..!!معصومہ نے منہ بنا کر کہا

ہاں سب جانتی ہوں اپنے گھر سے روپیہ خرچ کرتے ہوئے موت پڑتی ہے تمہیں..!!رخسانہ ریاض نے برہمی سے کہا اور چائے کا گھونٹ بھرا

یہ تھا بھی سچ معصومہ کے گھر کا سارا خرچہ موسیٰ ہی اٹھاتا تھا----

امی آپ تو ابھی سے بہو کے ساتھ ہو گئیں..!!معصومہ بھی ماں کو مٹھی میں کرنا اچھے سے جانتی تھی اس لیے فوراً بات کا رخ دوسری جانب موڑا دیا

اس کا نام لے کر میرے زخم نہ کریدا کر..!!رخسانہ ریاض نے غصے سے ٹوکا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

امی اب تو برداشت کرنا سیکھ لو آخر کو اب اس کی سربراہی میں جانے لگی ہوں..!!معصومہ نے مزید آگ لگائی

سربراہی....؟چار دن-----چار دن میں اسے خون کے آنسو نہ رولایا ناں تو میرا نام بدل دینا..!!رخسانہ ریاض نے منہ پر ہاتھ پھیر کر چیلنجنگ انداز میں کہا

زریشہ کے ذکر پر اسکا خون ہمیشہ کی طرح پھر سے کھول اٹھا ----تھا

اچھا تو آپ کا نام کیا رکھوں...؟معصومہ نے بھرپور معصومیت سے پوچھا

اٹھ جا کمبخت نکل یہاں سے..... تم بہن بھائی ہو ہی ماں کے دشمن...!!رخسانہ ریاض غصے سے سرخ ہی ہو گئی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا چھوڑیں امی...!!ویسے موسیٰ کی وہ جو سالی ہے ناں کیا نام ہے اسکا ہاں دانیہ اسکا بھی نکاح ہے.....!!معصومہ نے ماں کے غصے کو دیکھ کر جلدی سے انکشاف کیا

ہیں---کب؟کس کے ساتھ..؟رخسانہ ریاض نے جلدی سے چائے کا کپ ہونٹوں سے ہٹا کر پوچھا

ارے وہی جو ہر وقت تمہاری بہو کے ساتھ چپکا رہتا ہے فرزام عرف فیضی اسی کے ساتھ.....بچن کی منگیتر ہے ناں اسکی.....!!

جس دن ہم برات لے کر جائیں گے اسی دن ہے نکاح ان دونوں کا..!!

معصومہ نے تفصیل بتائی

اچھا------منگنی تو مجھے اسکی یاد ہی نہیں تھی..!!کیسے لوگ ہیں ہمیں بتانا ضروری نہیں سمجھا....!!ہمارے پلے زبردستی اپنی لڑکی باندھ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دی اور اب پوچھتے بھی نہیں ہیں.....!!رخسانہ ریاض نے ماتھے پر بل ڈالے

صحیح کہتی ہو امی---زریشہ کا باپ تو اس کی ماں کو طلاق دے کر رخصت ہو گیا کبھی مڑ کر بھی نہیں دیکھا بیٹی کو----ضرور اسکی ماں کی حرکتیں ٹھیک نہیں ہوں گی تب ہی طلاق دے دی ہو گی...!!معصومہ نے حقارت سے سرد آہ خارج کرتے ہوئے کہا

وہی تو جب لوگ پوچھیں گے کہ زریشہ کی ماں کو طلاق کیوں ہوئی تو کیسے لوگوں کا منہ بند کروں گی...!!کیا جواب دوں گی کہ کیوں وہ ماں بیٹی عبدالقدوس کے گھر پڑی ہوئی ہیں..!!معصومہ کی بات رخسانہ ریاض کو گہری سوچ میں لے گئی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

امی اگر زریشہ کی بجائے دانیہ سے موسیٰ کی شادی ہو جائے تو..؟

معصومہ نے پر سوچ انداز میں کہا تو رخسانہ ریاض نے

حیرت سے اسے دیکھا

پھر تو اچھا ہے لڑکی بھی چھوٹی عمر کی ہے...!!دوسرا موسیٰ کی

محبت بھی نہیں ہے!!تیسرا اچھا باپ کا سایہ بھی ہے

باپ کے گھر میں رہتی ہے اس زریشہ کملو ہی کی طرح

نہیں جو سالوں سے ماں کے ساتھ اپنے ماموں کے سروں پر سوار

ہے------دانیہ کو تو آسانی سے میں اپنی انگلیوں پر نچا سکتی

ہوں ہمیشہ دب کر رہے گی.....مگر ایسا ہو جو نہیں سکتا اب...!!

رخسانہ ریاض نے نخوت سے کہہ آخر میں افسوس سے

ہنکارا بھرا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارے ہونے کو تو بہت کچھ ہو جاتا ہے امی بس زرا سی محنت کرنی پڑتی ہے..!!اور مجھے لگتا ہے کہ آپ محنت کر لیں گی!!معصومہ نے معنی خیز لہجے میں کہا

##

موسیٰ نے گھر آتے ہی زریشہ کو فون کیا مگر اسکا فون مسلسل بند جا رہا تھا

پھر شام ہونے سے پہلے ہی وہ زریشہ کو شاپنگ پر لے جانے کے ارادے سے کمرے سے باہر نکلا

ارے موسیٰ کہاں جا رہے ہو؟ کھانا تو کھاتے جاؤ..!!رخسانہ ریاض نے موسیٰ کو پھر سے باہر کی راہ لیتے دیکھ کر پوچھا

نہیں میں مصطفیٰ چاچو کے گھر جا رہا ہوں.... شاید وہی سے کھا لوں..!!موسیٰ نے بغیر ماں کی طرف دیکھے کہا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

----اور رخسانہ ریاض تو بیٹے کی بات سن کر کلس کر رہ گئی

اچھا----بیٹا اک بات تو بتاؤ تمہیں دانیہ کیسی لڑکی لگتی ہے؟

اس نے بیٹے کی طرف دیکھ کر سوال کیا جس کی بات سے موسیٰ نے حیران نظروں سے ماں کو دیکھا

اچھی لڑکی ہے، بالکل میری چھوٹی بہن جیسی ہے!! پر یہ پوچھنے کا مقصد کیا تھا....؟ موسیٰ کو اچھنبا ہوا

ارے وہی اسکا نکاح ہے ناں تو اسی لیے پوچھا!! اتنی جلدی نکاح جو کر رہے ہیں بچی ابھی پڑھ رہی ہے تو اتنی جلدی----!! ہڑبڑا کر رخسانہ ریاض نے بات سمبھالنے لگ گئی اب وہ پوری طرح سے بیٹی کے مشورے پر ---عمل کر رہی تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

امی آپ بھی پتہ نہیں کیا کیا سوچ لیتی ہیں فیضی اور اسکی بچن سے منگنی تھی بس اسی لیے کر رہے ہیں نکاح..!!ماں کی بات کاٹ کر وہ سرد سے لہجے میں بولا

اچھا تم جاؤ اور زریشہ کو میری طرف سے پوچھنا اور اسے اپنے ساتھ لے جانا شادی کا جوڑا لینے کے لیے..!!رخسانہ ریاض نے بمشکل مسکراتے ہوئے کہا

موسیٰ کو تو اپنے کانوں پر یقین ہی نہ آیا کہ اسکی ماں زریشہ کے بارے میں ایسا بول رہی ہے مگر پھر بغیر کچھ بولے وہ گھر سے باہر نکل گیا----

اور رخسانہ ریاض کے چہرے سے مسکراہٹ سمٹتی چلی گئی ہاتھ میں پکڑا شیشے کا جگ اسنے غصے سے فرش پر دے مارا اور آنکھ جھپکنے کی دیر میں وہ ٹکڑے ٹکڑے بھی ہو گیا----

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

##

وقت آہستہ آہستہ گزرتا جا رہا تھا دیکھتے ہی دیکھتے شادی میں بس ایک ہفتہ باقی رہ گیا تھا عبدالقدوس کاظمی کے گھر شادی کی تیاریاں جاری تھیں

جبکہ ریاض کاظمی کے گھر دولہن بدلنے کی بھرپور منصوبہ بندی جاری تھی

فرزام کا رویہ آہستہ آہستہ مزید بگڑتا جا رہا تھا جس سے سب گھر والے کافی پریشان تھے سب اسے سمجھانے کی کوشش کر رہے تھے مگر وہ تو جیسے کچھ سمجھنے کو تیار ہی نہیں تھا----اس دن بھی موسیٰ زریشہ کو شاپنگ پر لے جانے کے لیے آیا تو فرزام نے زریشہ کو جانے سے انکار کرنے کا کہا اور اسنے بھی فرزام کی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ناراضگی کا سوچ کر انکار کر دیا اور پھر بعد میں موسیٰ سے فون پر اپنے ----اس عمل کی معذرت بھی کر لی

فیمی....!!ادھر آؤ..!!وہ جو دبے قدموں سیڑھیوں کی طرف بڑھ رہا تھا باپ کی دمدار آواز پر رک گیا

چونکہ جمعہ تھا دوکان اس دن بند ہوتی تھی اس لیے مصطفیٰ کاظمی اور مرتضیٰ کاظمی دونوں گھر پر ہی موجود تھے اس لیے سب کا خون آج پورا --دن خشک رہنے والا تھا اور سب کی زبان منہ کے اندر رہنے والی تھی --

ج ج جی ابو..!!باپ کے سامنے ادب سے سر جھکا فہام ڈرتے ڈرتے بولا

فیضی کو بلا کر لاؤ..!!آنکھوں پر چشمہ درست کر کے ایک نظر بیٹے کو دیکھ کر مصطفیٰ کاظمی نے حکم جاری کیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھ۔۔۔!!فہام آدھا لفظ بول کر ہی وہاں سے نکلنے کو تھا

اور تم، دانی اور فری تینوں کتابیں لے کر آؤ اور یہاں بیٹھ کر پڑھو...!!

مصطفیٰ کاظمی نے بیٹے کو آنکھوں سے اوجھل ہوتے دیکھ کر کہا اور فہام کے ساتھ ساتھ فرحام اور دانیہ کے بھی سن کر طوطے اڑ گئے

تایا جی ہم اوپر بیٹھ کر پڑھ لیتے ہیں..!! کچن سے نکل کر دانیہ نے سر جھکا کر مؤدب انداز میں کہا

چپ چاپ دو منٹ کے اندر کتابیں لے کر یہاں آؤ..!! مصطفیٰ کاظمی پھر سخت لہجے میں بولا اور دانیہ اور فہام وہاں سے بھاگ نکلے جبکہ مرتضیٰ کاظمی نے بھی اپنے ہاتھ میں رجسٹر تھام کر ضروری سامان کی فہرست تیار کرنی شروع کر دی

جی ابو آپ نے بلایا...!! کچھ دیر بعد فرزام بھی ہال میں اپنے والد کے سامنے موجود تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جبکہ دانیہ، فہام اور فرحام تینوں ہی کتابیں پکڑے کالین پر بیٹھے جھول جھول کر نجانے کیا پڑھ رہے تھے شاید آل تو جلال تو کا ورد کر رہے تھے

بیٹھو..!!ایک نظر نیوی بلیو سوٹ میں ملبوس اپنے بیٹے کو دیکھ کر مصطفیٰ کاظمی نے کہا تو فرزام کرسی کھینچ کر اس پر ہو بیٹھا

یہ تم نے کیا تماشہ لگا رکھا ہے..؟مصطفیٰ کاظمی اب پوری طرح سے بیٹے کی جانب متوجہ تھا

----گھر کی تینوں عورتوں کے ساتھ زریشہ بھی کچن میں لگی تھی

-

ک ک کیا ابو جی...؟باپ کے سامنے وہ بھی گھبرا گیا جس پر دانیہ اور مرتضیٰ کاظمی نے بمشکل اپنا قہقہہ روکا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ جو ہر دوسرے دن کسی ناں کسی بات پر جھگڑتے ہو وجہ بتا سکتے ہو...؟ مصطفیٰ کاظمی کا لہجہ حد سے زیادہ سنجیدہ تھا

ایسا کچھ نہیں ہے...!! باپ کے اس طرح سے باز پرس کرنے پر فرزام کو فت کا شکار ہوا

ایسا ہی ہے میں دوکان پے ہوتا ہوں تو کیا تم مجھے گھر سے بے خبر سمجھتے ہو!! نہیں مجھے تمہاری حرکتوں کا بھی اچھے سے علم ہے...!! مصطفیٰ کاظمی کے لہجے کی سختی فرزام کا حلق خشک کر گئی

وہ تو ہونا ہی ہے ڈان کی دو نہیں چار آنکھیں ہیں دو تو یہ اپنے ساتھ دوکان پر لے جاتے اور دو گھر چھوڑ جاتے ہیں...!! فرزام نے منہ بناتے ہوئے صرف سوچا ہی کیونکہ باپ کے سامنے اگر وہ یہ سب بولتا تو وہ اسے وہی الٹا لٹکا دیتے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بولو...!!بیٹے کو چپ دیکھ کر مصطفیٰ کاظمی نے پھر پتھریلے لہجے میں کہا

کیا بولوں..؟فرزام گڑبڑا کر بولا

دو کا پہاڑا ہی سنا دو..!!مرتضیٰ کاظمی سے بھی چپ نہ رہا گیا

تم چپ کرو چھوٹے...!!اور تم سب کو کتابیں دیکھنے کے لیے یہاں نہیں بٹھایا انکو پڑھنا بھی ہے...!!مصطفیٰ کاظمی نے بھائی اور وہ جو تینوں کتابیں گود میں رکھے اب فرزام کی کھچائی دیکھنے میں مگن تھے ان سب کو ایک ساتھ ہی آنکھیں دکھائیں

ارے ٹیڈی بیئر تم یہاں بیٹھے ہو جاؤ جو دوپٹے رنگائی کے لیے دیئے تھے وہ لے آؤ اور درزی سے سوٹ بھی پکڑ لانا...!!ٹیڈی بیئر کو مصیبت میں دیکھ کر زریشہ فوراً میدان میں آئی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارے میرا بچہ ابھی اس کی کلاس لگ رہی ہے..!!زریشہ کی طرف دیکھ کر مصطفیٰ کاظمی نے مسکراتے ہوئے کہا

آپ میرے ٹیڈی بیئر کو کچھ نہ کہیں...!!اور آپ کے لیے چائے میں ابھی لے کر آتی ہوں..!!زریشہ نے مصطفیٰ کاظمی کے پاس بیٹھ کر محبت سے اسکا ہاتھ تھاما اور اس کا غصہ جو ابھی فرزام پر اترنے والا تھا وہ لمحے میں غائب ہو گیا

تمہیں کیسے پتا چل جاتا ہے...؟چائے کے شوقین مصطفیٰ کاظمی کو حیرت ہوئی کیونکہ وہ ابھی چائے کا کہنے ہی والا تھا

بس دیکھ لیں...!!زریشہ نے ماموں کے ہاتھ کو محبت سے چومتے ہوئے کہا اور مصطفیٰ کاظمی تو نہال ہی ہو گیا

ہاہاہا اچھا جاؤ فیضی اور جاتے ہوئے وہ جو کارڈ بانٹنے والے رہ گئے ہیں وہ بھی دے آنا...!!اور تم دونوں نکموں اٹھو اور اعجاز اور فراز (ریاض کاظمی کے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بھائی) کے گھر کارڈ دے آؤ...!! مصطفیٰ کاظمی نے ایک نیا حکم ان تینوں کے لیے صادر کیا اور وہ تینوں ہی سر اثبات میں ہلاتے وہاں سے نکل گئے

اعجاز کاظمی اور فراز کاظمی کا گھر عبدالقدوس کاظمی کے گھر سے زیادہ دور نہیں تھا صرف پندرہ منٹ کا فاصلہ تھا مگر جب بھی فرحام اور فہام وہاں جاتے رات ہونے سے پہلے واپس نہیں لوٹتے تھے جبکہ فرزام کو تو وہاں جانا سخت برا لگتا -----تھا

کچھ دیر بعد موسیٰ آیا اور اس نے شکر کیا کہ گھر فرزام موجود نہیں ہے اس لیے موقع اچھا سمجھ کر اسنے مصطفیٰ کاظمی سے زریشہ کو اپنے ساتھ لے جانے کی اجازت مانگی جس پر مصطفیٰ کاظمی نے اسے فوراً اجازت دے دی اور موسیٰ آخر کار زریشہ کو اپنے ساتھ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لے گیا جبکہ وہ فرزام کی وجہ سے جانا نہیں چاہتی تھی مگر

---اسکی موسیٰ نے ایک نہ چلنے دی

جبکہ کچھ دیر بعد مصطفیٰ کاظمی کو کیٹرنگ والوں کا فون آیا اور وہ بھی گھر

سے چلا گیا مگر اپنے ساتھ مرتضیٰ کاظمی کو لے جانا نہیں بھولا

موسیٰ کے ساتھ یوں اکیلے جانا زریشہ کو کافی عجیب لگ رہا تھا

پورے راستے جاتے ہوئے وہ چپ ہی رہی جبکہ موسیٰ ہلکی پھلکی باتیں

سارے راستے کرتا رہا---زریشہ نے شادی کا جوڑا موسیٰ کی پسند سے

لیا

اور آتے ہوئے بھی وہ خاموش اور کچھ گھبرائی گھبرائی سی رہی کیونکہ وہ

مصطفیٰ کاظمی، مرتضیٰ کاظمی اور فرزام کے علاوہ کسی مرد کے

----ساتھ پہلی بار گھر سے باہر نکلی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

##

گھر آتے ہی جو خبر اسے ملی تھی وہ اس کے وجود میں دوڑتے خون کے ایک ایک قطرے تک کو جلا گئی تھی

کیوں جانے دیا آپ نے آپی کو موسیٰ کے ساتھ بتائیں..!!وہ یکدم غصے سے دھاڑا تو گھر میں موجود سارے افراد لمحے کو دہل گئے

وہ ہونے والا شوہر ہے زری کا اس کے ساتھ شادی ہے زری کی ایک ہفتے بعد بھول گئے ہو تو یاد کر لو...!!رضوانہ کاظمی نے اسکا رخ اپنی جانب موڑ کر غصے سے دانت پیسے

یاد ہے-----اچھے سے یاد ہے مجھے، مگر آپ شاید یہ بات بھول رہے ہیں کہ شادی ایک ہفتے بعد ہے ابھی شادی ہوئی نہیں ہے...!!ماں کے ہاتھ سے اسنے ایک ہی جھٹکے میں اپنا بازو آزاد کروا لیا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تو کیا ہوا...؟شائستہ کاظمی بھی اسکے رویے سے خوفزدہ ہو گئی تھی

وہ غیر محرم ہے آپی کو اسکے ساتھ کیسے بھیج دیا آپ لوگوں نے اور وہ بھی کیسے چلی گئی بنا مجھ سے پوچھے...!!وہ حلق کے بل چلایا اور ساتھ ہی ہال میں پڑی کرسی کو ٹھوکر مار کر غصے سے دور پھینک دیا

تمہارا ابھی دانی سے ایک ہفتے بعد نکاح ہے تم بھی نامحرم ہو اس کے لیے تو تم کیسے چلے جاتے ہو اس کے ساتھ اور زری تمہاری کوئی پابند نہیں ہے جو تمہارے پوچھے بغیر کہیں آجا نہیں سکتی...!!شبانہ کاظمی بھی فرزام کے سامنے کھڑی ہو کر غصے سے بولی

تو نہ بھیجا کریں آپ اپنی بیٹی کو میرے ساتھ..!!اور زری آپی میری پابند نہیں ہے تو میں بھی کسی کا پابند نہیں ہوں آج کہ بعد میں بھی وہی کروں گا جو دل چاہے گا میرا، پھر کوئی مجھے کچھ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سنہ بولے..!!شبانہ کاظمی کے ساتھ ساتھ باقی سب پر ایک قہر آلود نگاہ ڈال کر وہ غصے سے بولا اسکی آنکھیں غصے سے سرخ ہو رہی تھیں اس کا دل چاہ رہا تھا موسیٰ ریاض کا ابھی جا کر قتل کر دے----

فیضی کیا ہوا...؟ہاتھ میں پکڑا شاپنگ بیگ صوفے پر پھینک کر وہ فرزام کی جانب بڑھی

گھر کے باہر سے ہی موسیٰ واپس چلا گیا تھا اور گھر کے اندر قدم رکھتے ساتھ وہ فرزام کی آواز سن چکی تھی

آپ موسیٰ بھائی کے ساتھ گئی تھی ناں..؟وہ جو ابھی صوفے پر بیٹھا تھا زریشہ کی بات سن کر پھر اسکے سامنے کھڑا ہو گیا

ہاں بڑے ماموں نے کہا تھا تو...!!زریشہ فرزام کی آگ برساتی آنکھوں سے گھبرا گئی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

منع کیا تھا ناں!!ایک چھوٹی سی خواہش کی تھی کہ مت جایئے گا اس کے ساتھ پھر بھی...!!فرزام کی غیض و غضب سے بھری آواز سب کو ہی اپنی جگہ ساکت کر گئی

وہ ماموں کہ کہنے پر چلی گئی...!!فرزام کی کاٹ دار نگاہیں اور اکھڑا لہجہ زریشہ کے بولنے کی طاقت ختم کرنے لگا تھا وہ جانتی تھی فرزام غصہ کرے گا مگر اتنا یہ شاید اس کے وہم و گماں ----میں بھی نہ تھا

کیا ماموں ماموں ہاں----کل کو وہ آپ سے کنویں میں چھلانگ لگانے کا کہیں گے تو کیا آپ لگا دیں گی...!!فرزام زریشہ کی بات سے مزید آگ بگولہ ہو گیا ایک جھٹکے میں اسنے زریشہ کا بازو تھاما تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فیضی تم گھر نہیں تھے تو---!! کئی ثانیے فرزام کو بے یقینی سے دیکھنے کے بعد وہ بولنے ہی لگی اور ساتھ ہی اپنا بازو چھڑوانا چاہا جو اب بھی فرزام کی قید میں تھا

رضوانہ کاظمی، شائستہ کاظمی، شبانہ کاظمی، دانیہ کسی میں بھی فرزام کے سامنے بولنے کی ہمت نہیں بچی تھی فرزام کا کاٹدار رویہ سب کو سن کر گیا تھا

کہا تھا ناں مت جایئے گا اسکے ساتھ !! میں مر گیا تھا کیا جو آپ اس کے ساتھ چلی گئی یا جانا ہی نہیں چاہتی تھی آپ میرے ساتھ...!! آج سارے لحاظ و مروت کو بلائے تاک رکھ کر وہ غصے سے پھنکارا وہ اپنا آپا کھونے لگا تھا

اور اس کے الفاظ سن کر زریشہ کے ساتھ ساتھ باقی سب بھی ----- ششدر رہ گئے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

موسیٰ ریاض فرزام کے دل کا ناسور بنتا جا رہا تھا نجانے کیوں وہ شروع سے ہی دانیہ اور زریشہ کو اپنی ملکیت سمجھنے لگا تھا اور اب اسے لگ رہا تھا جیسے اسکی ملکیت اب اسکی نہیں رہی ---بلکہ موسیٰ ریاض کی ہو چکی ہے

فیضی للہ نہ کرے تمہیں کچھ ہو ایسی باتیں کیوں---؟؟؟فرزام کی بات سن کر وہ تڑپ اٹھی تھی ایک ہاتھ سے فرزام کو کچھ بھی ----مزید کہنے سے روکا تھا زریشہ نے

جبکہ دانیہ فرزام کی باتوں سے آنسو پیتی وہاں سے نکل گئی نجانے کیوں آج اسے فرزام کی نظر میں زریشہ ذوالفقار کی ذات کا خود سے بلند نظر آنا کچھ پسند نہ آیا تھا آج پہلی بار اسے کچھ جلن ---محسوس ہوئی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیسی باتیں ہاں بولیں کونسا ہمارے پاس پیسے نہیں تھے جو آپ انکے ساتھ گئی شاپنگ پہ بولیں...!!زریشہ کا ہاتھ منہ سے ہٹا کر وہ پھر اشتعال سے گرجا تو زریشہ سہم سی گئی وہ تو ہمیشہ اس سے تمیز سے بات کرتا تھا اور آج کا اسکا رویہ زریشہ کی برداشت سے باہر تھا

فیضی چھوڑو اسکا بازو...!!اپنی مرضی سے نہیں گئی تھی بھائی صاحب نے کہا تھا تب ہی گئی تھی زری...!! آخر ہمت کر کے شبانہ کاظمی فرزام کی جانب بڑھی تھی

اپنے بھائی صاحب سے کہیے گا مجھے مار ڈالیں اور پھر موسیٰ کے ساتھ تو کیا جس کے ساتھ دل چاہے اسے بھیجتے رہیں...!!زریشہ کا بازو چھوڑ کر وہ لفظوں کے نشتر برساتا تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتا اوپر چھت پر چلا گیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شائستہ کاظمی اپنا سر تھام کر بیٹھ گئی جبکہ رضوانہ کاظمی اور شبانہ کاظمی نے افسوس سے ایک دوسرے کو دیکھا اور دعا کی کہ یہ ہفتہ بخیر و عافیت گزر جائے

زریشہ کا دل فرزام کی باتوں سے ڈوب ڈوب کر ابھرا تھا وہ کبھی اسکے سامنے اتنا اونچا نہیں بولتا تھا نہ ہی اتنا غصہ کرتا تھا کسی پر، مگر آج تو وہ کسی پر ہی نہیں بلکہ زریشہ پر بھی چلایا تھا

##

وہ تیزی سے سیڑھیاں چڑھ رہی تھی--- آج اسکے دل کو ٹیس پہنچی تھی ٹیڈی بیئر کے رویے سے---وہ تو شروع سے ہی نرم مزاج کا تھا موقع محل دیکھ کر بات کرنے والا----دوسروں کی عزت

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کرنے والا، ہنسی مذاق کرنے والا، تو پھر آج کیوں وہ اتنا سب اتنی آسانی سے بول گیا تھا ----

نیلے آسمان پر سیاہ بادل چھائے تھے بالکل ایسے جیسے فرزام کی خوشیوں پر موسیٰ ریاض چھا چکا تھا

ہلکی بوندا باندی سے وہ آہستہ آہستہ بھیگتا جا رہا تھا سرد ہوائیں اس کے جسم سے ٹکرا رہی تھیں

مگر باہر کا ٹھنڈا موسم اسکے اندر کے موسم کو ٹھنڈا نہیں کر پا رہا تھا

ایسا نہیں تھا کہ فرزام نے خود کو سمجھایا نہیں تھا بہت بار سمجھایا تھا دل کو ڈانٹ کر ڈپٹ کر غصے سے مگر دل نہ مانا، ہر پہلو سے سوچا مگر کوئی دلیل کام ہی نہ آ رہی تھی، انیس سال

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کے اس ساتھ کے چھوٹ جانے کا سوچ سوچ کر اسکی ذات بوجھل سے بوجھل تر ہوتی جا رہی تھی

زریشہ اور موسیٰ کے چند گھنٹوں کے ساتھ نے اس کی روح کے پرخچے اڑا دیئے تھے تو اگلی پوری زندگی زریشہ کو اسی کے ساتھ تو رہنا تھا یہ ------بات اسے کھائے جا رہی تھی

میری محبت تو انیس سال کی ہے اور موسیٰ کی تین سال کی----تو" کیا موسیٰ کی تین سالہ محبت میری انیس سال کی محبت پر بازی لے گئی ہے؟ کیا موسیٰ کی محبت میری محبت پر حاوی ہو گئی ہے؟ کیا موسیٰ کی محبت زیادہ اہمیت کی حامل ہے جو انہوں نے مجھے چھوڑ کر انکے پاس جانے کا فیصلہ کر لیا....!!" اسکی سوچیں بھٹکنے لگی تھیں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فیضی..!!وہ سوچوں میں غرق تھا جب کان میں آواز پڑی وہ

جانتا تھا وہی آئے گی

----وہ کچھ نہیں بولا چپ رہا مگر اس پکار پر دل کی دھڑکن بگڑ گئی تھی

فیضی..!!پاس آکر زریشہ نے پھر پکارا اور پھر آسمان کی

جانب نگاہ اٹھائی جہاں سیاہ بادلوں کا راج تھا

پھر فرزام کا بازو تھام کر زریشہ نے اسکا رخ اپنی جانب موڑا

----تھا

پھر کچھ لمحے یوں ہی گزر گئے اندھیرے میں وہ اسکا چہرہ دیکھنے کی

----کوشش کر رہی تھی

وہ پچھلے تین گھنٹوں سے چھت پر تھا شام سے رات ہو چکی تھی ہواؤں

میں بارش کے قطرے بھی کب سے شامل ہو کر اسے بہلا

رہے تھے مگر اس کے لیے تو جیسے سب کچھ بے معنی تھا----

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرحام، فہام، مصطفیٰ کاظمی اور مرتضیٰ کاظمی سب گھر لوٹ چکے تھے سب کو فرزام کے رویے کی خبر بھی مل چکی تھی، مصطفیٰ کاظمی نے ہی سب کو منع کیا تھا کہ فرزام کے پیچھے کوئی نہ جائے تاکہ اسکی عقل خود ہی ٹھکانے آجائے---مگر زریشہ آخر کار اب خود ہی تین گھنٹے بعد اسے منانے آئی تھی آج وہ خود بھی بہت اداس ہوئی تھی ٹیڈی بیئر کے رویے پر---اس لیے وہ بھی اسکا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی مگر اس دل کا کیا کرتی جو ٹیڈی بیئر کے روٹھ جانے پر حلق میں آاٹکا تھا------

فیضی میں اس گھر میں ایک ہفتے کی مہمان ہوں---صرف ایک ہفتہ!!-----پھر میں چلی جاؤں گی...!!جب لڑکیوں کی شادیاں کی جاتی ہیں ناں تو نہیں معلوم ہوتا کہ انکا نصیب کیا ہوگا دکھ ملیں گے یا خوشیاں....چاہنے والے ملیں گے یا دھتکارنے والے...!!

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زخم دینے والے ہوں گے یا زخموں کو بھرنے والے----کچھ لڑکیوں کی ذات شادی کے بعد مضبوط ہوتی جاتی ہے اور کچھ کی ریزہ ریزہ...!!

بدستور فرزام کا بازو تھامے وہ بولتی جا رہی تھی

آسمان کی طرح اسکی آنکھوں سے بھی پانی کے قطرے گر رہے تھے اور صرف اسکی نہیں فرزام کی آنکھوں سے بھی----مگر اندھیرے کی وجہ سے وہ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں ---جھانک نہیں پا رہے تھے

اگر سسرال والے خوشیاں دینے والے محبت کرنے والے ہوں تو لڑکی میکہ بھی بھولنے لگ جاتی ہے اور اگر دکھ دینے والے زخم دینے والے ہوں تو لڑکی کو اسکا میکہ بہت یاد آتا ہے اور پھر میکے میں گزرا اسکا اچھا وقت اسے بہت خوبصورت لگتا ہے، اسکے جینے کا سہارا بن

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جاتا ہے اچھا گزرا وقت اچھی یادیں..!!وہ پھر سے بولی بھیگے موسم بھیگے وجود کے ساتھ اسکا لہجہ بھی بھیگا ہوا تھا

ہوا کے جھونکوں سے اسکے نیلے رنگ کے شفون کے دوپٹے کا پلو اڑ اڑ کر فرزام کے منہ پر جا رہا تھا جسے وہ بار بار ہٹا رہا تھا اور پھر اسنے پلو تھام ہی لیا----اور پھر اسے سینے پر رکھ لیا سکون کی خاطر----

فرزام پھر بھی خاموش رہا وہ بھی خاموش ہو گئی پھر دوبارہ اسنے بولنا شروع کیا---مگر اس بار التجا کی تھی

ٹیڈی بیئر میں بھی نہیں جانتی میری اگلی زندگی کیسی ہو گی میری زندگی خوشیوں سے بھری ہو گی یا پھر میری ماں کی طرح ہو گی یا پھر اس سے بھی بدتر..... مگر میرے آخری دنوں میں مجھے تم اداس مت کرو میرا فخر ہو تم میرے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فخر کو ٹوٹنے مت دو پلیز...!!تمہارا یہ رویہ میری جان لے لے گا یوں میری جان لو مت پلیز...!!فرزام کے ہاتھ کو اپنے دنوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کے درمیان رکھتے ہوئے وہ بہت محبت سے التجا کر رہی تھی

---فرزام نے آنکھیں گیلے بازو سے رگڑ ڈلی تھیں

آپی اب نہیں اداس ہوں گا میں..... آپ کے یہ سات دن بہت خوبصورت ہوں گے وعدہ کرتا ہوں میں!! آپکا ٹیڈی بیئر آپ کا فخر سلامت رکھے گا.....پیاری لڑکی آپ ہمیشہ خوش رہو آپ کی زندگی میں کوئی دکھ نہ آئے---

آمین...!!بس اپنی خوشیوں کے درمیان کبھی کبھی مجھے بھی یاد کر لیا کرنا!! کبھی کبھی ملنے آجایا کرنا آپ..!!فرزام کا لہجہ آخر میں بھاری ہو گیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مگر وہ مسکرا رہا تھا شاید اسے دکھانے کے لیے مگر وہ کہاں دیکھ پا رہی تھی---ہاں پر وہ یہ ضرور جانتی تھی اسکی طرح وہ بھی رو رہا ہے ----مگر وہ چاہتی تھی اسکی اداسی انہی آنسوؤں میں بہہ جائے

!! تیرا سکون سلامت رہے اے میرے ہمدم

!! مگر کبھی تو پوچھ مجھے چین کیسے آتا ہے

چلیں بارش تیز ہو گئی ہے آپ بھیگ چکی ہیں ٹھنڈ لگ جائے گی آپ کو..!!برف ہوتے اسکے ہاتھ کو فرزام نے اپنے ہاتھ میں لے کر قدم چھت سے نیچے بڑھائے وہ بھی چپ چاپ ------اس کے پیچھے چل رہی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

!!اے میرے ہمدم

آو ساری دنیا سے چھپ کر۔۔

کچھ پل ہم چرا لیں، کچھ پل جی لیں

سارے دکھ، غم اور ڈر بھول کر۔۔

چاہتوں کو اپنا لیں،

!!محبتوں کو بانٹ لیں

اور پھر فرزام نے وعدہ بخوبی نبھایا

ناراض ہونا تو دور چہرے پر شکن تک نہ پڑے تھے لہجے میں

----غصہ تو دور سختی تک نہ لاتا تھا وہ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آنکھوں میں ویرانی اور چہرے پر اداس مسکراہٹ کے ساتھ

اس نے ہفتہ گزار دیا

سب کے کام کرتا بازار، درزی، کیٹرنگ سب کچھ اور ساتھ ہی

زریشہ کو ہر روز کہیں نہ کہیں گھمانے لے جاتا تاکہ زیادہ سے زیادہ

اس کے ساتھ وقت گزار سکے اسکے آخری ہفتے کو وہ یادگار بنانا

---چاہتا تھا

پر یوں تھا جیسے وہ اپنے آپ سے ہی لڑ رہا تھا مگر کب تک لڑتا

آخر کو اس کا صبر جواب دے گیا مہندی والے دن وہ پھر

سے اپنے ساتھ لڑائی میں خود کے سامنے ہار گیا

##

عبدالقدوس کاظمی کا چھوٹا سا آشیانہ رنگ برنگی بتیوں

سے جگمگ کر رہا تھا گھر کے اندر گیندے کے پھولوں کی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

خوبصورت سجاوٹ کی گئی تھی ہال کے درمیان میں ایک جھولا رکھا گیا تھا اور اس جھولے کو بھی گیندے کے پھولوں سے انتہائی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا جھولے کے ارد گرد مختلف دریاں بچھائی گئی تھیں جس پر بیٹھ کر کاظمی خاندان کی ساری عورتیں ڈھولک پیٹنے میں مصروف تھیں یہ ساری سجاوٹ فہام اور فرحام نے کی تھی کیونکہ فرزام تو صبح سے کمرے میں قید تھا

ہر طرف خوشیاں چھلک رہیں تھیں سوائے چند لوگوں کے چہروں کے----کاظمی خاندان کی لاڈلی نواسی کی شادی تھی اس لیے ----خوشی میں اداسی کے آثار بھی شامل تھے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

امی میرا کرتا...!!پچھلے آدھے گھنٹے سے فرحام اپنا کرتا ڈھونڈنے کی کوشش کر رہا تھا مگر اب تھک ہار کر وہ شبانہ کاظمی کے پاس مدد طلبی کے لیے آیا تھا

ایک تو نجانے کیا مصیبت ہے تم سب کے ساتھ!!رسم شروع ہونے والی ہے اور تم سب ایسے ہی منہ اٹھائے پھر رہے ہو!!شبانہ کاظمی نے غصے سے منہ بگاڑا

میرے جوتے خالہ، پھوپھو میرے جوتوں کا پتہ ہے؟فہام ننگے پاؤں شائستہ کاظمی اور شبانہ کاظمی کے پاس آکر بولا

اوئے فیمی یہ کرتا فری کا ہے اسے دو!!شائستہ کاظمی نے کالر سے پکڑ کر فہام کو کھینچ لیا جو اپنا کرتا نہ ملنے پر فرحام کا کرتا پہنے گھوم رہا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مجبوراً فہام کو کرتا فرحام کے حوالے کرنا پڑا اور اب وہ جوتوں کے ساتھ ساتھ کرتے سے بھی محروم ہو چکا تھا زریشہ اور دانیہ سے آج کہ دن وہ مدد طلب نہیں کر سکتا تھا اس لیے اب اس کو کسی اور سے مدد لینی تھی اور شائستہ کاظمی نے آخر آنکھیں دکھاتے ہوئے اسکی مدد کر ہی دی

##

دانیہ اور زریشہ دونوں کو کہنیوں تک مہندی لگادی گئی تھی خاندان کی عورتیں اور لڑکیاں وقفے وقفے سے انہیں چھیڑ رہیں تھیں---ابھی زریشہ کی رسم ہونی باقی تھی مگر شائستہ کاظمی کے کہنے پر مہندی ان دونوں کو پہلے لگادی گئی تھی اور دونوں کی ہتھیلیوں پر خوبصورتی سے ان دونوں کے ہونے والے شوہروں کے نام بھی لکھے گئے تھے جسے وہ دونوں دیکھ دیکھ کر نجانے کتنی بار مسکرا چکیں تھیں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فیمی، فری!! فیضی کہاں ہے کب سے پوچھ رہی ہوں سب سے بتاؤ مجھے...؟زریشہ نے اپنے ہاتھوں پر لگی مہندی سے نگاہ ہٹا کر فرحام اور فہام سے پوچھا جو کمرے میں اپنی بہنوں کو دیکھنے آئے تھے

آپ کے جانے کے غم میں بیٹھا کہیں رو رہا ہو گا!!

فرحام نے منہ ٹیڑھا کر کے کہا

کیا پتہ اپنے نکاح کا سوگ منا رہا ہو آخر کو اتنی خطرناک لڑکی پلے پڑ رہی ہے...!!فہام نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی دانیہ کی بندی کو ہاتھ سے چھوا

دفع ہو جاؤ ذلیل انسان...!!میں نے کتنے قتل کیے ہیں جو تم مجھے خطرناک بول رہے ہو؟ دانیہ نے فہام کا ہاتھ جھٹک کر غصے سے دانت پیسے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کل تمہارا نکاح ہے میرے بھائی سے!!کل سے تم میری بھابھی بھی بننے والی ہو اور بجائے دیور سے شرمانے کے تم مجھے دانٹ رہی ہو...!!فہام اسے مزید چڑاتا ہوا بولا تو دانیہ نے اٹھ کر ایک زوردار کہنی اسکی کمر میں دے ماری کیونکہ اس کے ہاتھ مہندی سے سجے تھے

لڑنا بند کرو تم دونوں..!!اور پلیز فیمی فری ایک بار ٹیڈی بیئر کو بلا لاؤ پلیز مجھے اسے دیکھنا ہے بات کرنی ہے اس سے..!!زریشہ نے فہام اور دانیہ کو ڈانٹ کر کہا اور آخر میں ٹیڈی بیئر کے ذکر پر وہ روہانسی ہو گئی

##

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رسم ادا ہونے لگی وہ جھولے کے بالکل ایک طرف کرسی ڈالے بیٹھا مسلسل زریشہ کو تکے جا رہا تھا آنکھیں اسکی نم ہو رہیں تھیں دل ڈوبا جا رہا تھا

مگر وہ پھر بھی ضبط کیے ہوئے تھا اس نے شاید کبھی یہ سوچا نہیں تھا کہ زریشہ یوں بھی اسے ایک دن چھوڑ کر چلی جائے گی

فرحام اور فہام نے کتنی منتیں کی تھیں کہ وہ ایک بار جا کر زریشہ سے مل لے مگر وہ نہیں گیا تھا کیونکہ آج اس میں ہمت نہیں تھی پیاری لڑکی کا سامنا کرنے کی۔۔۔۔مگر پھر مہمانوں کا سوچ کر اور زریشہ کو سجے روپ میں دیکھنے کی خاطر وہ اب ہال میں موجود تھا

زریشہ کے ساتھ جھولے پر دانیہ بھی براجمان تھی سب باری باری جا کر مہندی کی رسم ادا کر رہے تھے فرزام کو سمجھ ہی نہیں لگ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رہی تھی کہ وہ خوش ہو یا دکھی ہو کل دانیہ مرتضیٰ اسکی بچپن کی پسند اسکے نام لکھی جانی تھی اس کا نکاح تھا اس سے جسے وہ بچپن سے چاہتا تھا اور دوسری طرف اسکی زندگی زریشہ ذوالفقار ہمیشہ ہمیشہ کیلئے کسی اور کہ گھر جانے والی تھی کسی اور کہ نام لکھی جانے والی تھی

آؤ فیضی تم بھی زری کو مہندی لگاؤ...!! فرزام کی سوچوں کا ارتکاز شبانہ کاظمی کے کندھا ہلانے پر ٹوٹا

مہمانوں کا لحاظ کر کے بنا کچھ بولے وہ چپ چاپ اٹھ کر جھولے کے پاس آیا

آنکھوں میں آنسو ہچکولے کھا رہے تھے بغیر زریشہ کی جانب نگاہ اٹھائے مہندی ایک انگلی پر لگا کر زریشہ کی ہتھیلی پر رکھے گئے نیم

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کے پتے پر رکھ کر وہ مڑنے کو تھا کہ زریشہ کی آواز نے اسکے قدم جکڑ دیئے---

فیضی کہاں جا رہے ہو؟یہاں آکر بیٹھو ناں...!!زریشہ نے اپنی بھیگی آنکھوں کو ٹشو سے صاف کر کے اپنے ساتھ جگہ بنا کر اسے بیٹھنے کو کہا

فرزام نے مڑ کر دیکھا تو جیسے نگاہیں ٹھہر سی گئیں---پیلے رنگ کی کام دار فراک کے ساتھ آتشی گلابی شرارہ اس پر آشتی گلابی اور پیلے رنگ کے امتزاج کے دوپٹے کے ساتھ ہلکا میک اپ کیے، تازہ پھولوں کا زیور پہنے، زریشہ کوئی آسمان سے اتری پری ہی لگ رہی تھی اوپر سے اسکی بھوری آنکھیں قیامت ڈھا رہیں تھیں---

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پیاری لڑکی کو موسیٰ چھین رہا ہے ہم سے...!! بے اختیار فرزام کے دل سے ہوک اٹھی

پاس بیٹھی دانیہ بھی کم حسین نہیں لگ رہی تھی پیلے رنگ کی فراک کے ساتھ پیلا چوڑی دار پاجامہ پہنے، سبز کام دار دوپٹہ سر پر ٹکائے، ہلکے میک اپ اور ہلکے زیور کے ساتھ وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی مگر شاید فرزام کی نظر آج اس پر پڑنا ہی نہیں چاہتی تھی یا شاید کچھ کھونے کا ڈر ایسا شدید تھا کہ اس کی نظر کہیں اور جا ہی نہیں رہی تھی----

آؤناں کیا سوچ رہے ہو...؟ فرزام کو مبہوت سا دیکھ کر زریشہ نے پھر سے پکارا تو وہ ہڑبڑا کر اسکی جانب آیا اور اسکے ساتھ بیٹھ گیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اب زریشہ کی ایک طرف دانیہ بیٹھی تھی اور دوسری طرف فرزام----جبکہ فرحام اور فہام ان تینوں کی تصاویر بنانے میں مگن تھے

مجھ سے ناراض ہو..؟بات کیوں نہیں کر رہے مجھ سے..؟زریشہ نے فرزام کی لال سرخ آنکھوں کو دیکھتے ہوئے خفگی ظاہر کی تو وہ سر جھکا گیا

وہ اس کی آنکھوں کی سرخی اور آنکھوں کے ہلکوں سے اسکے رونے اور ----نیند کی کمی کا اندازہ بھی بخوبی لگا سکتی تھی

فیضی یار ایسا مت کرو میرا کیا قصور ہے؟کافی دیر کی خاموشی کے بعد پھر سے زریشہ بولی آنکھوں سے انگنت آنسو لمحے میں ٹوٹے تھے فرزام کی اداسی،اس کا اترا چہرہ،اس کی خفگی دیکھ کر زریشہ کا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دل بیٹھنے لگا تھا وہ سب کی اداسی تو برداشت کر سکتی تھی مگر ٹیڈی بیئر کی نہیں

آپی بس میں آپ کے جانے پر دکھی ہوں...!!فرزام کی آواز رندھی ہوئی تھی آنکھوں سے آنسو بے اختیار ہوئے تو وہ تیزی سے وہاں سے نکل گیا

دانیہ اور زریشہ نے اداسی سے ایک دوسرے کی جانب دیکھا

آپی ابھی وہ اداس ہے آپ پریشان نہ ہوں کچھ دنوں تک سمبھل جائے گا...!!دانیہ نے آنسو صاف کر کے زریشہ کو تسلی دی تو وہ خاموشی سے سر جھکا گئی وہاں بیٹھنا زریشہ کے لیے اب مشکل ہونے لگا تھا

دانی زری کو کمرے میں لے جاؤ تھک گئی ہو گی!! تھوڑی دیر تک بھابھی (رخسانہ ریاض) نے رسم کرنے آنا ہے جب تک وہ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں آتی زری آرام کرلے گی...!!رضوانہ کاظمی نے کہا تو دانیہ زریشہ کو شائستہ کاظمی کے کمرے میں لے گئی

##

مہمانوں کے چنگل سے بمشکل آزاد ہو کر وہ کمرے میں آیا اور موبائل آن کر کے بیڈ پر بیٹھا---

بیڈ کے ارد گرد پھولوں کی لڑیاں لٹک رہیں تھیں کمرے کو کل سجانا تھا مگر موسیٰ کے جگری دوستوں نے یہ کام آج ہی کر دیا تھا آرٹیفشل پھولوں کی سجاوٹ ہر دیکھنے والی آنکھ کو بہت بھلی لگ رہی تھی--- کمرے میں نیا فرنیچر بھی بہت خوبصورت لگ رہا تھا زریشہ کے ماموں نے دل کھول کر جہیز دیا تھا جیسے منہ پھاڑ کر مانگا گیا تھا جس کا علم موسیٰ کو بالکل بھی نہیں تھا موسیٰ نے منع بھی کیا تھا کہ اسے جہیز نہیں چاہیے مگر اسکی غیر

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

موجودگی میں ہی سارا سامان آیا تھا اور سارا سامان سیٹ بھی معصومہ اور رخسانہ ریاض نے اسکی غیر موجودگی میں کیا تھا جس پر موسیٰ نے ماں بہن پر غصہ بھی کیا تھا، مگر پھر وہ خاموش ہو گیا کہ کہیں غصے میں وہ دونوں پھر شادی میں رکاوٹ نہ ڈالیں کیونکہ پچھلے بیس پچیس دنوں میں انکا رویہ زریشہ کے لیے بہت نرم پڑا تھا جس سے موسیٰ کافی حد تک پر سکون تھا مگر اصل وجہ تو وہ جانتا ہی نہیں تھا -----

موسیٰ نے موبائل میں واٹس ایپ اوپن کی تو دلنشیں مسکراہٹ اسکے لبوں کو چھو گئی

دانیہ نے زریشہ کو بتائے بغیر کافی ساری زریشہ کی تصاویر بھیجی تھیں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

موسیٰ نے پہلی ہی تصویر کو موبائل کی سکرین پر سجایا تو دائیاں ہاتھ بے اختیار سینے پر گیا تھا دل کی دھڑکن کو لمحے میں پتنگے لگ گئے تھے زریشہ کا ہوشربا حسن اس کے ہوش اڑائے جا رہا تھا اگر وہ اس حلیے میں اس کے مقابل کھڑی ہوتی تو شک تھا وہ محبت کی بجائے اس سے عشق کر بیٹھتا کتنی ہی دیر وہ ایسے ہی تصویر کو تکے گیا

پھر کچھ سوچ کر موسیٰ نے زریشہ کا نمبر ملایا تو اس کا نمبر مسلسل بند جا رہا تھا کچھ دیر کی کوشش کے بعد موسیٰ نے دانیہ کا نمبر نکالا اور اسے کال ملائی اور دوسری جانب سے کال فوراً اٹینڈ کر لی گئی --

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں جی سالی صاحبہ ذرا میری ہونے والی بیگم سے بات تو کروائیے گا!!سلام دعا کے بعد موسیٰ فوراً مطلب کی بات پر آیا جس پر دانیہ مسکرا اٹھی

بالکل بھی نہیں صبح کا انتظار کریں...!!آنکھیں گھما کر اپنے ساتھ بیڈ پر بیٹھی زریشہ کو دیکھ کر دانیہ نے جھٹ سے انکار کر ڈالا جس سے موسیٰ کی ہنسی لمحے میں چھو منتر ہو گئی

یار کیوں ظالم سماج بن رہی ہو کروادو ناں بات...!!موسیٰ نے منت بھرے لہجے میں کہا تو دانیہ کا قہقہہ ہی چھوٹ گیا

نہیں صبر کریں صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے...!!اپنی ہنسی کو بریک لگا کر دانیہ نے کہتے ساتھ قدم کمرے سے باہر بڑھائے تھے جبکہ زریشہ مسکرا دی وہ جانتی تھی کہ کال موسیٰ نے ہی کی ہے

میں کڑوا ہی کھالوں گا تم بس کھلاؤ ابھی کہ ابھی..!!موسیٰ کا منہ بگڑا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اف موسیٰ بھائی ایک دن کا صبر کر لیں کڑوا پھل کھائیں گے تو موڈ ہی خراب ہو گا اور ویسے بھی ابھی زری آپی رونے میں مصروف ہے!! کمرے سے باہر آ کر اپنے دوپٹے کے پلو کو سر پر صحیح سے دوبارہ ٹکاتے ہوئے دانیہ نے کہا اور ساتھ ہی ایک نظر فرحام اور فہام پر ڈالی جو کسی بات پر بحث کر رہے تھے

رونے میں کیوں؟ کیا ہوا اسے سب ٹھیک ہے ناں؟ دیوانہ وار موسیٰ پوچھ بیٹھا اور پھر فوراً زبان دانتوں تلے دبا گیا

توبہ توبہ...!! حد ہے موسیٰ بھائی کیسے بے چین ہوئے جا رہے ہیں آپ.... بھئی لڑکی کی کل رخصتی ہے تو وہ روئے گی ہی ناں...؟ دانیہ نے کمر پر ہاتھ ٹکاتے ہوئے کہا

اس میں رونے کی کیا بات ہے بھلا؟ وہ کونا میلوں دور جا رہی ہے اور ویسے بھی میں اس سے اور وہ مجھ سے محبت کرتی ہے تو

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رونے کا کیا تک بنتا ہے...؟موسیٰ اب اپنی بات پر قائم رہنے کے لیے بول رہا تھا جبکہ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اڑ کر زریشہ کے پاس پہنچ جائے

زریشہ نے براہ راست کبھی موسیٰ یا کسی سے بھی اپنی موسیٰ سے پسندیدگی کا اظہار نہیں کیا تھا مگر پھر بھی موسیٰ کے ساتھ ساتھ فرزام اور دانیہ بھی اس بات سے واقف تھے---

چلو جی...!!بھائی آپ لڑکی نہیں ہو ناں آپ کے لیے کہنا آسان ہے..!!دانیہ منہ بگاڑ کر موسیٰ کو فون پر کہہ رہی تھی جسے وہ بھی پورے انہماک سے سن رہا تھا اور ایسے ہی دانیہ نے اسے اگلے پندرہ منٹ تک یہی بتایا کہ کیوں لڑکیاں روتی ہیں اور آخر میں موسیٰ کی خواہش کو رد کر کے اسنے فون بند کر دیا---

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جس پر موسیٰ نے اسے پہلی بار جی بھر کر کوسا مگر یہ سوچ کر خود کو تسلی بھی دے لی کہ کل اسکی محبت زریشہ ذوالفقار ہمیشہ کے لیے اسکی ہونے والی ہے یہ سوچے سمجھے بغیر کہ کل دیکھی کس نے ہے اور وقت کا کیا بھروسہ ہوتا ہے وہ کسی کے بھی پاؤں تلے سے زمین لمحے میں سرکا سکتا ہے-----

##

ارے ٹیڈی بے---!!اپنے کانوں سے پھولوں کی بالیاں اتارتے ہوئے اسکی نظر کمرے میں داخل ہوتے فرزام پر پڑی تو بالی سے ہاتھ ہٹا کر وہ سیدھی ہو بیٹھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آپ سے اکیلے آخری ملاقات ہے یہ میری...!!زریشہ کی بات کاٹ کر اس نے بیٹھے لہجے میں کہا تو زریشہ کا دل چھلنی ہی ہو گیا

ایسا کیوں بول رہے ہو آخری ملاقات کیوں؟ بیڈ سے اٹھ کر شرارہ سمبھالتی وہ فرزام کے مقابل جا کھڑی ہوئی لہجے میں الگ ہی تکلیف کے آثار تھے

اسکے بعد آپ پرائی جو ہو جاؤ گی...!! آنسوؤں سے بھری آنکھوں سے زریشہ کو دیکھتے ہوئے وہ بولا تو زریشہ کئی لمحے ساکن سی کھڑی اسے دیکھتی رہ گئی

پرائی ہو جاؤں گی مروں گی تو نہیں ناں...!! سسرال جا رہی ہوں قبر میں ن---!!غم سے بولتی ہوئی فرزام کی آنکھوں میں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آنکھیں ڈالے وہ رو بھی پڑی تھی فرزام کا لہجہ اسے تکلیف پہنچا رہا تھا

آپی...!!تڑپ کر فرزام نے زریشہ کے منہ پر ہاتھ رکھا تھا

کیا آپی...؟فیضی حد کرتے ہو تم بھی...!!منہ سے فرزام کا ہاتھ ہٹا کر وہ تاسف سے بولی

آپی میرا مطلب تھا کہ اس کے بعد شاید آپ کا شوہر مطلب موسیٰ بھائی کیا پتہ نہ آنے دے آپ کو..!!سر جھکا کر فرزام بولا تو زریشہ کچھ لمحوں کے لیے خاموش ہو گئی

فرزام کا دل ڈوبنے لگا تھا نجانے کیوں آج واقعی اسے رات بہت سیاہ بہت بھیانک لگ رہی تھی----

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ ایسا نہیں کریں گے اگر کر بھی لیا تو میں لڑ کر آجاؤں گی...!!

زریشہ اداس مسکراہٹ کے ساتھ بولی اور فرزام کے شانے پر سر ٹکا دیا

وہ خود بھی تو اداس تھی اس کا دل بھی توڈوبا جا رہا تھا ایک طرف موسیٰ کے نام ہونے کی خوشی تھی تو دوسری طرف اپنوں کو چھوڑ جانے کا دکھ،، خاص طور پر فرزام سے بچھڑنے کا دکھ اس کے دل کے ٹکڑے کر رہا تھا

آپ بہت پیاری لگ رہی ہو پیاری لڑکی...!!زریشہ کی اداسی کو بھانپتے ہوئے فرزام نے بات بدلی مگر بھیگا لہجہ وہ چاہ کر بھی بدل نہیں پایا تھا

فرزام نے شانے سے سر ٹکائے کھڑی زریشہ کو بازو کے گھیرے میں لیا---

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آہاں اب یاد آیا یا فرصت اب ملی دانی کو دیکھنے سے...!!فرزام سے سرعت سے دور ہوتے ہوئے زریشہ نے اداسی میں بھی مسکرا کر کہا

آپ کے سامنے مجھے کہاں کچھ دکھائی دیتا ہے...!!زریشہ کے ماتھے پر لگی پھول کی بندی کو ہاتھ سے چھوتے ہوئے فرزام کھوئے ہوئے انداز میں بولا تھا

چل جھوٹا..!! کمر پر ہاتھ ٹکاتے ہوئے زریشہ گویا ہوئی

وہ کئی قدم پیچھے ہوا تھا دل کی دھڑکن مانو رک سی گئی تھی آج سے پہلے وہ اتنی خوبصورت اتنی پیاری کبھی نہیں لگی تھی وہ ہمیشہ سادہ سے حلیے میں رہتی تھی مگر آج تو وہ کوئی حور ہی لگی تھی فرزام کو اور وہ حور ہمیشہ کے لیے کسی اور کے آنگن میں اترنے والی تھی یہی بات فرزام کا جگر چاک کیے جا رہی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ ساکت سا کھڑا کئی لمحے بس اسے دیکھے گیا

!! تشنگی بجھتی نہیں تیری دید سے اے میرے ہمدم **

!! میں جزب کرلوں تجھے روح میں آنکھوں کو ہے قسم **

دو آنسو فرزام کی آنکھوں سے ٹوٹے تھے باقی آنسو شاید حلق میں پھنس چکے تھے وہ زریشہ کے سامنے سے ہٹنا چاہتا تھا

یا للہ وقت رک جائے یہ کبھی اس گھر سے نہ جائیں" ہمیشہ یہی رہیں..!!" بے اختیار اسکے دل نے شدت سے دعا مانگی تھی وہ دروازے کی جانب مڑا تو زریشہ نے اسکا بازو تھام لیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ٹیڈی بیئر ---کچھ دیر اور رک جاؤناں...!!زریشہ کی آواز بھرا گئی ایک التجا ہوئی تھی

فرزام کے قدم جکڑے ہی گئے زریشہ کی آواز زنجیر بن کر اسکے قدموں میں پڑ گئی تھی

فرزام مڑ آیا اور بیڈ کے ایک کنارے بیٹھ گیا زریشہ اسکے پاس بیٹھ گئی دونوں کے دلوں میں ایک سرد پن تھا کوئی ---گھاؤ سا تھا جو مسلسل تکلیف دے رہا تھا

پتہ ہے فیضی آج پہلی بار میں اپنے ابو کو بہت یاد کر رہی ہوں انہوں نے ہمیں چھوڑ دیا وہ کہاں ہیں کوئی نہیں جانتا...!!انہیں بیس سال ہو چکے ہیں نہ دیکھے ہوئے..!!مگر آج انہیں میں دیکھنا چاہتی ہوں ان کے سینے سے لگ جانا چاہتی ہوں رونا چاہتی ہوں!! آج مجھے ایک باپ کی کمی شدت سے محسوس ہو رہی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہے..!!زریشہ کی آواز ہچکیوں میں بدل گئی تھی فرزام نے اسے اپنے بازوؤں میں سمیٹ لیا بالکل کسی بھائی، کسی دوست، کسی غمگسار، کسی ہمدم کے جیسے----

آپی وہ اس قابل نہیں ہیں کہ انہیں یاد کیا جائے ہم سب ہیں ناں آپ کے پاس....!! آپ نہ رو---پیاری لڑکی میک اپ خراب ہو جائے گا...!!زریشہ کو خود میں سموئے وہ اسکی کمر سہلا رہا تھا اسکی اپنی آواز ڈگمگا گئی تھی دل اس کی ہچکیوں پر بے چین ہوا تھا مانو جان سی نکلنے لگی تھی اسے روتا دیکھ کر----

##

یا للہ ایسی بے حیائی---بند کمروں میں کیا گل کھلائے جا رہے ہیں!!ایک آواز پر وہ دونوں چونکے تھے سر اٹھا کر دیکھا تو

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رخسانہ ریاض ہاتھ میں مہندی کا تھال تھامے خونخوار نظروں سے دیکھ رہی تھی

زریشہ جلدی سے فرزام سے الگ ہوئی تھی فرزام بھی بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا

کیا کہا آپ نے...؟فرزام نے حیرانی سے پوچھا

ارے بے شرم بڑی ہے تجھ سے اور شادی ہونے والی ہے اس کی...!!

اور تو---تو بے غیرت،ذلیل شادی ہونے والی ہ۔۔۔!!وہ نخوت سے کہتی ہوئی زریشہ کی جانب بڑھی اور ہاتھ اٹھایا،ابھی ہاتھ ہوا میں ہی تھا کہ فرزام نے رخسانہ ریاض کا بازو پکڑ لیا

اگر اب آپ نے یہ الفاظ دوہرائے یا پھر کوئی غلط بات آپی کہ متعلق بولی تو بہت برا کر جاؤں گا میں..!! جھٹکے سے رخسانہ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ریاض کا بازو چھوڑ کر فرزام ایک ایک لفظ پر زور دیتا ہوا بولا اس کا

---خون کھول اٹھا تھا رخسانہ ریاض کی بات پر

رخسانہ ریاض جھٹکا لگنے سے کئی قدم پیچھے لڑکھڑا کر ہوئی

زریشہ بے یقینی سے کبھی رخسانہ ریاض کو دیکھ رہی تھی تو کبھی فرزام

کو، جبکہ فرزام کے ماتھے پر پڑے بل، سرخ ہوتی آنکھیں اور

ابھری ہوئی رگیں اسکے غصے کا واضح ثبوت دے رہی تھیں

ہائے دیکھو کیسی بدکردار لڑکی میرے موسیٰ کے سر ملنے لگے تھے یہ

لوگ---آج رنگے ہاتھوں پکڑے گئے تو مجھے ہی برا کہہ رہے ہیں دھکے

دے رہے ہیں..!!کچھ دیر کی خاموشی کے بعد رخسانہ ریاض مہندی

والا تھال زمین پر پٹخ کر چلاتی ہوئی کمرے سے باہر نکلی

کیا ہوا رخسانہ بھابھی..؟شبانہ کاظمی نے چلا کر اپنا سر

پیٹتی ہوئی رخسانہ کاظمی سے پوچھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہائے کیا بگاڑا تھا ہم نے تم لوگوں کا...!!کیا بگاڑا تھا میرے موسیٰ نے جو ایسی بد کردار لڑکی اس کے سر تھوپ رہے ہو تم لوگ..!!ہائے سب کی عزتوں کو نیلام کر ڈالا اس نے اپنی ماں کی طرح بیٹھی ہے سب کے سینوں پر مونگ دلنے کو..!!رخسانہ کاظمی نے روتے ہوئے کہا اس کی آواز اتنی اونچی تھی کہ لمحے میں سب ہال میں اس کے ارد گرد جمع ہو چکے تھے

فرزام اور زریشہ بھی باہر کی جانب بھاگے---سب ہی نا سمجھی کہ عالم میں رخسانہ ریاض کو دیکھ اور سن رہے تھے

زریشہ کی دھڑکن مدھم پڑنے لگی تھی ٹانگیں بھی کانپ رہی تھیں ایک خدشہ ایسا جاگا کہ وہ لرز اٹھی آنکھوں سے آنسو بہہ بہہ کر اس کے چہرے کو بھگونے لگے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا ہوا امی؟؟ماں کو اونچی آواز میں روتا دیکھ کر معصومہ نے پریشانی سے پوچھا

ارے شکر کر بچ گیا تیرا بھائی ورنہ یہ لڑکی تو ہمارے گھر کو بھی برباد کر دیتی کل اس کی شادی ہے اور آج میں نے خود اسے اپنی ان گنہگار آنکھوں سے اپنے یار سے لپٹے دیکھ لیا...!!رخسانہ ریاض نے زریشہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کراہت سے کہا تو زریشہ کو لگا جیسے اس پر تیزاب انڈیل دیا گیا ہو

فرزام بھی سن کر ششدر گیا اسے لگ رہا تھا جیسے اس کے کانوں میں کسی نے پگھلا ہوا سیسہ ڈال دیا ہو

رخسانہ ریاض کے الفاظ سن کر سب پر گویا کوئی دھماکہ ہوا تھا بے یقینی ہی بے یقینی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بھابھی---سوچ سمجھ کر بولیں آپ کس کی بات کر رہی ہیں...؟

مصطفیٰ کاظمی غصہ ضبط کرتے ہوئے بمشکل بول پایا تھا

ارے یہی تمہاری بھانجی تمہارے بیٹے سے لپٹی کھڑی تھی اور عشق ومعشوقی کی---!!رخسانہ ریاض دوپٹے کے پلو سے آنسو صاف کرتی منہ سے انگارے اگل رہی تھی

الفاظ تھے یا تیر جس جس نے سنا زخمی زخمی ہو گیا

عبدالقدوس کاظمی کا ہر فرد دہل کر رہ گیا الفاظ نشتر بن کر سب کہ سینوں پر برسے تھے

زریشہ روتے ہوئے زمین پر گرنے کو تھی جب شائستہ کاظمی نے اسے بڑی مشکل سے سمبھالا

چپ بھابھی---ان دونوں کے بیچ رشتہ بھائی بہنوں جیسا ہے اور پورا خاندان اس بات سے واقف ہے..!!مرتضیٰ کاظمی کی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آنکھیں ضبط سے سرخ ہو گئیں وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتا غصے سے دھاڑا تو کچھ دیر کے لیے پورے ہال میں سکوت سا چھا گیا

آج سے پہلے وہ اتنے غصے میں کبھی نہیں آیا تھا

ارے واہ بہن بھائی بن کر یہ دونوں خوب سب کی آنکھوں میں دھول جھونک رہے ہیں---ارے اس سے تو اچھا تھا سرے عام یاری لڑا لیتے تاکہ یہ پاک رشتہ تو بدنام-----!!رخسانہ ریاض کچھ دیر بعد پھر سے چیخنے لگی اس کے الفاظ سب کی سماعتوں پر ہتھوڑے بن کر برسے تھے زریشہ سے تو اپنے پیروں پر کھڑے رہنا مشکل ہونے لگا تھا

تائی..!!فرزام چیخا تو رخسانہ ریاض کی بات ادھوری رہ گئی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چپ کریں آپ....!!چپ کر جائیں آپ....!!اگر اب ایک لفظ بھی اور کہا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا..!!فرزام غصے سے پھٹ پڑا تھا اور رخسانہ ریاض کی زبان کو بریک لگ گئی

فیضی..!!مصطفیٰ کاظمی نے بیٹے کو ٹوکا اس کا ہاتھ بیٹے پر اٹھتے اٹھتے رک گیا

فرزام نے ایک نظر باپ کو دیکھا اور پھر وہ روتی زریشہ کی جانب بڑھا جو شائستہ کاظمی کے گلے لگی کھڑی تھی

فرزام نے اسے بازو سے تھاما،اسنے سر اٹھا کر فرزام کو دیکھا

فرزام نے اسے کھینچ کر سب کے سامنے گلے لگا لیا

زریشہ نے فرزام سے الگ ہونے کی کوشش کی مگر فرزام نے گرفت سخت کر دی وہ رخسانہ ریاض اور معصومہ کو مزید جھلسانا چاہتا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عبدالقدوس کاظمی کے گھر والے سب ان کے رشتے کی نوعیت کو سمجھتے تھے سب جانتے تھے کہ کیسے زریشہ ذوالفقار نے اسے پالا تھا ان سب کے لیے یہ تعلق بہن بھائی جیسا تھا مگر -----باقی سب

توبہ توبہ بے شرمی کی حد ہے اس لڑکے کو زرا شرم نہیں ہے دیکھو زرا---توبہ توبہ!!رخسانہ ریاض اپنے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے بولی

فیضی چھوڑو...!!رضوانہ کاظمی نے فرزام کی گرفت سے زریشہ کو نکالنا چاہا مگر فرزام نے ماں کو خونخوار نظروں سے گھورا تو وہ پیچھے ہٹ گئی

زریشہ ہچکیوں سے رو رہی تھی دانیہ پتھر بنی ہولناک منظر ---دیکھ رہی تھی وہ سمجھ چکی تھی کچھ بہت برا ہونے والا ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فیضی..!!چھوڑو زری کو اور دانی اندر لے جاؤ اسے..!!مصطفیٰ کاظمی یکدم اشتعال سے گرجا تو فرزام کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی اور زریشہ فوراً اس سے الگ ہو کر رضوانہ کاظمی کے سہارے کھڑی ہو گئی

بھابھی شادی ہو جائے پھر اس معاملے پر فرصت سے بات کریں گے ایسے تماشا نہ لگائیں..!!فراز کاظمی نے رخسانہ ریاض کو ٹھنڈا کرنا چاہا

اب یہ شادی میں مر کر بھی نہیں ہونے دوں گی!!اور یہ تماشا نہیں لگا اس لڑکی کی اصلیت سامنے آئی ہے....!!اب پورا خاندان اس کی کرتوتوں پر منہ چھپاتا پھرے گا...!!

رخسانہ ریاض جو دل میں آرہا تھا بول رہی تھی یہ سوچے بغیر کہ نجانے کتنے لوگوں کی روحوں کہ چیتھڑے اس کی باتوں سے ہو رہے تھے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

---زریشہ کو چاروں اطراف گھومتے محسوس ہو رہے تھے

بھابھی سمجھنے کی کوشش کرو!!کل برات----!!اعجاز کاظمی نے بھی کوشش کرنی چاہی تھی مگر رخسانہ ریاض تو ہتھے سے اکھڑ گئی

نہ بھائی نہ اب کل برات نہیں آئے گی یہ لڑکی میری بہو نہیں بن سکتی...!!رخسانہ ریاض نے زریشہ کی جانب اشارہ کیا اور زریشہ لرز کر رہ گئی

پورا کاظمی خاندان رخسانہ ریاض کی شعلہ بیانی سن کر زمین بوس ہونے لگا تھا

بھابھی...!!آپ یہ کیا کہہ رہی ہیں خدارا ایسا مت کیجئے...!!شائستہ کاظمی نے روتے ہوئے رخسانہ ریاض کے سامنے ہاتھ جوڑے تھے آج وہ کاظمی خاندان کے بیچ و بیچ تماشا بنی اپنی بیٹی کی عزت رخسانہ ریاض سے مانگ رہی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بیس سال پہلے جب اسی جگہ شائستہ کاظمی کی عزت اچھالی گئی تھی تب بھی زریشہ یوں ہی سہمی کھڑی تھی اور ماں اسکے باپ کہ پاؤں میں پڑی اپنی عزت کی چادر کھینچنے سے بچانا چاہ رہی تھی مگر پھر بھی روند دی گئی تھی اور آج بیس سال بعد وہ ---رخسانہ ریاض کے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑی تھی

نہیں بھائی آنکھوں دیکھی مکھی تو اب ہم نگلنے سے رہے، اپنے گھر کی گندگی کو یہی رکھو ہم اس غلاظت کو گھر لے کر نہیں جائیں گے!!.....اب میں مر کر بھی اس بدکردار لڑکی کو اپنی بہو نہیں بناؤں گی موسیٰ کبھی اس سے شادی نہیں کرے گا...!!رخسانہ ریاض منہ سے شعلے اگل رہی تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پورا کاظمی خاندان ارد گرد جمع تھا سب رخسانہ ریاض سمجھانے کی کوشش کر رہے تھے مگر وہ اپنے الفاظ سے عبدالقدوس کاظمی کے گھر والوں کی روحیں چھلنی کرتی جا رہی تھی---

زریشہ کا دل بند ہونے لگا تھا اس نے بے یقینی سے سب کی طرف دیکھا فرزام نے زریشہ کے کندھے پر ہاتھ رکھا جیسے کوئی تسلی دی ہو زریشہ نے فرزام کی آنکھوں میں جھانکا تو وہ نظریں چرا گیا زریشہ لڑکھڑا گئی اسے سب کے منہ ہلتے نظر آ رہے تھے مگر کانوں میں وہی پرانے الفاظ گونج رہے تھے "بدکردار" "گندگی" "بغیرت" "غلاظت"

پھر آہستہ آہستہ سارے لوگ سائے کی طرح بن گئے اور پھر وہی سائے دھندلے ہوتے گئے اور اسکی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا اس کے اعصاب ڈھیلے پڑتے دیکھ کر

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرزام نے اسے اپنے حصار میں لیا اور اسکا حصار ملنے کی دیر تھی کہ زریشہ اسی کے بازوؤں میں جھول گئی

آپی،زری...!!" کی صدائیں گونجتی رہیں مگر زریشہ میں شاید اب مزید کچھ سننے کی ہمت نہیں تھی

##

مرتضیٰ کاظمی نے زریشہ کے بے جان وجود کو بازوؤں پر اٹھا کر شائستہ کاظمی کے بیڈ پر لٹایا فرزام بھاگ کر ڈاکٹر کو بلا لایا سب خاندان کی عورتیں، بچے، مرد سب کمرے میں جمع تھے ----سوائے رخسانہ ریاض اور معصومہ کے

دانیہ، فہام، فرحام، شائستہ کاظمی، رضوانہ کاظمی، شائستہ کاظمی کا تو رو رو کر برا حال تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مومنہ کاظمی(فراز کاظمی کی بیوی)،نازیہ کاظمی(اعجاز کاظمی کی بیوی)، اعجاز کاظمی،فراز کاظمی،ولی اعجاز(اعجاز کاظمی کا بیٹا)،ولی کی بیوی اور ظفر کاظمی کی دونوں بیٹیاں راحیلہ کاظمی اور نبیلہ کاظمی سب مل کر عبدالقدوس کاظمی کے افراد کو تسلیاں دے رہے تھے انہیں سمبھال رہے تھے----

ڈاکٹر نے چیک اپ کرنے کے بعد دوائی لکھ دی اور ساتھ ہی بی پی اچانک لو ہو جانے کا بتایا جس وجہ سے زریشہ بے ہوش ہوئی تھی اور یہ سب اچانک صدمہ پہنچنے کی وجہ سے ہوا تھا---پھر ڈاکٹر سب کو ہدایات دیتا رخصت ہو گیا مگر زریشہ کو ہوش پھر بھی نہیں آیا تھا پر اسکی حالت خطرے سے باہر تھی---

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مصطفیٰ کاظمی نے رخسانہ ریاض کے ساتھ ساتھ معصومہ،
فرمان، اعجاز کاظمی، فراز کاظمی، شبانہ کاظمی، شائستہ کاظمی،
رضوانہ کاظمی، ولی اعجاز، مومنہ کاظمی، نازیہ کاظمی، نبیلہ کاظمی،
مرتضیٰ کاظمی اور راحیلہ کاظمی سب کو ڈرائنگ روم میں آنے کا
کہا تو سب ڈرائنگ روم میں جمع ہو گئے

##

اس کی ماں نے اسے فون کر کے جو کچھ بتایا تھا اسے اس بات پر
یقین ہی نہیں آیا تھا اس لیے وہ اب سب سے پہلے زریشہ سے
بات کرنا چاہتا تھا تاکہ سچ اور جھوٹ کا انتر انکال سکے
فرحام اور فہام دونوں ہال میں موجود سجے جھولے پر بیٹھے تھے---
دانیہ صوفے پر ہاتھوں میں سر گرائے بیٹھی تھی---پاس ہی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فراز کاظمی کے دونوں بیٹے (رافع اور شافع) جو فہام اور فرحام کے ہم عمر ہی تھے وہ بھی بیٹھے تھے----

----موسیٰ سب کو نظر انداز کرتا ارد گرد نگاہ دوڑانے لگا

دل میں ایک میں نہ مانوں کی جنگ چھڑی تھی وہ تیز تیز قدم اٹھاتا شائستہ کاظمی کے کمرے کی جانب بڑھنے لگا مگر اس کے قدم راستے میں ہی تھم گئے جو شاید وہ پوچھنے جا رہا تھا اب اسے ضرورت نہیں رہی تھی

فرزام زریشہ کے پاس بیڈ پر بیٹھ کر اسے زیور سے آزاد کر رہا تھا آخر میں کان کی بالی اتار کر ایک طرف رکھنے کے بعد اس نے زریشہ کے چہرے پر آئی لٹوں کو پیچھے کیا---زریشہ کے آنسو اب پلکوں پر خشک ہو چکے تھے چہرہ زرد پڑ چکا تھا چہرے پر

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چھائی اداسی دیکھ کر فرزام کا جگر کٹ کر رہ گیا تھا اس کا بس

---چلتا تو رخسانہ ریاض کو آگ لگا کر بھسم کر دیتا

اور پھر فرزام نے زریشہ کے ہاتھ کو اٹھا کر آنکھوں سے لگایا اور پھر اس کے ہاتھ کو اپنے دونوں ہاتھوں میں قید کیا تو موسیٰ کو لگا جیسے ہال کی چھت اس پر آ گری ہو اب مزید کچھ دیکھنا اس کے بس

---میں نہیں تھا

فرزام کا اسے فون کر کے زریشہ سے شادی نہ کرنے کا کہنا، زریشہ کی برات نہ لانے کا کہنا، زریشہ سے بات کرنے پر فرزام کا غصہ کر جانا، فرزام کا زریشہ کو اپنے ساتھ نہ لے جانے دینا، موسیٰ کو اب ان باتوں کے مطلب سمجھ آنے لگے

---تھے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دانیہ موسیٰ کو دیکھ کر اٹھ کر موسیٰ کی جانب بڑھی مگر وہ دانیہ کو نظر انداز کر تا ڈرائنگ روم میں چلا گیا جہاں پورا کاظمی خاندان بیٹھا ایک سخت فیصلہ کرنے والا تھا ایسا فیصلہ جس سے چار لوگوں کی زندگیاں داؤ پر لگی تھیں

اور پھر کیا فیصلہ ہوا یہ صرف بڑے ہی جانتے تھے رات کے دو بجے سب ویران چہروں کے ساتھ اپنے اپنے گھروں کو لوٹ گئے عبدالقدوس کاظمی کا گھرانہ تنکوں کی مانند بکھرا ----لگ رہا تھا سب ایسے تھے جیسے کاٹو تو بدن میں لہو نہ ہو

##

---گھر پہنچتے ہی وہ کمرے میں بند ہو گیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا یہی انجام تھا اس کی محبت کا، کیا یہی اس کے تین سالہ "صبر کا پھل تھا...!!" وہ سوچ کر بکھر گیا

اس کا دل پھٹ پڑنے کو تھا کتنا انتظار کیا تھا اس نے اس دن کا اور جب وہ دن بہت قریب تھا تو وہ دعا کر رہا تھا اس ---دن کا سورج ہی نہ چڑھے

جب اس کی ماں نے روتے ہوئے اسے فون پر ساری بات بتائی تھی تو وہ سن کر ساکت ہو گیا تھا وہ جانتا تھا اب اس کی ماں کو اعتراض نہیں تھا رشتے پر، وہ تو بھاگ بھاگ کر شادی کی تیاری کر رہی تھی---مگر پھر بھی اسے یہ بات ماں کی ----من گھڑت لگی تھی

اس نے تلوار کی دھار پر عبدالقدوس کاظمی کے گھر تک کا راستہ کاٹا تھا مگر وہاں پہنچ کر کیا ہوا، اس روح کے ٹکڑے ہی ہوئے،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کی ماں سچ کہہ رہی تھی اس کے ساتھ بے وفائی ہوئی تھی اور وہ بھی کی کس نے تھی__ زریشہ ذوالفقار اس کی محبت نے، جس پر وہ حد درجہ بھروسہ کرتا تھا مگر اس کا مان ایسا کرچی کرچی ہوا تھا کہ وہ اس مان کے ٹوٹنے پر خود بھی زمین بوس ہونے لگا تھا---

کیسے برداشت کر سکتا تھا وہ یہ سب، اسے فرزام کے متعلق پہلے بھی کئی بار شک گزرا تھا، اسے لگتا تھا کہ زریشہ سے اس کی محبت کسی اور رنگ میں ڈھل چکی ہے مگر ہر بار وہ اس بات کو محض اپنا وہم سمجھ کر جھٹلا دیتا تھا---

مگر آج نہ صرف فرزام کی اصلیت نے اس کی روح کی دھجیاں اڑا دی تھیں بلکہ زریشہ کی طرف سے بھی پیش رفت کا سن کے اس کی دنیا زلزلوں کی زد میں آ چکی تھیں---

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور اس پر زریشہ کی جگہ دانیہ مرتضیٰ کو قبول کرنا شاید اس کے لیے موت کو گلے لگانے جیسا تھا مگر اب یہی ایک راستہ بچا تھا کاظمی خاندان کی عزت کی بحالی کا، کیونکہ زریشہ کی اصلیت جاننے کے بعد نہ تو اس میں اتنی ہمت تھی کہ وہ اسے اپناتا، نہ اسکی ماں بہن کو کسی صورت یہ بات قبول تھی---اس لیے موسیٰ دل پر پتھر رکھ کر خود ہی فرزام کے راستے سے ہٹ گیا تھا ایسا وہ سوچنے لگ گیا تھا---

پوری رات موسیٰ نے دہکتے کوئلوں پر گزاری تھی ایک سوچ اسے اندر ہی اندر کھائے جا رہی تھی کہ زریشہ کی بے وفائی کے بعد بھی اسے کسے اور کا ہوتا کیا وہ دیکھ پائے گا---

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

معصومہ اور رخسانہ ریاض نے بھی گھر آکر موسیٰ کو اس کے حال پر چھوڑ دیا تھا جس سے پوری رات لگا کر اس نے صبح تک ----اسے اپنی قسمت کا لکھا مان لیا تھا

##

صبح تین بجے کے قریب زریشہ کو ہوش آیا تھا مگر وہ نارمل نہیں ہوئی تھی ہوش میں آنے کے بعد سے وہ بالکل گم صم حواس باختہ سی تھی

زریشہ جن حالات سے گزر رہی تھی اس نے جس تہمت کا عذاب اپنی روح پر جھیلا تھا اس کے تصور سے ہی اس کی نبضیں ڈوبنے لگتی تھیں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ ہوش میں آتے ہی سسک اٹھی سب اس کے گرد جمع تھے وہ مصطفیٰ کاظمی کے گلے لگ کر ٹوٹ کر روئی تو گھر کے ہر فرد کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں

صبح کا سورج چڑھا وہ پھر بھی یونہی لیٹی رہی نہ اس میں کسی سے کچھ پوچھنے کی ہمت تھی نہ کسی گھر کے بڑے میں کچھ بتانے کی جرات----

سب چھوٹے جاننے کو بے چین تھے کہ آخر رات کیا فیصلہ ہوا تھا مگر سب پوچھنے کی ہمت نہیں کر پا رہے تھے

##

ک ک کیا کہا آپ نے...؟؟سوچا---سوچا بھی کیسے؟ زری آپی میرے لیے بہن جیسی نہیں بلکہ سگی بہن سے بھی بڑھ کر ہیں...!!اور آپ سب میرے اور آپی کے رشتے کو گالی بنا دینا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چاہتے ہیں---اور دانی اس کا کیا؟ میں اس سے محبت کرتا ہوں اور وہ مجھ سے..!!اس کا کیا ہوگا..؟اس کی رگیں غصے سے پھٹنے کو تھیں آنکھیں ضبط سے سرخ ہو گئی تھیں

زریشہ اور اپنے رشتے کی بات سن کر ہی وہ بھنا اٹھا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کیا کر گزرے

اتنا بھڑکو مت فیضی!!وہ تمہاری بہن جیسی تو ہو سکتی ہے مگر بہن نہیں ہے وہ تمہاری...!!اور یہ تمہارے باپ کا ہی نہیں پورے خاندان کا فیصلہ ہے..!!رضوانہ کاظمی نے بیٹے کو آنکھیں دکھائیں مگر اس وقت تو وہ آتش فشاں بنا ہوا تھا

بھاڑ میں گیا خاندان!!ہم سب کے احساسات کی کوئی ویلیو ہی نہیں،خاندان کی فکر ہے سب کو!!!میں کہتا ہوں سوچا بھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیسے آپ سس----!!فرزام اشتعال سے گرجا تھا لمحے کو اسکی ماں بھی سہم گئی تھی

مگر اس کی ساری باتیں دروازے کے باہر کان لگا کر کھڑے مصطفیٰ کاظمی نے بھی سن لیں تھیں

سب نے نہیں میں نے سوچا اور تمہیں یہ فیصلہ ماننا ہی ہوگا...!!اور رہی بات دانی کی تو اس کی شادی موسیٰ سے آج ہی ہو گی...!! مصطفیٰ کاظمی نے فرزام کی بات مکمّل ہونے سے پہلے ایک نیا انکشاف کیا---انکشاف کیا تھا کوئی شہ رگ دبوچی گئی تھی ----فرزام کو زمین اپنے پیروں سے نکلتی محسوس ہو رہی تھی

کک کیا دانی اور وہ م م موسیٰ...؟یہ کک کیا کہہ رہے ہیں آپ...؟وہ پھٹی آنکھوں سے کبھی چپ کھڑی ماں کو دیکھتا، کبھی ماتھے پر بل ڈال کر کھڑے مصطفیٰ کاظمی کو۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

صرف فرزام کی آواز ہی نہیں لڑکھڑائی تھی اس کے قدم بھی لڑکھڑائے تھے اس نے بمشکل قریبی دیوار کا سہارا لے کر خود کو سمبھالا تھا

سچ کہہ رہا ہوں میں اور تم بھی جلدی سے ٹھنڈے ہو جاؤ اور سب کے سامنے کوئی تماشہ نہیں کرنا...!! مصطفیٰ کاظمی نے فیصلہ نہیں سنایا تھا کوئی ہتھوڑا ہی مارا تھا فرزام کے اندر دوڑتی خون کی ----ایک ایک بوند جل اٹھی تھی مصطفیٰ کاظمی کی بات سن کر

آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟ دانی اور موسیٰ میں اور زری آپی----سوچ بھی کیسے لیا آپ سب نے؟ نہیں ایسا نہیں ہو گا!! ایسا کبھی نہیں ہو گا؟ کچھ دیر کی بے یقینی کے بعد وہ پھر سے چیخا تھا اسے اپنے دماغ کی نسیں پھٹتی معلوم ہو رہی تھیں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ٹھیک ہے میری بھانجی کی تمہارے ساتھ شادی نہیں ہو سکتی تو تمہاری ماں بھی میرے ساتھ نہیں رہ سکتی...!! مصطفیٰ کاظمی نے کچھ دیر سوچنے کے بعد جو کہا وہ فرزام کو ہی نہیں رضوانہ کاظمی کو بھی ساکت کر گیا

م م مم مطلب..؟ کچھ نہ سمجھتے ہوئے فرزام نے دوبارہ پوچھا مگر کچھ نہ سمجھ کر بھی وہ کافی کچھ سمجھ چکا تھا جبکہ رضوانہ کاظمی کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں

مطلب صاف ہے تم شادی نہیں کرو گے تو میں بھی تمہاری ماں کو ابھی کہ ابھی طلاق دے دوں گا اور صرف میں ہی نہیں مرتضیٰ بھی شبانہ کو طلاق دے گا....!! مصطفیٰ کاظمی نے ماتھے کی گہری ہوتی لکیروں کے ساتھ جو تنبیہ کی رضوانہ کاظمی لڑکھڑا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گئی قدموں پر ٹھہرنا مشکل ہوا تو بیٹے نے فوراً ماں کو سہارا دیا مگر نگاہیں اسکی باپ پر جمی تھیں

کمرے کے باہر سے گزرتے فہام کے قدم کو بھی زنجیر پڑ گئی تھی

---باپ کے الفاظ سن کر

کیا آپ اس عمر میں میری ماں اور خالہ کو طلاق---!!

عجب کیفیت تھی لگاتار ایک سے بڑھ کر ایک دھماکے کیے جا رہے تھے فرزام سر سے پاؤں تلک باپ کی بات سن کر جل اٹھا تھا

اس عمر میں یہ کام اگر ہوا تو اس کے ذمہ دار صرف تم ہو گے!!صرف تم ہو گے...!!انگلی بیٹے کی جانب اٹھا کر مصطفیٰ کاظمی نے غصے سے کہا تو فرزام بھونچکا کر رہ گیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اپنا آپ شوہر کی نگاہ میں اتنا ہلکا دیکھ کر رضوانہ کاظمی پھوٹ پھوٹ کر رو دی جس سے فہام بھی کمرے میں داخل ہوا اور ایک کڑوی نگاہ باپ پر ڈال کر ماں کو چپ کروانے لگ گیا

آپ کیا سمجھتے ہیں آپ مجھے دھمکی دیں گے اورم---!! آنکھوں سے نکلتے شعلوں کے ساتھ وہ باپ کے مقابل جا کھڑا ہوا

دھمکی نہیں دے رہا سچ کہہ رہا ہوں اگر زری کا گھر نہیں بسا تو تمہاری ماں کا گھر بھی---!! بیٹے سے دوگنی آواز میں مصطفیٰ کاظمی بولا تھا مگر فرزام نے بات بیچ میں ہی کاٹ دی

نہیں میں نہ تو خود زری آپی سے شادی کروں گا نہ دانی اور موسیٰ--

-!! وہ اٹل انداز اپناتے ہوئے بولنے لگا

تو ٹھیک ہے--- میں مصطفیٰ کاظمی اپنے پورے ہوش و حواس میں--!! بیٹے کو ٹوک کر وہ بظاہر پرسکون سے انداز میں بولا تو

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رضوانہ کاظمی زمین پر بیٹھتی چلی گئی فہام نے روتے ہوئے باپ کے پاؤں پکڑ لیے

ابو نہیں خدا کے لیے ابو نہیں...!!فہام روتے ہوئے التجا کر رہا تھا

رضوانہ کاظمی خود کو زمین میں دھنستا ہوا محسوس کر رہی تھی

نہیں ابو پلیز ابو نہیں کریں...!!فرزام نے بھی ہاتھ جوڑے تھے اور ساتھ ہی اس کی آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کے قطروں نے بھی فریاد کر ڈالی تھی

اپنی بیوی رضوانہ کاظمی کو ط---!!بہت مشکل سے مگر مضبوط لہجے اور پتھریلے تاثرات کے ساتھ مصطفیٰ کاظمی پھر سے بولنے لگ گیا آج بیٹے کو منانے کا آخری حربہ اس کے پاس یہی تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ٹھیک ہے میں تیار ہوں شادی کے لیے...!! آپ جیسا کہیں گے میں ویسا ہی کروں گا...!! ہتھیلیوں سے سختی سے آنسو رگڑ کر

فرزام بولا تو مصطفیٰ کاظمی اداسی سے مسکرا دیا

اور فرزام تیز تیز قدم اٹھاتا وہاں سے نکل گیا

##

امی یہ کیا بول رہی ہیں آپ؟ جانتی ہیں ناں کہ فیضی میرے چھوٹے بھائیوں کی طرح ہے!! آپ لوگ ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہیں...؟ بھائیوں جیسا ہے وہ اور آپ لوگ---!! زریشہ منہ پر ہاتھ رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی ابھی وہ خود کو بحال نہیں کر پائی تھی کہ رات کیے گئے فیصلے سے پھر بکھر گئی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تو پھر خاندان میں چار ہی اور لڑکے ہیں فیمی، فری، شافع، رافع.... تو ان میں سے کسی سے کر لو...!! شائستہ کاظمی نے نہایت سکون سے کہا مگر زریشہ سن کر ششدر رہ گئی

ک ک کیا..؟ آپ سب ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہیں؟ وہ بچے ہیں نویں کے اسٹوڈنٹس ہیں اور میں--- میں چھبیس کی ہوں کچھ خدا کا خوف کرو...!! رحم کرو میری ذات پر...!! کانوں پر ہاتھ رکھے وہ چیخ اٹھی تھی

تم بھی رحم کرو اپنی ماں پر ہماری عزت برباد ہونے سے بچا لو..!! لوگ تھو تھو کریں گے ہم پر...!! اپنے آنسو پیتی شائستہ کاظمی نے بیٹی کے سامنے غصے سے ہاتھ جوڑ دیئے تھے

عزت آپ سب کی برباد ہو رہی ہے یا میری برباد ہو چکی ہے- --سب کے سامنے، بھرے خاندان کے سامنے امی میری

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عزت روند دی گئی ہے تماشا بنا دی گئی ہوں میں...!!زریشہ کا دل غم سے چاک ہوا جا رہا تھا

اس کا دل تو پہلے ہی رات لگے الزامات کے بعد دوسرا بڑا دھچکا موسیٰ کے شادی سے انکار اور دانیہ سے شادی کی حامی بھرنے والی بات پر بڑی مشکل سے سمبھل پایا تھا اب اپنے اور فرزام کے متعلق سن کر تو وہ کرچی کرچی ہو گئی تھی ----

اسی لیے تو مصطفیٰ نے فیصلہ کیا ہے اگر تمہاری شادی آج نہیں ہوئی تو عزت مزید خراب ہو جائے گی...!!لوگوں کو کیا منہ دکھلائیں گے ہم؟ کل رات صرف ہمارا خاندان تھا آج جاننے والے،ہمائے،باقی دور نزدیک کے رشتہ دار بھی ہوں گے...!!اتنی جلدی کہاں سے لڑکا ڈھونڈیں گے ہم...؟خاندان کے باقی لڑکوں کا بھی بتا چکی ہوں تمہیں...!!شائستہ کاظمی نے اسے سمجھانا چاہا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تو پھر قتل کر دیں میرا---فیضی کو میں نے کسی بچے کی طرح پالا ہے!!وہ چھوٹے بھائی جیسا ہے سات سال چھوٹا ہے وہ مجھ سے، سات سال کا فرق ہے ہماری عمروں میں، مجھے زمین میں گاڑ دو مگر یہ نہ کرواؤ مجھ سے---نہیں کر پاؤں گی میں سامنا ٹیڈی بیئر کا، دانی کا کیسے سامنا کروں گی وہ فیضی کو پسند کرتی ہے اور باقی سب کیا سوچیں گے...؟اس امتحان میں مت ڈالیں مجھے...!!ہاتھ جوڑے وہ ماں کے سامنے ٹوٹ کر رو دی تھی اس لمحے اسے اپنی جان جاتی محسوس ہو رہی تھی

تو یہ صلہ دو گی تم ہماری محبتوں کا ہماری چاہتوں کا..!!اپنا سر اونچا رکھنے کے لیے تم ہمارا سر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جھکا دینا چاہتی ہو...!!مصطفیٰ کاظمی نے شائستہ کاظمی کے جواب دینے سے پہلے کمرے میں داخل ہو کر جواب دیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تو زریشہ نے تڑپ کر ماں اور ماموں کو دیکھا

ماموں بہت مشکل ہے میرے لیے یہ سب!! فیضی کے علاوہ کسی سے بھی نکاح پڑھوا دیں، میں آپ کے فیصلے کو تا عمر سر آنکھوں پر سجا کر رکھوں گی، مگر یوں نہ کریں میں افسوس اور ذلت کی دنیا میں نہیں ڈوبنا چاہتی...!! مصطفیٰ کاظمی کا بازو تھامے وہ فریاد کر رہی تھی

ٹھیک ہے ولی سے نکاح پڑھوا دیتے کیونکہ ایک یہی راستہ ہے یا پھر فیمی یا فری سے...!! اپنی لاڈلی کے آنسوؤں کو نظر انداز کرتے ہوئے اس نے کمال پتھریلا رویہ اپنایا تھا

زریشہ کئی ثانیے تاسف سے مصطفیٰ کاظمی کو دیکھتی رہی، بے یقینی ایسی تھی --- کہ اسے اپنے کانوں کا سنا غلط لگ رہا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کک کیا ماموں میں اتنی بے مول ہوں جو آپ یوں میری زندگی کو رسوا کر رہے ہیں---ولی بھائی شادی شدہ ہیں....!!اور---- فری اور فیمی ابھی بچے ہیں----اور آپ کہہ رہے ہیں کہ۔۔۔۔!! زریشہ کے لہجے میں کیا کچھ نہیں تھا دکھ، بے یقینی، درد عجب ٹوٹا ٹوٹا سا لہجہ تھا

تمہارا باپ تمہاری ماں کو چھوڑ کر چلا گیا!! تمہیں چھوڑ کر چلا گیا!! سینے سے لگا کر تمہیں پالا، پڑھایا لکھایا، اپنی اولاد سے بڑھ کر سمجھا تمہیں!! کبھی بدلے میں کچھ نہیں مانگا آج مانگ رہا بڑے مان سے..... میرا مان نہ توڑو....!! مصطفیٰ کاظمی نہ چاہتے ہوئے بھی وہ بول گیا تھا جس سے وہ خود بھی کٹ کر رہ گیا تھا

نہ صرف وہ بلکہ شائستہ کاظمی بھی مگر اپنی عزت کی خاطر وہ یہ آخری داؤ کھیلنے پر مجبور تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زریشہ کو یوں لگا جیسے اسکی ذات پر منوں بوجھ آ پڑا ہو، مصطفیٰ کاظمی کے احسانات اسے اپنے وجود پر بھاری پڑتے معلوم ہو رہے تھے

زریشہ کی زبان گنگ ہو گئی پاؤں تلے سے زمین لمحے میں سرکی تھی خود پر کیے گئے احسانات کے ذکر نے اسے قوت گویائی سے محروم کر دیا تھا

کئی لمحے یوں ہی کٹ گئے پھر بہت ہمت کی زریشہ نے، خود کو مار کر ---وہ فیصلہ کر گئی

ٹ ٹ ٹھیک ہے...!! کہتے ساتھ وہ صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھی تھی اس نے عبدالقدوس کاظمی کے احسانات تلے خود کی ذات کو مار ڈالا تھا

اس نے اپنی بھیگی آنکھیں سختی سے ہاتھ سے رگڑیں مگر آنسو تھے کہ بہتے چلے آ رہے تھے گویا بند کا منہ ٹوٹ گیا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یااللہ!بس مجھے موت آجائے...!!بڑی شدت سے اس نے اپنے پروردگار کو پکارا تھا

##

دانی بیٹا سمبھالو خود کو پلیز ہماری خاطر،اپنے باپ کی عزت کی خاطر،خاندان کی عزت کی خاطر یہ میرے جڑے ہاتھ دیکھ لو مان جاؤ...!!شبانہ کاظمی فرش پر بیٹھ کر زاروقطار روتی بیٹی کے پاس بیٹھ کر نم لہجے میں بولی تو دانیہ نے تاسف سے ماں کو دیکھا

امی مجھے مار ڈالیں ختم کر دیں مجھے،مگر میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتی...!!میں نے ہمیشہ فیضی کو اپنا جیون ساتھی تصور کیا ہے---موسیٰ بھائی میرے بھائیوں جیسے ہیں...!!دانیہ نے روتے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہوئے ماں کا چہرہ تھا ماتھا اس کی ہستی اس وقت حد سے زیادہ نقصان اٹھانے سے ہی لرز رہی تھی

بیٹا اپنے باپ کو اس عمر میں رسوا مت کرواؤ...!! تمہارا باپ مر جائے گا!! ہاں کر دو میری بچی وقت کی نزاکت کو سمجھو...!! بیٹی کو سینے سے لگائے شبانہ کاظمی بڑے مشکل مرحلے سے گزر رہی تھی

اگر میں مر گئی تو...؟ ماں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دانیہ نے ٹوٹے لہجے میں کہا تو شبانہ کاظمی کی روح کو ایک اور گہرا گھاؤ لگا

زری، فیضی اور موسیٰ نے بھی تو یہ فیصلہ مانا ہی ہے... ان کے لیے کیا آسان تھا سب...؟ تم بھی مان جاؤ ورنہ اگر یہ نہیں کر سکتی تو مار ڈالو اپنے باپ کو اور مجھے...!! خود کو بہت مضبوط کر کے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شبانہ کاظمی نے بیٹی سے نظریں چرا کر کہا دانیہ ساکت سی کئی لمحے صرف ماں کے لفظوں پر غور کرتی رہی

ووہ مان گے---!!وہ حد درجہ بے یقینی کے عالم میں تھی لمحے کو تو اس کے آنسو بھی تھم گئے تھے

سب مان گئے ہیں...!!شبانہ کاظمی کا لہجہ مزید بھیگا تھا

اب گویا دانیہ کے لیے کوئی جواز ہی نہیں بچا تھا اگر فرزام نے اپنی ---محبت اتنی آسانی سے ہار دی تھی تو وہ کس کے لیے احتجاج کرتی

!!مجھے یقین ہے اے میرے ہمدم

!!.....بچھڑ کر تجھ کو ملال ہو

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ ہچکیوں سے روتے ہوئے سر جھکا گئی ماں نے آنسو صاف کر کے اسکی پیشانی چومی اور کمرے سے نکل گئی فرحام نے محبت سے آکر بہن کا ہاتھ تھاما تو وہ اپنے بھائی سے لپٹ کر ایسا روئی کہ فرحام کی روح بھی دیکھ کر لرز اٹھی

##

گھر کے سامنے موجود خالی جگہ میں مہمانوں کا انتظام کیا گیا تھا اور وہی سٹیج بنایا گیا تھا

وہ دونوں سٹیج پر بیٹھے تھے فرزام مسلسل اپنے اعصاب قابو میں رکھنے کے لیے اپنے لب کاٹ رہا تھا

موسیٰ سر جھکائے اپنی شیروانی کے دھاگے کو کھینچ کر خود کو مصروف رکھ رہا تھا تاکہ اپنی سوچوں سے چھٹکارا پا سکے مگر ایسا کہاں ممکن تھا--- پوری رات شاید زریشہ سے نفرت

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کرنے لیے کم پڑ گئی تھی وہ اب بھی کہیں نہ کہیں اپنے اور زریشہ کے متعلق سوچ رہا تھا وہ اب بھی اسی سے محبت کرتا تھا نفرت کا تو ----اب بھی کہیں نام و نشاں نہ تھا

ستم کوئی بھی تم ڈھاؤ

اگر تم بھول بھی جاؤ

مگر سن لو میرے ہمدم

کہ تم سے یہ میری الفت

کبھی بھی کم نہیں ہو گی

تمہی کو میں نے چاہا ہے

سدا تم کو ہی چاہوں گا

ان دونوں نے ایک دوسرے سے کلام کرنا گوارا نہیں کیا تھا عزت کی خاطر وہ دونوں قربانی دینے کے لیے مجبور تھے مگر اندر تو قیامت مچی تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میرون رنگ کی شیروانی جس کے گلے اور بازوؤں پر گولڈن رنگ کا خوبصورت کام کیا گیا تھا فرزام پہنے ہوئے بے حد ہینڈسم لگ رہا تھا اوپر سے اسکی بھورے رنگ کی روئی روئی آنکھیں سونے پر سہاگے کا کام کر رہی تھیں---موسیٰ نے گولڈن رنگ کی شیروانی جس کے گلے پر سرخ دھاگے سے نفاست سے کام کیا گیا ---تھا پہن رکھی تھی وہ بھی ہر نگاہ کو سراہنے پر مجبور کر رہا تھا

وہ دونوں ہی اس وقت محفل کی زینت بنے ہوئے تھے مگر ان کے اندر کی دنیا میں ایک تلاطم برپا تھا

لوگ بھی باتیں کرتے نہیں تھک رہے تھے مگر ان کا دھیان اپنے نقصان سے آگے جا ہی نہیں پا رہا تھا

##

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عجب موڑ تھا دل کٹا جا رہا تھا دھڑکن رکنے کو تھی اندرون ماحول میں ماتم کی فضا قائم تھی مگر پھر بھی وہ دونوں سج سنور کر بیٹھی تھیں---

زریشہ کے نام کا لہنگا دانیہ پہنے ہوئے تھی وہی لہنگا جو موسیٰ نے بڑے چاؤ سے زریشہ کے لیے لیا تھا

سرخ اور گولڈن رنگ کا لہنگا پہنے، سوگواریت چہرے پر سجائے، دانیہ خوبصورت نازک گڑیا لگ رہی تھی---

جبکہ میرون اور گولڈن لہنگا پہنے سونے کے زیورات سے سجی زریشہ پر ٹوٹ کر روپ آیا تھا اس پر اسکا اداس ٹھہرا ٹھہرا روپ اسے کوئی اپسرا بن رہا تھا---

وہ دونوں شائستہ کاظمی کے کمرے میں بیٹھیں ایک دوسرے کو یکسر نظر انداز کیے ہوئے تھیں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زریشہ صوفے پر بیٹھی تھی جبکہ دانیہ بیڈ پر، چند قدموں کا فاصلہ تھا مگر دونوں میں سے کسی میں بھی ہمت نہیں تھی جو وہ فاصلہ طے کر پاتا

وہ دونوں ہی کوئی پتھر کی مورتیں بنی بیٹھی تھیں سکتے کی کیفیت ٹوٹنے پر ہی نہیں آ رہی تھی

وقت گزرتا جا رہا تھا کوئی رسم ادا نہیں کی گئی تھی ہر کوئی دم سادھ گیا تھا شادی کا گھر سوگواریت کے جال میں الجھا ہوا تھا

زریشہ مسلسل فرزام اور دانیہ کے متعلق سوچ رہی تھی اس میں تو اتنی ہمت بھی نہیں تھی کہ چند قدم کی دوری پر بیٹھی دانیہ کو تسلی دے سکے یا پھر ایک نظر بھر کر اسے دیکھ لے

--

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کچھ دیر بعد مرتضیٰ کاظمی، مصطفیٰ کاظمی، اعجاز کاظمی مولوی کو لیے کمرے میں داخل ہوئے تو چند لمحوں کے لیے سب پر ہی سکتہ طاری ہو گیا---

زریشہ ذوالفقار ولد ذوالفقار لیاقت کیا آپ کو فرزام مصطفیٰ ولد مصطفیٰ کاظمی کے نکاح میں سکارائج الوقت دو لاکھ روپے دیا جاتا ہے "آپکو" قبول ہے

مولوی کی آواز نے کمرے کا سکوت توڑا تو زریشہ ہی نہیں دانیہ بھی کانپ کر رہ گئی یوں لگا جیسے کسی نے جسم سے روح کھینچ لی ہو

دانیہ نے التجائیہ انداز میں زریشہ کی جانب دیکھا کہ شاید وہ انکار کر دے---زیشہ نے مصطفیٰ کاظمی کی جانب دیکھا ایک امید کے تحت کہ شاید اس کی حالت دیکھ کر وہ فیصلہ بدل دے یا رحم ہی کر دے مگر مصطفیٰ کاظمی نے سر خم کر دیا اور

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زریشہ کے دل کی دھڑکن رک سی گئی ماں کی جانب بمشکل نگاہ اٹھائی تو شائستہ کاظمی نے روتے ہوئے دونوں ہاتھ جوڑ دیئے

ق ق قبول ہے..!!اسکے حلق سے الفاظ پھسلے تو دانیہ سن کر لرز اٹھی

مولوی نے وہی الفاظ پھر سے دوہرائے

زریشہ کی پھنستی ڈگمگاتی آواز پھر نکلی تو دانیہ نے اپنے منہ کے آگے ہاتھ رکھ کر بڑی مشکل سے اپنی سسکیاں روکیں

مولوی نے تیسری بار پوچھا

ق--ق--قب----قبول ہے...!!زریشہ کی کپکپاتی آواز نکلی اور ساتھ ہی خاموش آنکھوں سے آنسوؤں کی ایک قطار بہہ نکلی۔

--دانیہ کی چند سسکیاں کمرے میں گونجیں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سب کے دل میں اک ہوک اٹھی۔۔۔۔ مصطفیٰ کاظمی نے بڑی ہمت کر کے رجسٹر اور پینسل زریشہ کے سامنے رکھا تھا

زریشہ نے پینسل تھامی تو ہاتھوں کی لڑکھڑاہٹ کے باعث پینسل تین بار ہاتھوں سے گری تھی اسے اپنا آپ اس وقت مردہ لگ رہا تھا

~عجب بے بسی تھی

~عجب امتحان تھا یہ

~شاید جان کنی کے مراحل تھے

~دل ٹکڑوں میں بٹا جا رہا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سب مردوں نے زریشہ کے سر پر ہاتھ رکھا مگر وہ گم صم سی بیٹھی رہی دانیہ کی سسکیاں تھم گئیں وہ حواسوں کا ساتھ چھوڑ چکی تھی اس کا بے جان جسم بیڈ پر پیچھے کی جانب گر گیا

سب اس کی جانب لپکے سوائے زریشہ کے، وہ تو خود ایک جنگ لڑ رہی تھی اک کہرام برپا ہوا تھا---بہت مشکل سے دانیہ کو پندرہ منٹ بعد ہوش میں لایا گیا

کچھ دیر کی مہلت کے بعد مولوی پھر سے بولنے لگ گیا دانیہ خاموش بیٹھی رہی شبانہ کاظمی نے بیٹی کے پاؤں پر ہاتھ لگایا تو وہ بکھر گئی

نکاح کے کلمات ادا ہوئے

اس کا دل چاہا کے بھاگ جائے مگر جھکے سر سے بس اتنا کہہ سکی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"قبول ہے"

مولوی پھر سے بولا

دانیہ نے شدت سے دعا مانگی وقت ٹھہر جائے مگر دعا قبول نہ ہوئی اور وہ پھر بولی

"قبول ہے"

مولوی تیسری بار بولا زریشہ نے آنکھیں سختی سے میچ لیں دانیہ نے پھر سے تڑپ کر دعا کی کاش میرا دل بند پڑ جائے---

مگر اس کا دل بھی دغا دے گیا اور وہ پھر بولی

"قبول ہے"

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زریشہ بوجھل آنکھوں سے دانیہ کو نکاح نامے پر دستخط کرتے دیکھ رہی تھی وہ جانتی تھی کہ وہ قیامت جھیل رہی ہے مگر وہ خود بھی ضبط کے آخری دہانے پر تھی---

سب نے ان دونوں کو ڈھیروں دعائیں دیں مگر تسلی کسی نے نہ دی سب اپنی مجبوریوں کا ذکر کر رہے تھے مگر ان کی بے بسی کا عالم شاید نظر نہ آیا تھا کسی کو یا شاید نظر انداز کیا گیا تھا

مولوی کمرے سے باہر نکلا تو وہ دونوں ایک بار پھر پھوٹ پھوٹ کر رو دیں

##

وہ دونوں بے چینی سے سٹیج پر بیٹھے تھے لمحہ لمحہ کاٹ کھانے کو دوڑ رہا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تقریباً ایک گھنٹے بعد ان دونوں کو مولوی کے ساتھ باقی گواہ بھی آتے دکھائی دیئے

---ایک امید کی کرن جاگی تھی شاید ان دونوں نے انکار کر دیا ہو

مولوی پاس آکر بیٹھا سب سے پہلے فرزام سے پوچھا گیا اسے

سب ایک خواب لگ رہا تھا ایک ایسا خواب جس سے

اس کارواں رواں لرز اٹھا تھا

کبھی کسی کو مکمل جہاں نہیں ملتا

کہیں زمین تو کہیں آسماں نہیں ملتا

بجھا سکا ہے بھلا کون وقت کے شعلے

یہ ایسی آگ ہے جس میں دھواں نہیں ملتا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تیرے جہاں میں ایسا نہیں کہ پیار نہ ہو

جہاں امید ہو اس کی وہاں نہیں ملتا

مولوی نے بولنا شروع کیا فرزام کی امید ٹوٹ گئی اس کا دل چاہا وہ وہاں سے بھاگ جائے مگر وہ ایسا نہ کر سکا

قبول ہے "فرزام کی پہلی بوجھل سی آواز موسیٰ کے کانوں میں" پڑی تو اس کا دل چاہا اپنے کانوں میں پگھلا سیسہ انڈیل لے جس سے مولوی اور فرزام کی آواز اس کی سماعتوں تک نہ پہنچ پائے

قبول ہے "فرزام کا دل چاہا وہ سب کے سامنے دھاڑیں مار مار" کر روئے مگر وہ ایسا نہ کر سکا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

موسیٰ کو فرزام کی آواز سے اپنے کانوں کے پردے پھٹتے معلوم ہو رہے تھے

قبول ہے" ایک بار پھر ماند پڑتی دھڑکن کے ساتھ فرزام بولا" تو موسیٰ کا دل یکلخت کئی حصوں میں بٹ گیا

فرزام کے نکاح نامے پر سائن کرتے ساتھ ہی سب نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے مگر فرزام اپنے ہاتھوں کی لکیریں دیکھ رہا تھا شاید اپنی قسمت سے گلہ کر رہا تھا---

موسیٰ نے اپنے ہاتھ اٹھائے تو وہ اپنے لرزتے ہاتھ بڑی نفرت سے دیکھ رہا تھا مگر وہ کوشش کے باوجود بھی اس لرزش کو ختم نہیں کر پایا تھا----

فرزام کا ضبط بس یہی تک تھا وہ صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا مرتضیٰ کاظمی نے اس کا ہاتھ تھاما مگر وہ جھٹکے سے ہاتھ چھڑاتا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سٹیج سے اتر گیا سب اس کی پشت دیکھ رہے تھے اس کے قدموں کی رفتار جتنی تیز تھی موسیٰ کے دل کے دھڑکنے کی رفتار ---اتنی ہی آہستہ

مولوی نے پھر سے بولنا شروع کر دیا موسیٰ کی آنکھوں میں زریشہ کا عکس ابھرا وہ کھو سا گیا

بولو موسیٰ...!!پاس ہی سے کسی کی آواز ابھری اور ساتھ ہی اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا گیا موسیٰ پھر بھی کچھ نہ بول پایا مرتضیٰ کاظمی کا دل مٹھی میں جکڑا گیا اس نے اٹھ کر فرمان کو پیچھے کیا اور موسیٰ کے کان میں سرگوشی کی

موسیٰ کا دل چھن سے ٹوٹ گیا

کیا مرحلہ تھا موسیٰ کو اپنی جان نکلتی معلوم ہو رہی تھی مگر جان پھر بھی نہیں جا رہی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

باہر گلی میں کھڑا اپنے آنسو رگڑتا فرزام جانتا تھا اندر اس کی چاہت کے کلمے کسی اور سے پڑھوائے جا رہے ہیں مگر وہ بے بس تھا

چاروں کی زندگیاں لمحے میں بدل گئیں تھیں دانیہ کو موسیٰ کے ساتھ رخصت کیا گیا تو اس کی آنکھ سے ایک آنسو نہ نکلا شاید وہ رو رو کر پہلے ہی خود کو پتھر کا کر چکی تھی فرزام لوٹ کر گھر نہ آیا تھا اور نہ ہی دانیہ نے انتظار کیا تھا زریشہ کی بھی ہمت نہیں ہوئی تھی کہ رخصت ہوتی دانیہ کو گلے لگا سکے، مگر گھر کہ باقی سب ٹوٹ کر روئے تھے دانیہ کی رخصتی پر، مگر دانیہ کو ۔۔۔۔۔فرق نہیں پڑتا تھا اب

##

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ کوئی سجی سنوری سنگ مرمر کی مورت ہی تو لگ رہی تھی جس جانب اسے گھسیٹا جا رہا تھا وہ اسی جانب کسی کٹ پتلی کی طرح گھسٹتی چلی جاتی

کل رات مہندی کے دوران ہنگامے کی وجہ سے کسی کے حلق سے کچھ نہیں اترا تھا اور پھر صبح ان کی زندگی کے پہیے کا یوں اچانک مخالف سمت میں گھوم جانا ایسا عمل تھا جس سے کسی کو کھانے پینے کا ہوش رہا ہی نہیں تھا اور اس کے بعد مسلسل رونے کی وجہ سے دانیہ کی حالت غیر ہونے لگی تھی

موسیٰ کی چچی نازیہ کاظمی نے کوئی بھی رسم نہ کرنے کا کہا جس کی بات کو سب نے ٹھیک سمجھا اور اسی لیے بغیر کوئی رسم کیے دانیہ کو لا کر کمرے میں بٹھا دیا گیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کچھ دیر تک وہ یونہی بیٹھی رہی پھر اس کے دل میں اک درد سا جگا تو وہ رونے لگ گئی پھوٹ پھوٹ کر---کچھ دیر بعد اس کی اپنی سسکیاں کمرے میں گونجیں تو وہ خاموش ہو گئی شاید اپنے اندر اٹھتے طوفان سے خوفزدہ ہو گئی تھی وہ---اس کا دل مر جانے کا چاہ رہا تھا---

پھر نجانے کیا ہوا---اس نے دونوں ہاتھوں سے سختی سے اپنے رخسار رگڑے اور بستر سے اتر گئی

ایک خونخوار نگاہ اس نے کمرے کے اطراف میں ڈالی اسے وہ سجا سنورا کمرہ کاٹ کھانے کو دوڑ رہا تھا اس کا دل چاہ رہا تھا کمرے سمیت خود کو آگ لگا دے---

اس نے بیڈ کے گرد لگی پھولوں کی کلیاں کھینچ کر زمین بوس کر دیں، بیڈ شیٹ کھینچ کر زمین پر دے ماری تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور پھر جیسے تیسے پنیں اکھاڑ کر ڈوپٹہ نوچ کر بیڈ پر پٹخا تھا وہ ایک ایک کر کے سارا ہار سنگھار اجاڑتی گئی زیورات بڑی بے دردی سے اتارے گئے تھے اس پر تو اک جنون سا طاری تھا سب ملیامیٹ کر دینے کا---رونے کی وجہ سے میک اپ تو پہلے ہی بہہ چکا تھا بس اثرات باقی تھے

اور پھر وہ وہی صوفے کی سیٹ پر سر ٹکا کر فرش پر بیٹھ گئی آنکھوں میں مسلسل رونے کے باعث مرچیں لگ رہی تھیں مگر وہ پھر بھی رو رہی تھی اور پھر آہستہ آہستہ اس نے آنکھیں بند کیں تو آنسو تھمتے چلے گئے مگر ہلکی ہلکی سسکیاں اسکی پھر بھی وقفے وقفے سے جاری تھیں پورا وجود ہولے ہولے لرز رہا تھا

##

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسے مہمانوں کا خیال کرتے ہوئے فرزام کے کمرے میں بٹھا دیا گیا تھا اور وہ بھی چپ چاپ سب مانے جا رہی تھی شاید ----مزاحمت کی بھی اب ہمت نہیں بچی تھی اس میں

فرزام کے کمرے میں چند چیزوں کا بھی اضافہ کر دیا گیا تھا جیسے کہ سنگل بیڈ کی جگہ ڈبل بیڈ آ چکا تھا دو کرسیوں کی جگہ ایک مکمل صوفہ سیٹ نے لے لی تھی اور الماری میں فرزام کے کپڑوں کے ساتھ ساتھ چند زریشہ کے نئے جوڑوں کا بھی اضافہ ہو چکا تھا یہ جوڑے اسے میکے کی طرف سے بری میں دیئے جانے تھے

بیڈ اور صوفہ تو دانیہ اور زریشہ کے کمرے سے اٹھا کر فرزام کے کمرے میں رکھا گیا تھا اور فرزام کے کمرے والا سنگل بیڈ اور کرسیاں اس کمرے میں رکھ دیئے گئے تھے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ نڈھال سی بیڈ پر بیٹھی تھی سوچنے سمجھنے کی ساری صلاحیتیں مفلوج ہو چکیں تھیں

اب تک اس کے آنسو بھی خشک ہو چکے تھے وقت کا کام گزرنا ہے سو وہ گزر رہا تھا رشتہ دار اور باقی مہمان بھی آہستہ آہستہ رخصت ہونے لگے تھے سوائے چند گنے چنے مہمانوں کے کوئی بھی نہیں رکا تھا

وہ گم صم سی بیٹھی رہی نجانے کتنی دیر---زریشہ کو لگا جیسے اس کے اندر شدید گھٹن پیدا ہوتی جا رہی ہے وہ اپنے اعصاب بحال رکھنا چاہتی تھی مگر یہ شدت پسند سوچ اس کے جذبات پر حاوی ہو رہی تھی "وہ کیوں کمزور لمحوں کا شکار ہو کے اس شادی پر آمادہ ہو گئی تھی وہ انکار کیوں نہیں کر پائی تھی...!!" اسے اپنی شکست وحشت زدہ کر رہی تھی ایک دم جی چاہا کہ ہر چیز الٹ پلٹ دے مگر وہ بڑی مشکل سے خود پر قابو کر پائی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آج سے پہلے وہ جب بھی اس کمرے میں قدم رکھتی تھی تو وہ کمرہ اس کے لیے خاص ہوتا تھا کیونکہ وہ ٹیڈی بیئر کا کمرہ تھا مگر آج وہ اس کے لیے کسی زندان جیسا تھا جس میں اس کی سانس رفتہ رفتہ دبنے لگی تھی---اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ فرزام کا سامنا کرنے سے پہلے وہ اپنے آپ کو جلا کر --- بھسم کر ڈالے

سر تھا کہ درد سے پھٹا جا رہا تھا اس نے ایک نظر گھڑی پر ڈالی جہاں رات کے گیارہ بج چکے تھے اور پھر زریشہ غائب دماغی سے لہنگا سمبھالتی اٹھی اور کمرے سے نکل کر اس کمرے میں آ گئی جو پہلے دانیہ اور اس کا کمرہ ہوا کرتا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لہنگا اس وقت اسے ٹوٹے کانچ کا بنا معلوم ہو رہا تھا جو اس کے جسم کو بہت تکلیف پہنچا رہا تھا---زریشہ جلد از جلد اس تکلیف سے آزاد ہونا چاہتی تھی---

وہ ایک ہلکا سا پرانا لان کا سوٹ نکال کر واشروم میں گئی اور کپڑے بدل کر آئی زیور اتار کر وہی بیڈ پر پھینک دیا اور لہنگا بھی وہی پھینک کر لیٹ گئی

مگر نیند کوسوں دور تھی بھوکے رہنے کی وجہ سے اس کا جسم کافی کمزور ہو گیا تھا چلنا بھی مشکل تھا مگر پھر بھی کچھ حلق سے اتارنے کا جی نہیں چاہ رہا تھا---

زریشہ کو اس بیڈ میں سے فرزام کی خوشبو آ رہی تھی شاید اس کی وجہ یہ تھی کہ بیڈ کی چادر وہی پہلے والی تھی اور فرزام کے لیٹنے کی وجہ سے شاید اس کی خوشبو اس چادر میں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سما گئی تھی مگر جیسے زریشہ کا فرزام سے رشتہ بدلا تھا ویسے ہی اس کی پسند بھی بدل چکی تھی اور یہ خوشبو کبھی اسے بہت اچھی لگتی تھی اک پہچان کا رشتہ تھا مگر آج یہ خوشبو زریشہ کی ---سانس روک رہی تھی

کمرے میں اب صوفہ بھی موجود نہیں تھا جس پر وہ سو سکتی اس لیے بیڈ شیٹ اتار کر وہ پھر وہی لیٹ گئی

نجانے دانی کیسے مانی ہو گی اس شادی کے لیے؟ اور موسیٰ---اس نے ایک بار بھی مجھ سے بات کرنے کی سچائی جاننے کی کوشش کیوں نہیں کی؟ کیا یہی تھی محبت اس کی؟ کیا اتنا ہی اعتبار تھا اسے مجھ پر...؟؟ اور فیضی---وہ کیسے مان گیا اتنی جلدی؟ وہ تو کسی کے احسانات تلے دبا نہیں تھا تو پھر وہ کیسے اتنی آسانی سے راضی ہو گیا؟ اس نے یہ سب روکنے کی کوشش کیوں نہیں کی....؟"

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بیڈ پر پھر سے لیٹتے ہی زریشہ کو انگنت سوچوں نے پھر سے دبوچ لیا اسے اپنے دماغ کی شریانیں پھٹتی معلوم ہو رہی تھیں

مصطفیٰ ##########################

کاظمی کے ساتھ ساتھ مرتضیٰ کاظمی، شائستہ کاظمی، رضوانہ کاظمی اور شبانہ کاظمی سبھی جاگ رہے تھے مگر تھکن سے نڈھال فرحام اور فہام سو چکے تھے

فرزام ابھی تک گھر نہیں لوٹا تھا سب پریشان تھے فون وہ گھر چھوڑ گیا تھا چند ایک جو مہمان رکے تھے وہ بھی اب تک سو چکے تھے مگر فرزام کا ابھی تک کچھ اتا پتا نہیں تھا

فرزام رات بارہ بجے تک تو ایک پارک میں بیٹھا رہا مگر بارہ بجے کہ بعد اسے پارک سے نکلنا پڑا کیونکہ پارک کا گیٹ ساڑھے بارہ بجے تک بند کر دیا جاتا تھا اس کے بعد وہ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سڑکوں پر کتنی ہی دیر مارا مارا پھرتا رہا وہ اپنے ساتھ کھیلے گئے قسمت کے اس کھیل سے لمحے میں ٹوٹ سا گیا تھا

وہ تقریباً رات ایک بجے گھر لوٹا تھا

اسے دیکھ کر جہاں سب نے شکر کا کلمہ پڑھا وہی اس کا دماغ اپنے باپ کو دیکھ کر ایک بار پھر گھوم کر رہ گیا وہ ایک غصیلی نگاہ سب پر ڈال کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا جبکہ اس کی ماں اور خالہ پیچھے سے مسلسل آوازیں دیتیں رہ گئیں

دروازہ بند کر کے وہ بیڈ پر ڈھے سا گیا ایک بار پھر اس پر تلخ سوچیں حاوی ہو چکی تھیں آنکھوں پر بازو رکھ کر وہ پھر سے رونے لگ گیا اس کے آنسو کنپٹیوں سے ہوتے ہوئے تکیے میں جذب ہو رہے تھے

##

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

موسیٰ کے ننھیال میں سے ایک فرمان ہی تھا اور ددھیال میں سب کے ساتھ اس کی ماں نے کبھی اتنی بنائی ہی نہیں تھی اس لیے سارے مہمان رات کو ہی چلے گئے تھے سوائے ولی اسکی بیوی، اعجاز کاظمی، راحیلہ کاظمی، نبیلہ کاظمی، نازیہ کاظمی، شافع اور رافع کے--- یہ سب بھی موسیٰ کے اچھے رویے کا نتیجہ تھا جو یہ چند لوگ ایک رات کے لیے رکے تھے

مگر ان چند لوگوں کو بھی ایک رات برداشت کرنا رخسانہ ریاض اور معصومہ کے لیے خاصا مشکل کام تھا

ولیمے کی تقریب تو رات ہی مصطفیٰ کاظمی نے کینسل کر دی تھی اور تمام مہمانوں سے معذرت بھی کر لی تھی اور موسیٰ نے بھی سب مہمانوں کو فون پر ولیمے کی تقریب نہ ہونے کا بتا دیا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرمان تورات ہی گھر چلا گیا تھا باقی اعجاز کاظمی، شافع، رافع، ولی اور موسیٰ سب ڈرائنگ روم میں سوئے تھے موسیٰ کی ہمت ہی نہیں ہوئی تھی رات کمرے میں جانے کی اور نہ ہی کسی نے اسے ایسا کرنے پر کچھ کہا تھا کیونکہ سب ہی جانتے تھے اس رشتے کی نوعیت اور موجودہ حالات---

##

بھابھی آپ یہ ناشتہ کس کا لے کر جا رہی ہیں..؟ موسیٰ نے اپنے کمرے کی جانب جاتی امینہ (ولی کی بیوی) کے ہاتھ میں کھانے کی ٹرے دیکھ کر پوچھا

دانی کا ناشتہ لے کر جا رہی ہوں..!! ایک نظر موسیٰ پر ڈال کر امینہ نے سرد سے لہجے میں کہا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لائیں مجھے دیں میں لے جاتا ہوں..!!موسیٰ نے کچھ سوچ کر کہا تو

امینہ نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ ٹرے موسیٰ کو تھمادی

موسیٰ لب بھینچ کر خود کو کمپوز کرتا ہوا اپنے کمرے کی جانب بڑھا

کمرے کا دروازہ نیم وا تھا موسیٰ دروازہ دھکیل کر اندر داخل ہوا مگر

پھر اسے کمرے کی حالت دیکھ کر ایک جھٹکا سا لگا تھا

کمرے میں بکھری آرٹیفشل پھولوں کی لڑیاں، بکھرے پھولوں کی

پتیاں، جگہ جگہ پڑا زیور، کمرے کے درمیان پڑی بیڈ کی

---چادر اور سب سے بڑھ کر اجڑے سے حلیے میں موجود دانیہ

وہ صوفے کی سیٹ پر سر ٹکائے ہوئے سو رہی تھی خاصا ہے ترتیب

---انداز تھا، بکھرا ہوا حلیہ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دانی....!!دانی...!!ایک سرد آہ کھینچ کر موسیٰ نے دانیہ کے پاس کھڑے ہو کر اونچی آواز سے پکارا مگر وہ ہلی تک نہیں موسیٰ نے پھر کئی بار پکارا مگر فائدہ نہ ہوا

تو مجبوراً موسیٰ نے جھک کر اس کے کندھے کو ہلایا

دانیہ تھوڑا سا کسمسائی

رات سے ہی وہ بخار میں تپ رہی تھی مگر کسی نے اگر کمرے میں قدم رکھا ہوتا تو اس کی حالت معلوم ہوتی وہ رات سے ہی فرش پر بیٹھی صوفے کی سیٹ پر سر رکھے ہوئے نیم بے ہوشی کی حالت میں تھی

اٹھو ناشتہ کر لو دانی..!!دانیہ کو ہلتے جلتے دیکھ کر موسیٰ فوراً سیدھا ہوتے ہوئے بولا تو دانیہ نے جھٹ سے آنکھیں کھول کر موسیٰ کی جانب پریشان نظروں سے دیکھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

موسیٰ کو اس کی حالت دیکھ کر افسوس ہوا اس کے ماتھے پر لگی بندی جو شاید رات اتارنا وہ بھول گئی تھی اب سر کے ایک جانب لٹک رہی تھی آنکھیں اس کی رونے کے باعث سرخ انگارہ ہو چکیں تھیں کاجل سارا پھیل چکا تھا

ناشتہ..!!موسیٰ نے نگاہیں چرا کر ٹرے دانیہ کے قریب کی کچھ پل لگے تھے دانیہ کو کانٹوں بھرے حال میں واپس لوٹنے میں---

آپ کیوں آئے ہیں یہاں؟جائیں یہاں سے...!!دانیہ تنفر سے بولی تھی مگر بخار اور بھوک کی وجہ سے آواز کافی کم نکل رہی تھی

ناشتہ لے کر آیا ہوں..!!سپاٹ لہجے میں جواب دیا گیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں کرنا مجھے ناشتہ چلیں جائیں آپ یہاں سے...!!دانیہ بمشکل کھڑے ہوتے ہوئے یکدم غصے سے چیخی وہ بخار کی وجہ سے تیز تیز سانسیں لے رہی تھی

ناشتہ کرو چپ چاپ...!!موسیٰ اس کی حالت سمجھ کر پھر نرمی سے بولا مگر الفاظ پھر بھی خاصے سخت تھے

کھانا نہیں کرنا تو مطلب نہیں کرنا ایک بار کی بات سمجھ نہیں آتی آپ کو...!!وہ یکدم بپھری تھی اس کے وجود سے بخار کی وجہ سے حرارت نکل رہی تھی

دانی----ناشتہ...!!موسیٰ کے رویے میں سختی آئی

زہر لا دیں آپ مجھے اس کھانے کی جگہ تو احسان مانوں گی میں آپ کا...!!دانیہ کاٹ دار لہجے میں بولی اور ساتھ ہی اپنے سر کے ایک طرف جھولتی بندی کو نوچ کر دور پھینک دیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ ناشتہ کرو پھر زہر کا بھی بندوبست کر لیتے ہیں..!!موسیٰ نے کہتے ساتھ ایک بار پھر ٹرے دانیہ کی جانب بڑھائی

دانیہ نے ایک قہر آلود نگاہ موسیٰ پر ڈالی اور پھر ہاتھ غصے سے ٹرے کو مارا جس سے کھانے کی ٹرے موسیٰ کے ہاتھ سے دور جا گری اور ساتھ ہی سارا کھانا فرش پر بکھر گیا---

کھانا ں نہیں کرنا ناشتہ....!!مت ستاؤ مجھے سب...!!چھوڑ دو میرے حال پر مجھے...!!رحم کرو مجھ پر...!!وہ کرب سے چلا اٹھی تھی اس کا دل سوچ سوچ کر بند پڑنے لگا تھا اسے اپنے اعصاب پر قابو ہی نہیں رہا تھا---

یہ کیا حرکت کی تم نے؟عقل نام کی بھی کوئی چیز ہے تم میں یا نہیں..!!موسیٰ اس کی اس حرکت پر سلگ کر رہ گیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں ہے عقل ساری عقل آپ سب میں ہے میں تو بس قربانی کا بکرا بنائی---!!دانیہ کے لہجے میں ٹوٹی کرچیوں کی چبھن تھی

میرا پیسہ اتنا حرام کا نہیں ہے،خون پسینے کی کمائی سے آتی ہے گھر میں یہ روٹی!!اس طرح میں تمہیں رزق ضائع کرنے کی قطعی اجازت نہیں---!!وہ بھی تو بکھرا پڑا تھا خود کو سمبھالنے کی نجانے وہ کیسے کوشش کر رہا تھا اس کا دل بھی سب کچھ تباہ و برباد کرنے کا چاہ رہا تھا اوپر سے دانیہ کا رویہ مزید اس کے زخم کرید گیا تھا

موسیٰ کیا ہوا..؟اور یہ کمرے کی حالت---!!موسیٰ اور دانیہ کی آواز سن کر نازیہ کاظمی کمرے میں داخل ہوئی مگر کمرے کی اور دانیہ کی حالت دیکھ کر لمحے کو تو وہ بھی ششدر رہ گئی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

---مگر سب کو شاید دانیہ کے اسی رویے کی امید پہلے سے ہی تھی

کچھ نہیں ہوا بس اس لڑکی کا دماغ خراب ہے...!!موسیٰ نے کھا
جانے والی نظر دانیہ پر ڈالی تھی

میرا دماغ نہیں----قسمت خراب ہے میری...!!دانیہ
کے آنسو ایک بار پھر بہہ نکلے تھے اس کا بھیگا بھیگا لہجہ
اس کے دکھ کی داستان بخوبی بیان کر رہا تھا

موسیٰ تم جا کر فریش ہو جاؤ دانی کو میں سمبھال لیتی ہوں...!!
موسیٰ کو غصے سے لال سرخ پڑتا دیکھ کر نازیہ کاظمی نے کہا تو موسیٰ سر
اثبات میں ہلاتا ہوا الماری کی جانب بڑھا اور اپنے لیے
ایک سفید رنگ کا سوٹ نکال کر واشروم کی جانب بڑھ گیا

نہا کر وہ واشروم سے نکلا تو نازیہ کاظمی کے ساتھ ساتھ راحیلہ
کاظمی، نبیلہ کاظمی اور معصومہ بھی کمرے میں موجود تھیں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کمرے میں سارا بکھرا سامان پھر سے ٹھیک کر دیا گیا تھا بیڈ کے اطراف لٹکتی چند ایک ٹوٹی پھولوں کی لڑیاں بھی اتار دی گئیں تھیں دانیہ بیڈ پر نیم دراز تھی نبیلہ کاظمی اس کے پاس بیٹھی اس کے منہ میں حلوہ پوری کے چھوٹے چھوٹے نوالے بنا کر ڈال رہی تھی

موسیٰ میرے ساتھ آؤ..!!راحیلہ کاظمی نے موسیٰ کو واشروم سے نکلتے دیکھ کر آہستگی سے کہا تو وہ خاموشی سے راحیلہ کاظمی کے پیچھے چل پڑا

راحیلہ کاظمی کی بات سن کر دانیہ اور معصومہ دونوں نے موسیٰ کی جانب دیکھا تھا اور تاثرات دونوں کے ہی بگڑے تھے

جی پھوپھو..!! کمرے سے نکلتے ہی موسیٰ نے کہا تو راحیلہ کاظمی رک گئی

بیٹا تم جانتے ہو یہ جو کچھ بھی ہوا ایسا کوئی بھی نہیں چاہتا تھا مگر اب جو ہو گیا اسے قسمت کا لکھا مان لو...!!راحیلہ کاظمی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بہت دھیمی آواز میں بات کر رہی تھی جسے کمرے میں موجود معصومہ بہت کان لگانے کے باوجود بھی نہیں سن پا رہی تھی

مان تو چکا ہوں اور کیسے مانوں...!!موسیٰ بے زاری سے بولا

اچھی بات ہے جو مان چکے ہو!!مگر بیٹا دانی اب تمہاری بیوی ہے!! اس کا خیال تمہیں رکھنا ہے!!وہ ابھی بچی ہے اور ایک حادثے سے گزری ہے اسے کچھ وقت لگے گا سمبھلنے میں...!!تم اس سے اچھے سے بات کرو گے تو وہ آہستہ آہستہ ٹھیک ہو جائے گی..!!راحیلہ کاظمی بہت نرمی سے سمجھا رہی تھی

لفظ "بیوی" سن کر موسیٰ کے دل کے ٹکڑے ہی ہو گئے تھے جو اس کے ساتھ ہوا تھا ایسا تو کبھی اس نے سوچا تک نہیں تھا

اگر آج دانیہ کی جگہ زریشہ اس کی بیوی ہوتی تو کتنا اچھا ہوتا..!!"""

موسیٰ یہ سوچ کر ہی تڑپ اٹھا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کئی لمحے کی خاموشی کے بعد موسیٰ بولنے لائق الفاظ تلاش کر پایا تھا

جی جانتا ہوں کوشش کروں گا کہ اس کے ساتھ کوئی زیادتی نہ ہو-

---میں بھی جانتا ہوں میری طرح وہ بھی بے قصور ہے کسی کی

بے وفائی کا شکار ہوئی ہے---!!موسیٰ کے لہجے میں موجود دکھ،

تکلیف، کرب راحیلہ کاظمی فوراً محسوس کر گئی

راحیلہ کاظمی ابھی فرزام اور زریشہ کے حق میں بات کر کے یا انکی

سچائی کی گواہی دے کر موسیٰ کو بھڑکانا نہیں چاہتی تھی اس لیے

اس نے فوراً بات کا رخ بدل دیا

اسے بہت تیز بخار ہے...!!راحیلہ کاظمی نے جان بوجھ کر موسیٰ کی

بات کاٹ کر افسردگی سے کہا

ہوں میں کسی ڈاکٹر کو بلا کر لاتا ہوں..!!موسیٰ کہہ کر موٹر-سائیکل کی

چابی پکڑتا گھر سے نکل گیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

##

صبح کے بارہ بج چکے تھے مگر وہ دونوں ابھی تک کمروں میں قید تھے رات رکے مہمان بھی جا چکے تھے

سب باری باری آکر دونوں بند دروازوں پر نجانے کتنی بار دستک دے چکے تھے مگر دونوں کمروں میں چھایا گہرا سکوت تو ٹوٹنے میں ہی نہیں آرہا تھا

آخر کار تھک ہار کر فرحام اور فہام کو مصطفیٰ کاظمی نے بہت کچھ سمجھا کر بھیجا

فیمی ڈر لگ رہا ہے کہیں وہ دونوں ہمیں غصے میں کچا نا چبا جائیں...!!فرحام نے بند دروازوں پر ایک نگاہ ڈال کر آہستہ سے کہا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آپی کا تو پتا نہیں پر میرا بھائی ضرور بھوکا شیر بنا ہوا ہو گا..!!فہام نے فرزام کے کمرے کے بند دروازے کی جانب دیکھ کر ٹھنڈی آہ بھری

ٹھیک ہے پھر تم اپنے بھائی کے پاس جاؤ میں آپی کے پاس جاتا ہوں اور دعا کرنا کہ کہیں غصے میں آپی میرا خون نا پی جائے...!!فرحام نے غمگین شکل بناتے ہوئے کہا پھر ان دونوں نے ایک دوسرے کو گلے لگایا اور حوصلہ دیا

پھر دونوں نے گہرا سانس کھینچ کر دروازے پر دستک دی اور پھر دستک دیتے ہی چلے گئے

آخر کمروں کے اندر بھی انسان ہی تھے کب تک برداشت کرتے آخر کار غصے سے دونوں دروازے ایک ساتھ کھلے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرحام اور فہام نے گلے میں اٹکا تھوک نگلا وہ جانتے تھے جن

---کے پاس وہ جا رہے ہیں ان کا رویہ کیسا ہو گا

زریشہ اور فرزام کی نگاہ ایک دوسرے کی جانب اٹھی تو وہ

دونوں ہی نگاہ پھیر گئے اندر کوئی ٹوٹا ٹکڑا چبھا تھا

زریشہ دو ہی دن میں کملا کر رہ گئی چہرے پر زردی چھا چکی تھی

---مہندی کے علاوہ وہ کہیں سے نئی نویلی دولہن نہیں لگ رہی تھی

فرزام کے بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے آنکھوں کے ڈورے بھی

سرخ ہو چکے تھے اور وہ اب بھی شیروانی پہنے ہوئے تھا جبکہ

---شیروانی کے بازو موڑ کر کہنیوں سے اوپر تک پہنچائے ہوئے تھے

دروازہ کھلتے ساتھ ہی فرحام اور فہام نے موقع غنیمت جانا اور

کمروں میں داخل ہو گئے

##

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیوں آئے ہو یہاں؟ کیا یہ دیکھنے آئے ہو کہ میں زندہ ہوں یا مر گیا ہوں---تو بتا دو اپنے باپ کو اور انکی بھانجی کو کہ انہیں ابھی اور بھی جھیلنا پڑے گا مجھے...!!فرزام کمرے میں آتے فہام کو دیکھ کر غصے اور دکھ سے پھٹ پڑا تھا اس کے دل میں غم و اضطراب دوبارہ کروٹیں لینے لگا

فیضی ایسے تو نہیں کہو ناں...!!فہام نے اداسی سے کہا

جاؤ یہاں سے دماغ خراب مت کرو میرا...!!ورنہ کچھ غلط کر بیٹھوں گا میں..!!اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھام کر فرزام پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہتا صوفے پر بیٹھ گیا

یار میرا کیا قصور ہے..؟فہام بھی فرزام والے صوفے پر بیٹھا مگر درمیان میں فاصلہ رکھنا نہیں بھولا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کسی کا کوئی قصور نہیں ہے میرا ہی قصور ہے جو میں اس گھر میں پیدا ہو گیا ہوں....!!فرزام کے ماتھے پر شکنیں مزید گہری ہوئیں

یار قصور کسی کا نہیں شاید یہی ہونا لکھا تھا...!!فہام ایک سرد آہ خارج کرتے ہوئے بولا تو فرزام نے اسے تاسف سے دیکھا

لکھا تھا...؟کیا لکھا تھا...؟یہ سب..؟ایسا کبھی نہیں ہوتا اگر ابو نے وہ دھمکی نہیں دی ہوتی..!!فرزام کی آنکھوں میں غصہ ہچکولے کھانے لگا تھا

اس بات پر تو مجھے بھی غصہ ہے مگر اب کیا کر سکتے ہیں آخر ڈان باپ ہے اپنا...!!فہام سرد سے لہجے میں بولا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور یہ سب ان کی چہیتی بھانجی کی وجہ سے ہوا ہے...!!زریشہ کے ذکر پر فرزام کا سخت لہجہ دیکھ کر فہام کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا تھا

ان کا کیا قصور..؟کچھ دیر کی بے یقینی کے بعد فہام نے پوچھا

وہ آسانی سے ابو کو منا سکتی تھیں...!!ابو تو ان کی کوئی بات نہیں ٹالتے!!اگر ایک بھی ابو کے سامنے آنسو بہایا ہوتا تو وہ پگھل جاتے اور پھر یہ سب کبھی نہ ہوا ہوتا-----میری دانی کے ساتھ شادی ہو جاتی....!!مگر وہ تو ٹھہری فرمانبردار سب کی...!! ابو نے کہا ہو گا اور انہوں نے جی ماموں کہہ کر فوراً بات مان لی ہو گی--- -مجھے اب بھی یقین نہیں آرہا انہوں نے میرے ساتھ ایسا کیا..!!فرزام کی آواز بھرا گئی لہجہ بکھرنے لگا تھا آنکھیں نم ہو گئی تھیں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ دکھ سے بولتا جا رہا تھا اور فہام آنکھیں مسلہ، کھولے حیرت سے اس کی باتیں سن رہا تھا اسے اب اپنے کانوں پر واقعی یقین نہیں آیا تھا مگر ابھی اس کا یقین کرنا نہ کرنا اتنا ضروری نہیں تھا اس کا اصل کام تو کچھ اور تھا----

انہوں نے بھی کہا ہی ہو گا...!!اچھا چھوڑو جو ہو گیا سو ہو گیا...!!تم کچھ کھا لو تم نے----!!فہام جلدی سے اپنے اصل مقصد کی جانب آیا

کچھ نہیں کھانا جاؤ...!!فرزام کا لہجہ چٹان جیسا سخت تھا اس کا دماغ گھوم پھر کر دانیہ کی طرف جا رہا تھا

!! پھر ٹھہر گئی پلکوں پہ نمی

!! پھر دل نے کہا اِک تیری کمی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تمہاری وجہ سے امی بھی بھوکی ہیں اور میں بھی...!!ہم نے بھی کچھ نہیں کھایا...!!فہام نے رونے والا منہ بنایا تھا اور فرزام نے اسے سر تا پیر گھورا

تم....بھوکے....ہو...؟فرزام نے حیرت سے الفاظ کھینچ کھینچ کر ادا کیے

فرزام کے لیے فہام کے سفید جھوٹ پر یقین کرنا آسان نہیں تھا مگر یہ تو وہ بھی نہیں جانتا تھا کہ فرحام اور فہام تو صبح سے دوبار کھانا کھا چکے تھے---

اور نہیں تو کیا...!!بھائی بھوکا ہو تو میرے حلق سے نوالا کیسے اتر سکتا ہے بھلا...!!فہام مزید افسردہ ہوا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرزام کو جہاں فہام اور رضوانہ کاظمی کے بھوکے ہونے پر افسوس ہوا تھا وہی کھانے کے ذکر پر اس کی بھوک بھی انگڑائیاں لینے لگی تھی آخر وہ تھا بھی تو دو دن سے بھوکا---

ہوں...!!ٹھیک ہے یہی لے آؤ...!!فرزام نے آہستہ سے کہا

فہام نے زرا سا خوش ہو کر اسے گلے لگانا چاہا مگر فرزام کے تیور دیکھ کر وہ اپنا ارادہ ترک کرتا کمرے سے باہر جانے لگا

اور سنو امی کا اور اپنا بھی کھانا ساتھ ہی لے آنا اور امی کو بھی بلا لانا مل کر کھائیں گے...!!فرزام نے کمرے سے نکلتے فہام سے کہا

جس پر وہ اثبات میں سر ہلاتا کمرے سے نکل گیا

جبکہ فرزام ایک نظر خود پر ڈال کر واشروم چلا گیا ابھی اس میں اتنی قوت بھی نہیں تھی کہ وہ شیروانی بدل پاتا اس لیے اس نے یہ ارادہ سوچنے کے بعد فوراً ملتوی کر دیا---

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

##

زریشہ دروازہ کھول کر کرسی پر آ بیٹھی اور فرحام بھی اس کے پاس دوسری کرسی پر بیٹھ گیا

زریشہ فرحام کو دیکھ کر پھر رو پڑی اندر لگے گھاؤ کی چبھن اسے مارے جا رہی تھی

فرحام اسے روتا دیکھ کر خود بھی دکھی ہو گیا گزشتہ دو روز سے قبل ---اس نے زریشہ کو کبھی اس طرح روتے نہیں دیکھا تھا

کچھ دیر بعد جب اس کا رو رو جی بھرا تو وہ خود ہی چپ کر گئی

آپی کھانا کھا لیں...!!فرحام نے زریشہ کا ہاتھ تھام کر نرمی سے کہا تو زریشہ نے ایک نگاہ اس پر ڈالی اور پھر فوراً ہاتھ کھینچ لیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جاؤ یہاں سے....!!پہلے اس گھر کے دیئے ہوئے احسانات مجھ پر میری روح پر حد سے زیادہ بھاری پڑے ہیں...!!اب مزید لوں گی تو مر جاؤں گی!!زریشہ کرب سے بولی تھی

آپی احسان کیسا؟ آپ ہماری بہن ہیں یہ آپ کا گھر ہے..!!

فرحام اداسی سے گویا ہوا

نہیں میرا کوئی گھر نہیں ہے!!اس گھر والوں نے تو پناہ دے رکھی ہے مجھے اور میری ماں کو!!بہت بڑا احسان کیا ہے اس گھر والوں نے!!اوپر سے مجھے پڑھایا لکھایا اچھا کھانا دیا سب کا احسان ہے مجھ پر، ورنہ پڑے ہوتے میں اور امی کسی خیراتی ادارے میں....!!زریشہ چبھتے لہجے میں بول رہی تھی عجب ٹوٹا ٹوٹا سا لہجہ تھا اس کے ذہن میں مصطفیٰ کاظمی کے الفاظ پھر سے گردش کرنے لگے تھے اس کے زخم پھر سے تکلیف دہ بن گئے تھے اس کا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

--بھیگا بھیگا لہجہ فرحام کے دل کو مٹھی میں جکڑ گیا تھا

آپی کوئی احسان ویسان نہیں کیا!! آپ کیوں ایسا بول رہی ہیں سب آپ سے اتنا پیار کرتے ہیں...!!فرحام کو زریشہ کی باتوں سے تکلیف پہنچ رہی تھی

کسی نے اچھا نہیں کیا میرے ساتھ...!!موسیٰ کی ماں نے پورے خاندان کے سامنے میری عزت کی دھجیاں بکھیر دیں، موسیٰ نے بے اعتباری کی انتہا کر دی بغیر صفائی مانگے مجھے غلط سمجھ کر دانی سے شادی کر لی، ماموں نے اپنے احسانات کا بدلا مجھ سے یوں لیا ہے کہ شرم سے میرا سر نہیں اٹھ پا رہا---اذیت ہوتی ہے اپنے اور فیضی کے رشتے کا سوچ کر بھی اور---فیضی---اس نے بھی میری محبت اور خلوص کا مجھے یہ صلہ دیا، میں احسانات کی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گٹھری میں بندھی تھی مگر وہ تو آزاد تھا وہ تو انکار کر سکتا تھا

ناں...!!زریشہ کے الفاظ سے اس کی اذیت واضح چھلک رہی تھی لہجے سے درد کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا تھا غم کی شدت سے اسے اپنا دل چاک ہوتا معلوم ہو رہا تھا

!! ایک اُلجھی سی ڈور ہے یہ حیات

!!!!.....ہاتھ جس کا سرا نہیں لگتا

!!.....روز مر مر کے یوں میرا جینا

!!!.....کیا تمہیں معجزہ نہیں لگتا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آپی باقی سب نے مانا آپ کے ساتھ غلط کیا!!مگر میں---

میں نے کیا غلط کیا آپ کے ساتھ دو دن سے بھوکا پیاسا

دکھی سا بیٹھا ہوں...!!فرحام حقیقتاً رنجیدہ تھا

تم کس خوشی میں بھوکے ہو...؟زریشہ نے آنکھوں میں آئے آنسو

صاف کر کے آئی برو اچکاتے ہوئے جانچنے والے انداز میں پوچھا

ظاہر ہے جب آپ بھوکی ہیں تو میں کیسے کچھ کھا سکتا ہوں

میری تو بھوک ہی مر گئی ہے لگتا ہے میں بھی بھوکا ہی

مروں گا...!!فرحام انتہائی افسردگی سے بولا تو زریشہ کو اس

کی بات سن کر اچھا خاصا افسوس ہوا

فضول نہیں بولو اور جا کر کچھ کھاؤ...!!زریشہ نے خفگی سے ڈپٹا

آپ کھائیں گی تو میں بھی کھا لوں گا...!!فرحام نے مزید

منہ لٹکا لیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا جاؤ لے آؤ اپنا اور میرا کھانا...!!زریشہ نے سر جھکا کر کہا تو فرحام ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کمرے سے نکل گیا

جو بھی ہوا تھا روح کو چھلنی کر دینے والا تھا یا اس سے بھی کہیں درجے زیادہ---مگر ایسے بھوکے پیٹ بھی کب تک رہا جا سکتا تھا آنسو بہانے کے لیے بھی تو قوت کی ضرورت ہوتی ہے اور اس کے لیے ---کھانا بھی بہت ضروری ہے

##

ڈاکٹر دوا دے کر جا چکا تھا امینہ نے دانیہ کو دوا کھلا کر سلا دیا تھا مصطفیٰ کاظمی اور شبانہ کاظمی دانیہ کو لینے آئے تھے مگر ایک تو اسے بخار تھا دوسرا وہ سو رہی تھی اس لیے راحیلہ کاظمی نے دانیہ کا نہ جانا ہی مناسب قرار دیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اعجاز کاظمی، امینہ، ولی اعجاز، نازیہ کاظمی، شافع اور رافع یہ سب توسہ پہر میں ہی اپنے اپنے گھر چلے گئے

جبکہ نبیلہ کاظمی، اور راحیلہ کاظمی نے دانیہ کا سوچ کر مزید چند دن بھابھی کے گھر رکنے کا سوچا جو بات انکی بھابھی اور بھانجی کو کچھ خاص پسند نہیں آئی تھی

اب کیسی طبیعت ہے..؟ دانیہ کو آنکھیں کھولتے دیکھ کر نبیلہ کاظمی نے سوال کیا جس پر دانیہ کی آنکھیں جل تھل ہو گئیں

ٹھیک...!! آنکھوں کو سختی سے دونوں ہاتھوں سے مسلتے ہوئے دانیہ نے مختصر کہا

نبیلہ کاظمی نے دانیہ کی کلائی تھامی اور نبض چیک کی بخار اب ---پہلے کی نسبت کافی ہلکا ہو چکا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کچھ کھانے کا جی چاہ رہا ہے..؟نبیلہ کاظمی نے دانیہ کی کلائی چھوڑتے ہوئے پھر سوال کیا نگاہیں مسلسل دانیہ کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں

اوں ہوں..!!دانیہ نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے نفی میں سر ہلایا اور پھر بیڈ کی پشت سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی

اچھا..!!نبیلہ کاظمی نے اس کا گال نرمی سے تھپتھپایا اور بیڈ سے اٹھ کر الماری کی جانب بڑھی

دانیہ کی نگاہ اپنے ہاتھوں پر گئی تو مہندی کے نقش ونگار پر اس کی آنکھیں ٹھہر گئیں

کتنے ارمانوں سے لگوائی تھی اس نے یہ مہندی، کتنا خوش تھی وہ" مہندی لگوانے کے دوران...!!" دانیہ سوچ کر تڑپ اٹھی تھی اور پھر جب اسنے دونوں ہتھیلیاں اپنے سامنے کیں تو اس کے دل کے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انگنت ٹکڑے لمحے میں ہو گئے "کتنی محبت سے لکھوایا تھا اس نے فرزام کا نام اپنی دونوں ہتھیلوں پر، کتنا خوبصورت خواب وہ بچپن سے سجاتی آئی تھی کہ اس کا ہمدم، ہمسفر فرزام ہو گا...!!" دانیہ کا دل پھٹ پڑنے کو بے قرار ہو رہا تھا

!! چلے آؤ اے میرے ہمدم !! میرے ہمنوا

!! آج سوگ منائے ہم ادھوری تمناؤں کا

وہ بے دھیانی میں اپنے ہاتھ پر لکھے فرزام کے نام پر انگلی پھیرنے لگ گئی اس کے آنسو پلکوں سے ٹوٹ ٹوٹ کر ہتھیلیوں پر سجے فرزام کے نام پر گر رہے تھے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اٹھو تھوڑی سی ہمت کر کے...!!یہ کپڑے پہن لو لہنگا کافی بھاری ہے...!!نبیلہ کاظمی کی آواز پر اس کا سکتہ ٹوٹا تھا اس نے جلدی سے اپنے آنسو رگڑ ڈالے اور مٹھیاں بھینچ لیں

##

ہو گیا کام..!!فہام نے فرحام کے کمرے سے باہر آتے ہی گردن اکڑا کر کہا

میرا بھی..!!فرحام نے بھی فخر سے بتایا

ویسے یار آپی ہیں بہت اچھی،بچاری بہت رو رہی تھی..!!فرحام کو پھر سے زریشہ کا رونا یاد آگیا

میں تو کہتا ہوں اچھا ہوا آپی کی شادی فیضی سے ہو گئی اب وہ ہمیشہ ہمارے پاس رہیں گی..!!فہام نے سیڑھیاں اترتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں یہ بھی ہے...!!مگر دانی...؟ایسا ہو جاتا ناں کہ دانی کی شادی فیضی سے ہو جاتی میں آپی سے شا---!!فرحام اپنی ہی لے میں بول رہا تھا جبکہ فہام کے سیڑھیوں سے اترتے قدم رک گئے اور اس نے گھور کر فرحام کو دیکھا

کیا کہا بدتمیز،ذلیل،میری بھابھی ہیں اب زری آپی!!.....اب تم مجھے ان کے آس پاس بھی نظر نہ آؤ...!!اور ہم موسیٰ بھائی سے بات کریں گے وہ دانی کے ساتھ یہی رہنے آجائیں گے...!!فہام نے غصہ سے دانت پیسے اور پھر خود ہی دوسری جملے پر مسکرا دیا

یار مذاق کیا تھا وہ میری بھی آپی ہیں پر بھابھی نہیں تمہارے کھڑوس بھائی کو میں اپنا بھائی کبھی نہیں مانوں گا....!!

فرحام نے فوراً تصیح کر دی جس پر فہام نے اسے پھر گھورا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ویسے تمہاری بھابھی تو سب گھر والوں سے سخت ناراض ہے اور تمہارے بھائی پر بھی حد سے زیادہ غصہ ہے تمہاری بھابھی کو یعنی میری آپی کو...!!فرحام رازدانہ لہجہ اپناتے ہوئے پھر بولا

چند دن کی بات ہے اتر جانا ہے دونوں کا غصہ اور پھر ہماری خیر نہیں ہونی...!!کیونکہ اب ٹیڈی بیئر اور پیاری لڑکی دونوں ہز بینڈ.....وائف.....ہیں..!!فہام نے مسکراتے ہوئے فرحام کا کندھا تھپتھپایا تھا

یہ بھی ہے...!!فیمی.....!!میں اب اپنی بہن کو بہت یاد کر رہا ہوں...!!فرحام نے مسکرا کر کہا مگر دانیہ کے ذکر پر وہ پھر رنجیدہ ہو گیا

مجھے بھی نمک دانی کی بہت یاد آ رہی ہے فری...!!فہام نے بھی اداسی سے کہا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پھر وہ دونوں آہیں بھرتے ہوئے کچن کی جانب بڑھے

ہو گیا کام اب جلدی سے دونوں کا کھانا دیں اور ساتھ ہمارا بھی..!!

سامنے سے آتی شائستہ کاظمی کو دیکھ کر فرحام نے کہا اور اس نے شکر ادا کیا

فہام اور فرحام نے مصطفیٰ کاظمی اور مرتضیٰ کاظمی کو ساری بات بتائی جس پر ان دونوں نے بھی فرحام اور فہام کو شاباشی دی

ابو اب نکالیں کمیشن...!!اور چاچو آپ بھی..!!فہام نے چہکتے ہوئے باپ سے ساری ناراضگی بھلا کر کہا

کس خوشی میں..؟مرتضیٰ کاظمی نے حیرانگی سے پوچھا

آپ کا اتنا اااااابڑا مسئلہ حل کر کے آئے ہیں کمیشن تو بنتا ہے

باس...!!فرحام نے شوخ انداز میں کہا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادھر آؤ میں دوں تم دونوں کو کمیشن...!! مصطفیٰ کاظمی نے آنکھیں دکھانے کے ساتھ جوتا پکڑا اور وہ دونوں وہاں سے بھاگ نکلے

##

وہ چوبیس گھنٹے کی ڈیوٹی کے بعد کافی تھکا ہارا گھر لوٹا تھا اس لیے اب ---وہ آرام کرنا چاہ رہا تھا کھانا تو ویسے بھی وہ باہر سے کھا کر آیا تھا

شادی کے اگلے دن سے اس نے پھر سے کام میں خود کو مصروف کر لیا تھا دانیہ سے اس کا سامنا شادی کے اگلے روز کہ بعد سے نہیں ہوا تھا وہ اس دن سے کمرے میں ہی رہتی تھی اور اس کے ساتھ نبیلہ کاظمی یا راحیلہ کاظمی ہر وقت موجود ---رہتیں تھیں مگر آج وہ دونوں ہی چلی گئی تھیں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رات کے تقریباً نو بجے کا وقت تھا جب اس کے کندھے کو کسی نے سختی سے جھنجھوڑا تو اسنے مجبوراً نیند میں ڈوبی خمار آلود آنکھیں کھولیں

موسیٰ تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ کیا تمہاری اس نک چڑی بیوی نے تمہیں کمرے سے نکال دیا؟ بھائی کی آنکھیں کھلتے دیکھ کر معصومہ منہ بناتے ہوئے بولی

مگر موسیٰ پر اس کی بات کا کچھ خاطر خواہ اثر نہ ہوا اس لیے وہ کروٹ بدل کر پھر سو گیا

موسیٰ...!! اپنے کمرے میں جاؤ...!! حسن اور محسن کو نیند آ رہی ہے اور مجھے بھی!! ہمیں سونا ہے!! موسیٰ کو پھر سوتا دیکھ کر معصومہ فوراً مطلب کی بات پر آ گئی اور ساتھ ہی ایک بار پھر موسیٰ کا کندھا جھنجھوڑ ڈالا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آپی آپ لوگ امی کے کمرے میں سو جاؤ...!!موسیٰ نے بنا آنکھیں کھولے کوفت سے کہا

کیا؟ ارے نہیں...!!بالکل بھی نہیں!!پتہ ہے ناں ان کا، پوری رات کیسے خراٹے مارتیں ہیں وہ توبہ توبہ...!!خراٹوں کی آواز میں نہ مجھے نہ ہی میرے بچوں کو نیند آئے گی!!نفی میں سر ہلاتے ہوئے معصومہ نے کہا تو موسیٰ مجبوراً اٹھ بیٹھا وہ اپنی بہن سے واقف تھا اس لیے فلحال وہ اپنی نیند خراب نہیں کرنا چاہتا تھا---

اور سنو اپنی بیوی کو زرا ابھی سے قابو کرو کچھ زیادہ ہی ڈھیل دے---!! معصومہ بولتی رہ گئی مگر وہ تکیہ اور کمبل پکڑتا کمرے سے نکل گیا

رات تو وہ ڈیوٹی پر تھا اور اس سے پچھلی دو راتیں وہ ڈرائنگ روم میں سویا تھا مگر اب مصیبت یہ آپڑی تھی کہ ڈرائنگ روم

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں لگے بجلی کے بورڈ سے اچانک آگ نکل اٹھی تھی اور پورا بورڈ جل گیا تھا اور ساتھ ہی ڈرائنگ روم کی بجلی بھی گل ہو چکی تھی جس وجہ سے آج وہ در در بھٹکنے پر مجبور تھا

##

زری ادھر آؤ میرے پاس بیٹھو...!!زریشہ جو پانی پی کر کچن سے واپس کمرے میں جا رہی تھی راحیلہ کاظمی کی آواز سن کر پلٹ آئی

جی خالہ...!!زریشہ نے راحیلہ کاظمی کے پاس آ کر کہا

راحیلہ کاظمی اور نبیلہ کاظمی آج ہی ریاض کاظمی کے گھر سے عبدالقدوس کاظمی کے گھر آئی تھیں راحیلہ کاظمی اپنے بچوں کے پاس سعودیہ میں رہائش پزیر ہے لیکن مہینوں بعد جب بھی آتی ہے سب سے زیادہ اس کا قیام عبدالقدوس

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کاظمی کے گھر ہی ہوتا ہے اور اس بار بھی وہ ہفتے دو ہفتے کا سوچ کر آئی تھی

عبدالقدوس کاظمی کے گھر والے بھی نہ صرف اس سے بہت محبت سے پیش آتے ہیں بلکہ اس کی ہر بات پر سر تسلیم خم بھی کرتے ہیں---

کہاں غائب ہو نظر نہیں آئی؟ کمرے سے نکل بھی آیا کرو...!!

زریشہ کو ہاتھ سے پکڑ کر اپنے پاس صوفے پر بٹھاتے ہوئے راحیلہ کاظمی نے شکوہ کیا

کہیں نہیں بس ایسے ہی طبیعت---!!وہ سر جھکا کر صفائی دینے لگی

مگر راحیلہ کاظمی کی اگلی آواز پر اسے چپ ہونا پڑا

فیضی ادھر آؤ بندہ کسی کے ساتھ سلام دعا ہی کر لے بات نہ بھی کرنی ہو تو...!!فرزام جو گھر میں قدم رکھتے ساتھ سیدھا اپنے کمرے کی طرف جانے کا ارادہ رکھتا تھا پہلی ہی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سیڑھی پر اس کے قدم راحیلہ کاظمی کے بے ساختہ شکوے پر رک گئے

پھو پھو کچھ مصروفیت تھی تو---!!اس نے جلدی سے بہانہ تراشہ اور ساتھ ہی ایک اچٹتی نگاہ راحیلہ کاظمی کے پہلو میں بیٹھی زریشہ پر ڈالی

مگر زریشہ کو دیکھ کر ذہن میں ابھرنے والی تلخی کو وہ جھٹک نہیں پایا تھا

ادھر آؤناں زرا میرے پاس بیٹھ کر بتاؤ مجھے اپنی مصروفیات...!!راحیلہ کاظمی نے اسے سیڑھیوں کے پاس سے ہی جواب دیتا دیکھا تو ٹوک کر اپنے پاس بلایا

وہ راحیلہ کاظمی کی بالکل شائستہ کاظمی کی طرح عزت کرتا تھا مگر زریشہ کو پاس بیٹھا دیکھ کر لہجے کی آنچ میں سلگتا تاثر در آیا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جسے راحیلہ کاظمی تو نظر انداز کر گئی مگر زریشہ نظر انداز نہ کر پائی----

نجانے کیوں فرزام کو سامنے دیکھ کر اور اس کا رویہ محسوس کر کے زریشہ کے دل کو خنجر سا لگا تھا---

تم کہاں چل دی چپ کر کے بیٹھو اور تم بھی بیٹھو...!!زریشہ کو اپنے پاس سے اٹھتا دیکھ کر راحیلہ کاظمی نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے واپس بٹھایا اور ساتھ ہی فرزام کو اپنے سامنے والے صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا

یہ تم دونوں نے کوئی بڑی اچھی روٹین بنا رکھی ہے ایک پورا دن گھر سے باہر رہتا ہے اور دوسری پورا دن کمرے میں قید..!!اتنا نہیں ہے کہ مہمان آئی ہیں گھڑی دو گھڑی بندہ انہی کے پاس

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بیٹھ جائے...!!ان دونوں کے بیٹھنے کے بعد راحیلہ کاظمی پھر سے شکوہ زباں تک لائی

ایسا کچھ نہیں ہے پھوپھو بس زرا دوستوں کے ساتھ--!!فرزام ہتھیلیاں مسلتا ہوا بول رہا تھا زریشہ اور اسکا سامنا آج دو دن بعد ہو رہا تھا اور سامنا ہونے کے بعد بجھے الاؤ پھر سے بھڑک اٹھے تھے---

ناں دوستوں کو رکھ لو باقی سب کو چھوڑ دو...!!راحیلہ کاظمی نے فرزام کی بات کاٹ کر خفگی ظاہر کی

خالہ آپ غصہ نہ کریں میں آپ کے لیے کچھ کھانے کو اچھا سا بنا کر لاتی ہوں...!!زریشہ پہلو بچا کر وہاں سے نکلنے لگی مگر راحیلہ کاظمی نے یہ بھی نہ ہونے دیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چپ کر کے بیٹھو....!! کھانے کی بعد میں سوچیں گے، پہلے تم یہ بتاو یہ تم نے حلیہ کیا بنا رکھا ہے...؟زریشہ کو ڈپٹ کر واپس بٹھاتے ہوئے راحیلہ کاظمی نے اسے گہری نگاہوں سے جانچا

کیا ہوا حلیے کو..؟زریشہ نے ایک نگاہ خود پر ڈال کر استفسار کیا

کہیں سے تم نئی نویلی دلہن نہیں لگ رہی کچھ ہار سنگھار کیا کرو سج دھج کہ رہا کرو یہی تو دن ہوتے ہیں...!!راحیلہ کاظمی جان کر بھی انجان بنتے ہوئے بولی تو زریشہ کے ساتھ ساتھ فرزام نے بھی راحیلہ کاظمی کی جانب دیکھا اور پھر ایک دوسرے کی جانب---جیسے ہی نگاہوں کا تصادم ہوا زریشہ نگاہیں پھیر گئی دونوں کے اندر اس وقت ---سب کچھ تہس نہس کر دینے کی تحریک اٹھ رہی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور تم اسے کیوں نہیں کہتے کہ بن سنور کر رہے ہاں...؟اب راحیلہ کاظمی فرزام کی جانب متوجہ ہوئی

میرے پاس اور بھی بہت کام ہیں اس کے علاوہ...!!فرزام کے لہجے میں کوئی رعایت نہیں برتی گئی تھی مگر نگاہیں اس کی اب بھی زریشہ پر تھی

نماز اسٹائل میں دوپٹہ لپیٹے شفاف رنگت اور سادہ سے حلیے میں بھی وہ بہت پیاری اور معصوم لگ رہی تھی مگر فرزام کو اس کی صورت سے پہلی بار نفرت کا احساس ہوا تھا یا شاید شدید نفرت کا احساس، پہلی بار وہ چاہ رہا تھا کہ آئندہ اسکا سامنا کبھی زریشہ سے نہ ہو---

کون سے کام ہیں تمہیں کہاں کہ ڈپٹی کمشنر لگے ہو تم...؟راحیلہ کاظمی بھنویں اچکاتے ہوئے پوچھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پھوپھو کیا باتیں لے کر بیٹھ گئی ہ---!!زریشہ فرزام کی اپنے اوپر چبھتی نظریں واضح محسوس کر سکتی تھی مگر اس وقت اس کا فرزام کے سامنے بیٹھنا ایسا ہی تھا جیسے ٹوٹے کانچ پر بیٹھنا وہ وہاں سے جانا چاہتی تھی دور کہیں جہاں ٹیڈی بیئر کا سایہ ---تک نہ ہو

چلو تم دونوں میرے ساتھ اپنے کمرے میں، وہی ایک بات کرنی ہے بہت ضروری....!!زریشہ کی بات کا اثر نہ لیتے ہوئے سرد سے لہجے میں راحیلہ کاظمی پھر بولی اور ساتھ ہی سیڑھیوں کی جانب بڑھی

فرزام چپ چاپ پیچھے پیچھے چل پڑا جبکہ زریشہ وہی بیٹھی رہی مگر راحیلہ کاظمی کے آواز دینے پر مجبوراً وہ بھی اٹھ کر پیچھے ہولی

##

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آپ یہاں...؟وہ نماز پڑھ کر جائے نماز لپیٹ رہی تھی تب ہی موسیٰ کو کمرے میں آتے دیکھ کر بولی جسکی آمد کی توقع اسے قطعی نہیں تھی

ہوں لائٹ آف کر دو سونا ہے مجھے...!!موسیٰ بیڈ پر تکیہ رکھ کر لیٹتے ہوئے بولا اس کی آواز اب بھی نیند میں ڈوبی ہوئی تھی

نبیلہ کاظمی اور راحیلہ کاظمی کی موجودگی سے اسے کچھ سہارا ملا تھا وہ نہ صرف کافی حد تک زندگی کی جانب واپس لوٹ آئی تھی بلکہ اس حقیقت کو ماننے بھی لگی تھی مگر آج ان کے جانے سے وہ خود کو خاصا اکیلا محسوس کرنے لگی تھی---ایک بار اس کا دل چاہا کہ وہ اپنے گھر چلی جائے مگر پھر فرزام کی بے وفائی ---اور گھر والوں کی زیادتیاں سوچ کر وہ یہ بھی نہ کر پائی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سونا ہے تو کسی اور کمرے میں جائیں یہاں میں سوؤں گی...!!

دانیہ فوراً سے جائے نماز رکھ کر موسیٰ کے سر پر کھڑی ہوتے ہوئے بولی

تو سو جاؤ!!میں نے منع کب کیا ہے..؟موسیٰ ہنوز آنکھیں موندے بول رہا تھا اور دانیہ کا غصے سے خون کھول اٹھا شادی کے اگلے دن کے بعد سے وہ اسے آج نظر آیا تھا مگر آج بھی شاید موسیٰ کو دیکھ کر اسے خوشی نہیں ہوئی تھی---

مگر میں منع کر رہی ہوں آپ یہاں نہیں سو سکتے...!!!اس نے کہتے ساتھ موسیٰ کے اوپر سے کمبل کھینچ لیا

مگر کیوں..؟موسیٰ نے بمشکل آنکھیں کھول کر حیرت سے استفسار کیا جبکہ وجہ سے وہ ناواقف نہیں تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیونکہ یہ میرا کمرہ ہے جائیں یہاں سے..!!دانیہ نے کمر پر ہاتھ ٹکا کر سختی سے کہا

جی نہیں یہ میرا کمرہ ہے تم یہاں سے جاؤ..!!موسیٰ کو دانیہ کی یہ بات نیند میں ہونے کے باعث کچھ ناگوار گزری تھی

تو پھر فرش پر سوئیں...!!موسیٰ آنکھیں بند کر کے پھر سے لیٹا ہی تھا کہ دانیہ نے اس کے ہاتھ کہ نیچے آیا تکیہ غصے سے کھینچا تو وہ اٹھ گیا

کس خوشی میں..؟موسیٰ نے آئی برو اچکاتے ہوئے دریافت کیا اور ساتھ ہی دانیہ کے ہاتھ سے تکیہ واپس لے لیا

کیونکہ یہ بیڈ، یہ صوفہ، یہ سارا سامان، جو اس کمرے میں ہے وہ میرے گھر والوں نے دیا ہے...!!پورے کمرے میں شہادت کی انگلی گھما کر دانیہ نے جتایا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تو یہ کمرہ میرا ہے تم اپنا یہ بیڈ اٹھاؤ اور کہیں اور ڈال کر سونا...!!موسیٰ کی اب پوری آنکھیں کھل چکی تھیں

کیا...؟؟دانیہ کو حیرت کا اچھا خاصا جھٹکا لگا تھا

ہاں نکالو اپنا سامان..!!موسیٰ نے پھر کہا

ٹھیک ہے ڈیل کرتے ہیں آپ کا کمرہ ہے میرا یہ سارا جہیز ہے، تو آپ بھی اسی کمرے میں رہیں مگر جا کر صوفے پر سوئیں یہاں نہیں...!!دانیہ کچھ سوچ کر پھر بولی

اتنا بڑا بیڈ وہ بھلا کہاں اور کیسے اٹھا کر لے جاتی اس لیے ---اس نے سمجھ بوجھ سے مسئلے کا حل نکالا

جی نہیں صوفے پر تم سو گی کیونکہ میں ایک تو تم سے بڑا اور لمبا ہوں دوسرا یہ کمرہ بھی بڑا ہے تو بیڈ کا زیادہ حقدار میں بنتا ہوں...!!

موسیٰ اسے گھور کر پھر لیٹ گیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جہیز آیا ہوگا کہیں آٹھ دس لاکھ کا اور کمرہ ہے دو تین لاکھ کا اس حساب سے بیڈ کی حقدار میں ہوں، چلیں شاباش اپنی جگہ پر تشریف لے جائیں مجھے سونا ہے...!! دانیہ نے کچھ سوچتے ہوئے حساب کتاب کیا اور موسیٰ پر سے پھر سے کمبل کھینچ لیا

موسیٰ کا سر نیند سے بھاری ہو رہا تھا اور آنکھیں بھی کھولنا مشکل تھا اس لیے وہ اٹھ بیٹھا اور ویسے بھی دانیہ سے باتوں میں جیتنا اس کے لیے آسان نہیں تھا

موسیٰ منہ بسورتا ہوا تکیہ اور کمبل اٹھاتا صوفے پر چلا گیا اور دانیہ فوراً سے بیڈ پر چڑھ گئی

کچھ دیر گزری تو دانیہ کی نگاہ موسیٰ پر پڑی تین سیٹر صوفے پر بھی اس کی ٹانگیں صوفے سے نیچے لٹک رہیں تھیں دانیہ کو نہ چاہتے ہوئے --- بھی اس پر ترس آیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

---دانیہ اٹھ کر موسیٰ کی جانب بڑھی

اس نے موسیٰ کے پاس کھڑے ہو کر گلا کھنکھارا مگر وہ پھر بھی نہ جاگا شاید تھکن اور جگراتے کا اثر تھا

سنیں...!! آخر دانیہ ہمت کر کے بولی

اب کیا ہے..؟ زبردستی آنکھیں کھولنے کی کوشش کرتا وہ بیزار سے لہجے میں بولا

مجھے کچھ نہیں ہے آپ کو ہے..!! دانیہ فوراً چند قدم پیچھے ہو گئی

مجھے کیا ہے..؟ موسیٰ نے حیرت سے پوچھا

آپ بیڈ پر چلے جائیں یہاں آپ کو مشکل ہو گی...!! دانیہ نے احسان کرنے والے انداز میں کہا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں مہربانی!!تم ہی سونا اپنے جہیز زززز کے بیڈ پر...!!موسیٰ ایک نظر دانیہ پر ڈال کر پھر سے آنکھوں پر بازو رکھ کر سو گیا مگر اسے دانیہ کی پیشکش اچھی خاصی پسند آئی تھی اب وہ دانیہ کے دوبارہ کہنے کا شدت سے انتظار کر رہا تھا

ٹھیک ہے مرضی ہے میں نے تو بھلائی کرنی چاہی تھی مگر--!!دانیہ بے نیازی سے کندھے اچکاتے ہوئے بیڈ کی جانب بڑھی مگر اس کی آواز سن کر موسیٰ برق رفتاری سے اٹھ کر صوفے پر بیٹھ گیا

اچھا اگر تم اتنا انسسٹ کر رہی ہو تو سو جاتا ہوں..!!سارے اعتراضات ایک طرف رکھ کر وہ صوفے سے پھر تکیہ اور کمبل پکڑتا بیڈ پر آ گیا

میں نے کب انسسٹ کیا..؟دانیہ نے آنکھیں پھیلائیں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مگر موسیٰ مزید کوئی جواب دیے سو گیا تو وہ بھی کمبل اٹھا کر صوفے پر آ گئی مگر اب وہ خود نیکی کر کے پچھتا رہی تھی کیونکہ اسے کہاں صوفے پر سونے کی عادت تھی مگر اب وہ اور کر بھی کیا سکتی تھی سو چپ چاپ سونے کی کوشش کرنے لگی

##

زری تم تو بڑی صفائی پسند ہو!! پھر یہ کیا حال بنا رکھا ہے تم نے کمرے کا...؟ فرزام کے کمرے کی حالت دیکھ کر راحیلہ کاظمی نے منہ بگاڑتے ہوئے کہا

جب سے زریشہ نے اس کمرے کی صفائی نہیں کی تھی تب سے وہ کمرہ ایسے ہی بکھرا پڑا تھا جگہ جگہ پڑے گندے کپڑے، بکھرا سامان، بیڈ پر پڑا تولیہ،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ میرا کمرہ نہیں ہے...!!کمال بے نیازی سے جواب دیا گیا

تو پھر کس کا ہے...؟راحیلہ کاظمی نے حیرانی ظاہر کی

میرا کمرہ ہے..!!فرزام کہتے ساتھ صوفے پر بیٹھا

آئے ہائے تم دونوں اب بچے تھوڑی ہو جو زرا سی بات پر تیرا میرا کرنے لگ گئے ہو، چلو زری یہ سب سمیٹو اور تم ادھر بیٹھو میرے پاس...!!راحیلہ کاظمی نے فوراً بات کو مطلب کا رنگ دیتے ساتھ فرزام اور زریشہ کو ایک نیا حکم سنایا جس پر دونوں منہ بناتے ہوئے عمل کرنے میں لگ گئے

اب بتاؤ تم..؟کیا مسئلہ ہے...؟راحیلہ کاظمی نے سنجیدگی سے دریافت کیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آپ جانتی تو ہیں سب.... پھر بھی..!!فرزام بکھرے لہجے کہہ کر سر جھکا گیا

چلو جی شادی ایک بار ہی ہوتی اور تم جیسی ہزاروں لوگوں کی شادی ہوئی ہے!!اب مجھے ہی دیکھو سیف کو میں اپنا بھائی ہی مانتی تھی سگا بھائی اور پھر کیا ہوا گھر والوں نے مجھے کان سے پکڑ کر اسی کے ساتھ رخصت کر دیا!!ابھی رخصتی کے آنسو بھی خشک نہیں ہوئے تھے کہ سال بعد ساجد گود میں آ گیا۔۔۔پھر کیا رونا کہاں کا رونا لگ گئی بچوں کو پالنے میں...!!راحیلہ کاظمی کی آواز اتنی اونچی تھی کہ جگہ جگہ بکھرے سامان اور گندے کپڑے اٹھاتی زریشہ کے ہاتھ بھی کچھ وقت کے لیے بے جان ہو گئے تھے آواز سن کر۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کے علاوہ بھی کافی کچھ ہے یہ سب اتنا آسان نہیں ہے...!!جواب زریشہ کی جانب سے آیا تھا فرزام خاموش بیٹھا سب سن رہا تھا

آسان کچھ نہیں ہوتا آسانیاں خود پیدا کرنی پڑتی ہیں!!جب پوری زندگی اب ساتھ رہنا ہے تو اس بیگانگی کا کیا جواز بنتا ہے...ان چاہے رشتے بھی نبھانے پڑتے ہیں بنا مطلب کہ بھی جینا پڑتا ہے، سب کو سب کچھ نہیں ملتا، زندگی اسی کا نام ہے...!!راحیلہ کاظمی کو ان دونوں کا ایک دوسرے سے یوں لاتعلقی برتنا بے حد برا لگا تھا نہ صرف برا بلکہ دکھ بھی ہوا تھا کہاں وہ ایک دوسرے سے بات کیے بغیر ایک لمحہ نہیں گزارتے تھے اور کہاں وہ ایک دوسرے سے نگاہیں چرانے لگ گئے تھے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زریشہ کمرہ سمیٹ رہی تھی اور ساتھ ساتھ نہ چاہتے ہوئے بھی راحیلہ کاظمی کی نصیحتیں سن رہی تھی شاید وہ سچ کہہ رہی تھی مگر اس وقت اس کی باتیں زریشہ اور فرزام دونوں کو ایک آگ میں دھکیلنے لگیں تھیں مگر وہ دونوں خاموشی سے سن رہے تھے شاید لحاظ و مروت سے لب ہل نہیں پا رہے تھے---

اب تم دونوں چپ چاپ سو جاؤ اور صلاح صفائی سے ایک دوسرے کے ساتھ گزارا کرو، غضب خدا کا سب کو پریشان کر رکھا ہے تم دونوں نے!!اب تم دونوں کی کوئی چوں چرا نہ سنوں میں...!!راحیلہ کاظمی انگنت نصیحتوں کے ساتھ ساتھ دھمکی بھی دے کر کمرے سے نکل گئی

##

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

راحیلہ کاظمی کے کمرے سے نکلنے کے بعد فرزام سر جھٹکتا واشروم میں چلا گیا

اور جب وہ چند منٹ کی طوالت کے بعد واشروم سے نکلا تو اچھل ہی پڑا اسے لگا تھا زریشہ یا تو اب تک اپنے کمرے میں جا چکی ہو گی یا پھر اگر موجود ہوئی بھی تو صوفے پر سو رہی ہو گی

مگر زریشہ تو سر تا پیر بلینکٹ لپیٹے ترچھی ہو کر بیڈ پر سو رہی تھی

فرزام کا حلق مزید کڑوا ہو گیا زریشہ کو اپنے کمرے میں سوتا دیکھ کر---مگر فلحال اس سے بھی بڑا مسئلہ یہ تھا کہ وہ زریشہ کو کیسے بیڈ سے اٹھائے، اسے مخاطب کیسے کرے، ایک جھجک سی آڑے آ رہی تھی

فرزام کو کچھ دیر تک کچھ نہ سمجھ آیا تو اس نے زور زور سے کھانسنا شروع کر دیا مگر زریشہ تو ٹس سے مس نہ ہوئی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرزام کے ماتھے پر بل پڑ گئے

آپ یہاں کیوں سو رہی ہیں...؟ آخر کار بڑی ہمت کر کے وہ بول ہی پڑا

مگر زریشہ کے کان پر جوں تک نہ رینگی

یہ بات تو فرزام بھی اچھے سے جانتا تھا کہ وہ سوئی نہیں ہے

بھلا صرف پانچ منٹ میں کوئی اتنی گہری نیند سو بھی کیسے سکتا ہے

اٹھیں یہاں سے---- مجھے سونا ہے...!! لہجے میں سختی لیے وہ پھر بولا

تو سو جاؤ روکا تھوڑی ہے میں نے...!! آنکھیں کھول کر ایک نظر فرزام پر ڈال کر وہ کروٹ بدل گئی لہجے میں کرواہٹ ہی کرواہٹ تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آپ اٹھیں گی تو ہی سوؤں گا میں!!اب ایسے کیسے سوؤں؟وہ کوفت کا شکار ہوا

یہاں تو میں نے سونا ہے تم کہیں اور جا کر سو جاؤ..!!رخ موڑے وہ جھنجھلا کر بولی

میں کہاں جا کر سوؤں...؟فرزام کے لہجے میں بے چارگی در آئی

کہیں بھی جاؤ،صوفے پر سو جاؤ اور لائٹ آف کر دو...!!زریشہ نے کہتے ساتھ اپنے بازو بھی بیڈ پر پھیلا دیے فرزام کا دل چاہا کہ ایک سیکنڈ میں سب کچھ جلا کر راکھ کر ڈالے

وہ غصے سے پیچ و تاب کھاتا لائٹ بند کرتا صوفے پر آ کر لیٹ گیا پھر اس کی کھلے دروازے پر نگاہ گئی تو وہ اٹھ کر اسی جانب چل دیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرزام نے دروازے سے گردن نکال کر باہر کی جانب جھانکا تو ساتھ والے کمرے میں جو دانیہ اور زریشہ کا تھا وہاں راحیلہ کاظمی گھوم پھر رہی تھی

اور اس کے ساتھ والے کمرے میں پہلے سے ہی نبیلہ کاظمی تھی اس لیے وہ زریشہ کے اپنے کمرے میں ہونے کی وجہ سمجھ گیا

وہ دروازہ بند کر کے آنکھوں پر بازو رکھ کر صوفے پر کشن درست کر کے پھر سے نیم دراز ہو گیا تھا

##

اتنی دیر سے اٹھتی ہو تم جلدی اٹھ جایا کرو..!!دانیہ کو کمرے سے نکلتا دیکھ کر رخسانہ ریاض نے منہ بنایا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ابھی تو صرف چھ بجے ہیں...!!دانیہ نے زرا حیرانی دکھائی گھر تو وہ دیر سے اٹھتی تھی مگر صوفے پر اسے رات صحیح سے نیند نہیں آئی تھی اس لیے وہ نماز پڑھ کر دوبارہ سونے کا ارادہ ترک کر کے کمرے سے نکل آئی تھی

تو اٹھ کر تہجد کیوں نہیں پڑھتی تم..؟رخسانہ ریاض نے سخت سے لہجے میں کہا

جی آئندہ کوشش کروں گی..!!سر جھکا کر کہتی وہ پلٹنے کو تھی

ہوں چلو اب میرے ساتھ...!!میں آلو ابال دیتی ہوں تم آٹا گوندھ کر آلو والے پراٹھے بنا دو حسن اور محسن جلدی اٹھتے ہیں ان کے لیے..!!رخسانہ ریاض اسے مڑتا دیکھ کر حکمیہ لہجے میں بولی

مجھ سے یہ کام نہیں ہوتے، نہ ہی میں ان کاموں کی عادی ہوں..!! رخسانہ ریاض کے لہجے پر وہ بھی فوراً پلٹ کر انکار کر گئی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رخسانہ ریاض کو کیسے بھول جاتی وہ اس کی ناانصافی اس کی الزام تراشیاں---کیا کچھ چھین نہیں چکی تھی رخسانہ ریاض ان ---چاروں سے

عادی نہیں ہو تو ہو جاؤ اور ابھی سے سیکھنا شروع کر دو آئندہ تو یہ کام تمہیں ہی کرنے ہیں..!!رخسانہ ریاض بولتی رہ گئی مگر دانیہ دوبارہ کمرے کی جانب چلی گئی

موسیٰ نماز پڑھ کے پھر سو چکا تھا دانیہ سر صوفے کی پشت سے ٹکا کر آنکھیں موند کر بیٹھ گئی

نگاہوں کے سامنے دو بھوری ہنستی مسکراتی آنکھیں آئیں تو اس نے جھٹ سے پلکیں وا کر دیں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کبھی یہ آنکھیں یاد کر کے وہ اندر تک معطر ہو جاتی تھی مگر آج صرف اور صرف تکلیف کا باعث بنتی تھی یہ آنکھیں اور وہ انسان---

##

وہ نماز پڑھ کر کمرے میں آئی تو فرزام ابھی تک سو رہا تھا وہ بھی نماز کی ادائیگی میں کبھی کوتاہی نہیں برتتا تھا مگر آجکل تو شاید وہ سب کچھ ہی بھولنے لگا تھا

زریشہ کے دماغ میں یکدم ایک جھماکا سا ہوا "وہی تو بنا تھا زریشہ کی خوشیوں کا قاتل، وہ تو انکار کا حق رکھتا تھا، وہ تو اس کی بے گناہی ثابت کر سکتا تھا، تو اس نے کیوں رخسانہ ریاض کے الفاظ پر سچ کی مہر ثبت ہونے دی....!!" بے اختیار وہ لیمپ کی ہلکی سی روشنی میں فرزام کو دیکھ کر سوچ کر سسک اٹھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

!! منحصر اہل ستم پر ہی نہیں

!! لوگ اپنوں کی

!! عنایت سے بھی مر جاتے ہیں

اس کے آنسو ٹوٹ کر رخساروں پر آ گرے---اس کا دل چاہا جا کر فرزام سے اپنی خوشیوں کا، خود پر لگی تہمت کا حساب مانگے مگر ---وہ چاہ کر بھی فرزام کی جانب قدم نہ بڑھا پائی

آنسو دوپٹے سے رگڑتی وہ سوئچ بورڈ کی جانب بڑھی ایک لائٹ روشن کی اور الماری کھول کر کھڑی ہو گئی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرزام کی آنکھوں میں تیز روشنی کی چبھن ہوئی تو اس نے مجبوراً آنکھیں کھول دیں

بیڈ پر نگاہ پڑی تو اسے زریشہ وہاں موجود نظر نہ آئی وہ تیزی سے صوفے سے اٹھا اور بیڈ پر لیٹ گیا پوری رات اسے غصے اور بے سکونی کے باعث نیند نہیں آئی تھی اور اب جب فجر سے گھنٹہ آدھ گھنٹہ قبل آئی تھی تو زریشہ کے لائٹ جلانے سے ---خراب ہو گئی تھی

زریشہ الماری میں سے قرآن پاک نکال کر مڑی تو فرزام کو بیڈ پر لیٹا ہوا پایا

فرزام نے بنا زریشہ کی جانب دیکھے لائٹ بند کر دی

زریشہ نے آگے بڑھ کر لائٹ پھر سے روشن کر دی فرزام نے پھر بجھائی تو زریشہ نے پھر روشن کر دی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مجھے سونا ہے...!!فرزام نہ چاہتے ہوئے بھی کلام کرنے پر مجبور ہوا

اور مجھے تلاوت کرنی ہے..!!جواب دوبدو دیتے ساتھ اس نے

فرزام کی جانب غصے سے بھی دیکھا تھا

کہیں اور جا کر کریں...!!خاصے کٹیلے لہجے میں جواب دے کر

اس نے پھر سے ہاتھ لائٹ بند کرنے کو بڑھایا مگر زریشہ

نے بٹن پر ہاتھ رکھ لیا

تم کہیں اور جا کر سو جاؤ..!!کچھ لمحے تاخیر کے بعد زریشہ

---جواب دیتی قرآن پاک کا بوسہ لے کر صوفے پر آ بیٹھی

فرزام نے چہرے پر تکیہ رکھ لیا وہ قرآن پاک لے کر

کمرے سے باہر نکل گئی فرزام نے اس کے جاتے ہی فوراً لائٹ

بند کر دی

##

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تیار ہو جاؤ..!!دانیہ کو صوفے پر گم صم بیٹھا دیکھ کر موسیٰ نے کہا

کیوں..؟کچھ حیرانی سے دانیہ نے دریافت کیا

تمہیں تمہارے گھر چھوڑنے جانا ہے..!!ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے سے ایک نگاہ دانیہ پر ڈال کر وہ نگاہیں پھیر گیا

مجھے نہیں جانا..!!گھر کے ذکر پر ہی وہ اندر تک سسک اٹھی تھی وہ بھلا کیسے اس ستمگر کا سامنا کر سکتی تھی

کیوں..؟اب حیرانی موسیٰ نے ظاہر کی

کیونکہ آج پانچواں دن تھا اور دانیہ نے ابھی تک گھر جانے کا یا گھر والوں کا ذکر تک نہیں کیا تھا دو دن سے بخار بھی نہیں تھا اسے اور ایک اس کے گھر والے تھے جو بار بار موسیٰ کو فون کر کے

---دانیہ کو چھوڑ جانے کا کہہ رہے تھے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میرا دل نہیں چاہ--!!وہ ٹوٹے سے لہجے میں بول رہی تھی جب موسیٰ نے ٹوک دیا وہ اس کی حالت اچھے سے سمجھ سکتا تھا مگر اس وقت اسے اس کہ گھر والوں کا خیال بھی آرہا تھا

فیمی اور فری تمہیں یاد کر رہے ہیں اس لیے تیار ہو جاؤ میں تمہیں چھوڑ آؤں گا...!!اور راحیلہ پھوپھو نے بھی کہا ہے..!!موسیٰ کے لہجے میں کچھ سختی آئی

دانیہ جواب دیتی اس سے پہلے ہی کمرے میں ناشتہ لے کر آتی رخسانہ ریاض بول اٹھی

کہاں جانے کی تیاری ہو رہی ہے..؟بات تو وہ دونوں سے کر رہی تھی مگر خونخوار نگاہیں دانیہ پر جمی تھیں

دانی کو اس کے گھر ملوانے..!!موسیٰ کہتے ساتھ بیڈ پر آبیٹھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آج رہنے دو شادی کے بعد گھر کی حالت دیکھو کیسے بکھرا بکھرا سا ہے اور تم نے وہ بورڈ بھی ٹھیک کروانا ہے یہ میرے ساتھ صفائی کروادے گی اور تم بجلی ٹھیک کرواؤ ڈرائنگ روم کی..!!

اکھڑے سے لہجے میں رخسانہ ریاض نے کہا

یہ سب کام پھر ہو جائیں گے، بجلی میں آکر ٹھیک کروادوں گا اور صفائی آپ آپی کے ساتھ مل کر کر لیں وہ یہی تو ہیں...!!دانی تم ناشتہ کر کے تیار ہو جاؤ...!!موسیٰ ماں کے بگڑتے تاثرات کو نظر انداز کرتا ہوا بولا

دانیہ اٹھ کر چپ چاپ واشروم چلی گئی رخسانہ ریاض غصے سے تلملا اٹھی مگر بیٹا ان کا ناشتے میں مصروف ہو چکا تھا وہ غصے سے پیر پٹختی کمرے سے نکل گئی

##

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زری بیٹا تیار ہو کر کچن میں آجانا اور کچھ زیور بھی پہن لینا اور تم بھی اٹھ کر ناشتہ کر لو..!!نبیلہ کاظمی نے زریشہ کو کہتے ساتھ فرزام پر سے بھی کمبل کھینچا

تیار کیوں خالہ..؟فرزام کو آنکھیں مسل کر اٹھتا دیکھ کر زریشہ نے نبیلہ کاظمی سے دریافت کیا

وہ آج موسیٰ اور دانی آرہے ہیں، پہلی بار موسیٰ داماد کی حیثیت سے اس گھر میں آرہا ہے تو اچھا سا انتظام کرنا ہے..!!نبیلہ کاظمی کے الفاظ نے فرزام اور زریشہ کو کچھ لمحے کے لیے اپنی جگہ ساکن کر دیا تھا الفاظ دونوں کہ دلوں میں نشتر کی طرح لگے تھے

ج ج جی..!!زریشہ کا لہجہ بکھرا سا تھا نبیلہ کاظمی لب سی گئی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نبیلہ کاظمی کے جانے کہ بعد زریشہ کچھ لمحے یونہی کھڑی رہی آنکھیں مچل اٹھی تھیں مگر اسے تو ابھی مضبوط ہونا تھا وہ فرزام سے آنسو چھپاتی الماری میں منہ دے کر کھڑی ہو گئی

فرزام آنکھیں رگڑتا واشروم کی جانب گیا تو زریشہ آکر بیڈ پر بیٹھ گئی

##

کچے امرود کے رنگ کا سوٹ پہنے گھنگھریالے بالوں کو کیچر میں قید کیے ہلکی سی گلابی لپسٹک لگائے چہرے پر اداسی سجائے وہ گھر جانے پر زرا خوش نہیں تھی دل بیٹھا جا رہا تھا

آپ آگے ہو جائیں..!!دانیہ نے ایک بار پھر موسیٰ کو کہا مگر اس بار کافی غصے سے مگر موسیٰ پھر بھی اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اب کیا میرے پر چڑھ کر بیٹھ جاؤں..؟؟موسیٰ نے تنک کر کہا

نہیں آپ مجھے نیچے گرا دیں، کنارے پر بیٹھی ہوں اگر ایک اور جمپ لگا تو سڑک پر پڑی ہوں گی میں.....اور وہ پیچھے آتی کار مجھے کچل کر چلی جائے گی...!!دانیہ نے غصے سے دانت پیسے

وہ بیٹھی تو واقعی کنارے پر تھی اسے گرنے کا خوف بھی تھا مگر وہ جس کار کی بات کر رہی تھی وہ کار اتنی پیچھے تھی کہ دانیہ کو ٹھیک سے نظر بھی نہیں آ رہی تھی---

موسیٰ بھی غصے میں آگے ہو کر اب ٹینکی پر جا بیٹھا ایک تو زریشہ سے ملنے کا سوچ کر وہ کرب میں مبتلا تھا اوپر سے دانیہ کی باتیں اسے جلائے جا رہی تھیں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بھائی باجی کا دوپٹہ ٹائر میں آجائے گا....!!پاس سے گزرتے

ایک موٹر سائیکل سوار نے موسیٰ کی موٹر سائیکل کے قریب آکر

کہا تو موسیٰ کئی سوچوں سے باہر نکل آیا

دانیہ اس آدمی کی بات سن کر چادر پھر سے سمیٹنے لگی جو وہ

موٹر-سائیکل پر بیٹھنے کے بعد مسلسل کر رہی تھی

تم اسے سمیٹ کر کیوں نہیں بیٹھتی دسواں بندہ کہہ کر گیا

ہے..!!موسیٰ غصے سے موٹر سائیکل روک کر بولا اور ساتھ ہی

دوسرے آدمی کو دسواں قرار دے دیا دانیہ بھی کوفت سے موٹر-

سائیکل سے اتر گئی

میرا کیا قصور آپ نے خود ہی کہا تھا دوپٹہ باریک ہے

میں چادر اوڑھوں اب اتنی بڑی چادر کیسے سمبھالوں..!!دانیہ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نے غصے سے ترکی بہ ترکی جواب دیا اور ساتھ ہی پھر سے چادر درست کرنے لگ گئی

موسیٰ نے ایک نگاہ اس پر ڈالی اور موٹر-سائیکل سے اتر کر چادر کا پلو پکڑ کر اس کے گلے میں لپیٹنے لگ گیا

مار دیں مجھے اور زور سے لپیٹیں، گلا ہی دبا دیں اس سے..!! دانیہ اس لہجے میں بولی کہ موسیٰ نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرا دیا

اچھا ٹھیک سے لو اور سمیٹ کر بیٹھنا اب...!! بڑی مہارت سے مسکراہٹ چھپاتا وہ نرمی سے کہہ کر پھر سے موٹر سائیکل پر آ بیٹھا

##

ارے آ گئے تم دونوں..!! موسیٰ دانیہ کو دروازے پر اتار کر مڑنے کو تھا جب رضوانہ کاظمی کی آواز نے اسے آگے بڑھنے سے روک دیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ دانیہ سے ملی اور محبت سے اس کی پیشانی چومی موسیٰ بھی موٹر سائیکل کھڑی کر کے رضوانہ کاظمی کی جانب بڑھا

ماشاءاللہ اتنے دنوں بعد آئی ہو تر س ہی گئے تھے تمہارے لیے---اور موسیٰ تمہیں بھی آج خیال آیا ہے اسے لانے کا..؟موسیٰ سے سلام دعا کرنے کے بعد رضوانہ کاظمی نے دانیہ کو پھر سے خود سے لگاتے ہوئے بھیگے سے لہجے میں شکوہ کیا

موسیٰ سے کلام کرنا تو اس گھر والوں کی مجبوری تھی مگر گھر کی عزت کا تماشا بنانے والے کو تو دیکھنا بھی عبدالقدوس ---کاظمی کے گھر والوں کے لیے مشکل تھا

اس کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی تو---!!وہ خفت سے سر جھکا کر بولا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا اندر آؤ..!!موسیٰ کی بات سنی ان سنی کر کے رضوانہ کاظمی

دانیہ کا بازو پکڑے بولی

گھر کے اندر قدم رکھنا ان کے لیے کانٹوں پر چلنے جیسا تھا یا پھر

---اس سے بھی مشکل

گھر میں سب سے مل کر وہ دونوں ڈرائنگ روم میں آ بیٹھے

موسیٰ کی نظریں بے اختیار متلاشی ہوئی تھیں اس ایک چہرے

---کی ایک جھلک دیکھنے کو

وہ دونوں مردہ قدموں کے ساتھ سیڑھیاں اتر رہے تھے

ڈرائنگ روم کے دروازے پر ایک لمبا سانس کھینچ کر زریشہ نے

---قدم اندر بڑھائے اور ساتھ ہی فرزام نے بھی

زریشہ کو آتا دیکھ کر دانیہ اس سے لپٹ کر بے اختیار رو پڑی موسیٰ کا دل

ڈوب ڈوب کر ابھرا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

!! ضابطے محبت کے

!! طے ہوئے تھے یوں جاناں

!! روٹھنا منانا پر

!! چھوڑ کر نہیں جانا

!! پھر یہ ہجر کیسا ہے

!! پھر یہ کیسی دوری ہے

!! رابطہ نہ رکھو پر

!! واسطہ ضروری ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گرے اور پنک کلر کے ہلکے سے کام والے سوٹ میں بنا میک اپ اور ہار سنگھار کے وہ آج بھی موسیٰ ریاض کو گھائل کر گئی تھی

کیسی ہو..؟خود سے دانیہ کو الگ کرتے ہوئے وہ محبت سے بولی

ٹھیک !!اور آپ...؟نم لہجے میں دانیہ نے مختصر جواب دیا اور ساتھ ہی نگاہ فرزام کی جانب اٹھائی جو بلا جھجک اسے ہی دیکھ رہا تھا

دل پھٹ سا پڑا تھا نگاہیں ملنے پر دانیہ رخ موڑ گئی فرزام کا اپنے قدموں پر ٹھہرنا مشکل ہو گیا

!! دل سے نکال سکو گے تو مانیں گے تمہیں

!! چھوڑ جانا تو کوئی کمال کی بات نہیں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

موسیٰ زریشہ کے دلکش حسن میں کھویا ہوا تھا زریشہ اس کی نگاہوں کو نظر انداز نہ کر پائی وہ آج بھی ان نگاہوں کی شدت محسوس کر گئی تھی مگر آج اسے وہ نگاہیں تیروں جیسی لگی تھیں

کیسے زریشہ لمحے میں زخمی زخمی ہو گئی تھی

کیسے لمحے میں اس کے ہمدم نے بدگمانی کی انتہا کر دی تھی...!!""

زریشہ سوچ کر چیخ گئی

!!.... چھوڑ کے جانا ہے تو جا پر مات ادھوری ثابت کر

مجھ سے جھگڑا کر اور مجھ کو غیر ضروری ثابت کر

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میرے پتھر لہجے کی کر روز شکایت لوگوں سے

آ کر صرف دلائل دے میری معذوری ثابت کر.....!!

پھر میں مانوں گی ہم دونوں میں صدیاں حائل ہیں

پہلے میرے دل سے اپنے دل کی دوری ثابت کر.....!!

بحث نہیں بنتی دونوں کی پھر بھی اے بہتان پرست

جتنی باتیں گھڑ رکھی ہیں ایک تو پوری ثابت کر.....!!

آنکھوں میں سرخی لیے زریشہ نے شکوہ کرتی نگاہیں موسیٰ کی

جانب اٹھائیں تو وہ مانو ساکت سا ہو گیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

##

دانی کیسی ہو..؟دانیہ کے کچن میں آتے ہی فرزام بھی پیچھے آیا

للہ کا شکر بہت مطمئن کیونکہ کسی کے ساتھ نہ تو بے وفائی کی ہے

میں نے اور نہ ہی دل توڑا ہے کسی کا..!!دانیہ کا دکھ تلخی بن کر اس

کے لبوں سے ادا ہوا تھا وہ کہتے ساتھ جواب سنے بغیر کچن سے باہر

نکل گئی فرزام کا دل یکلخت ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا

رضوانہ کاظمی نے کچن میں آکر دانیہ کو کچن سے باہر جاتے دیکھا

اور بیٹے کو نم آنکھیں لیے فریج کے سہارے کھڑے پایا اس کے

دل کو کسی نے مٹھی میں دبوچا تھا فرزام چند دنوں میں زرد پڑ

گیا تھا خوبصورت بھوری آنکھوں میں صدیوں کی ویرانی چھا

چکی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مگر اب رضوانہ کاظمی کے اختیار میں کچھ نہیں تھا مصطفیٰ کاظمی سے بھی وہ تو بیٹے کی حالت پر جواب طلبی نہیں کر سکتی تھی وہ تو اس دن اپنی قدر و قیمت دو کوڑی کی کرنے پر بھی شوہر سے سوال نہیں کر پائی تھی اس سے ناراض نہیں ہو پائی تھی تو پھر اب کیا کرتی----

فیضی زری کو کمرے سے بلا لاؤ ٹھیک سے ملی بھی نہیں ہے اور پھر واپس کمرے میں بند ہو گئی ہے..!!رضوانہ کاظمی نے جوس سے بھرا جگ ٹرے میں سجاتے ہوئے مصروف سے انداز میں کہا

آپ خود جا کر بلا لیں..!!جلے کٹے انداز میں کہتے ہوئے وہ بھی کچن سے نکلنے لگا

کسے بلا کر لانا ہے...؟کچن میں داخل ہوتی شبانہ کاظمی نے فرزام کی بات سن کر پوچھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

امی کہہ رہی ہیں کہ زری آپ --!!بے دھیانی میں کہتے کہتے اس کی زبان خود بخود رک گئی باقی الفاظ شاید حلق میں رہ گئے تھے

فیضی سوچ سمجھ کر بولو آئندہ یہ لفظ بھول کر بھی مت کہنا بیوی ہے وہ تمہاری..!!شبانہ کاظمی نے غصے سے ٹوکا

کیا کروں میں....؟اچھے بھلے رشتے کا مذاق بنا دیا ہے سب نے...!!اب سمجھ نہیں آتا کیا بلاؤں،کیسے بلاؤں،کیسے مخاطب کروں میں انہیں...؟فرزام بھی غصے سے بولا تھا

اگر تم زری اور اپنے رشتے کو نئے سرے سے اچھے انداز سے سوچو گے تو تمہیں تمہاری ہر پریشانی کا حل مل جائے گا...!!شبانہ کاظمی نے کہہ کر فرزام کا کندھا تھپتھپایا

##

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کھانے کے دوران باقی سب نے پھر بھی ہلکی پھلکی گفتگو کی مگر دانیہ اور فرزام، فرزام اور موسیٰ، موسیٰ اور زریشہ، زریشہ اور فرزام ان سب نے آپس میں کلام کرنا بھی گوارا نہیں کیا تھا

رکیں مجھے بھی لیتے جائیں..!!چائے کا کپ رکھتے ہوئے موسیٰ کو ڈرائنگ روم سے نکلتا دیکھ کر دانیہ نے فوراً کہا

نمک دانی رک جاؤناں یار چند دن کے لیے پلیز..!!فہام نے لاڈ سے دانیہ کے گلے میں بازو ڈال کر کہا تھا

نہیں اب میرا یہاں دل نہیں لگے گا..!!فرزام پر اچٹتی نگاہ ڈال کر وہ آہستگی سے بولی موسیٰ نے بھی مڑ کر حیرانی سے دانیہ کو دیکھا

کیوں دانی رک جاؤناں پلیز..!!فرحام نے بھی دانیہ کا ہاتھ تھامتے ہوئے بہت محبت سے کہا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرزام کے دل کی دھڑکن رک رک کر بحال ہوئی تھی کتنے دنوں بعد وہ اسے دیکھ رہا تھا اور یہ دیدار کے لمحے بھی کتنے کم نصیب ہوئے تھے اسے---

رک جاؤ بیٹا کچھ دن..!!مرتضیٰ کاظمی نے محبت سے بیٹی سے فرمائش کی

دانی اگر رکنا چاہو تو رک جاؤ..!!موسیٰ کو لگا شاید اس کی وجہ سے دانیہ نہیں رک رہی اس لیے اس نے بھی اجازت دے دی

نہیں مجھے نہیں رکنا..!!دانیہ گلے سے فہام کے بازو نکالتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی

دانی رک جاؤ بیٹا..!!شبانہ کاظمی گلوگیر لہجے میں بولی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں امی جی آپ کا مان بھی تو سلامت رکھنا ہے..!!دانیہ نے کہتے ساتھ اپنی چادر کا پلو فرحام کے ہاتھ سے چھڑوایا جو وہ تھامے بیٹھا تھا

سب کے دل پر دانیہ کے الفاظ چھریاں بن کر برسے تھے سب پر مانو ---بھاری بوجھ آ پڑا تھا

ڈرائنگ روم میں موجود شائستہ کاظمی، نبیلہ کاظمی، راحیلہ کاظمی، رضوانہ کاظمی، شبانہ کاظمی، فرحام، فہام، مرتضیٰ کاظمی سب نے کتنی ہی منتیں کر ڈالیں مگر دانیہ کی ضد نہ بدلی

رک... جاؤ.... بیٹا ایک... دن کے لیے ہی سہی...!!مصطفیٰ کاظمی کی آواز پہلی بار لڑکھڑاہٹ کا شکار ہوئی تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں تایا جی گھر اپنا ہی اچھا ہوتا ہے جانا تو ہے ہی آج یا کل کیا فرق پڑتا ہے...!!دانیہ نے اداس مسکراہٹ کے ساتھ کہا

تو سب کو چپ ہی لگ گئی

سب سے مل کر وہ ڈرائنگ روم سے نکلی ہاں مگر فرزام کو پھر بھی نہیں بلایا تھا اس نے---اور نہ ہی ماں، خالہ اور پھوپھو کے رونے کی پرواہ کی تھی مگر فرحام اور فہام کی بھیگی نگاہیں اسے دکھ میں مبتلا ضرور کر گئی تھیں مگر وہ اس دکھ سے کم ہی تھا جو اپنے ہمدم کو ستمگر، بے وفا کے روپ میں دیکھنے سے اسے لمحہ بہ ---لمحہ ہو رہا تھا

اگر وہ کہہ رہے ہیں تو رک جاؤ...!!موسیٰ نے دانیہ کے ڈرائنگ روم سے باہر آنے پر کہا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں مجھے آپ کے ساتھ ہی جانا ہے مجھے یہاں نہیں رکنا..!!

وہ سنجیدہ سے لہجے میں بولی اور زریشہ کو کچن میں ملنے کی غرض سے چلی گئی موسیٰ ہال میں ہی اس کا انتظار کرتا رہا

زریشہ سے مل کر وہ باہر نکلی تو موسیٰ خاموشی سے اس کے ساتھ چل دیا

دانی زرا سمبھل کر جانا یہ نہ ہو تم اعتبار کرو اور راستے میں گر جاؤ...!!زریشہ کی آواز پر موسیٰ کے قدموں میں زنجیر سی پڑ گئی تھی اور دانیہ نے بھی مڑ کر اپنی جانب آتی زریشہ کو دیکھا تھا

کبھی کبھی زیادہ اعتماد کرنا مہنگا پڑ جاتا ہے لوگ ثبوت مانگے بغیر بھی پھانسی کی سزا سنا دیتے ہیں...!!وہ چلتی ہوئی دانیہ کے مزید قریب آئی اسے گلے لگایا اور طنزیہ جو الفاظ ادا کیے وہ موسیٰ کے سینے پر تازیانے بن کر برسے تھے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دانیہ سمجھ گئی تھی کہ وہ کسے کہہ رہی ہے اس لیے زریشہ سے الگ ہو کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی وہاں سے نکل گئی جبکہ موسیٰ کے قدم تو مانو ہلنا بھی بھول چکے تھے

---وہ شکوہ کر رہی تھی مگر اس نے تو شکوہ بھی نہیں کیا تھا

جب قاتل کے ہاتھ میں قتل کرنے والا ہتھیار دیکھ لیا جائے اور جائے وقوعہ پر ہوئی واردات بھی، تو پھانسی کی سزا بھی کبھی کبھی چھوٹی لگتی ہے دینے کو...!!زریشہ کو واپس کچن میں جاتا دیکھ کر موسیٰ نے بھی کرب سے کہا تو وہ وہی سے مڑ آئی

جائے وقوعہ پر واردات اگر دیکھ بھی لی جائے تو مجرم کو اپنی صفائی میں بولنے کا پورا پورا حق دیا جاتا ہے...!!زریشہ کے لہجے میں کافی کچھ ٹوٹا سا تھا اس کے کرب کو بڑھاوا ملا تھا زبان کی تلخی گواہ تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ جو دانیہ کے وہاں سے جانے پر دکھی سا کافی دیر سے بیٹھا تھا

بکھرا ہوا ڈرائنگ روم سے باہر نکلا تو زریشہ اور موسیٰ کو ہال میں

ایک ساتھ کھڑے پایا

اس کے اندر آتش فشاں کی لہریں اتریں تھیں

---وہ تیز تیز قدموں سے چلتا ان دونوں کے پاس آیا

زری تم یہاں کیوں کھڑی ہو؟؟ تم نے کھانا بھی ٹھیک سے نہیں

کھایا چلو شاباش جا کر کھانا کھاؤ ورنہ طبیعت

خراب ہو جائے گی!!فرزام نے بے باکی کی انتہا کر دی موسیٰ تو

موسیٰ زریشہ بھی ششدر رہ گئی فرزام کا لہجہ اور اس کی بات سن

---کر

کچھ دیر کی بے یقینی کے بعد زریشہ نے لب ہلانے چاہے تو

فرزام نے آنکھوں کے اشارے سے اسے وہاں سے جانے کو کہا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آنکھوں میں تیرتا غصہ اور تنے ہوئے اعصاب دیکھ کر زریشہ مزید کچھ بولے چپ چاپ وہاں سے شائستہ کاظمی کے کمرے میں چلی گئی

فرزام کا اتنا حق سے کہنا موسیٰ کو شدت سے احساس دلا گیا تھا کہ زریشہ کی محبت اس کے وجود کو کیسے اب بھی گرفت میں لیے ہوئے ہے---

کافی خیال ہے تمہیں زری کا---اب بھی اور شادی سے پہلے بھی تھا..!!موسیٰ نے طنزیہ کہا تو فرزام کی نگاہیں زریشہ کی پشت سے ہٹ کر اس کی جانب اٹھیں

بالکل میں نہیں رکھوں گا تو اور کون رکھے گا....!!ایک بھرپور مسکراہٹ کے ساتھ فرزام موسیٰ کو جلا گیا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور ہاں ایک بات اور---زر اب میری بیوی ہے اور مجھے یہ بات کبھی پسند نہیں آئے گی کہ کوئی اسے اپنی آنکھوں کے حصار میں رکھے یہ حق اب صرف میرا ہے...!!موسیٰ بدلے میں کچھ بولتا فرزام نے مزید سخت سے لہجے میں موسیٰ کو کافی کچھ جتایا تھا اور اس بار توزری کی بجائے "زر" پر اکتفا کیا تھا

سیم ٹو یو مسٹر فرزام مصطفیٰ کاظمی...!!میں بھی کچھ ایسا ہی کہنے والا تھا اپنی...وائف...دانیہ موسیٰ...کے متعلق...!!مجھے بھی زرا اچھا نہیں لگے گا کہ کوئی اسے یوں...بے باک...نگاہوں سے دیکھے...!!اندر جلتے الاؤ کو ٹھنڈا کرنے کو موسیٰ نے بھی لفظوں کے وار داغے تھے

وہ تو میری کزن ہے پلس ایکس منگیتر بھی،اسے دیکھنے کا اب بھی حق رکھتا ہوں میں...!!موسیٰ کے لفظوں پر اس کا دل کٹ سا گیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھا مگر وہ بھی چپ نہیں رہا تھا لفظوں کے نشتر اس نے بھی چلائے تھے

اور یہی کچھ رشتہ پھر میرا زری سے بھی ہے بلکہ ایک رشتے کا اضافہ بھی ہوا ہے کہ وہ میری سالی بھی بنتی ہے...!!موسیٰ سمجھتے ہوئے "زری" لفظ پر زور دیتے ہوئے بولا اور پھر فرزام کے چہرے پر اترتے وحشت کے آثار دیکھنے لگا

اور بھابھی بھی!! آخر کو میں بھی کچھ لگتا ہوں آپ کا...!!فرزام ---نے بھی کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی موسیٰ کو سلگانے میں

ہوں لگتے ہو کافی کچھ لگتے ہو..!!موسیٰ کے لبوں پر زخمی سی مسکراہٹ اتری آ بھی جائیں دیر ہو رہی ہے...!!فرزام پر بنا نگاہ ڈالے دانیہ نے ہال میں آ کر پھر نرمی سے پکارا تو موسیٰ چپ چاپ باہر کی جانب

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بڑھا اور فرزام سر تا پیر سلگ کر رہ گیا دانیہ کی اس پکار

پر---

##

ہوں تم رکی نہیں حیرت ہے...!!گھڑی اتار کر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتے ہوئے موسیٰ نے کہا

دل نہیں چاہ رہا تھا...!!دانیہ نے ہاتھ میں موجود بریسلٹ کو کلائی پر پیچھے کی جانب لے جاتے ہوئے کہا

یہاں اتنی جلدی دل لگ گیا کیا...؟موسیٰ پھر بولا وہ دونوں ابھی ابھی ہی گھر لوٹے تھے

نہیں وہاں سے دل اچاٹ ہو گیا...!!بے زار سا جواب دیا گیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہوں..!! کبھی کبھی ایسا ہو جاتا ہے مگر میرا اب بھی نہیں ہوا...!!

موسیٰ اداسی سے کہتا ہوا آ کر بیڈ پر بیٹھا

جانتی ہوں آپ زری آپی سے اب بھی نفرت نہیں کرتے..!!

سر جھکائے بیٹھی وہ کھوئے ہوئے لہجے میں بولی

نہیں اب کوشش کر رہا ہوں کہ ہو جائے نفرت..!! موسیٰ کے

لبوں پر اداس مسکراہٹ در آئی

وجہ..؟ سر اٹھا کر موسیٰ کی جانب دیکھ کر دانیہ نے سوال کیا

تم کونسا نہیں جانتی..!! موسیٰ نے مختصر جواب دیا

آپ تو کچھ بھی نہیں جانتے اور مجھے سب پتہ ہے...!! وہ نگاہیں

پھر جھکا گئی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شاید آنکھوں کا دیکھا نہ ہوتا تو میں بھی ایسی ہی بیوقوفانہ باتیں کرتا...!!موسیٰ کی نگاہ اس کی کلائی پر موجود بریسلٹ پر گئی جس پر لکھے *ایف* پر بے دھیانی میں وہ انگلی پھیر رہی تھی

مجھے پہلے کا تو نہیں پتہ مگر بارہ تیرہ سال سے دیکھ رہی ہوں، جب سے ہوش سمبھالا ہے..!!وہ سر اٹھا کر پھر بولی

تو کیا دیکھا..؟موسیٰ نے کلائی سے نگاہیں ہٹا کر دانیہ کے چہرے پر جمالیں

وہی جو غلط سمجھا آپ نے..!!دانیہ کے لہجے میں نمی آئی

میں غلط دیکھ کر صحیح سمجھا..!!موسیٰ نے بڑا لیا دیا سا جواب دیا

آپ نے صحیح کو غلط سمجھا..!!وہ ترکی بہ ترکی بولی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا صحیح تھا وہ سب...؟امی کی بات کا یقین نہیں کیا تھا مگر جب خود دیکھا تو----!!وہ دکھ سے بات مکمّل نہیں کر پایا تھا اس کا لہجہ بکھرنے لگا تھا

آپ نے ان دونوں کو سب کی نظروں میں گرا دیا ایک بار سچ جاننے کی کوشش تو کرتے،زری آپی سے پوچھ تو لیتے...!!دانیہ کا لہجہ بھی سخت ہوا

وہ کیا بتا دیتی سچ!!چور چوری کر کے سچ بولتا ہے کیا کبھی..؟موسیٰ کے انداز میں نفرت کے آثار دانیہ کو ہلا گئے

چور چوری کر کے سچ نہیں بولتا کبھی مگر تہمت،ذلالت،برداشت کرنے والا اپنا بچاؤ ضرور کرواتا ہے سچ بول کر...!!دانیہ بھی دوبدو بولی

تہمت اور حقیقت میں فرق ہے..!!وہ مزید سختی سے بولا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تہمت نہیں تھی وہ تو کیا تھا پھر...؟نرمی دانیہ کے لہجے میں بھی نہیں تھی

سچائی جو انتہائی غلط وقت پر سامنے آئی..!!افسوس سے کہتے ساتھ موسیٰ نے سر جھٹکا

نہیں بے اعتباری جو بہت غلط وقت پر سب تباہ کر گئی...!!

دانیہ سلگ کر بولی

بے اعتباری...؟تمہیں دکھ نہیں ہوا تمہیں افسوس نہیں ہوا فیضی اور زری کے متعلق سچائی جان کر...؟چیخ کر کہتے ہوئے اس کی نگاہ پھر سے دانیہ کے بریسلٹ پر گئی

تکلیف ہوئی مگر ان کے متعلق جان کر نہیں آپ کی بے اعتباری پر، آپ کی ماں کی غلط باتوں پر جس---!!کہتے ساتھ دانیہ کی آنکھ سے ایک آنسو بھی گرا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا تو کیا ہے سچ زرا میں بھی تو جانوں...؟دانیہ کی بات کاٹ کر موسیٰ پتھریلے لہجے میں گویا ہوا

اب کیا فائدہ اگر یہی کچھ پہلے پوچھا ہوتا تو مجھے بتانے میں خوشی ہوتی اور آپ کو سن کے اچھا لگتا...!!آنسو صاف کر کے دانیہ نے مزید کچھ سخت بولنے سے خود کو باز رکھا

ہوں اب تو واقعی ہی پرانی باتیں جان کر تکلیف ہوتی ہے..!!موسیٰ نے بات ختم کرنے والے انداز میں کہا

پرانی باتیں اب بھی کسی کے لیے نئ ہیں شاید ان کے لیے جن کی ذات کو تماشا بنا دیا گیا...!!پتہ ہے مجھے سب سے زیادہ افسوس تب ہوا جب ایک خوشنما رشتے کو شفاف رشتے کو غلاظت میں ڈبو دیا گیا...!!موسیٰ کو بیڈ سے اٹھتا دیکھ کر وہ پھر بولی تو موسیٰ کے قدم وہی جم گئے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

غلاظت کو کیا غلاظت میں ڈبویا گیا...؟ کچھ دیر کے بعد موسیٰ دانت پیستے ہوئے بولا

آپ ان دونوں کے بارے میں کچھ نہیں جانتے زری آپی نے ہمیشہ فیضی کو اپنا چھوٹا بھائی سمجھا، اسے پالا، پوسا، بالکل کسی بچے کی طرح، جو وہ سوچ بھی نہیں سکتیں اس چیز کا طعنہ دیا آپ نے۔۔۔افسوس ہے..!!موسیٰ کی بات پر وہ بھڑک اٹھی اب اس کی برداشت جواب دے گئی تھی

میں نے خود دیکھا تھا اس نے زری کے ہاتھوں کو۔۔۔اور امی نے بھی تو دیکھا...!!موسیٰ دانیہ کے لہجے پر نرم پڑ گیا دانیہ کے الفاظ نجانے کیوں اسے اپنے غلط ہونے کا ثبوت لگ رہے تھے

آپ کی امی نے صحیح چیز کو غلط نگاہ سے دیکھا!!نہ صرف دیکھا بلکہ لوگوں کو بھی دکھانے کی کوشش کی...!!مگر پورا خاندان سچ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سے واقف ہے!!کیا آپ نے آج نہیں دیکھا فیمی سے میں گلے ملی..؟کتنا لاڈ کرتا ہے وہ مجھ سے...!!کل کو ہو سکتا ہے کچھ لوگ ہماری اس بہن بھائی والی محبت کو دیکھ کر بھی سوال اٹھائیں مگر سچ اگر شفاف آنکھوں سے دیکھو صاف نظر آئے گا بشرطِ آپ کی اپنی سوچ مثبت ہو، مگر دھندلی آنکھوں سے دیکھنے پر تو کچھ بھی صاف نظر نہیں آتا...!!دانیہ بولتی جا رہی موسیٰ سن کر زمین میں گڑھا جا رہا تھا

یہ سب تو وہ بھی جانتا تھا پورا خاندان جانتا تھا تو کیوں" اس لمحے اتنا شک حاوی ہوا کہ زریشہ اسے بدکردار لگنے لگی...!!"وہ ---سوچ کر ہی ٹوٹنے لگا

تو وہ دونوں شادی کے لیے کیوں مان گئے اگر ایک دوسرے کو--!! موسیٰ کی بھرائی آواز مزید کچھ بولنے کی سکت کھونے لگی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جیسے ہم دونوں مان گئے ویسے ہی!! دانیہ نے کہہ کر ہاتھ میں موجود بریسلٹ بڑی بے دردی سے کھینچا

نازک بریسلٹ ٹوٹ کر گود میں آگرا دانیہ نے بریسلٹ مٹھی میں سمیٹ لیا

موسیٰ سب سمجھ گیا تو یہ سب ایک چال تھی اس کی ماں کی۔۔۔ جس پر اس نے بھی یقین کر لیا تھا اور یقین کو مضبوطی فرزام کے زریشہ کے ہاتھ تھامنے سے مل گئی۔۔۔۔موسیٰ بنا مزید کچھ بولے کمرے سے نکل گیا دانیہ نے سر جھٹک کر ایک نگاہ مٹھی میں بھرے بریسلٹ پر ڈالی اور پھر اٹھ کر اسے ڈسٹ بین میں ڈال دیا مگر ایسا کرنے سے پہلے وہ اسے لبوں سے لگانا نہیں بھولی تھی۔۔۔۔

##

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زری فون اٹھاؤ پلیز ایک بار، مجھے تم سے بات کرنی ہے"

پلیز"...!! یہ کوئی لگاتار دسواں میسج آیا تھا جو فرزام پڑھ رہا تھا

زری پلیز ایک بار، مت تڑپاؤ، بات کر لو پلیز، ورنہ مر"

جاؤں گا میں اس گلٹ کے ساتھ پلیز زری"...!! ایک اور

التجائیہ میسج آیا تو فرزام کا صبر جواب دے گیا

موبائل کی سکرین پر "موسیٰ کالنگ" جگمگانے لگا فرزام نے قہر آلود

نگاہ موبائل سکرین پر ڈالی اور موبائل کھینچ کر دیوار پر دے مارا چھن کی آواز کے

ساتھ موبائل کی آواز دم توڑ گئی

یہ آواز کیسی تھی...؟ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتی زریشہ نے پوچھا اور

ساتھ ہی غصے سے سرخ پڑتے فرزام پر نگاہ ڈالی

---فرزام مٹھیاں بھینچے غصے سے چکر کاٹنے لگ گیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ میرا موبائل کیسے ٹوٹ گیا..؟فرش پر نظر آتے اپنے ٹوٹے موبائل کو اٹھاتے ہوئے زریشہ نے غصے سے دریافت کیا

مجھے نہیں معلوم..!!فرزام غصے سے نگاہیں چرا گیا اور اپنے غصے پر قابو پانے کی کوشش کرنے لگا

تو کسے معلوم ہے بولو..؟ٹوٹا موبائل ہاتھ میں تھامے وہ فرزام کے سامنے جا کھڑی ہوئی غصہ اس کے لہجے سے بھی عیاں تھا

کہاں نہیں معلوم تو نہیں معلوم اور آپ کو جس کسی سے بھی بات کرنی ہو گھر میں موجود باقی کسی موبائل سے کریں مزید موبائل لینے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو!!وہ سختی سے زریشہ کو باور کرواتا کمرے سے نکل گیا

زریشہ ششدر کھڑی اسے جاتا دیکھتی رہی جس کا ہر انداز اس کے لیے نیا ثابت ہو رہا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

##

دانی اپنے موبائل سے گھر کال کرو...!!وہ اجڑے سے لہجے میں اپنا موبائل بیڈ پر اچھال کر بولا

کیوں کیا ہوا...؟موسیٰ کا لہجہ اور حلیہ دیکھ کر دانیہ کا دل خوف سے زور سے دھڑکا تھا

زری فون نہیں اٹھا رہی میسنجز کا ریپلائی بھی نہیں کر رہی، گھر فون کر کے میری اس سے بات کرواؤ...!!دو انگلیوں سے پیشانی مسلتا وہ پشیمان نظر آرہا تھا

اور آپ کو کیوں لگ رہا تھا کہ وہ ریپلائی کرے گی..؟زہر خندہ لہجے میں دانیہ بولی تھی

مجھے معافی مانگنی ہے اس سے یار پلیز ایک بار کسی بھی طرح بات کروادو پلیز...!!اسے کہو مجھے معاف کر دے...!!میں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کے بغیر نہیں رہ سکتا ہو گئی غلطی مجھ سے...!! کہو پلیز اسے لوٹ آئے...!! دانیہ کے قدموں میں بیٹھا اس کے ہاتھ تھامے وہ اپنی لٹی دنیا مانگ بیٹھا تھا

دانیہ کو جھٹکا سا لگا تھا وہ جانتی تھی موسیٰ نے بے خیالی میں ہاتھ تھامے ہیں مگر پھر بھی---

بڑی جلدی نہیں آ گیا آپ کو خیال... ہیں..!! دانیہ نے خار دار لہجے میں کہا اور جھٹکے سے ہاتھوں کو موسیٰ کے ہاتھوں سے نکالا

تم طنز کرنا بند کرو...!! موسیٰ کا لہجہ کڑوا ہوا

تو اور کیا کروں؟ کیا اب آپ زری آپی کو پا لیں گے؟ کیا جو اپنے ہی ہاتھوں سے گنوایا ہے وہ آپ حاصل کر سکتے ہیں آپ؟ کبھی نہیں وہ آپ کو معاف بھی کر دیں تب بھی نہیں!! جو کھو گیا ہے ناں وہ کبھی نہیں پا سکتے آپ...!! کیونکہ اب وقت گزر چکا ہے، رشتے بدل

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چکے ہیں، جو حق آپ کا تھا وہ اب کسی اور کا ہے..!! موسیٰ کا نڈھال مضمحل انداز دیکھ کر ہمدردی بھی طنز کے رنگ میں کی گئی تھی

موسیٰ نے کرب سے اسے دیکھا تھا وہ سچ ہی تو کہہ رہی تھی موسیٰ اس کے قدموں سے اٹھ کھڑا ہوا مگر اپنے قدموں سے تو مانو جان نکلنے لگی تھی خود کی محبت کو خود ہی بے اعتباری کا جرم کر کے وہ کھو چکا تھا احساس ندامت سے سانس سینے میں دبنے لگی تھی آنسو پہلی بار اس کی آنکھوں سے نکل آئے تھے

چند لڑکھڑاتے قدم اٹھاتا وہ بیڈ پر نیم دراز ہوا تھا

دانیہ نے انتہائی بے بسی سے نیم دراز وجود کو گھورا جی چاہا کہ جھنجوڑ کر اس ہارے ہوئے شخص کے کیے گئے چند گناہ سے برباد ہوئی چار زندگیوں کا حساب مانگے یا اسے اپنی محبت کا سوگ منانے سے روک دے---

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

---تلخی سے لڑ پڑے یا پھر اس کی دلجوئی کرے

----خود رو پڑے یا اس کے آنسو پونچھے

----مگر وہ کچھ بھی کرنے سے قاصر تھی

اس وقت وہ اپنے جذبات سمجھنے سے بھی قاصر تھی کہ جن میں ایک طرف زریشہ کے دکھ پر غم سے دل پھٹا جا رہا تھا تو دوسری طرف اپنی حق تلفی کے ہونے سے دل کرب سے دوچار ہو گیا تھا

##

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سنو لڑکی بہت کر لیا آرام اب گھر کے کام کاج سمبھالو..!! شام کے گہرے ہوتے سائے میں وہ کچن میں کھانا لینے آئی تھی تبھی اسے رخسانہ ریاض کی آواز اپنے پیچھے سنائی دی

کیوں آپ سب کام میرے آنے سے بھول گئی ہیں کیا..؟ دانیہ بنا مڑے ٹرے میں کھانا رکھتے ہوئے بولی لہجے میں کہیں کوئی رعایت نہیں تھی

رخسانہ ریاض کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا

ہمیں تو سب یاد ہے پر تم بیاہ کر آئی ہو یہ تمہارے شوہر کا گھر ہے، مہمان نہیں ہو جو پورا دن مہارانی بن کر بیٹھی رہو..!! یہ آواز کچن میں برتن رکھنے آرہی معصومہ کی تھی جس کے لہجے میں نرمی قطعی نہیں تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دیکھیے آپی مجھے یہ سب کام کرنے کی عادت نہیں ہے!! مڑ کر ہاتھ کے اشارے سے کہہ کر وہ پھر مڑی اور ٹرے اٹھا کر باہر نکلنے لگی

تو ڈالو ناں بی بی عادت۔۔۔ کب تک فارغ رہو گی..؟ معصومہ نے سختی سے دانیہ کا بازو دبوچ کر جھٹکا دیا تو سالن پلیٹ سے چھلک کر کچن کے فرش پر گرا تھا دانیہ بل کھا کر رہ گئی معصومہ کی اس ---حرکت پر

جب تک آپ ہیں مجھے کام کرنے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔ آپ نے سمبھال تو رکھا ہے سب...!! آنکھوں میں آنسو اور چہرے پر غصہ سجائے وہ دبے دبے انداز میں غصے سے بولی تھی

میں کل کو اپنے گھر چلی جاؤں گی تب بھی تو تم کرو گی ہی ناں..!!

معصومہ نے تپ کر کہا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تب کی تب دیکھیں گے ابھی تو آپ یہیں ہیں اور مجھے یقین ہے آپ جلدی یہاں سے نہیں جانے والی، اب آپ میرے راستے سے ہٹیں!!پتھر ہوتی رخسانہ ریاض پر ایک نگاہ ڈال کر معصومہ کے ایک طرف سے ہوتی وہ کچن سے نکل آئی تھی

معصومہ پر کئی رنگ آکر گزر گئے

امی اس کی زبان دیکھی!!توبہ...!!امی میں بتا رہی ہوں بڑے خارے کا سودا کیا ہے آپ نے...!!دانیہ کو کچن سے نکلتا دیکھ کر معصومہ کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے بولی

دفع ہو جا منحوس... تمہیں ہی یہ لڑکی معصوم لگتی تھی، مگر میں بھی اس کی بڑی ہوں جو میں نے کتابیں پڑھی ہیں وہ تو شاید اس نے دیکھی سنی بھی نہ ہوں..!!ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ کو ملتے ہوئے رخسانہ ریاض خاصے الجھے لہجے میں بولی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جبکہ معصومہ صرف ایک آہ بھر کر رہ گئی دانیہ کی بات اسے کسی بچھو کے ڈنگ کی طرح چبھی تھی

##

مامی یہ کھانا ہمیں دیں...!! کمرے کے دروازے پر اسے حسن اور محسن نے روک لیا

ابھی تو تم دونوں کی ماما نے تم دونوں کو دیا تھا..!! دونوں کو دیکھتے ہوئے دانیہ نے حیرت سے استفسار کیا

وہ ہمیں پسند نہیں آیا سالن ٹھنڈا تھا جو میں نے فرش پر گرا دیا..!! حسن نے منہ بناتے ہوئے بتایا

اور روٹی بیڈ پر پڑی ہے..!! محسن بھی ناک سکیڑ کر بولا دانیہ نے آنکھیں پھاڑ کر دونوں کو ایک ساتھ دیکھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شاباش ہے تم دونوں کے.... کیسے فخر سے بتا رہے ہو!!.....ہٹو

میرے راستے سے کھانا لے جانے دو مجھے!!دونوں کو ڈپٹ کر

کہتے ہوئے وہ کمرے کے اندر بڑھ گئی

محسن اور حسن نے غصے سے دانیہ کو جاتے ہوئے دیکھا اور پھر

دوڑتے ہوئے کچن میں چلے گئے

دانیہ نیم وا دروازے کو کھول کر اندر داخل ہوئی وہ اب بھی یونہی لیٹا ہوا

---تھا آنکھوں پر بازو رکھے بکھرے سے حلیے میں

سنیں..!!کھانا سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر دانیہ نے کہا

ہوں...!!بنا آنکھوں سے بازو ہٹائے وہ بولا

کھانا کھا لیں..!!دانیہ کو اس کی حالت پر افسوس ہوا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دل نہیں چاہ رہا میرا..!! مختصر اداس سے لہجے میں موسیٰ بولا تو

دانیہ نے ایک نظر پھر اس کا جائزہ لیا

کھانے سے کیا دشمنی رزق ضائع کریں گے خون پسینے کی کمائی ہے

آپ کی!! دانیہ نے بظاہر ہلکے پھلکے انداز میں کہا مگر اندر ہی اندر

وہ بھی گھلنے لگی تھی

موسیٰ نے بازو ہٹا کر آنکھیں دوسرے ہاتھ سے رگڑ لیں اور پھر کہنی کی

ٹیک لگا کر اٹھ بیٹھا

دانیہ نے غور کیا اس کی سیاہ آنکھوں کے ڈورے سرخ ہو رہے

تھے پلکوں پر بھی نمی تھی دانیہ کے دل پر کوئی چوٹ لگی تھی

دانی تمہارے ساتھ جو بھی ہوا اس کا ذمہ دار میں ہوں..!! اپنی

محبت تو گنوائی ہی ہے تم سے بھی تمہاری محبت چھین---!! وہ از حد

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ٹوٹے لہجے میں بول رہا تھا دانیہ کو لگا جیسے کسی نے دہکتی رگ پر ہاتھ رکھ دیا ہو

وہ سب میری قسمت میں لکھا تھا کسی کا کوئی قصور نہیں۔۔۔ آپ کھانا کھا لیں...!!وہ آنکھوں میں آئی نمی کو چھپاتی ہوئی موسیٰ کی بات کاٹ کر کہہ کر پلٹی تھی

دانی میں تمہارا گنہگار ہوں زری کا بھی...!!مگر میں سب ٹھیک کر دوں گا..!!تم جو فیصلہ کرو گی مجھے قبول ہو گا تم اختیار رکھتی ہو ہر فیصلے کا..!!

موسیٰ کا تھکا تھکا انداز دانیہ کی دھڑکن ماند کرنے کو کم نہ تھا

دانیہ کا دل بڑی زور سے دھڑکا تھا"نجانے وہ کس فیصلے کی بات کر رہا تھا نجانے وہ کیسے سب ٹھیک کرنے والا تھا...!!"دانیہ کے دل میں آنے والا خدشہ ایسا تھا کہ دانیہ کو یکدم ہی آکسیجن کی کمی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

محسوس ہونے لگی تھی مانو دم گھٹنے لگا تھا ٹانگیں لرز اٹھی تھی ہاتھ کپکپا کر رہ گئے

موسیٰ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر انہیں انگلیوں سے سنوارتے ہوئے بیڈ سے تیزی سے اترا پاس ہی صوفے کے سامنے پڑے ٹیبل سے موٹر سائیکل کی چابی اٹھاتا وہ کمرے سے نکل گیا تھا

دانیہ وہی پتھر بنی کھڑی تھی لمحے میں ساری ہمت کسی نے نچوڑ کر رکھ دی تھی آنسو آنکھوں سے لڑی کی صورت میں بہہ نکلے تھے

##########################

ہال میں زریشہ، نبیلہ کاظمی، راحیلہ کاظمی اور شائستہ کاظمی کے ساتھ ساتھ جمعہ ہونے کی وجہ سے مرتضیٰ کاظمی اور مصطفیٰ کاظمی بھی موجود تھے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نبیلہ کاظمی اپنے سسرال کا کوئی قصہ چھیڑے بیٹھی تھی جبکہ رضوانہ کاظمی اور شبانہ کاظمی پڑوس میں کسی کی عیادت کو گئیں تھیں

فرحام اور فہام دونوں کسی دوست کے گھر گئے تھے فرزام بھی ابھی تک گھر نہیں لوٹا تھا

وہ ہال میں داخل ہوا تو پہلی نظر زریشہ پر گئی دل کی دھڑکن رک رک کر چلنے لگی تھی اندر ہی اندر کوئی خنجر نسیں کاٹ رہا تھا

---شاید احساس ندامت خنجر کا کام سرانجام دے رہا تھا

موسیٰ..!!زریشہ کے لبوں سے نام ریت کی مانند پھسلا تھا

اسلام علیکم..!!سب کو ایک ہی سلام میں نپٹانے ہوئے وہ وہی پڑے صوفے پر براجمان ہو گیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

الجھے ہوئے بال، بکھرا سا وجود، آنکھوں میں پھیلی سرخی، وہ حلیے سے ہی سب کو حیران و پریشان کر گیا تھا

وعلیکم السلام!!بیٹا تم یہاں...؟مرتضیٰ کاظمی کے ساتھ ساتھ باقی سب بھی ابھی حیرانی کے دائرے کو عبور بھی نہیں کر پائے تھے جب وہ پھر بول پڑا

جی...!!زری میری بات سن کر جانا!!زریشہ اسکی موجودگی سے وہاں سے نکلنے کو تھی جب پہلی ہی سیڑھی پر قدم جم گئے تھے وہ براہ راست اس سے مخاطب تھا

سب نے حیرت سے ایک دوسرے کی جانب دیکھا مصطفیٰ کاظمی کی آنکھوں میں غصہ امڈ آیا تھا مگر فلحال وہ سب ابھی موسیٰ کی بات سننا چاہتے تھے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زریشہ اس کی آواز کو نظر انداز کرتی پھر سے پتھر ہوتے قدم اٹھانے کو تھی جب وہ پھر بولا

پلیز زری ایک بار بات سن لو یہاں سب کے سامنے پلیز...!!وہ التجا کر رہا تھا لہجے کی بے چارگی نے زریشہ کے قدموں کو اسکی جانب اٹھنے پر مجبور کر دیا

موسیٰ پہلے ہی میری بیٹی کے ساتھ کافی کچھ برا کر چکے ہو تم، اب مزید اپنی بیٹی کو تمہارے ہاتھوں سے ٹوٹنے نہیں دوں گی میں..!! شائستہ کاظمی نے مانو کوئی منت کی تھی مگر موسیٰ کو فالوقت کسی کی بات کی پرواہ نہیں تھی

زریشہ کے قریب آنے پر وہ اٹھ کر اس کے مقابل جا کھڑا ہوا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

معافی مانگنے آیا ہوں تم سے بہت غلط کیا تمہارے ساتھ..!!

مجھے سب سچ معلوم ہو چکا ہے میں بہت شرمندہ ہوں تم سے

اور باقی سب سے بھی...!!وہ زریشہ کے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑا تھا

بے یقینی کی کیفیت میں مبتلا سب افراد اپنی جگہ چھوڑنے پر

مجبور ہو گئے تھے

شرمندہ... غلطی..؟ دو لفظوں میں زریشہ الجھ کر رہ گئی کتنی آسانی

سے وہ اپنے گناہ کو غلطی قرار دے کر بری الذمہ ہو گیا تھا

ہاں تم پر سب کے سامنے تہمت لگائی گئی تھی اب سب کے

سامنے میں تم سے اپنے اور اپنی ماں کے کیے کی معافی مانگنے آیا

ہوں...!!وہ مزید بولا تھا اس کے الفاظ میں ندامت کے اثرات

ڈھکے چھپے نہیں تھے سب نے تعجب سے ایک دوسرے کی

جانب دیکھا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سب اب زریشہ کے بولنے کے منتظر تھے

غلطی نہیں گناہ کیا ہے آپ نے اور آپ کی ماں نے بھرے خاندان میں میری عزت رول کر رکھ دی... اور تہمت لگائی بھی تو اس انسان کے حوالے سے جس کے لیے میرے خیالات بہت پاک تھے..!!ایک بار پوچھ تو لیا ہوتا!!شادی بے شک نہ کرتے مگر یوں سرے عام رسوائی تو نہیں کرواتے میری آپ...!!وہ تکلیف کی شدت سے رو پڑی تھی موسیٰ کو اس کے الفاظ سے اپنا آپ زمین میں دھنستا ہوا معلوم ہو رہا تھا ندامت کے بوجھ تلے اس کے کندھے جھک گئے تھے

شائستہ کاظمی، شبانہ کاظمی، راحیلہ کاظمی کی آنکھیں بھی بھیگنے سے رک نہیں پائیں تھیں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زری پلیز میں مانتا ہوں بہت برا کیا تمہارے ساتھ مگر--

-!!موسیٰ کی آواز بھاری ہونے لگی مانو وہ خود کو کسی پہاڑ کے بوجھ تلے دبا ہوا تصور کرنے لگا تھا

زریشہ کے زخم ابھی بھرے نہ تھے کہ موسیٰ نے پھر سے کرید کر رکھ دیئے تھے

آپ کے ماننے سے کیا مجھ پر لگا داغ دھل جائے گا۔۔۔کیا لوگ سمجھ جائیں گے کہ میں بدکردار نہیں تھی مجھ پر بدکرداری کا بس دھبہ لگایا تھا...؟کیا آپ کی ماں کے الفاظ لوٹ جائیں گے؟ کیا سب ٹھیک ہو جائے گا؟ آپ کی بے اعتباری نے صرف مجھے ہی نہیں دانی اور فیضی کا بھی بہت نقصان کر دیا ہے....!!وہ پھٹ پڑی تھی گھاؤ اگر جسم پر لگے ہوتے تو شاید اتنی تکلیف نہ ہوتی مگر یہاں تو روح ہی زخمی ہوئی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جانتا ہوں میں!!مگر اب شرمندہ ہوں پتہ نہیں مجھے کیا ہو گیا تھا دانی کے ساتھ بھی برا ہوا میں اس سے بھی معافی مانگ---!!اسکی آواز زریشہ کے سامنے دھندلانے لگی تھی جلد بازی میں لگائی گئی گہری ضربیں اب جان پر بن آئیں تھیں اس ----کی روح زریشہ کی تکلیف پر فنا ہونے لگی تھی

پتہ ہے کتنی تکلیف ہوتی ہے جب لوگوں کے مجمعے میں آپ تماشا بنے ہوئے ہوں---لوگوں کی زبانوں سے نکلتے الفاظ آپ کی روح کو چھلنی کر رہے ہوں---لوگ صرف اور صرف آپ کی ذات کو ڈسکس کر رہے ہوں اور تکلیف پہنچانے والا بھی وہ ہو جس پر آپ کو حد سے زیادہ اعتبار ہو...!!وہ دھیرے دھیرے اس کے سامنے بولتی جا رہی تھی موسیٰ کی بے وفائی نے اس کی ذات کو بری طرح روند ڈالا تھا موسیٰ اس کے ایک ایک لفظ پر تڑپ تڑپ گیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زری بیٹا چپ ہو جاؤ وہ شرمندہ ہے معافی مانگ رہا ہے ناں

اب وہ..!! مصطفیٰ کاظمی نے آگے بڑھ کر اسے سینے میں سمیٹ لیا

تھا اور وہ بلک بلک کر رو پڑی تھی

شائستہ کاظمی کے دل سے برداشت نہیں ہو پایا تو وہ وہاں سے نکل گئی

ہاں بیٹا اگر نہیں بھی معافی مانگتا تو بھی ہم کیا کر سکتے تھے، اپنے گناہ

قبول کرنے کے لیے بھی ظرف کی ضرورت پڑتی ہے اگر وہ اپنے

کیے پر شرمندہ ہے معافی بھی مانگ رہا ہے ہم سب کے

سامنے.... تو تم بھی بڑے ظرف کا مظاہرہ کرو..!! گلے شکوے

چھوڑو اور ویسے بھی اک گہرا تعلق ہے اس کا اس گھر سے اسی

کی خاطر ہی مان جاؤ....!! راحیلہ کاظمی اور مرتضیٰ کاظمی بھی موسیٰ

کے حق میں بول پڑے زریشہ کے دکھ کو مزید بڑھاوا ملا مگر

اب وہ دانیہ کی وجہ سے مجبور ہو چکی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ٹھیک ہے کر دیا معاف...!!زریشہ مصطفیٰ کاظمی سے الگ ہو کر بولی

اور پھر آنسو رگڑتی سیڑھیاں چڑھ گئی

موسیٰ کی نگاہیں اس کا پیچھا کرتی رہ گئیں دل کو کچھ سکون ہوا تھا مگر

زریشہ کا یوں رونا اسے ایک نئی ذہنی تکلیف سے دوچار کر گیا تھا

مرتضیٰ کاظمی نے مسکرا کر اس کا کندھا تھپتھپایا تو وہ نگاہیں

شرمندگی سے پھر جھکا گیا

رضوانہ کاظمی اور شبانہ کاظمی کو گھر آنے پر جب یہ بات

معلوم ہوئی تو ان کے دل کو بھی کچھ تسلی ملی کچھ دیر بعد فرحام اور

فہام بھی گھر آ گئے اچھے ماحول میں کھانا کھایا گیا مگر اس

اچھے ماحول کا حصہ زریشہ اور فرزام دونوں ہی نہیں تھے

##

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرزام جو اپنے غصے پر کئی گھنٹوں بعد چند ٹھنڈی بوندیں گرا کر گھر لوٹا تھا دروازے پر ہی اس کی رگوں میں خون خشک ہونے لگا تھا موسیٰ کو گھر سے نکلتا دیکھ کر---

موسیٰ نے اسے دیکھ کر کچھ کہنا چاہا مگر وہ اسے نظر انداز کرتا گھر کے اندر چلا گیا سلام دعا کرنا بھی لازم نہ سمجھا تھا---

موسیٰ فرزام کے رویے پر بری طرح لب کچل کر رہ گیا مگر پھر وہ خود کو مضبوط کرتا اپنے گھر کی جانب بڑھ گیا

یہ موسیٰ یہاں کیوں آیا تھا؟ ہال میں داخل ہوتے ساتھ اس نے سوال داغا تھا

فیضی تم کیوں سارے لحاظ بھولتے جا رہے ہو---بڑا ہے تم سے موسیٰ بھائی کہا کرو...!!رضوانہ کاظمی نے فرزام کو موسیٰ کو یوں مخاطب کرنے پر ڈپٹا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آپ یہ لحاظ وحفاظ بعد میں سکھا لیجیے گا ابھی جو پوچھا ہے وہ بتائیں...!!کیوں آیا تھا وہ یہاں؟ایک قہر آلود نگاہ باپ اور چچا پر ڈال کر وہ پھر ماں کی جانب متوجہ ہوا

وہ داماد ہے اس گھر کا کبھی بھی آجا سکتا ہے!!مرتضیٰ کاظمی نے جیسے اسے کچھ یاد کروایا تھا

جانتا ہوں، مگر وہ اس وقت کیوں آیا تھا صبح بھی آیا تھا ناں تو پھر اب آنے کی کیا وجہ تھی؟فرزام کے اندر گہرے سائے دھیرے دھیرے اتر رہے تھے

زری سے بات کرنے آیا تھا...!!جواب مصطفیٰ کاظمی کی جانب سے آیا تھا مگر اس وقت سب کی نگاہیں ہی فرزام مصطفیٰ کو گھور رہی تھیں شاید کمال اس کے رویے کا تھا---

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرزام کو لگا جیسے اس کے کانوں میں کوئی گرم سیال انڈیل دیا گیا ہو وجود میں توڑ پھوڑ بڑھنے لگی تھی

زری سے...پر کیوں؟اب کیا تک بنتی ہے اس سے بات کرنے کی...؟فرزام غصے سے الفاظ پیستے ہوئے بولا

معافی مانگنے آیا تھا...!!مزید مختصر سا جواب مصطفیٰ کاظمی نے نہایت سکون سے دیا

معافی..؟فرزام ایک ہی لفظ پر اٹک گیا تھا بے یقینی سے اس نے ہال میں موجود تینوں نفوس کو باری باری دیکھا تھا

ہاں معافی، اپنے کیے کی معافی، اپنی ماں کے لگائے الزامات کی معافی....!!سب کے سامنے مانگی ہے اس نے معافی زری سے بھی ہم سب سے بھی...!!مصطفیٰ کاظمی کافی پر سکون لہجے میں بول رہا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جب کہ رضوانہ کاظمی اپنے بیٹے کے ماتھے پر پڑتی لکیروں کے جال میں الجھی ہوئی تھی

اور زری نے کیا جواب دیا..؟ فرزام کی رگوں میں خون آگ بن کر دوڑنے لگا تھا مگر وہ پھر بھی اپنے لہجے پر قابو پا گیا

وہ کیا کہتی بہت شرمندہ تھا وہ.... تو زری نے بھی معاف کر دیا اور ہم سب نے بھی...!! اب کی بار مرتضیٰ کاظمی پھر بولا تھا مگر وہ فرزام کی سرخ پڑتی آنکھیں نہیں دیکھ پایا تھا

فرزام غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا

شائستہ کاظمی سب کے لیے کچن سے چائے بنا کر نکلی تو فرزام کی حالت دیکھ کر خوفزدہ ہو گئی بے اختیار اس کا دھیان اپنی بیٹی کی جانب گیا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرزام کے اندر پارا بھرنے لگا تھا وہ ایک ساتھ دو دو سیڑھیاں پھلانگتا اپنے کمرے میں پہنچا تھا وہ وہاں نہیں تھی وہ برق رفتاری سے ساتھ والے کمرے کی جانب بڑھا ---جہاں سے آوازیں آرہی تھیں شبانہ کاظمی اور نبیلہ کاظمی کی زریشہ شبانہ کاظمی، نبیلہ کاظمی اور راحیلہ کاظمی کے ساتھ سنگل بیڈ پر بیٹھی تھی فرحام بھی پاس پڑی کرسی پر کتاب میں سر دیے بیٹھا تھا

زری میری کمرے میں آؤ مجھے بات کرنی ہے!!دروازے کے پاس کھڑے ہو کر وہ سپاٹ سے لہجے میں بولا زریشہ کی اس کی جانب پشت تھی تب ہی وہ اسے دیکھ نہیں پائی تھی

فرزام کی آواز پر اس نے حیرانی سے مڑ کر دیکھا تھا مگر فرزام دروازے سے پلٹ چکا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جاؤزری...جاؤشاباش...!!راحیلہ کاظمی نے مسکراتے ہوئے کہازریشہ سراثبات میں ہلاتی اٹھ کھڑی ہوئی

##

زریشہ کمرے میں داخل ہوئی تووہ پنجرے میں قید پرندے کی طرح کمرے میں چکر کاٹ رہاتھا

زریشہ کی شہ رگ اسے دیکھ کر دہکنے لگی

کیوں بلایاہے تم نے مجھے اوروہ بھی اس طرح...؟دروازہ بھیڑ کروہ غصے سے کہتی اس کی جانب بڑھی تھی فرزام کااسے یوں مخاطب کرنا اسے کتنی تکلیف دے گیاتھا یہ صرف وہی جانتی تھی

زریشہ کی بات سن کروہ دوہی لمبے قدم اٹھاکر سارافاصلہ سمیٹ چکاتھااوراگلے ہی پل زریشہ کابازو بھی اس کی فولادی گرفت میں قید ہوچکاتھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیوں آیا تھا موسیٰ یہاں؟ وہ بھی تم سے بات کرنے....!!زریشہ کے بازو پر دباؤ بڑھا کر وہ دبے دبے الفاظ میں غصے سے پھٹا تھا وہ جسے اپنے اس رشتے کی، زریشہ کو مخاطب کرنے کی، سمجھ نہیں آ رہی تھی لمحے میں وہ "آپ سے تم" تک رسائی بھی بڑی آسانی سے حاصل کر چکا تھا

زریشہ دنگ رہے گئی اس کا یہ روپ دیکھ کر، اس کی لہو رنگ ہوتی آنکھیں زریشہ کے دل میں خوف کا احساس جگا گئی تھیں

فیضی ہوش میں ہو تم؟ یہ کس لہجے میں مجھ سے بات کر رہے ہو، بازو چھوڑو میرا..!!وہ اپنا بازو فرزام کی گرفت سے آزاد کروانے کی کوشش کرتی حیرت و غم کی انتہا میں بمشکل بول پائی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس وقت وہ کوئی انیس سال کا لڑکا نہیں بلکہ اٹھائیس انیتس سال کا مرد لگ رہا تھا یوں بھی قد کاٹھ سے وہ اپنی عمر سے بڑا لگتا تھا شاید یہی وجہ تھی اس کی گرفت میں بلا کی مضبوطی تھی

جس لہجے میں مجھے بات کرنی چاہیے...!!بتاؤ کیوں آیا تھا وہ..؟ زریشہ کے بازو کو جھٹکا دے کر فرزام نے غصے دانت پیسے تھے اس کے اندر اس وقت کوئی الاؤ بھڑک اٹھے تھے

معافی مانگنے..!!زریشہ اس کے اس نئے روپ سے ششدر رہ گئی الفاظ مکمل ہونے سے پہلے ہی لبوں پر دم توڑنے لگے تھے

اور تم نے کر دیا معاف...؟وہ زریشہ کے چہرے پر موسیٰ کے لیے نفرت کے رنگ تلاش کرنے لگا تھا اس وقت وہ سارے احساسات،لحاظ و مروت، تعلیم تمیز،رشتے ناطے،سب کی حدود لمحے پھلانگ چکا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں..!!زریشہ کی گھٹی گھٹی آواز نکلی فرزام کی گرفت اس کے بازو پر ڈھیلی پڑ گئی بے یقینی کی انتہا تھی دل میں بسے بھرم کے ٹکڑے ٹکڑے ہوئے تھے

ویری گڈ...جب اسے معافی مانگنی ہی تھی تو مہندی کی رات آکر مانگتا یا شادی سے پہلے---احساس تب کیوں نہیں ہوا اب کیوں ہوا اسے؟اس کی ماں کی غلطی اب اسے کیوں نظر آئی پہلے کیوں اندھا بنا رہا وہ؟محبت تھی نہ اسے تم سے تو اعتبار کرنا کیوں بھول گیا وہ..؟وہ دبی دبی آواز میں چیخا تھا

زریشہ کے اعصاب پر گہری ضرب لگی تھی

فیضی..!!وہ اس حقیقت کو تسلیم نہیں کر پا رہی تھی شدت سے احساس نفرت دل میں جاگ اٹھا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا فیضی؟ میری اور دانی کی زندگی تو نہ برباد ہوتی تم دونوں کے چکر میں...!! تم دونوں نے کچھ نہیں چھوڑا ہمارا کچھ بھی نہیں!! اب بھی.... اب بھی محبت ہے ناں اس سے تب ہی تو بدنام کرنے والے کی ایک معافی پر قبولیت کا ٹھپہ لگا دیا تم نے....!! وہ آتش فشاں بنا کر پھٹ پڑا تھا زریشہ کے قدم لڑکھڑا گئے اگر پیچھے دیوار کا سہارا نہ ہوتا تو یقیناً وہ گر جاتی

آنسو سیلاب کی صورت میں آنکھوں سے نکلے تھے مگر مقابل اس وقت ہر احساس سے عاری نظر آرہا تھا

اب وہ شرمندہ ہے تو تم نے جھٹ سے اسے معاف کر دیا، یہ بھی بھول گئی کہ سب کے سامنے ہم دونوں کے رشتے کو لے کر اس کی ماں نے کیا فساد کھڑا کیا تھا، تم یہ بھی بھول گئی کہ عین وقت پر اس نے تمہاری بجائے دانی سے شادی کر لی...!! وہ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

معافی مانگے کر سرخرو ہو گیا تم معاف کر کے اچھائی کی دیوی بن گئی..!!فرزام کی آواز بھرا گئی تھی دکھ کی انتہا تھی

تو نہ کرتے شادی،پاؤں نہیں پڑی تھی میں تمہارے کہ مجھ سے شادی کر لو میں بدنام ہو گئی ہوں مجھے نام دے دو اپنا، کسر اگر اس نے نہیں چھوڑی تو کسی اور نے بھی نہیں بخشا مجھے.....دانی کو بھی میں نے مجبور نہیں کیا تھا!!آخر کب تک لفظوں کے وار سہتی وہ بھی دبی دبی آواز میں چیخی تھی فرزام کی آنکھوں میں موتی بھر گئے تھے

سب کچھ تمہاری وجہ سے ہوا ہے!!صرف تمہاری وجہ سے!! کبھی معاف نہیں کروں گا میں.....کبھی نہیں...!!پھاڑ کھانے والا انداز زریشہ کو ہلا کر رکھ گیا تھا انگشت شہادت سے اس کی جانب اشارہ کرتے ہوئے وہ اس پر سارا ملبہ ڈال گیا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

~زریشہ کے آنسو ٹھٹھر کر رہ گئے

~ گہرے زخم ہوئے تھے دل پر

یہی بات میں بھی تم سے کہہ سکتی ہوں اور رہی بات معافی کی تو نہیں مانگی تم سے کوئی معافی میں نے، جب کبھی مانگوں تب کہنا یہ سب..!!دوپٹے کے پلو سے آنسو صاف کرتے ہوئے وہ فرزام سے چند قدموں کی دوری بڑھا کر کہتی ہوئی پلٹ گئی

مگر فرزام کے الفاظ اس کے اعصابوں پر اب بھی ہتھوڑے کی طرح وار کر رہے تھے یہ وہ فرزام تو نہیں تھا جو اس کی حد سے زیادہ عزت کرتا تھا جتنی بھی تکلیف ہوتی وہ زریشہ کی ایک آواز پر ساری تکلیف بھول کر جی اٹھتا تھا زریشہ کے ایک آنسو پر تڑپ جانے والا فرزام آج خود ہی لفظوں کے وار داغ رہا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ تو کوئی اور ہی فرزام تھا جس میں لفظوں سے جگر چاک کر دینے کی صلاحیت آ چکی تھی جس کے لیے پیاری لڑکی کے قیمتی آنسو بھی بے مول ثابت ہوئے تھے

وہ تو شکر تھا کہ ان دونوں کی آواز کمرے میں ہی کھو گئی تھی ورنہ تو مصطفیٰ کاظمی اور باقی سب پر نجانے کیا گزرتی فرزام کا یہ انوکھا روپ دیکھ کر---

##

کہاں گئے تھے تم؟ معصومہ جو بھری بیٹھی تھی موسیٰ کو گھر میں آتے دیکھ کر فوراً بولی

دوست سے ملنے گیا تھا!! موسیٰ نے بے زار سا جواب بنا کے دیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کونسا دوست؟ معصومہ اس کے پیچھے لپکی

ماموں آ گئے آپ!! چلیں ہمیں آئسکریم کھلا کر لائیں اور باہر سے ڈنر بھی کروالائیں..!!وہ معصومہ کی بات کو نظر انداز کر کے کمرے میں جا ہی رہا تھا جب راستے میں اسے حسن اور محسن نے روک لیا

ابھی میری طبیعت نہیں ٹھیک پھر کبھی چلیں گے..!! سرد سے لہجے میں کہہ کر وہ ان دونوں کے ایک طرف سے گزرنے لگا جب معصومہ اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی

چلو میرے بچے اب صرف جھڑکنے کے لیے ہی رہ گئے ہیں چار دن یہاں رہنے کیا آ گئے ہیں برداشت ہی نہیں ہو رہا کسی سے... تمہاری بیوی نے پہلے کم سنائی ہیں ہم تینوں کو جو تم بھی--!! معصومہ تیکھے لہجے میں بول رہی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں نے کوئی سنائی ونائی نہیں ہیں کسی کو بھی آپی..!!اس کے لہجے میں خود بخود سختی آ گئی تھی

تم نے نہیں سنائی مگر تمہاری بیوی نے اتنے طعنے دیئے ہیں مجھے کہ میں اس کے میاں کے گھر بیٹھی ہوں اس کے شوہر کا کھا رہی ہوں...!!معصومہ مصنوعی آنسو بہاتی ہوئی بتا رہی تھی موسیٰ کے تاثرات مزید خراب ہوئے

پلیز آپی ابھی میں تھکا ہوا ہوں سکون کرنے دیں مجھے..!! سختی سے ٹوک کر کہتا وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھا اور پھر زوردار آواز سے دروازہ بند کر دیا

معصومہ بند دروازے کو کتنی ہی دیر گھورتی رہی

کہاں گئے تھے آپ..؟صوفے پر بیٹھ کر ہاتھوں میں سر گرائے دروازہ کھلنے کی آواز پر وہ موسیٰ کو دیکھتے ہوئے بولی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تمہارے گھر..!!موسیٰ ایک نگاہ اس پر ڈال کر بیڈ پر بیٹھ کر اپنے پاؤں جوتے سے آزاد کروانے لگا

خیریت..؟دانیہ کے دل کی دھڑکن ایک بار پھر تیز ہوئی تھی اک انجانا خوف تھا جو سانس بار بار دشوار کیے جا رہا تھا

معافی مانگنے سب سے..!!پھیکے سے لہجے میں کہہ کر وہ لیٹ گیا کھانا جوں کا توں اب بھی سائیڈ ٹیبل پر پڑا تھا

تو کیا بنا؟دانیہ نے پوچھا تو موسیٰ نے اس کی جانب دیکھا جو کافی پریشان لگ رہی تھی موسیٰ کو ایک بار پھر زریشہ کی باتیں یاد آ گئیں

کہہ تو رہے تھے کر دیا ہے معاف سب نے..!!موسیٰ کا لہجہ بھاری ہوا

اور زری آپی نے..؟دانیہ پوچھے بنا نہ رہ پائی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے بھی..!!موسیٰ کے دل کی دھڑکن بے ترتیب ہونے لگی تھی

زریشہ کے ذکر پر،زریشہ کو سوچ کر اس کی باتیں یاد کر کے اس کا دل

بیٹھا جا رہا تھا

کھانا لاؤں آپ کے لیے؟دانیہ سنجیدگی سے بولی مگر اندر کی دنیا

---میں ایک ہلچل سی مچی تھی نجانے کیوں

نہیں وہاں کھا لیا تھا،تم نے کھایا؟؟موسیٰ نے کہتے ساتھ اس

سے پوچھا تو اس نے سر اثبات میں ہلا دیا مگر وہ

سراسر جھوٹ بول رہی تھی

موسیٰ آنکھوں پر بازو رکھے لیٹ گیا مگر سکون اس کے وجود سے تو

جیسے روٹھ ہی گیا تھا زریشہ کی باتیں اس کے دماغ میں چکر

کاٹ رہی تھیں شہ رگ مانو سوچ سوچ کر پھٹنے والی ہو گئی تھی اک

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نقصان جو وہ خود کر چکا تھا اب روح پر بھاری پڑنے لگا تھا سارے حوصلے ہی پست ہو کر رہ گئے تھے

!! لگت ـــــ اہے ابھی دل نے تعل ـــــ ق نہی ـــــ ں توڑ

!! یہ آنکھ تی ـــــ رے نام پہ بھ ـــــ ر آتی ہے اب بھی

##

کیا ہوا زری؟ کیا ہوا میری بیٹی کو..؟ وہ گھٹنوں میں سر دیئے رو رہی تھی جب رضوانہ کاظمی نے اسے آکر خود سے لگا لیا اس کو جیسے کوئی سہارا مل گیا تھا وہ مزید شدت سے رونے لگ گئی

کیا ہوا زری کسی نے کچھ کہا ہے کیا؟ طبیعت تو ٹھیک ہے ناں تمہاری..؟ وہ پریشانی سے پوچھ رہی تھی مگر زریشہ بس روئے ہی جا رہی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کچھ نہیں ہوا بڑی مامی!!دل کا غبار نکال کر وہ بھیگے لہجے میں بولی

فیضی نے کچھ کہا ہے کیا؟رضوانہ کاظمی نے اس کی آنکھوں میں جھانک کر سوال کیا

نہیں..!!وہ نگاہیں چرا گئی

موسیٰ کی کسی بات پر رو رہی ہو؟رضوانہ کاظمی نے پھر پوچھا

نہیں بس ایسے ہی!!وہ اداس مسکراہٹ کے ساتھ بولی

تو ایسے رو کیوں رہی ہو؟رضوانہ کاظمی جانچنے والے انداز میں بولی

ارے تم پھر آج اپنا کمرہ چھوڑ کر یہاں آ بیٹھی ہو!!شوہر تمہارا بلا رہا تھا ناں تمہیں..!!زریشہ کے جواب سے پہلے راحیلہ کاظمی کمرے میں آتے ہوئے پوچھنے لگ گئی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جی سن لی ہے بات..!!زریشہ کے لہجے میں دکھ کے تاثرات دمک رہے تھے

اچھا اس نے کچھ کھایا یا نہیں پوچھا تم نے؟راحیلہ کاظمی کہتے ہوئے اسی کے پاس بیڈ پر بیٹھ گئی

نہیں!!زریشہ نگاہیں جھکا گئی

تو پوچھوناں جا کر اور خود بھی کھا لینا..!!راحیلہ کاظمی بولی تو زریشہ بنا کوئی جواب دیئے وہاں سے نماز کے لئے اٹھ گئی نماز پڑھ کر وہ آئی تو راحیلہ کاظمی بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی جبکہ رضوانہ کاظمی پاس پڑی کرسی پر بیٹھی تھی

بیٹا اب جو ہوا جیسے ہوا بھول کے تم سب کو آگے بڑھنا پڑے گا وہ ضدی ہے تم ہی ایک ہو جو اسے سمجھا سکتی ہو..!!رضوانہ کاظمی زریشہ کو سمجھاتے ہوئے بولی زریشہ نے تاسف سے اسے دیکھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بیٹا ایک ساتھ رہو گے تو دوریاں کم ہوں گی فاصلے سمیٹنے سے کم ہوتے ہیں جاؤ شاباش اپنے کمرے میں!!راحیلہ کاظمی نے لیٹے لیٹے ہی کہا

کل جاؤں--!!راحیلہ کاظمی کے کہنے پر اس کی دنیا لمحے میں ہل گئی تھی اس میں فرزام کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں تھی نہ ---ہی اس کی مزید باتیں برداشت کرنے کی

چلو ابھی..!!تم سب بچوں کو کوئی کچھ کہنے والا نہیں سب اپنی مرضی کرتے ہو بڑوں کو تو کچھ سمجھتے نہیں ہو تم لوگ..!!راحیلہ کاظمی سخت برہمی سے کہتے ہوئے اٹھی اور زریشہ کا بازو تھاما

زریشہ ہکا بکا رہ گئی رضوانہ کاظمی آہستہ سے مسکرا دی اور زریشہ کی خوشیوں کی دعا کی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

راحیلہ کاظمی تقریباً اسے کھینچتے ہوئے لے کر فرزام کے کمرے میں آئی فرزام صوفے پر بیٹھا موبائل پر کسی سے بات کر رہا تھا راحیلہ کاظمی کے ساتھ زریشہ کو آتا دیکھ کر اس نے فوراً فون بند کر دیا

تم نے اسے کچھ کہا ہے؟ راحیلہ کاظمی نے فرزام سے پوچھا تو اس نے زریشہ کو قہر آلود نگاہوں سے دیکھا

نہیں خالہ کچھ نہیں کہا کسی نے!! زریشہ راحیلہ کاظمی کو مطمئن کرنے لگ گئی

تو تم رو کیوں رہی تھی؟ راحیلہ کاظمی اسے خشمگیں نگاہوں سے گھورتے ہوئے بولی

سر درد کر رہا تھا!! وہ آنکھوں میں آنے والے آنسو بے دردی سے مسلتے ہوئے بولی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا تم آرام کرو!! میں تمہارے لیے کھانا بھیجتی ہوں اور سر درد کی گولی بھی، تم کھانا کھا کر گولی کھا کر سو جانا!! راحیلہ کاظمی کہہ کر پلٹ گئی زریشہ کمبل لے کر لیٹ گئی

زریشہ کے تھمے آنسو پھر بہہ نکلے تھے کتنی آسانی سے سب کچھ قسمت نے بدل کر رکھ دیا تھا اس کے خاموش آنسو آنکھوں سے نکل کر تکیے میں جذب ہو رہے تھے

فرزام کتنی ہی دیر بیٹھا اس کے کمبل میں چھپے سر اپنے کو غصے سے گھورتا رہا اگلے چند منٹ بعد راحیلہ کاظمی کھانا لے کر آ گئی اور ساتھ سر درد کی گولی بھی---

ارے یہ سو گئی کیا؟ راحیلہ کاظمی زریشہ کو سوتا دیکھ کر بولی

جی!! فرزام مختصر بولا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بھوکی ہی سو گئی بچی رو رو کر اپنی جان ہلکان کر لی ہے اس نے....اچھا یہ کھانا تم کھا لو تم نے بھی تو نہیں کھایا ناں..!!راحیلہ کاظمی افسوس سے خود کلامی کرتی ہوئی بولی اور پھر فرزام سے کہہ کر صوفے پر فرزام کے پاس بیٹھ گئی

میرا موڈ نہیں ہو رہا پھوپھو..!!وہ سہولت سے انکار کر گیا

کیوں نہیں ہو رہا بیٹا کھا لو کھانا اور بیٹا اب وہ تمہاری بیوی ہے، پوری زندگی جب ساتھ گزارنی ہے تو پھر ایک دوسرے سے یوں منہ نہ موڑو، تم دونوں کا رشتہ کتنا خوبصورت تھا اب تو ایک مکمل خوبصورت مضبوط سا نام بھی مل گیا ہے تم دونوں کے رشتے کو!!اپنے قدم ایک دوسرے کی جانب بڑھا کر یہ فاصلے ختم کر دو ورنہ زندگی یونہی سسکتی رہے گی...!!راحیلہ کاظمی اسے محبت سے سمجھا رہی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرزام سر جھکائے سن رہا تھا اور صرف وہی نہیں کمبل میں سونے کی اداکاری کرتی ہوئی زریشہ بھی صاف سن رہی تھی---

سمجھ گئے؟ راحیلہ کاظمی فرزام کو مسلسل چپ بیٹھا دیکھ کر پھر بولی

جی پھوپھو!! بڑی مشکل سے وہ مسکرایا تھا

جیتے رہو... میرا پیارا بچہ..!! راحیلہ کاظمی نے محبت سے اسکی پیشانی چومی

اب کھالینا کھانا اچھا..!! راحیلہ کاظمی اسے کہتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی

فرزام نے سر اثبات میں ہلایا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا آکر دروازہ بند کر لو، کنڈی لگالو۔۔۔برتن میں صبح لے لوں گی..!!راحیلہ کاظمی کہہ کر کمرے سے نکل گئی مگر تب تک دوسرے کمرے میں نہیں گئی جب تک فرزام نے دروازہ بند کر کے کنڈی نہیں لگائی

فرزام کنڈی لگا کر آیا اور کھانے کی ٹرے ٹیبل پر رکھ کر صوفے پر لیٹ گیا

##

رات کو نجانے کونسے پہر اس کی آنکھ کھلی تو کمرے میں موسیٰ کی سانسیں ایک ردھم برپا کر رہی تھیں

دانیہ کو تشویش ہوئی تو وہ تیزی سے خود پر سے کمفرٹر ہٹا کر دوپٹہ کندھے پر ڈالتی موسیٰ کی جانب بڑھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ بے سدھ پڑا تھا، لیمپ کی روشنی میں بھی اس کے چہرے کی سرخی واضح تھی، لب بھی خشک ہو گئے تھے، سانس کی رفتار بھی نارمل نہیں تھی

موسیٰ کی حالت دیکھ کر دانیہ کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا

سنیں..!! دانیہ نے ایک دو بار کہا مگر دوسری جانب گہرا سکوت تھا

دانیہ نے کسی سوچ کے تحت جھک کر اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھا تو جیسے وہ تڑپ اٹھی، موسیٰ کسی دہکتے انگارے کی مانند جل رہا تھا

دانیہ کی جان پر بن گئی

وہ جلدی سے باہر کی جانب بھاگی اور زور زور سے معصومہ کے کمرے کے دروازے پر دستک دی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا مصیبت ہے تمہیں..؟معصومہ دروازے کھولتے ساتھ ہی بھڑک اٹھی

آپی وہ انہیں بخار ہے بہت تیز..!!دانیہ نے معصومہ کی بات کو نظر انداز کر کے کہا اس کے چہرے پر پریشانی کے گہرے اثرات تھے

کسے..؟معصومہ نے جمائی روکتے ہوئے دانیہ کی جانب دیکھا

موسیٰ کو...بہت تیز بخار ہے..!! جھجھکتے ہوئے دانیہ نے پہلی بار ایسے موسیٰ کا نام لیا

تو میں تمہیں ڈاکٹر نظر آتی ہوں یا کوئی حکیم جو مجھے بتا رہی ہو تم..؟معصومہ الٹا دانیہ پر چڑھ دوڑی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آپی ہمیں انہیں ہاسپٹل لے کر جانا چاہیے وہ بخار میں تپ رہے ہیں..!!دانیہ کو فلحال اس کے رویے کی پرواہ نہیں تھی اس لیے اس نے پھر سے فکر مندی سے کہا

اتنی رات کو ہاسپٹل...؟پاگل ہو تم صبح تک بخار نہ اترا تو پھر لے جائیں گے اور اب صبح سے پہلے مجھے اٹھانا نہیں آئی سمجھ..!!معصومہ کہہ کر دروازہ بند کرنے کو تھی جب دانیہ پھر بولی

پلیز آپی آپ پلیز چلیں میرے ساتھ انہیں ہاسپٹل لے کر جاتے ہیں یا پھر کسی ڈاکٹر کو بلوا دیں پلیز آپی..!!ان کی طبیعت بالکل بھی ٹھیک نہیں ہے..!!دانیہ کا لہجہ بھیگ گیا وہ التجا کر رہی تھی معصومہ نے بڑی نفرت سے اسے دیکھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کہاں جاؤ میری نیند خراب مت کرو..!! سختی سے کہہ کر دانیہ کے منہ پر دروازہ بند کر دیا گیا

دانیہ وہاں رکی نہیں بلکہ رخسانہ ریاض کے کمرے کی جانب بڑھی دروازہ زور زور سے پیٹ ڈالا مگر اندر تو جیسے کوئی تھا ہی نہیں وہ مایوس ہو کر کچن میں گئی پہلے اس نے سوچا کہ اپنے گھر فون کر کے کسی کو بلا لے مگر کچن میں لگی گھڑی کو دیکھتے ہوئے اس نے یہ ارادہ رد کر دیا

کیونکہ رات کے ڈیڑھ بجے کا وقت تھا نجانے کسی نے اس کا فون اٹھانا تھا بھی یا نہیں اور ویسے بھی اپنے گھر والوں کی زیادتیاں وہ بھولی ---نہیں تھی

دانیہ کچھ دیر تک یونہی کھڑی رہی پھر اس کو کچھ یاد آیا اس نے ایک باؤل میں ٹھنڈا پانی ڈالا اور واپس کمرے میں آئی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لیمپ کی ہلکی سی روشنی کمرے میں چاروں طرف پھیلی تھی دانیہ بیڈ پر موسیٰ کے پاس بیٹھ کر اپنا ہی دوپٹہ بھگو بھگو کر اس کے ماتھے پر رکھنے لگی

موسیٰ کا جسم آگ کا بنا ہوا لگ رہا تھا

وہ ساتھ قرآنی آیات پڑھ کر اس پر پھونک رہی تھی اور ساتھ ساتھ اپنا دوپٹہ بھگو کر کبھی موسیٰ کے ماتھے پر رکھتی کبھی موسیٰ کے پاؤں کے تلوؤں پر تو کبھی ہاتھوں کی ہتھیلیوں پر پھیرتی

کچھ دیر بعد موسیٰ تھوڑا سا کسمسایا اور پھر پانی مانگا دانیہ دوڑ کر کچن سے گلاس میں پانی لے کر آئی

پانی پی لیں..!!دانیہ نے موسیٰ کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا

موسیٰ نے مندی مندی بوجھل آنکھیں کھول کر اسے دیکھا اس کی آنکھوں کی سرخی بڑھ گئی تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بخار کی شدت اتنی تھی کے موسیٰ نڈھال ہو کر رہ گیا تھا اس نے دوبارا اٹھنے کی کوشش کی مگر نقاہت کی وجہ سے اٹھ نہ سکا دانیہ نے گلاس سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور اپنی کمزور بانہوں کے سہارے سے اسے اٹھایا اور پھر پانی کا گلاس اسکے ہونٹوں سے لگایا چند گھونٹ پانی پی کر موسیٰ نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روک دیا دانیہ نے اسے لٹا کر گلاس واپس سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا

موسیٰ کو اپنا سر بخار کی وجہ سے پھٹتا معلوم ہو رہا تھا وہ درد سے کراہ رہا تھا اس نے اپنے ایک ہاتھ سے خود ہی اپنے سر کو دبانا شروع کر دیا

درد ہو رہا ہے سر میں..؟ دانیہ نے فکر مندی سے پوچھا

ہوں..!! موسیٰ بوجھل آواز میں بولا

دانیہ اس کا سر دبانے لگ گئی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

موسیٰ نے اس کا دوسرا ہاتھ تھام لیا دانیہ کے وجود میں ایک برق سی سرائیت کر گئی اسے اپنا ہاتھ کسی آگ کے شعلے کی لپیٹ میں محسوس ہو رہا تھا مگر دانیہ نے اپنا ہاتھ کھینچا نہیں وہ جانتی تھی موسیٰ اس وقت اپنے حواسوں میں نہیں ہے

موسیٰ قطعی بے خودی کی کیفیت میں کبھی اس کے ہاتھ کو سینے پر رکھتا تو کبھی اپنے تپتے گالوں پر دانیہ دھڑکتے دل کے ساتھ اس کا سر دوسرے ہاتھ سے دباتی رہی

کچھ ہی دیر میں موسیٰ پھر سو گیا بخار کی شدت بھی کم ہونے لگی تھی دانیہ نے اس کے سوتے ہی آہستہ سے اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے نکال لیا اور پھر سے دوپٹہ بھگو کر اس کے ماتھے پر رکھنا شروع کر دیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ دوپٹہ بھی بھگو بھگو کر رکھ رہی تھی اور ساتھ ساتھ قرآنی آیات اور دعائیں پڑھ کر موسیٰ پر پھونک رہی تھی پوری رات ایسے ہی گزر گئی

تقریباً صبح کے آٹھ بجے موسیٰ کی آنکھ کھلی تو دانیہ کا دوپٹہ اس کی پیشانی پر تھا جس میں موجود نمی اب بھی وہ اپنے ماتھے پر محسوس کر سکتا تھا

دانیہ پاس ہی بیٹھی بیٹھی بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر سوئی ہوئی تھی باؤل کا آدھا پانی بیڈ پر گر چکا تھا جبکہ تھوڑا سا پانی اب بھی باؤل میں تھا

موسیٰ کو دانیہ کا خیال آیا کہ کیسے وہ رات موسیٰ کے لیے ٹھنڈی چھاؤں کا کام کر رہی تھی تو وہ مسکرانے پر مجبور ہو گیا کتنی محبت و اپنائیت سے اس نے پوری رات اس کا خیال رکھا تھا کتنی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پریشان تھی وہ اس کے لیے---بخار میں ہونے کے باوجود بھی اسے سب یاد تھا

پھر اس نے دانیہ کا ہاتھ آہستہ سے اپنے ماتھے سے ہٹایا، باؤل اٹھا کر سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور بیڈ سے اتر گیا

دانیہ ابھی بھی سو رہی تھی موسیٰ کو اس کی بے سکونی کا احساس ہوا مگر وہ اسے سیدھا کر کے کیسے لٹاتا ایک جھجھک سی تھی

کچھ سوچنے کے بعد موسیٰ نے ڈریسنگ ٹیبل سے کنگھا اٹھا کر دانیہ کے پیروں پر پھیرا دانیہ تھوڑا سا کسمسائی اور پھر ٹانگیں سیدھی کر کے لیٹ گئی موسیٰ مسکرایا اور اس پر کمبل اوڑھا

##

نینا تم شادی پر نہیں آئی میرے بیٹے کی شادی تھی تمہاری خالہ کی اکلوتی بیٹی کی اور شبانہ کی اکلوتی بیٹی کی شادی تھی مگر تم نے ہمارے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گھر قدم نہیں رکھا..!!چائے اور لوازمات صوفے کے آگے رکھے ٹیبل پر سجاتے ہوئے رضوانہ کاظمی شکوہ کر رہی تھی

وہ بس پیپرز ہو رہے تھے کالج میں اس وجہ سے..!!سنینا نے بغیر کسی تاثر کے جواب دیا اور ایک بار پھر اس کی بے قرار نگاہیں بند دروازے کی جانب اٹھیں

چند منٹ کے لئے ہی آجاتی..!!شبانہ کاظمی نے شکوہ کن لہجے میں کہا

جس پر سنینا نے صرف سر جھکانے پر اکتفا کیا

فیضی اور زری آپی کہاں ہیں..؟دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ پوچھ بیٹھی

وہ ابھی سو رہے ہیں..!!راحیلہ کاظمی نے مسکراتے ہوئے کہا اور سنینا اندر تک جل اٹھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا..!!بڑی مشکل سے وہ بول پائی تھی

میں نے سامان پیک کر لیا تھا آج واپس آنے لگی تھی میں اور تم آ گئی ہو..!!فراز کاظمی کے پاس بیٹھتے ہوئے نبیلہ کاظمی چائے کا کپ اٹھا کر فراز کاظمی کو تھماتے ہوئے بیٹی سے مخاطب ہوئی

اچھا ہے ناں چند دن یہاں رہے گی!!شائستہ کاظمی نے اس کے پاس بیٹھ کر سر پر پیار دیتے ہوئے کہا تو سنینا بمشکل مسکرا دی

ارے شائستہ میں تب اسے کہہ کہہ کہ تھک گئی تھی کہ آ جاؤ شادی پے مگر تب کہہ رہی تھی کہ نہیں جانا پیپر ہیں میرے..!!نبیلہ کاظمی سنجیدگی سے بتا رہی تھی

ہاں جھوٹ تو نہیں بولا تھا ناں اب پیپرز ختم ہوئے ہیں تو کل فراز ماموں گئے تھے تو میں کل ان کے ساتھ آ گئی تھی ایک رات

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہاں رکی ہوں اب کچھ دن یہاں رکوں گی...!!سنینا نے کڑوے سے لہجے میں کہتے ساتھ اپنا آگے کا پلین بھی بتایا

ارے فری دیکھو نینا مینا ٹینا آئی ہے..!!ہال میں قدم رکھتے ہی فہام نے اونچی آواز سے کہا تو فرحام جو کمرے سے نکل کر نیچے آنے والا ہی تھا دوبارہ کمرے میں بند ہو گیا

ارے تمہاری بھی صبح ہو گئی غلط فہمی..؟ سنینا نے چہرے پر بمشکل مسکراہٹ سجا کر فہام سے پوچھا

ہاں ناں اب دیکھو زرا تم جیسی چڑیلیں گھر آئیں گی تو نیند کسے آئیں گی خوف سے سب ہی اٹھ جائیں گے ناں..!!وہ بھی اپنے نام کا ایک تھا کہاں خاموش رہتا

فیمی نینا ابھی آئی ہے تنگ مت کرو اسے اور جا کر یونیفارم پہن کر آؤ اور اپنے جڑواں کو بھی بلا لاؤ بہت کر لی تم دونوں نے چھٹیاں..!!

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شبانہ کاظمی سنینا کے مزاج سے اچھے سے واقف تھی تب ہی اس نے فوراً فہام کو آنکھیں دکھائیں

اکثر وہ سب فہام اور فرحام کو جڑواں کہتے تھے کیونکہ وہ دونوں زیادہ تر ایک ساتھ پائے جاتے تھے اور عمروں میں بھی فرق نہیں تھا

خالہ نو بج گئے ہیں آٹھ بجے سکول لگتا ہے ہمارا..!!فہام نے شبانہ کاظمی کو جواب دیا اور پھر فراز کاظمی کے ساتھ چپک گیا کیونکہ وہ اس کا پسندیدہ چچا تھا

اٹھو یہاں سے جا کر زری لوگوں کو اور فری کو بلالاؤ..!!راحیلہ کاظمی نے فہام سے کہا تو وہ منہ بناتا کمرے کی جانب بڑھا

##

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ یونیفارم پہن کر نکلا ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا ہو کر بال سیٹ کر رہا تھا جب آدھ کھلا دروازہ پورا کھول کر اسکی ماں کمرے میں داخل ہوئی

---موسیٰ کے اندر اک بجھی آگ پھر سے بھڑکی تھی ماں کو دیکھ کر کیسے شدید نقصان کا باعث بنی تھی اس کی اپنی سگی ماں...!!"موسیٰ" سوچ کر تڑپ سا گیا

یہ لڑکی ابھی تک پڑی سو رہی ہے شرم نام کی کوئی چیز ہے اس میں!!دانیہ کو سوتا دیکھ کر خانہ ریاض اونچی آواز میں برہمی سے بولی

آہستہ بولیں اس کی نیند خراب ہو گی..!!موسیٰ اپنے لہجے کو سخت ہونے سے روک نہیں پایا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شاباش ہے بھئی اس کی نیند کی فکر ہے ماں کی فکر نہیں ہے تمہیں۔۔۔وہ پڑی سو رہی ہے اور میں مریض ہونے کے باوجود کام کر رہی ہوں!!رخسانہ ریاض بھڑک رہی تھی دانیہ سخت نیند میں ہونے کے باوجود بھی جاگ گئی

کیا ہوا آپ کو..؟موسیٰ ہیئر برش ڈریسنگ ٹیبل پر پٹخ کر ماں کی جانب گھوما

ہونا کیا تھا؟رات نیند ہی نہیں آرہی تھی نیند کی گولیاں کھا کر سوئی تھی پر تمہیں کہاں ہے ماں کی پرواہ تم تو بیوی کی فکر کرو بس!!نرمی سے بتاتے ہوئے آخر میں وہ پھر سے طنزیہ اونچی آواز میں بولی

موسیٰ کڑوا گھونٹ پی کر رہ گیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دانی تم سو جاؤ۔۔۔اور آپ معصومہ آپی سے کہیں کہ وہ کام کر لیں۔۔۔!!

دانیہ کو بیٹھے دیکھ کر موسیٰ سنجیدگی سے کہتا ہوا بولا

کیا جادو کر دیا ہے تم پر اس لڑکی نے جو تم چند ہی دن--!!

---رخسانہ ریاض سلگ کر رہ گئی تھی موسیٰ کی بات سن کر

آپ اتنی جلدی اٹھ گئے آپ کو پوری رات بخار رہا ہے اور آپ ڈیوٹی پر جا رہے ہیں؟ دانیہ کہتے ہوئے سر پر دوپٹہ رکھ کر بیڈ سے اتری دانیہ کی بات سے رخسانہ ریاض کا بقایا جملہ منہ میں ہی رہ گیا

نہیں اب میں--!!موسیٰ بول رہا تھا جب رخسانہ ریاض اس کی جانب لپکی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہائے ماں صدقے جائے کیا ہوا میرے بیٹے کو بخار کیسے ہو گیا کل تو ٹھیک تھے تم... ابھی بھی بخار ہے تمہیں!! رخسانہ ریاض موسیٰ کے ماتھے پر ہاتھ لگا کر بولی

دانیہ ان دونوں کو نظر انداز کرتی واشروم کی جانب بڑھنے لگی

امی ٹھیک ہوں میں..!! موسیٰ نے ماں کا ہاتھ ماتھے سے ہٹا کر کہا

تم بتا نہیں سکتی تھی کہ یہ بیمار ہے، مگر تم کیسے بتاتی تم تو خود بے سدھ پڑی دوپہر تک سوتی رہتی ہو۔۔۔ تمہیں خاک پتا ہونا تھا میرا بیٹا پوری رات بخار میں جلتا رہا ہے..!!

رخسانہ ریاض دانیہ کو خونخوار نگاہوں سے گھورتے ہوئے کھا جانے والے انداز میں بولی

دانیہ کے ساتھ ساتھ موسیٰ کو بھی اس کی بات خاصی بری لگی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں گئی تھی آپ کے کمرے میں دروازے پر بہت بار دستک بھی دی مگر آپ نے دروازہ ہی نہیں کھولا اور معصومہ آپی کو بتایا تو آپی نے مجھے کہا کہ رات کو ڈاکٹر کہاں سے آئے گا صبح لے جائیں گے ہاسپٹل...!!دانیہ نے غصہ آنے کے باوجود ٹمپریچر لوز نہیں کیا تھا

رہنے دو تم...جانتی ہوں تمہیں میں!!میری بچی ایسا کہہ ہی نہیں سکتی---بھائی کی فکر میں اس نے تو تڑپ جانا تھا سن کر!!رخسانہ ریاض بولتی رہی مگر دانیہ واشروم جا چکی تھی

موسیٰ سر جھٹک کر شوز اٹھا کر پہننے لگ گیا بخار اب نہیں تھا مگر نقاہت اب بھی باقی تھی جسم میں اب بھی درد ہو رہا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھا مگر وہ آج کے دن ماں کے سامنے نہیں رہنا چاہتا تھا اور اس کا بہتر حل ڈیوٹی پر جانا ہی تھا

##

فیضی فیضی زری آپی..!!فہام نے دروازہ پیٹ ڈالا تھا

فرزام نے کوفت سے تکیہ اٹھا کر منہ پر رکھ لیا مگر آواز آنا بند نہیں ہوئی آخر ہوتی بھی کیسے فہام باقاعدہ باہر کھڑا چیخ رہا تھا

زریشہ نے کمبل کھینچ کر سر تک اوڑھ لیا پوری رات وہ سو نہیں پائی تھی کڑوی یادیں، تلخ باتیں، بکھرے رشتے، سونے ہی نہیں دے رہے تھے صبح وہ نماز پڑھ کر سوئی تھی

خود پر سے کمبل ہٹاتا وہ غصے سے دروازے کی جانب بڑھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا مسئلہ ہے تم سب کے ساتھ؟سونے کیوں نہیں دے رہے ہو؟ سارا سکون برباد کر کے رکھا ہوا ہے..!!دروازہ کھولتے ساتھ وہ دانت بھینچ کر بولا

تمہاری پیاری سی کزن سنینا الیاس آئی ہے اور امی---!!فہام شوخ لہجے میں بول رہا تھا

تو کیا کروں اگر وہ آئی ہے تو جا کر پھولوں کے ہار ڈالوں یا اس کے استقبال کے لیے بینڈ بجواؤں یا کیس توپوں کی سلامی پیش کروں محترمہ کی خدمت میں..!!وہ پھاڑ کھانے والے لہجے میں بولا مگر آواز دھیمی رکھنا نہیں بھولا تھا

کیا ہوا فیمی کون آیا ہے؟فہام کی آدھی بات سن کر زریشہ بے ترتیبی سے دوپٹہ خود پر ڈالتی دروازے کی جانب آئی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سو...نین...اا...!!فہام نے دانت نکالتے ہوئے سینا کے نام کو ٹکڑوں میں ادا کیا

اچھا---نینا آئی ہے؟کب آئی ہے وہ..؟زریشہ کے چہرے پر کتنے دنوں بعد خوشی کے آثار چھلک رہے تھے

ابھی آئی ہے فراز چاچو کے ساتھ اور راحیلہ پھپھو نے سختی سے کہا ہے آپ دونوں کو جلدی سے بلا کر لاؤں!!فرزام کو بیڈ کی جانب جاتا دیکھ کر فہام نے کہا

انہیں کہہ دو میری طبیعت نہیں ٹھیک میں سو رہا ہوں

اور اب نہ آنا تم...!!فرزام کہتے ساتھ بیڈ پر لیٹ گیا آخر پوری رات کی بے سکونی کے بعد وہ اب بیڈ پر سکون سے سونا چاہتا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں بالکل بھی نہیں کہوں گا ڈان بھی نیچے ہی ہے اور راحیلہ پھوپھو کا پتہ ہے ناں میں انہیں کہہ دوں گا تو تب وہ تمہیں خود اٹھانے آ جائیں گی!!فہام کہہ کر اپنے کمرے کی جانب فرحام کو بلانے چلا گیا

فرزام بڑبڑاتے ہوئے اٹھ بیٹھا کیونکہ اگر وہ ابھی نہیں جاتا تو واقعی راحیلہ کاظمی نے اسے اٹھانے آجانا تھا اور پھر فرزام کو ساتھ ایک آدھا تبصرہ بھی سننا پڑنا تھا

زریشہ ہاتھ منہ دھو کر واشروم سے نکلی، دوپٹہ خود پر اچھے سے اوڑھ کر اس نے ہاتھ سے اپنی قمیض کی سلوٹوں کو درست کیا---فرزام بغیر جوتے پہنے جمائیاں روکتا ہوا کمرے سے باہر نکلا اور پیچھے ہی ---زریشہ بھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ دونوں آگے پیچھے سیڑھیاں اتر رہے تھے قدموں کی چاپ سے

سنینا کی نگاہ دشمن جاں کی جانب اٹھی تو مانو جلتے سینے پر

ٹھنڈک کی پھوار پڑ گئی تھی آنکھوں میں جگنو آچمکے تھے دل کئی لمحے

تو دھڑکنا بھول گیا تھا

!! تجھے ہزار بار دیکھ کے بھی جی نہیں بھرا

!! ہر بار دل نے کہا _____ بس ایک بار اور

مگر پھر زریش پر نظر پڑتے ہی اس کی ساری خوشی جھاگ

کی طرح بیٹھ گئی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کتنی دعائیں کی تھی اس نے، دانیہ اور فرزام کے کبھی نہ ملنے کی۔

--دانیہ اور فرزام کے نکاح کا سن کر وہ کتنی راتیں سو نہیں پائی تھی---

شادی پر فرزام کو کسی اور کا ہوتا دیکھنا اس کے بس کی بات

نہیں تھی تب ہی وہ پیپروں کا بہانہ بنا کر شادی پر آنے سے

صاف انکار کر گئی تھی---اس کی دعا قبول بھی ہوئی تھی فرزام

اور دانیہ الگ ہو گئے تھے مگر زریشہ کے ساتھ فرزام کی

شادی تو مانو روح فنا کر دینے والی خبر تھی اس کے لیے---مگر

پھر جن حالات میں ان کی شادی ہوئی تھی اس سے سنینا کو کچھ

---تسلی ملی تھی اس لیے فراز کاظمی کے ساتھ وہ یہاں آ گئی تھی

زریشہ اور فرزام کو ساتھ آتا دیکھ کر وہ لہو پینے پر مجبور ہو گئی تھی

##

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بلیک ٹراؤزر اور میرون ٹی شرٹ پہنے بکھرے بالوں کے ساتھ سادہ سے حلیے میں بھی وہ سنینا کے دل کی دھڑکن بے ترتیب کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا

کیسے ہو فیضی؟ شادی بہت بہت مبارک ہو..!! مبارک کی صورت میں سنینا نے فرزام کے سینے میں کوئی تیر ہی تو پوست کیا تھا

ٹھیک... خیر مبارک..!! سرد سے لہجے میں کہہ کر وہ فراز کاظمی سے ملنے لگ گیا مگر سنینا کو دیکھنا بھی پسند نہیں ---کیا تھا اس نے

اتنی سڑی ہوئی شکل سے کیوں کہہ رہے ہو.... خیر مبارک!!

سنینا نے اس کی نقل اتاری

تو اور کیا ڈانس کر کے کہوں؟ وہ کوفت کا شکار ہوا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کر بھی سکتے ہو آخر کو اتنی پیاری لڑکی ملی ہے تمہاری من پسند!! سنینا نے کہتے ساتھ ایک بار پھر زریشہ کو گلے لگایا

مگر جہاں زریشہ کو اس کی بات سے تکلیف ہوئی تھی وہی فرزام بھی سلگ کر رہ گیا مگر مجال کہ پھر بھی چہرے پر کوئی غصے یا دکھ کا آثار آیا ہو وہ سن کر بھی پر سکون دکھائی دے رہا تھا---

فرزام نے کوئی جواب نہیں دیا بلکہ اٹھ کر پھر سونے چلا گیا سنینا کے دل کو کچھ ہوا تھا ہمیشہ کی طرح فرزام کا رویہ اب بھی اس کے ساتھ ویسا ہی تھا

اور سناؤ پڑھائی کیسی چل رہی ہے تمہاری؟ زریشہ نے مسکراتے ہوئے سوال کیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بہت اچھی آپی..!! آپ بتائیں کیسی جا رہی آپ کی میرڈ لائف؟ سنینا بظاہر تو سنجیدگی سے پوچھ رہی تھی مگر تن بدن کو اک آگ سی لگی تھی

کیا ہی اچھا ہوتا اگر زریشہ کی جگہ وہ فرزام کی بیوی ہوتی...!!""

زریشہ کو دیکھتے ہوئے وہ گہری سوچ میں ڈوب گئی مگر ہر خواہش کہاں پوری ہوتی ہے

زریشہ کے لبوں سے مسکراہٹ سمٹ گئی

اچھی ہی..!! بڑی مشکل سے زریشہ بولی اور دونوں ہاتھوں کو بڑی بری طرح ملا

سنینا زریشہ کی حالت سے بہت کچھ سمجھ گئی اسی لیے ہی تو وہ زریشہ کی بات پر دلفریبی سے مسکرا دی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور ٹیڈی بیئر تو ضرور بہت پیار کرتا ہو گا آپ سے۔۔۔۔ آخر کو آپ پیاری لڑکی جو ہوا اس کی۔۔۔یقیناً جان دیتا ہو گا آپ پر، بہت نخرے بھی اٹھاتا ہو گا...!! آپ کی ہر بات تو وہ پہلے ہی مانتا تھا اب تو کہنے سے پہلے ہی دل کا حال جان کر اپنی رضامندی کی مہر لگا دیا کرے گا...!! ایک اور وار سنینا نے کیا اور زریشہ کے لبوں پر تو قفل ہی لگ گیا مانو سانس بھی حلق میں ہی پھنس گئی تھی

سو... نین... اااا آئی ہے واہ بھئی واہ ہمیں تو پتہ ہی نہیں چلا اتنے بڑے بڑے لوگ ہمارے غریب خانے میں تشریف لائے ہیں..!! فرحام کی آواز پر سب کی نظر اس جانب اٹھی

بس دیکھ لو تم سب کی یہی محبت مجھے یہاں کھینچ لاتی ہے..!! سنینا نے بھی مسکراتے ہوئے دانت پیسے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاہاہا محبت ؟یقیناً تم واقعی پاگل واگل ہو گئی ہو!!فرحام نے کہتے ساتھ فراز کاظمی کو گلے لگایا جبکہ شبانہ کاظمی اور رضوانہ کاظمی تو مسلسل اسے گھور رہی تھیں

فری، فیمی تم دونوں سوموار سے سکول جاؤ گے اور فیضی کو بھی کہہ دو اپنے کالج کی تیاری پکڑ لے..!!ہمیشہ کی طرح سخت سے لہجے میں کہہ کر مصطفیٰ کاظمی نے زریشہ کی جانب دیکھا جو شادی کے بعد سے مسلسل اسے نظر انداز کر رہی تھی

جی ڈان...امم مطلب تایا جی..!!فرحام نے جلدی سے اپنی پھسلتی زبان کو قابو کیا اور فہام کے ساتھ ساتھ سنینا کی بھی ہنسی چھوٹ گئی جس پر دونوں نے ہی بروقت قابو کر لیا

زری..!!شریں لہجے میں مصطفیٰ کاظمی نے زریشہ کو مخاطب کیا ---تھا وہ بھی اتنے دنوں بعد

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زریشہ نے سر اٹھا کر مصطفیٰ کاظمی کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا یکدم زریشہ کا دل کرچی کرچی ہو کر ٹوٹا تھا کبھی کبھی قسمت تصویر کا وہ بھی رخ دکھا دیتی ہے جس کا ہم تصور بھی نہیں کر پاتے----

میرے لیے ایک کپ چائے بنا لاؤ مجھے تمہارے ہاتھ کی چائے پینی ہے..!! مصطفیٰ کاظمی نے مانو کسی بچے کی طرح سے فرمائش کی تھی

جی..!! زریشہ کہہ کر اٹھ گئی وہ چاہ کر بھی انکار نہیں کر پائی تھی

مصطفیٰ کاظمی مسکرا کر رہ گیا

##

دانی تم چلو کچن کا کام کرواؤ میرے ساتھ اور تم جا کر پہلے کوئی میڈیسن لے کر آؤ پھر جانا ڈیوٹی پر!! رخسانہ ریاض دانیہ کے واشروم سے نکلتے ہی بولی اور ساتھ اس نے بیٹے کو بھی ہدایت دی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دانی گھر کے کسی کام کو ہاتھ لگانے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں، کام پہلے بھی ہو جاتے تھے اب بھی ہوتے رہیں گے، نہ ہوئے تب بھی خیر ہے!! تم اپنی پڑھائی پر فوکس کرو--- میں آج تمہارا یونیفارم اور بیگ لے آؤں گا تمہارے گھر سے یا کسی کو کہوں گا وہ دے جائے گا تم منڈے سے کالج جاؤ گی اوکے!! رخسانہ ریاض کی بات سن کر دانیہ کے بولنے سے پہلے ہی موسیٰ بولا اور صرف رخسانہ ریاض کو ہی نہیں دانیہ کو بھی حیران کر گیا

کیا تم پاگل ہو گئے ہو موسیٰ یہ شادی شدہ اب اسے گھر داری سیکھنی چاہیے نہ کہ پڑھائی..!! رخسانہ ریاض حیرت سے نکلتے ہی شروع ہو گئی مگر موسیٰ تو پہلے ہی ماں سے خار کھائے بیٹھا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شادی شدہ ہے تو کیا ہوا جب میں اسے پڑھانا چاہتا ہوں آگے تو کسی کو بیچ میں بولنے کی ضرورت نہیں یہ ہمارا آپسی معاملہ ہے...!!اور گھر داری نہیں بھی سیکھے گی تو گزارہ ہو جائے گا!!موسیٰ چٹان سے لہجے میں بولا اور رخسانہ ریاض پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگ گئی

شاباش ہے بہت جلدی آنکھیں نہیں پھیر لیں تم نے ہم سے، کیا گھول کر پلا دیا ہے اس لڑکی نے جو صرف وہی نظر آتی ہے تمہیں ماں نہیں آتی نظر...!!رخسانہ ریاض سر تا پیر جل کر رہ گئی تھی

امی کچھ گھول کر نہیں پلایا اس نے اور جو میں نے کہا وہ وہی کرے گی اور دانی تم....اگر کسی کام کو تم نے ہاتھ لگایا یا میں نے تمہیں کام کرتے دیکھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا!!ماں کو کہنے ساتھ اس نے دانیہ کو بھی انگلی اٹھا کر وارن کیا

دانیہ ہکا بکا کھڑی موسیٰ کو دیکھ رہی تھی

موسیٰ بخار سر تو نہیں چڑھ گیا تمہارے..؟رخسانہ ریاض تلملا اٹھی تب ہی غصے سے استفسار کرنے لگی

نہیں بالکل بھی نہیں...!!موسیٰ کہہ کر موبائل جیب میں ڈال کر کمرے سے نکل گیا

تم جو یہ سازشیں کر رہی ہو ناں کامیاب نہیں ہونے دوں گی میں تمہیں سمجھی...!!رخسانہ ریاض نے موسیٰ کے جاتے ہی دانیہ کو آڑے ہاتھوں لیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سمجھ گئی اب جایئے تاکہ میں دروازہ بند کر کے سکون سے سو جاؤں...!!دانیہ نے رخسانہ ریاض کی بات کو ہوا میں اڑا دیا اور انگڑائی لیتے ہوئے مزے سے کہا

رخسانہ ریاض پیر پٹختی کمرے سے نکل گئی

##

وہ سو کر بارہ بجے اٹھا تھا شاور لے کر بالوں میں انگلیاں پھیرتا وہ کمرے سے نکل کر سیدھا کچن میں چلا آیا

مصطفیٰ کاظمی اور مرتضیٰ کاظمی کے ساتھ ساتھ فہام بھی دوکان پر گیا تھا فراز کاظمی جاتے ہوئے سب گھر والوں کو اپنے گھر کھانے کی دعوت دے کر گیا تھا---

تمام عورتیں اور فرحام رضوانہ کاظمی کے کمرے میں بیٹھک لگائے بیٹھے تھے---

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اپنے لیے فریج سے پانی نکال رہا تھا جب اس کے پاس کوئی آکر رکا اسے مڑ کر دیکھنے کی ضرورت ہی پیش نہ آئی کیونکہ وہ آنے والے کے پاس سے آتی پرفیوم کی خوشبو سے ہی اسے پہچان سکتا تھا۔۔۔۔

اٹھ گئے تم لگتا ہے رات بھر نہیں سوئے؟ تنفر سے کہتے ہوئے لفظوں پر زور دیا گیا

ہوں نئی نئی شادی ہوئی ہے ناں تو نیند اڑ گئی ہے!! وہ بھی فرزام تھا سینا کا سکون تباہ کرنے کے لیے کچھ بھی بول سکتا تھا

اچھا تم دونوں کو دیکھ کر لگتا تو ایسا کچھ نہیں ہے!! سینا نے اپنے اندر اترتے آگ کے شعلوں کو مشکل سے دبایا

اب لوگوں کا لگنا ضروری تو نہیں، ہم اپنے رشتے کے بیچ کی باتیں لوگوں کو دکھانے کو تو کرتے بھی نہیں..!! اور ویسے بھی پرائیویسی بھی کسی چیز کا نام ہے..!!! فرزام نے کہتے ساتھ سکون سے پانی کی بوتل ہونٹوں کو لگائی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سنینا کا خون کھول اٹھا تھا فرزام کی بات سے اور یہ بات فرزام ---- بھی اس کے چہرے کو دیکھ کر سمجھ گیا تھا

اووو اچھا مجھے تو لگا تھا کہ شاید تم دانی کا سوگ منا رہے ہو گے وہ اب موسیٰ کی بیوی جو بن گئی ہے پر تم تو کافی جلدی ہی آگے بڑھ گئے ہو اس بیچاری کو بھول کر۔۔۔ محبت اس سے جھوٹی تھی یا بھول جلدی جاتے ہو، یا پھر دکھاوا اچھا کر لیتے ہو... ہوں؟ بگڑے تاثرات سخت ہوتے لہجے میں سنینا نے فرزام کے دل پر گہرا وار کیا تھا

فرزام اپنے تاثرات کو چہرے پر نہ لانے میں کامیاب ٹھہرا آرام سے اس نے بوتل کا ڈھکن بند کیا اور پھر سنینا کے سامنے قریب آ کھڑا ہوا

وہ میرا پرسنل معاملہ ہے دانی سے شادی میری قسمت میں نہیں تھی تو نہیں ہوئی، بٹ جس سے شادی ہوئی ہے وہ میرے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لیے کیا ہے شاید تمہیں بتانے کی ضرورت نہ پڑے مجھے!! پر اعتماد لہجے میں کہتا ہوا وہ مقابل پر گویا تیزاب انڈیل گیا تھا

ہوں... مگر اتنا عمر کا فرق ہے بہت جلدی دل بھر جائے گا تمہارا اس سے، آخر کو سات سال بہت بڑی بات ہوتی ہے فرزام صاحب، وہ تم سے بڑی ہے چھوٹی ہوتی تو شاید پوری زندگی آسانی سے گزر جاتی تمہاری، آخر ہر مرد یہی چاہتا ہے اس کی ہمسفر اس سے کم عمر ہو.... ویسے اگر تمہارا اس سے دل بھر جائے یا پھر تم اپنی عمر سے چھوٹی لڑکی سے شادی کرنا چاہو تو سنینا الیاس ہمیشہ تمہاری منتظر رہے گی...!! سنینا اس پر طنز کرنے کے چکر میں خود کو اپنے معیار سے فرزام کی نظروں میں بہت نیچے لے گئی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرزام جو سکون سے کھڑا اس کی بات سن رہا تھا آخر میں استہزائیہ ہنسا

آہاں میں بھی سوچوں بلی ابھی تک تھیلے سے باہر کیوں نہیں آئی مگر دیکھو کیسے تم تو فوراً اپنے اصلی روپ میں لوٹ آئی ہو لگتا ہے تم میری سوچ پڑھ سکتی ہو..!! گریٹ..!! تالی بجا کر ہنستے ہوئے اس نے سنینا کو آسمان سے زمین پر دے مارا تھا آخر ہر بار کی طرح اس بار بھی وہ اس کے جذبات کا مذاق بنا گیا تھا سنینا کا دل بری طرح چٹخا تھا----

مگر تم جانتی نہیں مجھے عمر سے فرق ہی نہیں پڑتا، نہ ہی میں باقی عام مردوں کے جیسا ہوں، اگر مجھے فرق پڑتا ہوتا تو نکاح نامے پر سائن نہیں کرتا، اتنی جلدی اس شادی کے لئے نہیں مانتا اور تم جانتی ہو مجھے، میرا اپنی فیورٹ چیزوں سے کبھی دل

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں بھرتا!!تم سمجھ لو کہ جیسے یہ شادی کر کے نہ تو مجھے اب کوئی پچھتاوا ہے نہ پھر کبھی اپنی پوری زندگی میں ہو گا...!! اس لیے اگر آئندہ ایسی گھٹیا بات کرنی ہو تو براہ مہربانی اپنے منہ کو زحمت مت دینا!!فرزام کا مضبوط انداز، تلخ جملے، زہریلہ لہجہ، سنینا کے دل پر خنجر کی طرح وار کر گیا تھا اور صرف سنینا کہ ہی نہیں کچن کے دروازے کے باہر کھڑی زریشہ کے بھی۔۔۔

چند سنے گئے فرزام کے الفاظ بھی زریشہ کی سماعتوں پر تازیانے کی طرح برسے تھے۔۔۔

مزید سننا زریشہ کی برداشت سے پرے کا کام تھا وہ جلدی سے کچن میں داخل ہوئی۔۔۔سنینا ایک قہر برساتی نگاہ اس پر ڈال کر دوڑ کر کمرے میں آئی تھی اپنی آنکھوں میں آنے والی نمی کو بڑی بے دردی سے رگڑ کر صاف کیا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کتنی تذلیل کرتا تھا وہ اس کی مگر ایک اس کا دل تھا جو اسے دیکھتے ہی اس کا ہو بیٹھتا تھا اس کے سوا تو آنکھوں کو بھی کچھ دیکھنے لائق نہیں لگتا تھا کانوں کو صرف اس کی باتیں ہی بھاتی تھیں لبوں کو صرف اسی کا نام الاپنا اچھا لگتا تھا

نہیں فیضی ایک نہ ایک دن تمہیں حاصل کر کے ہی رہوں گی" ہارنا تو نینا نے سیکھا ہی نہیں...!!" اس نے بڑے مضبوط لہجے میں خود کلامی کی

##

نبیلہ کاظمی کی شادی اس کے خالہ زاد الیاس کریم سے ہوئی تھی شادی کے چند ماہ بعد ہی الیاس کریم چوری چھپے امریکہ چلا گیا اس کے جانے کے بعد سنینا کی پیدائش ہوئی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چاہت اولاد سے زیادہ پیسے کی تھی اس لیے الیاس کریم پیسے میں تو اپنی بیٹی کو کھلاتا رہا مگر اپنی گود میں نہ کھلایا اور الیاس کریم لوٹ کر اپنے ملک تب آیا جب سنینا پندرہ ---سال کی تھی

سنینا عمر میں دانیہ سے پانچ ماہ بڑی ہے اور سیکنڈ ائیر آرٹس کی اسٹوڈنٹ ہے دیکھنے میں سنینا اتنی خوبصورت ہے کہ ایک نظر دیکھنے والے کو بھی مات دے دے اور زبان ایسی کڑوی ہے کہ ایک بار جس سے اپنے لہجے میں بات کرلے کوئی دوبارہ اس سے بات نہ کرے

ہار صرف سنینا دو لوگوں کے سامنے جاتی ہے ایک اپنے باپ کے سامنے دوسرا فرزام کے سامنے۔۔۔کیونکہ ایک سے ڈر اور ---لحاظ کا رشتہ گہرا ہے تو دوسرے سے دل کا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

##

مجھے کھانا نکال دو!!وہ برتن رکھ کر کچن سے نکلنے کو تھی جب فرزام کی آواز اس کے کانوں میں پڑی

نوکر نہیں لگی تمہاری خود نکال لو..!!وہ مڑ کر کاٹ دار لہجے میں بولی

پہلے فرزام کی سنی گئی باتیں اور اب فرزام کا اسے یوں مخاطب کرنا، حکم چلانا، اسے زہر سے بھی بدتر لگا تھا

وہ اس کے سامنے کھڑا ہو گیا سر تا پیر جی بھر کر اسے گھورا

نوکر نہیں ہو مگر اب یہ تمہارا فرض بنتا ہے اگر نہیں نکال کر دو گی تو ابھی راحیلہ پھوپھو کے پاس چلا جاؤں گا پھر ان کا لیکچر سننا بیٹھ کر...!!سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے وہ اس کا دل جلا گیا

زریشہ کا بڑی شدت سے دل چاہا تھا کہ الٹے ہاتھ کی گھما کر اسے ایک دے مگر کبھی کبھی جو دل چاہے کرنا مشکل ہو جاتا ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ آنکھوں میں غصہ سجائے بغیر کچھ بولے وہاں سے نکلنے لگی

میں واقعی ہی بتا دوں گا!!وہ پھر دھمکی دیتے ہوئے بولا

زریشہ نے مڑ کر اس بد تمیز انسان کو دیکھا پھر کھانا نکال کر اس کے سامنے زور سے شیلف پر پٹخا اور پھر تن فن کرتی کچن سے نکل گئی

پہلے بھی تو میرے کام کرتی تھی اب کیا مسئلہ ہے اس کے ساتھ..!!فرزام دل میں ہزاروں صلواتیں اسے سنا کر کھانے میں مصروف ہو گیا

##

پورے عبدالقدوس کاظمی خاندان کے ساتھ ساتھ سنینا، نبیلہ کاظمی اور راحیلہ کاظمی بھی دعوت کا حصہ بنی تھیں جبکہ دانیہ اور موسیٰ کو بھی مدعو کیا گیا تھا رخسانہ ریاض اور معصومہ تو پہلے بھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کبھی کسی تقریب یا دعوت کا حصہ نہیں بنتی تھیں اس لیے اب بھی نہیں آئیں تھیں

تقریباً سب ہی رات دیر سے ظفر کاظمی کے گھر پہنچے فراز کاظمی اور اعجاز کاظمی دونوں بھائیوں کا خاندان ایک ساتھ ہی مل جل کر رہتا تھا

کھانا کھانے کے بعد شائستہ کاظمی، رضوانہ کاظمی، مصطفیٰ کاظمی اور مرتضیٰ کاظمی تو گھر لوٹ گئے جبکہ باقی سب کو بے حد اصرار پر روک لیا گیا تھا

##

ٹیڈی بیئر اور زریشہ دونوں کمرے کو ایک نظر دیکھ کر ہی منہ بنا کر بیٹھ گئے اس گھر میں جتنے بھی کمرے تھے کافی چھوٹے تھے اور فرنیچر کے نام پر ہر کمرے میں ایک بیڈ، دو

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کرسیاں، ایک ٹیبل، اور ایک الماری تھی اور یہی وجہ تھی کہ وہ دونوں منہ لٹکائے بیٹھے تھے

ہم اب کیسے سوئیں گے؟فرزام کرسی پر بیٹھتے ہوئے منہ بنا کر بولا

ٹانگیں اوپر اور سر نیچے کر کے..!!زریشہ تو پہلے ہی تپی ہوئی تھی فوراً بگڑ کر بولی

مجھے بندروں کی طرح سونے کا شوق نہیں ہے دو دن تم بیڈ پر سوئی ہو آج میں سوؤں گا...!!وہ بضد ہوا

پنچ اور گرے کلر کے ہلکے کام والے سوٹ میں میک اپ سے پاک چہرہ لیے دوپٹہ گلے میں ڈالے بالوں کو کیچر میں جکڑے وہ بیڈ پر بیٹھی بڑی نفرت سے فرزام کو دیکھنے لگ گئی---

----موسیٰ کا دل تو آج بھی اسے دیکھ کر دھڑکنا بھول گیا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں بالکل بھی نہیں!!تم جا کر نازیہ مامی سے کہو تمہیں کسی اور کمرے میں سلائیں!!زریشہ جلدی سے بولی اور ساتھ ہی بیڈ پر لیٹ گئی تاکہ قبضہ اس کا رہے

اتنا آسان ہے تو خود جا کر کہو ان سے!!فرزام زچ ہو کر بولا

اگر راحیلہ کاظمی موجود نہیں ہوتی تو شاید وہ چاروں ہی اتنے مجبور نہ ہوتے مگر ان کی موجودگی میں وہ کڑوا گھونٹ پینے پر مجبور تھے۔۔۔۔

میں کیوں کہوں میں نے تو کہا ہے کہ تم فرش پر آرام سے سو جاؤ،ویسے بھی گرمیاں ہیں تمہیں سکون کی نیند آئے گی..!!زریشہ نے کہنی پر سر ٹکا کر مشورہ دیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں کیوں فرش پر سوؤں صبح تک کمر تختہ بن جائے گی میری، تم کوئی بہانہ کرو ہم گھر ہی چلتے ہیں!!اس کا موڈ مزید خراب ہونے لگا

کیوں تمہارے پاس دماغ کی کمی ہے یا زبان کی---خود کر لو بہانہ..!!

زریشہ نے ترکی بہ ترکی جواب دیا

ہر بات کا الٹا جواب!!!!!افففف مجھے یہاں آنا ہی نہیں چاہیے تھا تمہارے ساتھ، فضول کی مصیبت مول لے لی میں نے..!!فرزام نے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھاما

مجھے بھی کوئی شوق نہیں تھا تمہارے ساتھ آنے کا..!!زریشہ جتاتے ہوئے بولی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ٹھیک ہے درمیان میں تکیے رکھتے ہیں ایک طرف تم سو جانا دوسری طرف میں...!!فرزام اب کرسی پر تو سونے سے رہا تھا اس لیے فوراً دماغ لڑاتے ہوئے بولا

دو تکیے ہیں اگر وہ درمیان میں رکھ لیں گے تو سر کے نیچے کیا رکھیں گے...اینٹیں..!!زریشہ نے ناک سکیڑی وہ دونوں اب اس وقت کو کوس رہے تھے جب شافع اور رافع کی محبت اور بے حد اصرار پر ان دونوں نے رکنے کی حامی بھری تھی

افففف پاگل ہو گیا ہوں میں، ہر طرح سے قربانی کا بکرا میں ہی بنایا جا رہا ہوں!!وہ غصے سے بڑبڑایا زریشہ سر جھٹک کر آنکھوں پر بازو رکھے سونے کی کوشش کرنے لگی

جیسے ہی رشتہ بدلا تھا احساس، محبت، احترام، سب کچھ ہی ----کہیں کھو کر رہ گیا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ٹھیک ہے پھر ایک کام کرتے ہیں آدھی رات تم بیڈ پر سونا اور میں بیٹھ کر رات گزاروں گا اور آدھی رات میں سوؤں گا اور تم کرسی پر بیٹھ کر رات گزارو گی..!!فرزام اسے سوتا دیکھ کر فوراً کھڑا ہوتے ہوئے بولا

ڈن پہلے میں سوؤں گی بیڈ پر..!!زریشہ نے فوراً سر اٹھا کر کہا

ٹھیک ہے..!!فرزام نہ چاہتے ہوئے بھی مان گیا اور پھر اٹھ کر بیڈ سے کمبل اٹھانے لگا جسے زریشہ نے اس کا ارادہ سمجھتے ہی سرعت سے کھینچ لیا

کیا مسئلہ ہے اب..؟وہ چڑ کر بولی

اب کمبل ہی دے دو..!!فرزام نے بے چارگی سے کہا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بالکل بھی نہیں جو بیڈ پر سوئے گا کمبل بھی وہی رکھے گا!!زریشہ کہتے ساتھ کمبل سر تا پیر اوڑھ کر لیٹ گئی فرزام مٹھیاں بھینچے غصے سے تلملاتا ہوا آ کر کرسی پر بیٹھ گیا

"شادی کے بعد کتنی بدل گئی ہے یہ، حد سے زیادہ بدتمیز اور نک چڑی ہو گئی ہے ہر وقت رعب جماتی رہتی ہے مجھ پر شوخی نہ ہو تو..!!"فرزام اسے دیکھتے ہوئے سوچے جا رہا تھا

"لگتا ہی نہیں ہے یہ وہی فیضی ہے، نہ کوئی لحاظ رہا ہے اسے نہ ہی شرم!!ایسے لگتا ہے جیسے میں اس پانچ دس سال چھوٹی ہوں کتنا دھونس جماتا ہے مجھ پر، جاہل نہ ہو تو...!!"دوسری جانب زریشہ بھی اس کے متعلق بھی کچھ بہتر نہیں سوچ رہی تھی

##

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اب ہم کیسے سوئیں گے کوئی صوفہ بھی نہیں رکھا ایک بیڈ ہی ہے!!موسیٰ نے ایک نظر پھر کمرے کا جائزہ لیتے ہوئے کہا

آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے رات بھی بہت بخار تھا آپ بیڈ پر سو جائیں میں کرسی پر بیٹھ جاتی ہوں رات گزر ہی جائے گی...!!دانیہ نرمی سے تائید کرتے ہوئے بولی تو موسیٰ نے حیران نگاہ اس پر ڈالی

پاگل ہو رات تم بھی ٹھیک سے نہیں سو پائی تھی تم سو جاؤ سکون سے، میں کرسی پر بیٹھ جاؤں گا!!موسیٰ نے اسے جھڑکا

اچھا تاکہ آپ کی پھر طبیعت خراب ہو جائے۔۔۔ہیں ناں؟؟ آپ چپ کر کے سو جائیں ادھر بیڈ پر، مجھے کچھ نہیں ہوتا میں کرسی پر رات آرام سے بسر کر لوں گی..!!وہ کمر پر ہاتھ ٹکاتے ہوئے بولی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

موسیٰ نے اپنے کندھوں تک آتی اس چھوٹی سی لڑکی کو دیکھا جو اسے حکم دے رہی تھی۔۔۔۔

تم بیڈ کہ ایک طرف سو جاؤ۔۔۔ میں دوسری طرف، آج کی رات ایسے ہی گزارنی پڑے گی ورنہ پھر میں کرسی پر ہی بیٹھ جاتا ہوں۔۔!!موسیٰ کہتے ہوئے آکر کرسی پر بیٹھ گیا

بیڈ پر۔۔؟دانیہ کے ماتھے پر پسینہ چمکنے لگا وہ سوالیہ انداز میں بڑبڑائی

بے فکر رہو گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے، تمہیں پرابلم ہے اگر تو میں یہی کرسی پر ٹھیک ہوں۔۔!!موسیٰ اس کی پریشان حالت اور گھبراہٹ دے کر بولا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں اٹس اوکے... آپ سو جائیں!! دانیہ نے جلدی سے دوپٹے سے پسینہ صاف کیا اور بیڈ کے بالکل ایک طرف ہو کر لیٹ گئی

جو بھی تھا وہ موسیٰ کو کرسی پر رات گزارنے نہیں دے سکتی تھی ایک -- تو اس کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اوپر سے وہ کام سے تھکا ہوا آیا تھا -

موسیٰ اٹھ کر دوسری طرف لیٹ گیا مگر دونوں ہی بالکل کونے پر تھے

دانیہ گھبراہٹ اور پریشانی کے باوجود بھی فوراً نیند کی وادی میں اتر گئی جب موسیٰ کو یقین ہو گیا کہ وہ سو گئی ہے تو وہ اٹھا اور دانیہ پر کمبل درست کر کے کرسی پر آ بیٹھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بیوی کا پتہ نہیں پر یہ لڑکی دوست ضرور اچھی ثابت ہو گی...!!""

موسیٰ ہلکی سی روشنی میں دانیہ کے کمبل سے آدھ ڈھکے چہرے کو دیکھ کر سوچتے ہوئے مسکرایا

##

فرزام کرسی پر بیٹھا بیٹھا ہی سو گیا اچانک اس کا سر کرسی کی پشت سے پھسلتا ہوا نیچے ایک طرف جانے لگا تو وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھا آنکھیں مسل کر اس نے پہلے کلائی پر بندھی گھڑی کو دیکھا اور پھر سکون سے سوتی زریشہ کو---

ابھی صرف آدھا گھنٹہ گزرا تھا فرزام بگڑے تیور لیے کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر پھر سے آنکھیں موند گیا---

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کچھ دیر بعد وہ پھر سو گیا اور پھر ویسے ہی اس کا سر ایک جانب لڑھکنے لگا وہ پھر جھٹکے سے اٹھ بیٹھا پھر گھڑی دیکھی پندرہ منٹ مزید گزر چکے تھے

وہ پھر کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر سو گیا پھر اس کا سر نیند میں آگے کی طرف جانے لگا اسے لگا جیسے وہ آگے گرنے والا ہے اسی احساس نے اسے جاگنے پر مجبور کر دیا

نیند میں ڈوبی خمار آلود نگاہیں اس نے مزے سے سوتی زریشہ پر ڈالیں عجب کوئی بے بسی کا عالم تھا اور اوپر سے وقت تو جیسے سرکنا ہی بھول گیا تھا اب بھی صرف ایک گھنٹہ مکمل ہوا تھا

اس کے تیور خاصے خراب ہوئے ایک بار تو دل میں آیا کہ زریشہ کو اٹھا کر زمین پر پٹخ دے مگر وہ ایسا کر نہیں سکتا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کمر تو جیسے اس کی اکڑ کر رہ گئی تھی باقی کا وقت فرزام نے چلتے پھرتے ہی گزار دیا جیسے ہی ڈھائی بجے وہ زریشہ کے سر پر پہنچ گیا--

-اندر ہی اندر خوشی بھی بہت ہوئی تھی ٹائم پورا ہونے کی نہیں بلکہ اس لیے کیونکہ اب زریشہ کو بیٹھ کر باقی کا وقت گزارنا تھا اور اس نے سکون سے سونا تھا

اٹھو ہو گیا تمہارا ٹائم پورا..!!وہ زریشہ کے پاس کھڑے ہو کر دبی دبی آواز میں بولا

مگر دوسری جانب وہ اب بھی گہری نیند میں تھی

اٹھو..!!فرزام پھر بولا مگر اس کی تو نیند ہی ٹوٹنے میں نہیں آ رہی تھی

زری بھنگ پی کر سوئی ہو کیا؟؟؟؟اس نے سختی سے دانت پیسے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مگر زریشہ پھر بھی ٹس سے مس نہ ہوئی فرزام نے چڑ کر اس پر سے کمبل کھینچ لیا

زریشہ کے کپڑے اچانک کمبل کھینچنے کی وجہ سے کافی بے ترتیب ہو گئے

کمرے میں زیرو وولٹ کے بلب کی ہلکی سی سبز روشنی میں فرزام کی نگاہ اس کے وجود سے ٹکرائی تو دل عجیب انداز سے دھڑکا اس کے اندر اک شور مچا تھا سانس رک کر مزید گہری ہو کر خارج ہوئی تھی

وہ اگر مزید وہاں کھڑا رہتا تو یقین تھا کہ دل دھڑکنا بھول جاتا وہ جلدی سے اس پر کمبل واپس پھینک کر اپنے اعصاب بحال کرنے لگا مگر اندر تو نئے جذبات کا اِک تلاطم برپا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کے ماتھے پر چھوٹی چھوٹی پسینے کی بوندیں پھوٹ پڑیں تھیں وہ تیزی سے ہتھیلی سے پسینہ پونچھتے ہوئے واپس کرسی پر آبیٹھا مگر نہ چاہنے اور کوشش کرنے کے باوجود اس کی نگاہیں زریشہ کی طرف رخ کر رہی تھیں آنکھیں بند کرتا تو زریشہ کا وہی سراپا دماغ کے آگے چکر کاٹنے لگ جاتا وہی نظارہ جیسے اس کے حواسوں سے چپک کر رہ گیا تھا

وہ اپنی ہی کیفیت سے گھبرا کر تیزی سے کمرے سے باہر نکلا اور دوسری طرف سے آتی سنینا سے بری طرح ٹکرا گیا

کیا مصیبت ہے اندھی ہو گئی ہو جو یوں ٹکراتی پھر رہی ہو...!! سنینا کو دیکھ کر اپنے اعصاب درست کرنے کی خاطر وہ اس پر دبی دبی آواز میں چیخا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ جو خشک حلق کو تر کرنے کی غرض سے اٹھی تھی اب فرزام سے ٹکرا کر اپنا سر تھامے کھڑی تھی

کیا اندھی اور میں...؟ تم پاگل ہو گئے ہو ٹکرائے تم ہو میں تو اپنے راستے جا رہی تھی... اور تم یہاں اس وقت کیا کر رہے ہو؟ تمہاری عمر دراز بیوی نے کہیں کمرے سے تو۔۔۔!! سنینا تیز لہجے میں کہتی ہوئی آخر میں طنزیہ بول رہی تھی جب فرزام کی ---خونخوار نگاہوں نے اس کی باقی کی بات حلق میں دبا دی

بکواس بند کرواپنی تم اور ہٹو میرے راستے سے!! وہ اسے غصے سے کہتا اس کے ایک طرف سے نکل کر لاؤنج میں آ بیٹھا سنینا نے ایک بار پھر اس کا دھیان زریشہ کی جانب گھما دیا تھا

یوں تو اس نے کبھی دانیہ کے متعلق بھی نہیں سوچا تھا۔۔۔ زریشہ کے متعلق سوچ اور جذبات کی ایسی پرواز تو اسے بھی ششدر کر

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گئی تھی شاید یہ ان کے درمیان موجود نئے رشتے کی تاثیر سے ہوا تھا

آ ہمم تو تم یہاں کیوں ہو بقول تمہارے نئی نئی شادی ہے کمرے میں جاؤ ناں اپنے...!!وہ بھی پیچھے پیچھے چلی آئی تھی خاصا چبھتا لہجہ تھا

آف وائیٹ کاٹن کے سوٹ میں ماتھے پر بکھرے سیاہ سلکی بالوں کے ساتھ بھوری خوبصورت آنکھوں میں نیند کے ڈورے لیے اس نے بڑے غصہ سے سنینا کو دیکھا اور اس کے لیے تو شاید وہی لمحہ حیات تھا وہ کتنی ہی دیر اسے دیکھ کر اپنی گڈمڈ ہوتی دھڑکنوں کو سمبھالتی رہی

تمہاری پرابلم کیا ہے؟ کیوں ہر وقت سر پر سوار رہتی ہو میرے..؟

میرے دل میں تمہارے لئے محبت تو کبھی تھی نہیں، کزن ہونے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کی حیثیت سے ایک مقام ضرور تھا جواب آہستہ آہستہ تم وہ بھی ختم کر رہی ہو..!! لہجہ پتھر جیسا سخت تھا سنینا کا دل ڈوب کر ابھرا

تم نے نہ تو کبھی میری قدر کی ہے اور نہ ہی میری محبت کی...ہر وقت تذلیل کرتے ہو میری...!! تم سے مانگتی ہی کیا ہوں میں اپنی محبت کے بدلے.....صرف چند میٹھے بول یا ایک نام..!! سنینا کی آواز بھرا گئی

!!!__کوئی خاطر نہ مدارت نہ تقریب وصال

!!__ہم تو بس چاہتے ہیں تیری نظر میں رہنا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تمہیں سمجھ کیوں نہیں آتی یہ بات کہ میرے لیے تمہاری یہ محبت کوئی معنی نہیں رکھتی کیوں تم اپنا دل ہتھیلی پر لیے پھرتی ہو ہر وقت..!!وہ کوفت سے بولا

کیا تم اپنی بیوی کے ساتھ خوش ہو؟ سنینا اس کے سر پر کھڑی سوال پر سوال کر رہی تھی

نینا بی بی تم سے زیادہ ڈھیٹ انسان اس پوری دنیا میں کوئی نہیں ہے سچ کہہ رہا ہوں میں...!!فرزام صوفے پر لیٹتے ہوئے بولا اور سنینا دلفریبی سے مسکرا دی

اور یہ ڈھیٹ لڑکی تمہاری دیوانی ہے اور پوری زندگی تمہیں اسے برداشت کرنا پڑے گا، کیا یہ تم جانتے ہو اگر نہیں جانتے تو اب اپنی معلومات میں اضافہ کر لو!!بڑی محبت سے وہ پنجوں کے بل اس کے پاس بیٹھ کر بولی انگلیوں میں حرکت ہوئی اور

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ بے اختیار فرزام کے ماتھے پر بکھرے سلکی سیاہ بالوں کو سمیٹنے لگیں

بے شک میں جانتا ہوں مگر آخری جملہ غلط ہے تمہارا، میں تمہیں پوری زندگی تو کیا پانچ منٹ بھی برداشت نہیں کرنے والا..!!فرزام نے اس کے ہاتھ کو سرعت سے دبوچ کر جھٹکا تھا

تمہارے کہنے سے کیا ہوتا ہے تم تو زری آپی کو بھی بہن مانتے تھے دیکھو ہو گئی ناں اس سے بھی شادی...!!سنینا نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ فرزام کے جلے پر نمک چھڑکا تھا فرزام کے اعصاب یکدم تن گئے، ماتھے پر لکیروں کا جال ابھر آیا، غصے میں سنینا کو ایک طرف دھکیل کر وہ چھت پر چلا گیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سنینا مسکراہٹ کو مزید گہرا کرتی ہوئی واپس کمرے میں جا کر سو گئی

فرزام چند منٹ بعد واپس لاؤنج میں آ کر صوفے پر سو گیا فلحال وہ کمرے میں جانا نہیں چاہتا تھا مگر اب اسے نیند بھی نہیں آ سکتی تھی

##

پوری رات موسیٰ نے کرسی پر بیٹھ کر گزار دی تھی تاکہ دانیہ کی نیند میں خلل پیدا نہ ہو

اس کی اکثر رات کی ڈیوٹی ہوتی تھی اور وہ یوں ہی پوری رات ایک کرسی پر بیٹھ کر اپنا کام کرتا رہتا تھا اس لیے آج بھی اسے زیادہ مسئلہ نہیں ہو رہا تھا ہاں مگر نیند سے آنکھیں ضرور بھاری ہو رہی تھیں ----

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جب صبح دانیہ نماز کے لیے اٹھی تو موسیٰ کو دیکھ کر ٹھٹھکی

آپ پوری رات سے یہاں بیٹھے ہیں؟ دوپٹہ بیڈ سے اٹھا کر سر پر اوڑھتے ہوئے وہ حیران کن نگاہوں سے موسیٰ کو دیکھ کر بولی

نہیں ابھی کچھ دیر پہلے ہی اٹھا ہوں نماز پڑھنے کے لئے...!! موسیٰ نے مسکراتے ہوئے سہولت سے بہانہ بنایا جس سے دانیہ بھی مطمئن نظر آرہی تھی

دانیہ نماز پڑھ کر قرآن پاک کھول کر بیٹھ گئی اور موسیٰ نماز پڑھ کر پوری رات کی نیند کو کنارے لگانے کے لئے لیٹ گیا----

##

صبح کے آٹھ بجے تھے دانیہ زریشہ کے ساتھ سیڑھیوں پر بیٹھی باتیں کر رہی تھی تبھی زریشہ کو امینہ نے بلایا تو وہ اٹھ کر اس کی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جانب چلی گئی فرزام کو موقع اچھا لگا تو وہ دانیہ والی سیڑھی چھوڑ کر اس سے نچلی سیڑھی پر آ بیٹھا----

دانیہ کا دل بڑی شدت سے دھڑکا تھا وہ وہاں سے جانا چاہتی تھی مگر دل تھا کہ اسے جی بھر کر دیکھنے کی ضد کر رہا تھا

!!_دل میں تھا تا قیامت بولیں گے نہ ان سے کبھی

!!____مگر بے وفا سامنے جو آیا___تو پیار آ ہی گیا

کیسی ہو؟ وہ بولا تو دانیہ ہوش کی دنیا میں لوٹی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ٹھیک.... اور تم..!!وہ چاہ کر بھی نگاہ نہیں ہٹا پائی تھی اس کے چہرے سے جو کبھی اس کا ہمدم تھا مگر آج کسی اور کا جیون ساتھی تھا---

پتہ نہیں...!!وہ ایک نظر دانیہ کو دیکھ کر سرد سے لہجے میں بولا پوری رات ٹھیک سے نہ سونے کی وجہ سے اس کے سر میں سے ٹیسیں اٹھ رہی تھیں

کیوں؟ فرزام کے چہرے پر وہ اداسی جگمگاتی دیکھ رہی تھی

یہ بھی پتہ نہیں!!فرزام کی جانب سے بڑا بے تکا سا جواب آیا

تمہیں تو خوش ہونا چاہیے اس شادی سے، پھر یہ اداسی کیسی؟ وہ دل میں چکر کاٹتے سوال کو لبوں سے ادا کرنے میں آخر کامیاب ہو ہی گئی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرزام نے اس کے سوال پر اسکی گہری بڑی سیاہ آنکھوں میں جھانکا اور پھر نگاہ پلٹ گیا

تمہیں واقعی لگتا ہے کہ مجھے خوش ہونا چاہیے؟ اس نے الٹا سوال کیا

ہاں کیونکہ تمہیں تو کبھی مجھ سے محبت تھی ہی نہیں شاید میرا وہم تھا جسے میں تمہاری محبت سمجھ بیٹھی تھی..!! لہجے میں دکھ تکلیف کے آثار بڑے نمایاں سے تھے

ایسا نہیں ہے بہت محبت کرتا ہوں تم سے..!! لمحے میں اداسی کی جگہ دکھ اور کرب امڈ آیا تھا

اگر کرتے ہوتے تو یوں اتنی آسانی سے کسی اور کے نہیں ہو جاتے!!

اب وہ شکوہ کر رہی تھی فرزام نے ایک سرد آہ بھری اور پھر اسے شادی کرنے کی وجہ سمجھا دی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

الفاظ نہیں تھے کوئی دھماکے یکے بعد دیگرے کیے گئے تھے وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے کتنی ہی دیر تک بے یقینی کی کیفیت میں دیکھے گئی

کتنا غلط سمجھ رہی تھی وہ اسے۔۔۔وہ تو خود پور پور مجبوریوں کے دلدل میں دھنسا ہوا تھا اور وہ اسے ہی بے وفا گردان رہی تھی...!!" وہ دل میں سوچ کر ہی کٹ کر رہ گئی تھی

کیا سچ میں تایا جی نے ایسا کیا مائی گاڈ یقین ہی نہیں آتا کہ وہ ایسا بھی کر سکتے ہیں اتنی بڑی دھمکی!!!!دانیہ کی بے یقینی کیفیت کو کتنے ہی لمحوں بعد الفاظ ملے تھے

مجھے بھی یقین نہیں آیا تھا مگر میرے اپنے ہی باپ نے میرے سامنے پل پل مرنے اور لمحے میں مرنے کی چوائس رکھی تھی میں نے پل پل مرنے والی چوائس قبول کر لی..!!وہ ٹوٹے سے لہجے میں گویا ہوا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور زری آپی کا رویہ کیسا ہے؟مطلب مشکل ہوتی ہو گی..!!اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کیسے بولے

وہ تو پوری بدل گئی ہے،بڑی کھڑوس ہو گئی ہے وہ اور چڑچڑی بھی، پہلے والی زری نہیں رہی وہ!!فرزام کڑوے سے لہجے میں بولا دانیہ کو پھر از حد حیرت نے آلیا

تم سچ میں وہی فیضی ہو ناں؟؟تم زری آپی کو یوں مخاطب کر رہے ہو...؟

دانیہ نے حیرانی سے پوچھا

تو اور کیسے کروں بڑی بد تمیزی کرتی ہے مجھ سے۔۔۔لڑتی بھی ہر وقت رہتی ہے..!!فرزام منہ بناتے ہوئے بول رہا تھا دانیہ کو جھٹکے پر جھٹکے لگ رہے تھے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دانی کیا اب ہم ایک نہیں ہو سکتے؟ کیا ہم یونہی پوری زندگی رہیں گے؟ دانیہ کی حیرت کو پس پشت ڈال کر وہ پھر بولا دانیہ کے دل کو کسی نے مٹھی میں دبوچا تھا

---فرزام کی آواز اس کے دل کے سناٹوں میں خلل ڈال رہی تھی ہوں... اب ہو بھی کیا سکتا ہے؟ قسمت نے تو ایسا کھیل کھیلا ہے کہ ہم چاہ کر بھی جیت نہیں سکتے ایک دوسرے کو..!!وہ سرد سے لہجے میں کہہ کر نگاہیں جھکا گئی

!! زوال دُوری__ کمال جِینا__ مَحال سہنا__ وَبال کہنا

!! وہ تَلخ لمحے__ زہر لَہو میں__ تریاق چاہیں__ تیرا تصوُر

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیوں نہیں جیت سکتے۔۔۔۔تم موسیٰ سے ڈائیورس لے لو پھر ہم دونوں شادی کر لیں گے۔۔!!وہ بڑی آسانی سے بہت بڑی بات بول گیا تھا اس کی بات سے دانیہ کو اپنے ارد گرد کی دنیا گھومتی معلوم ہوئی

کیا تم پاگل ہو فیضی یہ اتنا آسان ہے کیا اور ڈائیورس کوئی چھوٹی سی بات تھوڑی ہے پورا خاندان بکھر کر رہ جائے گا۔۔!!وہ حیرت سے دبی دبی آواز میں چیخی تھی

تمہیں خاندان کی فکر ہے۔۔۔میری محبت کیا ختم ہو گئی ہے؟کیا تم اس موسیٰ کے ساتھ رہ سکتی ہو۔۔؟دانیہ کا یوں حیران ہونا اسے تشویش میں مبتلا کر گیا

محبت ختم نہیں ہوئی اور شاید مرتے دم تک کبھی ہو بھی نہیں۔۔!!اسے اپنی آواز کسی کھائی سے آتی محسوس ہو رہی تھی وقت کبھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کبھی انسان سے سب چھین لیتا ہے بولنے کی طاقت اور سامنا کرنے کی سکت بھی ---

!! وصل ترمیم شدہ__ ہجر تقسیم شدہ

!! تم بھی ٹوٹے ہوئے ہو ہم بھی تقسیم شدہ

تو پھر تم کہو موسیٰ سے وہ چھوڑ دے تمہیں..!!فرزام کے لہجے میں اک آس تھی دانیہ نے پتھرائی نظروں سے اس کا چہرہ جانچا

!!!! مانا کہ ایک عمر سے ٹھہری ہوئی ہے رات

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

!!!! انسان ہیں__امیدِ سحر کیسے چھوڑ دیں

ٹھیک ہے اگر میں یہ بولوں اور انہوں نے آگے سے یہ کہا کہ انہیں بھی زری آپی سے شادی کرنی ہے تو کیا تم دو گے ڈائیورس زری آپی---!!وہ فرزام کے تاثرات پرکھنے کی کوشش میں بہت آہستہ آہستہ بول رہی تھی

نہیں میں اسے ڈائیورس نہیں دوں گا..!!اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی فرزام تیز لہجے میں بولا دانیہ اسے کئی لمحے خالی خالی نگاہوں سے یوں ہی دیکھے گئی

تو پھر میں بھی نہیں لوں گی..!!وہ کہہ کر نگاہ موڑ گئی

اگر میں اسے چھوڑوں گا تو ابو امی کو چھوڑ دیں گے یار..!!اپنے کہے گئے الفاظ کی وہ وضاحت دینے لگا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دانیہ نے بڑی گہری سانس لے کر اسے دیکھا

فیضی دو کشتیوں پر سواری کرو گے تو منزل کبھی نہیں ملے گی---بہتر ہے کہ اب ہم دونوں جس رشتے سے بندھ چکے ہیں اسے پایہ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کریں۔۔۔ان چاہے رشتوں کو نبھانے کی کوشش کریں، قسمت کے فیصلے سے سمجھوتہ کر لیں..!!ورنہ ہم دونوں کو بہت نقصان اٹھانا پڑے گا...!!دانیہ کا لہجہ بھیگنے لگا تھا

پہلے کونسا کم اٹھایا ہے نقصان..!!فرزام کی آواز میں برسوں کی تھکن تھی

فیضی دیکھو یہ کوئی فلم یا ڈرامہ نہیں ہے جو ہر ایک کو اس کی محبت مل جائے---یہ ریئل لائف ہے یہاں اکثر محبتیں یا تو یک طرفہ ہوتی ہیں یا پھر لاحاصل اور اگر کسی کو

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

خوش قسمتی سے محبت مل جائے تو اسے مقدر کا سکندر مانا جاتا ہے اور ریئل لائف میں ایسے مقدر کے سکندر نہ ہونے کے برابر ہی ہوتے ہیں..!! فیضی اپنے لاحاصل کو پانے کے لئے اپنے حاصل کو مت گنواؤ.....!! دانیہ کا دل اس کے لیے بے قرار ہوا تھا مگر اب وہ ایک نئے رشتے کی ڈور سے بندھ چکی تھی وہ بے شک کسی سے محبت ضرور کرتی تھی مگر کسی کی بیوی کسی کی بیٹی اور کسی کی بہن بھی تو تھی وہ مشرقی بیٹی اپنی خوشیوں کو پانے کے لیے کیسے اپنے خاندان کی عزت قدموں تلے روند جاتی

فرزام کی آنکھیں نمکین پانی سے بھر گئی وہ کیا کہہ رہی تھی--- یہ کیسی سنگینیت تھی--- قسمت کا لکھا اتنا تلخ اور جان لیوا کیوں ----تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

!! درد اتنا ہے کہ ہر رگ میں محشر برپا ہے

!! سکوں اتنا کہ مر جانے کو جی چاہتا ہے

وہ سر جھکا کر آنسو اپنے اندر اتارتا وہاں سے اٹھا اور زریشہ کے پاس گیا دانیہ نمی آنکھوں سے حلق میں اتار کر موسیٰ کو دیکھنے چلی گئی

##

وہ جو امینہ، نبیلہ کاظمی، مومنہ کاظمی، اور نازیہ کاظمی کے ساتھ باتوں میں الجھی ہوئی تھی اس دیکھ کر ٹھٹھکی۔۔۔۔اداس سراپا، بھیگی پلکیں، مگر اب اسے بھی فرق کہاں پڑتا تھا

زری چلو گھر..!!فرزام سپاٹ سے لہجے میں بولا

کیا ہوا فیضی؟فرزام کی حالت دیکھ کر نازیہ کاظمی نے پوچھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کچھ نہیں۔۔۔ میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے تائی اس لیے کہہ رہا ہوں۔۔!! تھوڑا سا مسکرا کر اس نے نازیہ کاظمی کے ساتھ ساتھ باقی سب کو بھی مطمئن کر دیا اور پھر زریشہ کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا

چلو چادر لے کر آؤ جلدی گھر جانا ہے۔۔!! رات والے جذبات صبح ہوتے ہی زائل ہو چکے تھے فرزام کے لہجے میں اب پھر سے خار تھی

تم جاؤ میں آجاؤں گی۔۔۔ مجھے تمہارے ساتھ نہیں جانا مجھے فراز ماموں یا اعجاز ماموں چھوڑ۔۔۔!! وہ ہال میں فرزام کے قریب کھڑے ہوتے ہی شروع ہو گئی

میرے ساتھ کانٹے لگے ہیں جو تم نے نہیں جانا۔۔!! وہ تپ کر زریشہ کی بات کاٹتے ہوئے بولا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں۔۔۔تم جیسے بد اخلاق شخص کے ساتھ نہیں جانا مجھے۔۔!!زریشہ

ہٹ دھرمی سے بولی

کہہ تو ایسے رہی ہو جیسے اچھے اخلاق پر تمہیں تمغے ملے ہوں،چپ

چاپ چلو ابھی۔۔!!دانت کچکچاتے ہوئے وہ سختی سے بولا

ایک بار کی بات سمجھ نہیں آتی تمہیں۔۔۔نہیں جانا میں

نے تمہارے ساتھ۔۔!!زریشہ اس کی بات کو ہوا میں اڑاتے

ہوئے فوراً انکار کر گئی

زریشہ کے تیور دیکھ کر فرزام نے سکون سے سینے پر ہاتھ لپیٹے

پھوپھو.....راحیلہ پھوپھو...!!وہ اونچی آواز میں پکارنے لگ گیا اگلے

چند سیکنڈ میں راحیلہ کاظمی مٹھی میں بادام بھر کر انہیں

ایک ایک کر کے کھاتے ہوئے فرزام اور زریشہ کے پاس آئی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دیکھیں ناں پھوپھو جی میری طبیعت اتنی خراب ہے، میں نے زری سے کہا گھر چلو میرے ساتھ --- کہیں میں راستے میں بے ہوش ناں ہو جاؤں، کوئی تو ہونا چاہیے ناں ساتھ۔۔۔ مگر یہ کہہ رہی ہے مجھ جیسے فراڈیئے اور بد تمیز انسان کے ساتھ نہیں جائے گی۔۔!! رونے والی شکل بنا کر کہتے ہوئے اس نے سر راحیلہ کاظمی کے کندھے پر رکھا زریشہ نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس ڈرامے باز کو دیکھا

کیا زری تم نے ایسا کہا؟ راحیلہ کاظمی ایک ہاتھ سے فرزام کا سر تھپتھپاتے ہوئے زریشہ کی جانب دیکھ کر بولی

نہیں پھوپھو میں نے ایسا۔۔۔!! وہ فرزام کو گھورتے ہوئے بولنے لگی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بیٹا اگر تمہاری طبیعت نہیں ٹھیک تو یہی آرام کر لو شام کو چلے جانا...!!راحیلہ کاظمی زریشہ کی بات سنی ان سنی کرتی پھر سے فرزام کی جانب متوجہ ہوئی تھی

نہیں پھوپھو اب میں آرام گھر جا کر ہی کروں گا آپ اسے کہیں کہ چلے میرے ساتھ..!!راستے میں میڈیسن بھی لینی ہے..!!فرزام چہرے پر بے انتہا سنجیدگی سجائے بول رہا تھا زریشہ نے غصے سے اسے پھر گھورا مگر اس پر خاطر خواہ کچھ اثر ہی نہیں ہوا

اچھا جاؤ بیٹا شاباش اس کی تیمارداری کرنا تاکہ یہ جلدی سے ٹھیک ہو جائے۔۔۔میں، شبانہ، فری اور فیمی بھی شام تک آجائیں گے!!زریشہ کو تلقین کرنے کے ساتھ راحیلہ کاظمی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نے اپنا پلین بھی بتایا زریشہ مسرتی کیا نہ کرتی فوراً سر

اثبات میں ہلاتی پیروں کو زور زور سے پٹختی چادر لینے چلی گئی

فرزام اس کی حالت سے محظوظ ہوتا ہوا باہر کی جانب بڑھا وہ

بھی سب سے مل کر چادر لپیٹتی ہوئی اس کے پیچھے چل پڑی

##

سنینا بارہ بجے کمرے سے نکل کر انگڑائی لیتی ہوئی لاؤنج میں آئی تو وہی

اسے دانیہ اور موسیٰ کے ساتھ ساتھ باقی سب بھی بیٹھے دکھائی دیئے

مگر جسے وہ دیکھنا چاہتی تھی وہ کہیں نہیں تھا

دانی تم رکو گی..؟خود کو چادر سے کور کرتی دانیہ کو دیکھ کر سنینا نے پوچھا

نہیں موسیٰ کی جاب کا مسئلہ ہے اس لیے جانا پڑے گا..!!

دانیہ مصروف سے انداز میں بولی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اوہ اچھا...!!فیضی لوگ نظر نہیں آرہے..؟سنینا ایک نظر دانیہ کا جائزہ لے کر مطلب کی بات پر آئی

وہ اور زری آپی تو صبح صبح ہی گھر چلے گئے تھے..!!ویسے تم رکو گی؟دانیہ نے بتانے کے ساتھ ساتھ اس سے بھی پوچھ لیا جواب غصے سے کھولتی ہوئی اپنی انگلیوں کو چٹخ رہی تھی

یہ تو ابھی میرے ساتھ چلے گی۔۔۔اعجاز سے کہا ہے وہ ہمیں چھوڑ آتا ہے،اس کے ابو کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے!!پھر کبھی آ جائے گی الیاس نے کہا ہے اسے لے کر ہی آؤں..!!ایک نظر بیٹی پر ڈال کر نبیلہ کاظمی نے سنینا کی طرف سے جواب دیا جس پر سنینا نے بڑی قہر آلود نگاہوں سے ماں کو گھورا

##

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم آہستہ چلاؤ گے گرانا ہے مجھے کیا؟ ہڈی پسلی ایک کرنے کا ارادہ ہے کیا؟ اپنی چادر کو سمیٹ کر گود میں رکھتے ہوئے وہ پھر بولی

تو تمہارا کیا دل چاہ رہا ہے کہ میں بائک کو کچھوے کی رفتار سے چلاؤں..!! فرزام نے سپیڈ مزید بڑھا کر کہا

نہیں میں نے یہ بھی نہیں کہا..... تم نے تو اس بائک کو جہاز سمجھ کر ہی اڑانا شروع کر دیا ہے آہستہ چلاؤ..!! وہ ہوا کی وجہ سے اڑتی ہوئی لٹوں کو کان کے پیچھے اڑستے ہوئے تقریباً چیخی ہی تھی

میں اک کام کرتا ہوں بائک یہیں کہیں کھڑی کر دیتا ہوں پھر پیدل ہی گھر چلیں گے..!! جان بوجھ کر سپیڈ بڑھانے کے ساتھ ایک بار اچانک بریک لگائی نتیجتاً زریشہ اس کی پشت پر جا گری

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور فرزام نے پھر موٹر-سائیکل کی رفتار بڑھائی اور موٹر-سائیکل ہوا سے باتیں کرنے لگی

تمہاری کونسا کوئی فلائیٹ مس ہو رہی ہے یا تمہیں کونسا کسی دفتر جانا ہے یا کوئی تمہاری پیشی ہے جو یوں ہوا کے گھوڑے پر سوار کر رکھا ہے تم نے اسے..!!زریشہ پیچھے سے فرزام کی شرٹ کو ڈر کر مٹھی میں دبوچ کر بولی

تم اک کام کرو، بائک تم چلالو اور میں پیچھے بیٹھ جاتا ہوں، پھر جتنی چاہے اتنی سپیڈ رکھ لینا...!!فرزام نے کہتے ساتھ موٹر سائیکل روک کر گردن موڑ کر زریشہ کو دیکھا جس کی مٹھی میں اب بھی اس کی شرٹ دبی ہوئی تھی

اگر مجھے چلانی آتی ہوتی تو کب کی چلا لیتی، بڑے جو تم اترا رہے ہو ناں اسے چلانا سیکھ کر...!!زریشہ آنکھیں گھما کر بولی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں تو پھر چپ کر کے بیٹھو...!!زبان تیز چلا لیتی ہے اور کوئی کام چاہے آتا ہو اسے یا نہیں..!!وہ پھر سے موٹر سائیکل سٹارٹ کرتے ہوئے بولا دوسرا فقرہ بڑبڑاہٹ کی صورت میں منہ سے پھسلہ تھا مگر وہ بڑبڑاہٹ زریشہ کے کانوں میں سرگوشی کی مانند سرائیت کر گئی تھی

کیا کہا تم نے؟میں زبان تیز چلاتی ہوں یہ زبان تمہاری ہی حرکتوں کی وجہ سے تیز چلتی ہے خود کو نا کم جوہر دکھاتے ہو اپنی زبان کے۔۔۔سلے زخموں کو بھی اس زبان سے ادھیڑنے میں ماہر ہو تم تو...!!وہ جلے کٹے لہجے میں تیز آواز میں گویا ہوئی

میں تب سے خاموش ہوں صرف تمہاری زبان قینچی کی طرح چل رہی ہے..!!ایک بار پھر سے وہ بھی شروع ہو چکا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جیسے جیسے موٹر-سائیکل کی رفتار تیز ہو رہی تھی ویسے ویسے ان دونوں کی آواز بھی تیز ہو رہی تھی اور پاس سے گزرنے والے بھی حیران کن نگاہوں سے ان دونوں کو گھورتے ہوئے جاتے تھے

##

سنو میرے کمرے کی صفائی کر دو!!زریشہ گھر پہنچتے ہی ساتھ والے کمرے میں جانے لگی تھی جب فرزام نے ایک حکم دے ڈالا

کیوں کروں نوکر نہیں ہوں تمہاری اپنے کام خود کرنے کی عادت ڈال لو..!!وہ تڑخ کر بولی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اب تم بھی وہی رہتی ہو اگر صفائی نہیں کرنی تو کمرے میں آنے کی زحمت بھی مت کرنا..!! آنکھیں دکھاتے ہوئے وہ کہہ کر اپنے کمرے میں آیا اور وہ اس کی بات سن کر پیچھے پیچھے ہی آ گئی

لو آ گئی میں۔۔۔ اور صفائی بھی نہیں کرنی!! دروازے کو دھماکے کی آواز سے کھول اور پھر بند کر کے وہ تیز لہجے میں بولی

صفائی تو تم ہی کرو گی بی بی..!! فرزام وارننگ دینے والے انداز میں بولا تھا

کروا کر دکھانا اب..!! زریشہ نے اس کی وارننگ کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے کہا

مجھے سونے دو گی تم خود تو مزے سے ساری رات ٹن ہو کر سوئی ہو۔۔۔ نجانے کونسا نشہ شروع کر دیا ہے..!! بیڈ پر لیٹتے ہوئے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آنکھوں پر بازو رکھے وہ بول رہا تھا مگر ایک آنکھ تھوڑی سی کھول کر وہ زریشہ کے تپے ہوئے چہرے کو بھی دیکھ رہا تھا

شکل تو تمہاری چرسیوں جیسی ہے باتیں تم مجھے سنا رہے ہو..!!اور سوئے تم خود نہیں تھے میں تین ساڑھے تین کے قریب جاگی تھی مگر تم کمرے میں تھے ہی نہیں..!! کمر پر ہاتھ ٹکاتے ہوئے وہ اب پوری طرح سے لڑنے کے موڈ میں تھی

فرزام اس کی بات سن کر بجلی سی تیزی سے اٹھ کر بیڈ پر بیٹھا

چرسی.... میں چرسی لگتا ہوں تمہیں..؟باقی کی بات تو شاید وہ سن کر نظر انداز کر سکتا تھا مگر اپنے لیے لفظ "چرسی" سن کر اسے صدمہ ہوا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تمہارے علاوہ کمرے میں اور ہے ہی کون؟زریشہ نے آنکھیں کمرے کے اطراف میں گھما کر پوچھا

تم بھی تو ہو.....اچھا جاؤ اب سونے دو مجھے خود تو مزے سے سوئی ہو ساری رات بھنگن..!!کہتے ساتھ وہ پھر سے نیم دراز ہوا تھا مگر اس بار زریشہ کی نیند پر چوٹ بہت ہلکے انداز میں کی گئی تھی

اگر وہ لفظ "بھنگن" سن لیتی تو وہی اس کی طبیعت صاف کر ---دیتی مگر وہ تو شکر تھا کہ وہ سن ہی نہیں پائی تھی

زریشہ اسے گھورتی ہوئی چادر اتار کر وہی پھینک کر دوپٹہ شانوں پر درست کر کے کمرے سے نکل گئی

فرزام کے ذہن میں ایک بار پھر دانیہ کے الفاظ چمکے تو اس کے اندر سناٹے بڑھنے لگے

##

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جنوری کی سرد رات کو بارش نے تڑکا لگا کر مزید سرد بنا دیا تھا

اوپر سے ٹھنڈی ہوا کے جھونکے سونے پر سہاگے کا کام کر رہے تھے

موٹر سائیکل کھڑی کر کے وہ چلتا ہوا اس چھوٹے سے ہوٹل کے اندر

بڑھنے لگا----دونوں ہاتھوں کو آپس میں رگڑ کر تپش پیدا کی اور

پھر ہاتھوں کو بلیک لیدر کی جیکٹ کی جیبوں میں ڈال لیا

---سانس لینے پر منہ سے دھواں سا اٹھ رہا تھا

اندر ہی ایک ٹیبل کے گرد اس کے سکول کے دو دوست بیٹھے تھے

مدثر سے گلے ملنے کے بعد اس نے ہاتھ فیصل کی جانب

مصافحہ کی خاطر بڑھایا

مدثر کا گھر اس کے گھر سے چند قدم کی دوری پر تھا اس لیے

اس سے ملاقات تو آئے دن ہوتی ہی رہتی تھی مگر فیصل نویں

میں ہی پڑھائی چھوڑ چکا تھا اور اب اسلام آباد کی ایک فیکٹری

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں کام کرتا ہے اس کی فرزام سے دوستی نام کی ہی ہے اور ملنا ملانا بھی کم ہی ہے آج بھی فیصل نے مدثر سے فون کروا کر فرزام کو ملنے کے لیے بلوایا تھا---

ہائے برو بہت بہت مبارک شادی کی یار....!!بڑا چھپا رستم نکلا ہے تُو تو..!!فیصل نے فرزام سے مصافحہ کرتے ہوئے پر جوش انداز میں کہا جبکہ مدثر نے تب تک تین چائے کے کپ اور ساتھ تین بریانی کی پلیٹیں بھی منگوالیں

تجھے اب یاد آرہا ہے جب اس کی شادی کو دو مہینے گزر گئے ہیں!! مدثر فیصل کو دیکھتے ہوئے بولا

فرزام خاموشی سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا اسے اپنا یہ لوفر سا دوست کچھ خاص پسند نہیں تھا مگر مدثر کے بلانے پر وہ فیصل کا دل رکھنے کو آ ہی گیا تھا---

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یار پتہ ہی اب چلا ہے۔۔۔اس نے تو بتانے کی زحمت ہی گوارا نہیں کی!!نکاح کا بتایا تھا اس نے،ویسے نکاح کے بعد رخصتی کیوں کروائی تم نے یوں اچانک۔۔۔ابھی تم بھی کم عمر ہو اور بھابھی۔۔۔!!

فیصل تو شکوہ کرنے کے ساتھ ہی سوالات جوابات پر آگیا جس سے فرزام کے چہرے پر ایک سایہ سا لہرانے لگا

بس یونہی..!!فرزام اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی سرد سے لہجے میں بولا تھا

فیصل نے بریانی کی ایک چمچ بھر کر منہ میں ڈالی اور پھر فرزام کی جانب متوجہ ہوا

اچھا بھابھی کیسی ہے؟ کسی دن ملواؤناں ان سے۔۔۔سٹڈی کیسی جا رہی ہے ان کی یا شادی کے بعد تم نے ان سے ساری آزادی چھین لی ہے...!!اب فیصل کا انداز شرارت سے بھرپور تھا مگر

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرزام پر تو گیا چاقو سے وار ہوا تھا وہ بڑی بے دردی سے لب کچلنے لگ گیا

ارے یار اس کی شادی اس سے نہیں ہوئی بلکہ اس کی آپی۔۔۔مطلب جو پہلے آپی تھی۔۔۔یعنی کہ کزن تھی اس سے ہوئی ہے...!!مدثر فیصل کی تصحیح کر رہا تھا جبکہ فرزام کی آنکھوں میں شدید غصہ لہرانے لگا

کون۔۔۔وہ اس کی پھوپھو کی بیٹی؟؟؟وہ بریانی چھوڑ کر حیرت سے فرزام کو دیکھ کر مدثر سے پوچھنے لگا

---فرزام اس کی بات سے دھواں دھواں ہونے لگا

ہاں وہی!!مدثر بولتے ساتھ چائے پینے لگ گیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاہاہا کیا سچ میں فیضی وہ تم سے عمر میں اتنی بڑی ہے اور تم تو اسے بہن مانتے تھے پھر یہ شادی کیسے کر لی؟ فیصل کا انداز صاف مذاق اڑانے والا تھا فرزام کے اندر آتش فشاں بننے لگا تھا

عمر بڑی ہے تو کیا ہوا اور بہن مانتا تھا بہن تھی نہیں میری۔۔۔۔ سوچ سمجھ کر بولو مجھے اس طرح کی باتیں پسند نہیں ہیں۔۔!! فرزام کا پارہ ہائی ہونے لگا تھا جس سے مدثر بھی چائے چھوڑ کر سیدھا ہو بیٹھا

ارے غصہ کیوں کر رہے ہو؟ میں تو بس ایسے ہی بول رہا تھا۔۔۔۔ ویسے سچ کہوں تو مجھے پہلے بھی لگتا تھا کہ تمہاری شادی اسی سے ہو گی کیونکہ کافی پوزیسو تھے ناں تم اس کے لیے اور اتنا پوزیسو یا تو کوئی اپنی محبوبہ کے لیے ہوتا ہے یا پھر۔۔۔۔!! وہ مزے سے بولتے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ساتھ اچھنبے سے بات ادھوری چھوڑ گیا فرزام پر تو مانو اس نے پیٹرول چھڑک کر تیلی سلگائی تھی

یار چھوڑو ناں باتیں اور یہ بریانی کھاؤ ٹھنڈی ہو جائے گی...!!اور چائے بھی...!!مدثر مسلسل ان دونوں کا دھیان بھٹکانے کی کوشش میں لگا ہوا تھا

بکواس بند کرو فیصل.... میں اپنی اس دوستی کا لحاظ کر کے تمہاری بکواس برداشت کر رہا ہوں ورنہ۔۔۔!!غصے سے کھولتے ہوئے وہ بات مکمل نہیں کر پایا تھا جب فیصل کے پیلے دانت چمکے اور وہ زور زور سے ہنسنے لگ گیا بڑی مشکل سے اپنی ہنسی کا گلہ گھونٹ کر وہ پھر بولا تھا

ارے کیا یار میں تو ابھی اور بھی کافی کچھ پوچھنے والا تھا۔۔ تم تو ابھی سے کچا چبانے لگے ہو، ویسے مدثر تو ہی بتا میں سچ کہہ رہا ہوں ناں یہ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تو پہلے سے ہی اپنی اس آپی کا دیوانہ لگتا تھا۔۔۔مجھے تو پہلے سے ہی شک تھا کہ یہ بہن والی محبت نہیں ہے بلکہ اس کی گندی نظر ہے اپنی اس کزن پلس پہلے والی آپی پلس وائی۔۔۔!!فیصل

اب مدثر کی جانب متوجہ تھا فرزام کے چہرے کے اتار چڑھاؤ وہ دیکھ نہیں پایا تھا تبھی وہ ڈھٹائی سے گل افشانی کرنے میں مصروف تھا

فیصل چپ کرو۔۔۔۔بکواس بند کرو یار...!!مدثر مسلسل معاملہ بگڑنے سے بچانے کی کوشش کر رہا تھا

فرزام کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا فیصل کی باتیں اس کے اندر نیزے بن کر لگی تھیں

فرزام کے یکدم اٹھنے سے پلاسٹک کی کرسی پشت کی جانب گری تھی اور لمحے میں فرزام نے فیصل کے گریبان کو دبوچ کر ایک مکا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بھی جڑ دیا تھا ہوٹل میں یکدم اک شور مچ اٹھا تھا---فرزام فیصل کو سمبھلنے کا موقع دیئے بغیر دو تین مکے اسے مزید مار چکا تھا--- ہوٹل کا پورا اسٹاف اور وہاں موجود باقی لوگ مسلسل فرزام کو روکنے کی کوشش کر رہے تھے مگر اس پر تو کوئی جنون سوار تھا غصہ تھا کہ سر چڑھ کر بول رہا تھا---

جب مکوں کے وار سے بھی فرزام کا غصہ کم نہ ہوا تو اس نے فیصل کا منہ پکڑ کر غصے سے لکڑی کے ٹیبل پر دے مارا تھا اور نتیجتاً فیصل کے ناک اور منہ سے خون بہہ نکلا---

فیصل کی حالت تو دیکھنے لائق تھی، تھا کیا اور ہو کیا گیا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا---اسے یہی تھا کہ وہ بس فرزام کا مذاق بنا کر چند منٹوں کی تسکین حاصل کر لے گا مگر نتیجہ تو اس کے اپنے حق میں ہی خطرناک ثابت ہوا تھا-----

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لوگ بیچ بچاؤ کروا رہے تھے تین لڑکے فرزام کو کھینچ کر بمشکل ہوٹل سے باہر لے آئے اور اسے سمجھا بجھا کر گھر جانے کا کہا

فرزام کا مارے غصے کے برا حال تھا خون تو جیسے وجود میں آگ بن کر دوڑ رہا تھا موٹر-سائیکل کو برق رفتاری سے وہ چلاتا ہوا گھر پہنچا تھا

##

موسیٰ ڈیوٹی سے واپس لوٹا تو پورا گھر چمک رہا تھا اسے اچھی خاصی حیرت ہوئی کیونکہ دو دن پہلے ہی فرمان کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا جس میں اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی تھی اور اس لیے معصومہ کے ساتھ ساتھ رخسانہ ریاض بھی فرمان کے گھر ہی تھی ---تب سے گھر کافی پھیلا ہوا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گھر میں صرف دانیہ اور وہ ہی تھے اور دانیہ کو موسیٰ نے شروع دن سے ہی کام کرنے سے منع کیا ہوا تھا---موسیٰ اسے صبح اپنے ساتھ لے جا کر کالج ڈراپ کر دیتا اور پھر ڈیڑھ بجے گھر چھوڑ کر جاتا اور باقی کا پورا دن وہ کمرے میں ہی رہتی تھی رخسانہ ریاض سے اس کا سامنا کم کم ہی ہوتا تھا اور معصومہ تو دانیہ کو خود کم سے کم مخاطب کرتی تھی اتنے دنوں میں دانیہ کی طبیعت اس پر بھی ----اچھے سے آشکار ہو چکی تھی اگر معصومہ سیر تھی تو وہ سوا سیر

پورے بیڈ پر کتابوں کا ڈھیر پھیلائے، کان میں پینسل پھنسائے، ٹانگ پر ٹانگ رکھے دانیہ آنکھیں موندیں لیٹی ہوئی تھی پاس ہی پڑے موبائل پر لگے گانے کے بول فضا میں گونج رہے تھے

!!___ خاموشیوں کی زباں سمجھ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

!!___میرا حال کیا میں بیاں کروں

!!___میرے دل میں توں ہی بسا رہے

!!___یہی ہر گھڑی میں دعا کروں

موسیٰ کے لبوں پر تبسم آ ٹھہری

گلا کھنکھار کر اس نے دانیہ کو اپنی جانب متوجہ کیا

ارے آپ آ گئے...!!موسیٰ کو دیکھ کر وہ جلدی سے سیدھی ہو بیٹھی،

موبائل پر گانا بند کیا اور نگاہیں چاروں جانب دوڑا کر دوپٹہ ڈھونڈنا

چاہا

ظاہر ہے آ ہی چکا ہوں تب ہی تو تمہیں نظر آ رہا ہوں!!مسکراہٹ

چھپا کر وہ سنجیدگی سے بولا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دانیہ کو خاصی شرمندگی کا سامنا تھا دوپٹہ کہیں اسے نظر ہی نہیں آرہا تھا موسیٰ بھی اس کی حالت سمجھ کر کمرے ---سے نکل گیا

دوپٹہ بیڈ کے نیچے پڑا تھا دانیہ دوپٹہ ڈھونڈ کر خود پر اوڑھتی ہوئی کمرے سے نکلی

یہ صفائی تم نے کی ہے..؟موسیٰ نے صاف ستھرے چمکتے گھر کو دیکھتے ہوئے پوچھا

جی میں نے ہی کی ہے...!!ہلکی مسکراہٹ لبوں پر بکھیرے وہ بولی تو موسیٰ نے کمال حیرت سے اسے دیکھا

تمہیں یہ سب کام کرنے آتے ہیں..؟موسیٰ کو لگتا تھا کہ اسے یہ سب کام نہیں آتے اس نے اسی وجہ سے اسے کام کرنے سے منع کیا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لو جی اس میں کونسی سائنس لگتی ہے یہ کام تو آتے ہی ہیں مجھے۔

--اب ایسی بھی پھوہڑ نہیں ہوں میں...اچھا!!!!دانیہ فخریہ انداز میں بولی جس پر موسیٰ نے اسے گھورا

تمہیں سولو کرنے کو ایک پروگرام بھی دے کر گیا تھا۔۔وہ کیا سولو یا پھر کاموں میں ہی لگی رہی ہو..؟موسیٰ پھر سے سنجیدہ تھا وہ ہر روز دانیہ کو کوئی ناں کوئی ٹیسٹ وغیرہ دے کر جاتا تھا

اممم وہ....وہ ناں مجھ سے کہیں سے غلطی ہو رہی تھی ایرر آرہا ہے بار بار...!! سر جھکائے وہ آہستہ آہستہ بول رہی تھی

سچ تو یہ تھا کہ جب سے دوپہر میں وہ ظفر کاظمی کے گھر سے آئی تھی تب سے ہی وہ کپڑے بدل کر کاموں میں لگ گئی تھی کیونکہ بکھرا گھر اسے بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا اس لیے مجبوراً اسے ہی سب کام کرنے پڑے----کام سے فارغ ہو کر اس نے کتابوں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کو کھولا ضرور تھا مگر پھر وہ گانے سننے لگ گئی اور پڑھائی بھول ہی گئی

ٹرائی کیا بھی تھا یا نہیں..؟موسیٰ جانچنے والے انداز میں بولا

کیا تھا ٹرائی تو بہ آپ تو آتے ہی تفتیش کرنے لگ گئے ہیں،

آپ اپنا یہ پولیس والا انداز اپنے پولیس اسٹیشن چھوڑ کر آیا کریں..!!وہ منہ بنا کر بولی

تفتیش نہیں کر رہا...!!اچھا میں ہیلپ کروادوں گا تمہاری..!!

منہ نہ بناؤ..!!موسیٰ کہہ کر یونیفارم بدل کر آیا

شلوار قمیض میں وجیہہ سراپا لیے وہ دانیہ کو بہت اچھا لگا تھا

وہ بلاشبہ بہت ہینڈسم اور پرکشش شخصیت کا مالک تھا

---ایک پل کو تو وہ نگاہ ہی نہیں ہٹا پائی تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے وہ کچن کی طرف بڑھا دانیہ بھی اس کے پیچھے کچن میں گئی

مجھے انڈے نکال کر دو اور کچھ نہیں تو میں آملیٹ ہی بنا لیتا ہوں..!!

موسیٰ نے دانیہ سے کہا اور پھر اس باؤل کی طرف ہاتھ بڑھایا جو بڑی پلیٹ سے ڈھکا ہوا تھا

باؤل میں آٹے کا گھول موسیٰ کو منہ چڑا رہا تھا

دانیہ نے اپنا ماتھا پیٹ لیا وہ اس آٹے کے گھول کو گرانا ہی ----بھول گئی تھی اب وہ کارنامہ موسیٰ کے سامنے تھا

موسیٰ نے آٹے کے باؤل میں ہاتھ ڈال کر باہر نکالا اور آٹا قطروں کی صورت میں موسیٰ کی انگلیوں سے بہہ بہہ کر دوبارہ باؤل میں گرنے لگا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ کیا ہے..؟موسیٰ نے آٹے کے اس شربت میں نگاہیں گاڑے پوچھا تھا

سوری پانی تھوڑا زیادہ ڈل گیا مجھ سے...!!دانیہ شرمندگی میں انگلیاں مروڑتی ہوئی سر جھکا کر بولی

موسیٰ ہنسنے لگ گیا

آپ کیوں ہنس کر میرا مذاق بنا رہے ہیں آٹا گوندھنا نہیں آتا مجھے!!دانیہ نے منہ لٹکا کر جرسی کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے صفائی کرنے کے بعد اس نے سوچا تھا کہ آٹا ہی گوندھ کر رکھ کر دے مگر یہ سوچ اس کے حق میں اچھی ثابت نہیں ہوئی تھی

ہنس نہیں رہا بس یہ جو تم جیسی..... سگھڑ.....لڑکی نے آٹے کی ندی بنائی ہے اس میں تیرنے کا ارادہ کر رہا ہوں میں..!!موسیٰ نے ہنسی روک کر آٹے والے باؤل کو دانیہ کے سامنے کیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بات نہیں کریں آپ مجھ سے۔۔۔۔پتہ ہے مجھے مذاق بنا رہے ہیں آپ میرا۔۔۔۔ہو جاتا ہے کبھی کبھی ایسا بھی!!دانیہ منہ پھلائے بولی

ارے تم تو دوست ہو ناں میری، دوستوں میں اتنا چلتا ہے...اچھا چھوڑو تم چینج کر کے آؤ پھر کہیں باہر چلتے ہیں باہر سے ہی اچھا سا ڈنر کریں گے..!!موسیٰ دانیہ کے پھولے ہوئے منہ کو دیکھ کر بولا

ہیں.....سچی..!!دانیہ نے خوش ہوتے ہوئے کہا

ہاں مچی اب جاؤ..!!موسیٰ ہاتھ دھوتے ہوئے بولا تھا اور دانیہ کمرے میں تیار ہونے چلی گئی جبکہ موسیٰ نے انڈے جو دانیہ نے فریج سے نکال کر رکھے تھے دوبارہ فریج میں رکھے اور کچن سے نکل گیا

##

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آج ولی کے بیٹے کا عقیقہ تھا جس کی عمر سترہ دن تھی سب جاننے والے اور خاندان والے ظفر کاظمی کے گھر آئے تھے وہی سے کچھ مہمان عبدالقدوس کاظمی کے گھر بھی چلے آئے تھے اور ان میں سے ایک سنینا بھی تھی

زریشہ سب مہمانوں کے لیے چائے بنا کر کپوں میں ڈال کر لے گئی

فرزام اپنے گرم دماغ کو ٹھنڈا کرنے کے لیے کچن میں پانی پینے آیا تھا وہی سنینا کھڑی ہاتھ میں چائے کا مگ تھامے، شیلف پر بسکٹوں سے بھری پلیٹ رکھے، چائے میں بسکٹ ڈبو ڈبو کر کھا رہی تھی

ارے فیضی آ گئے تم؟ فرزام کو دیکھتے ہی وہ شیلف پر چائے کا مگ رکھ کر دلنشیں لہجے میں بولی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرزام کے چہرے پر فیصل کے ناخن کی وجہ سے ایک خراش آئی تھی جو اب سرخ سے نیلی پڑنے لگی تھی بال بھی بری طرح سے بکھرے ہوئے تھے

اندھی ہو نظر آرہا ہوں تو مطلب آہی گیا ہوں..!!گلاس شیلف پر پٹخ کر وہ غصے سے پھنکارا تھا

آئے ہائے کسی سے ماراماری کر کے آئے ہو ہیرو جو یہ حالت بنا رکھی ہے اور اوپر سے یہ تمہارا خونخوار انداز---!!وہ اس کی حالت کو انجوائے کرتے ہوئے بول رہی تھی اسے پتہ تو تب چلا جب اس کے پاس پڑے چائے کے مگ میں فرزام نے اس کی انگلی پکڑ کر ڈبو دی

سینا کی انگلی جلی تو درد کی ایک لہر انگلی سے ہو کر وجود میں اتر گئی اس نے انگلی کھینچی تو سفید انگلی سرخ ہو چکی تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اتنا غصہ مجھ پر نہیں اپنی بیوی پر کرو جا کر جس کے بچپن سے دیوانے ہو، جس کا دم بھرتے ہو۔۔۔وہ تو سمبھالی نہیں جاتی پرانے آشنا سے ہنس ہنس کر باتیں کرتی ہے اور تم بجائے اس کو سبق سکھانے کے۔۔۔!! سرخ انگلی پر پھونک مارتے ہوئے وہ من گھڑت بھڑاس نکال رہی تھی مگر یہ سوچے بغیر کہ اگلے چند لمحے اس کی جان پر کتنے بھاری پڑنے والے ہیں

فرزام کے سر کو لگی تلوں پر جا بجھی تھی ایک ہی جست میں اس نے چند قدموں کا فاصلہ طے کر کے سنینا کی کلائی کو گرفت میں لیا تھا سنینا کی بولتی زبان کو ایک دم بریک لگ گئی

فرزام اس کی کلائی مروڑ کر کمر کے پیچھے لے گیا اور دوسرے ہاتھ سے اس کا منہ دبوچا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سنینا درد سے سسک اٹھی تیز چلتی زبان تالو سے چپک کر رہ گئی غصے سے پھیلتی آنکھوں میں آنسو آ دھمکے اور پھر تواتر سے بہنے بھی لگے

یاد ہے جب تم نے ایک بار زری کے متعلق کہا تھا کہ وہ مجھ پر حق جماتی ہے تو تمہیں وہ بری لگتی ہے اس بات پر میں نے غصے میں تمہیں تھپڑ دے مارا تھا تب میری عمر صرف دس سال تھی.....ایک بار تم نے کہا تھا کہ زری کی شادی ہو جائے گی اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے مجھ سے دور ہو جائے گی اتنی سی بات سے میں نے تمہارا گلا پکڑ لیا حالانکہ تب میں صرف پندرہ سال کا تھا..!!خون رنگ میں رنگی آنکھوں سے سنینا کو دیکھتے ہوئے وہ اشتعال سے عنرایا تھا

سنینا تو اس کی حالت دیکھ کر لرز اٹھی زبان تو گنگ ہو کر رہ گئی تھی ساری تیزی تراری تو کہیں چھو منتر ہو گئی تھی وہ واقعی ایسا ہی تھا اور انہی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

واقعات کو مد نظر رکھتے ہوئے وہ زریشہ کے متعلق زیادہ زبان نہیں چلاتی تھی مگر آج غصے میں وہ کچھ زیادہ ہی بول گئی تھی اور اب اسے خمیازہ بھی بھگتنا پڑ رہا تھا

تب وہ صرف میری کزن تھی اور

اب...وہ...بیوی...ہے...میری!!تب اگر میں اس کے بارے میں کسی کو بولنے نہیں دیتا تھا، تو سوچو اب کیا حال کروں گا اس کا جو میری بیوی کے خلاف بکواس کرے گا...!!فرزام غصے سے گرجا تھا اس کی انگلیاں سینا کو اپنے جبڑوں میں دھنستی محسوس ہوئیں اسے یوں لگا مانو درد سے جان نکلنے لگی ہو

سون...اے...نا...!!اوسونا...چاندی...کیا کریں گے پیار میں سونے جیسے گن ہیں میرے یار میں..!!فہام کی کھنکتی آواز سینا کو اس وقت زندگی کا پروانہ لگی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرزام قدموں کی چاپ اور فہام کی آواز سن کر سنینا کو جھٹکے سے چھوڑتا ہوا کمرے کی طرف بڑھ گیا

جھٹکے سے چھوڑنے کی وجہ سے سنینا پیچھے شیلف سے بری طرح ٹکرائی اور شیلف کا کنارا بری طرح اس کی کمر میں لگا

بازو اور جبڑے کے بعد اب کمر سے بھی درد کی ٹیسیں اٹھنے لگی تھیں منہ پر فرزام کی انگلیوں کے کھبنے کے نشانات بڑے واضح تھے

سنینا کے آنسوؤں کی رفتار بڑھ گئی وہ سرپٹ بھاگ کر کمرے میں پہنچی اور پھر دروازہ بند کر کے رونے لگ گئی

فہام حیرت سے منہ کھولے پہلے فرزام کو سیڑھیوں کی طرف جاتا دیکھ رہا تھا اور پھر زور و شور سے روتی سنینا کو جو اب ---اوپر والے کمرے میں بند ہو چکی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فہام سر جھٹک کر پھر سے گنگناتا ہوا کچن میں گیا پلیٹ میں پڑے باقی کے بسکٹ اٹھا کر جیکٹ کی جیبوں میں بھرے اور کچن سے نکل گیا

##

زریشہ بلیک ویلوٹ کا خوبصورت سوٹ جس پر سفید نگینوں کا کام ہوا تھا پہنے ہوئے خوبصورت ریشمی بالوں کا رف سا جوڑا بنائیں حد درجہ خوبصورت لگ رہی تھی اس سوٹ سے اسکی سفید رنگت مزید دلکش لگ رہی تھی اس پر سردی کے باعث پڑی ناک اور رخساروں پر سرخی تو اس کے حسن کو ----مزید نکھار رہی تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جب سے وہ سب ظفر کاظمی کے گھر سے لوٹے تھے تب سے وہ مہمانوں کی وجہ سے بھاگ دوڑ کر رہی تھی کپڑے بدلنے اور ہاتھ دھونے کی بھی فرصت نہیں ملی تھی

اور اب وہ مہمانوں کے سونے کے بعد سارے کاموں سے فارغ ہو کر خود کمر سیدھی کرنے کو لیٹی ہی تھی جب وہ آہستہ سے دروازہ کھول کر دبے پاؤں اندر آیا۔۔۔۔

جب سے راحیلہ کاظمی دو ہفتے کے قیام کے بعد واپس سعودیہ گئی تھی تب سے وہ اپنے کمرے میں سوتی تھی مگر آج اس کمرے میں سنینا تھی اور ساتھ والے کمرے میں شبانہ ---کاظمی کے ننھیال سے آئی تین مہمان موجود تھیں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زریشہ شائستہ کاظمی کے کمرے میں آکر صوفے پر لیٹ گئی تھی

--کیونکہ بیڈ پر تو پہلے سے شائستہ کاظمی اور نبیلہ کاظمی سو رہی تھیں

-

زری سنو اٹھو مجھے تم سے بات کرنی ہے..!!اس نے زریشہ کا

کندھا آہستہ سے ہلایا اور ساتھ ہی بہت دھیمی سرگوشی اس کے

کانوں میں کی تو زریشہ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا

کیا ہوا؟زریشہ نے اس سے حیرانی سے پوچھا جو رات کے

اس پہر خاصے پراسرار انداز میں اس کے سرہانے

کھڑا تھا

شششش...!!چلو میرے ساتھ..!!اس کے اونچا بولنے پر اپنے

ہونٹوں پر انگلی رکھے اسے چپ رہنے کا اشارہ دے کر وہ دھیرے سے

بولا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کہاں؟زریشہ بھی اب ہلکی آواز میں بولی ساتھ ہی کمبل خود پر سے ہٹا کر اپنا دوپٹہ اٹھا کر شانے پر ڈال کر پاؤں میں چپل پہننے لگ گئی

فرزام اسے اپنے پیچھے آنے کا کہتا بنا قدموں کی آہٹ پیدا کیے ---کمرے سے نکل کر دروازے کے باہر زریشہ کا انتظار کرنے لگا

اگر کوئی اور وقت ہوتا تو زریشہ اس کی بات سننے کبھی نہ جاتی مگر اس وقت فرزام کا یوں آکر اٹھانا اسے تشویش میں مبتلا کر گیا تھا---

وہ باہر نکلی نا سمجھی اور بے چینی کے مہانے پر کھڑی وہ فرزام کو دیکھنے لگ گئی رات کا ایک بج چکا تھا سب ہی پورے دن کی تھکن کی وجہ سے گہری نیند میں تھے سوائے زریشہ، سینا اور فرزام کے----

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

##

فرزام نے اس کا بازو تھاما اور تیز تیز قدم اٹھاتا اپنے کمرے میں آیا

کیا بات ہے فیضی..؟زریشہ اب واقعی ہی کافی پریشان ہو چکی تھی اوپر سے ٹھنڈ بھی حد سے سوا تھی اور یکدم گرم بستر سے نکلنے کی وجہ سے اور بھی زیادہ محسوس ہو رہی تھی

فرزام نے کوئی جواب نہ دیا بلکہ مڑ کر دروازے کی کنڈی لگانے لگ گیا زریشہ تو خوفزدہ ہو گئی فرزام کی خاموشی کسی آنے والے طوفان کا پیش خیمہ ثابت ہو رہی تھی

فیضی ی ی یہ دروازہ کیوں بند کر رہے ہو؟زریشہ لڑکھڑاتی آواز میں پوچھنے لگ گئی خوف کی ایک لہر اس کی رگ رگ میں گھلتی چلی گئی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرزام نے مڑ کر اسے دیکھا جس کہ چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اس کے قریب آ رہا تھا زریشہ قدم قدم پیچھے ہونے لگی

وہ ہوا کک کیا ہے..؟زریشہ کی آواز خوف سے نکل ہی نہیں پا رہی تھی آج تو ساری ہمت، ساری جرات، سارا غصہ کہیں کھو کر رہ گیا تھا

آج سب کی نظروں میں میرا مذاق صرف تمہاری وجہ سے بن رہا ہے۔۔۔۔ میرے دشمن، میرے دوست، سبھی مجھ پر ہنس رہے ہیں...!!فرزام دھیمے مگر کاٹ کھانے والے انداز میں بولا تھا آنکھوں سے بھی گویا شعلے ابل رہے تھے جو زریشہ کے وجود کو جھلسائے دے رہے تھے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ف ف فیضی م مم میں نے کیا کیا ہے ت ت تم---!!

ڈر سے اس کی آنکھیں چھلک پڑیں تھیں اسے اپنا دل بند پڑتا محسوس ہونے لگا

ششش آج صرف میں بولوں گا اور تم سنو گی۔۔۔بہت شوق تھا ناں تمہیں شادی کا تبھی تو موسیٰ سے شادی کی فوراً حامی بھر لی تم نے اور پھر جب اس نے انکار کر دیا تو تم نے مجھے ہی کاٹھ کا الو سمجھ لیا!!

انگشت شہادت سے زریشہ کی طرف اشارہ کر کے وہ غصے سے تلملاتا ہوا بولا

زریشہ کو اپنے اعصاب جھنجلاتے محسوس ہوئے وہ لمحوں میں چیخی

فیضی ایسا کچھ نہیں ہے تم۔۔۔!!وہ شدت سے روتے ہوئے اسے صفائی دینے لگی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کہاں ناں چپ رہو...!!وہ دبی دبی آواز میں چیخا تو زریشہ کی آواز حلق میں دفن ہو کر رہ گئی اس کے آنسو تھم گئے دل سوکھے پتے کی طرح لرزا

تو پھر آج میں بھی تمہیں شوہر بن کر دکھاؤں گا۔۔۔جب لوگ مجھے تمہارا شوہر اور تمہارا دیوانہ سمجھتے ہیں تو میں کیوں کٹ کر رہوں اس رشتے سے،جب میں لوگوں کی جلی کٹی سن کر برداشت کرتا ہوں تو کیوں نہ تم بھی کچھ اذیت برداشت کرو۔۔۔آخر کو قصوروار تو تم ہی ہو..!!فرزام بڑی معنی خیزی سے کہتے ہوئے اس کے اعصابوں پر وار کر رہا تھا لہجے میں دہکتے انگاروں سی تپش تھی

~فرزام کی نظروں کی تحریر

~آنکھوں کے پیام

~لفظوں کے معنی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

~ہر چیز روزِ روشن کی طرح عیاں ہو گئی

~اعتماد ٹوٹنے کی دہلیز پر تھا

~احساسات مردہ ہونے لگے تھے

زریشہ کو لگا وہ اپنے پاؤں پر مزید کھڑی نہیں رہ پائے گی اسے اپنا دماغ سرسراتا محسوس ہو رہا تھا

ٹیڈی بیئر ن نن نہیں تم ایسا کک کک کیسے کر سکتے ہو ت ت تم--!!ناقابلِ بیان تفکرات واوہام کے ناگ ایک دم زریشہ کے دماغ میں پھن پھیلائے آ ٹھہرے پھنسی پھنسی آواز میں وہ بمشکل اپنے حواس قابو کر کے بول پائی تھی

میں ایسا کر کے دکھاؤں گا..!!دو قدم مزید آگے بڑھا کر سارے فاصلوں کو سمیٹ کر ایک ایک لفظ پر زور دیتا وہ زریشہ کی سوچوں کو مفلوج کرنے لگا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زریشہ نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے دھکیلا وہ چند قدم لڑکھڑا کر پیچھے ہوا---زریشہ کو راہ فرار نظر آیا تو وہاں سے تیزی سے نکلنے لگی مگر فرزام نے اس سے پہلے ہی اس کی کلائی ---تھام کر سارے راستے بند کر دیئے

وہ اپنی کلائی آزاد کروانے کی کوشش کرتی اس سے پہلے ہی فرزام نے بڑی بے دردی سے اسے فرش پر دھکا دیا تھا فرزام پر اک جنون ہی تو طاری تھا جو وہ یوں ساری محبتوں، چاہتوں، احساسات، اعتماد کو سنگسار کرنے پر تلا ہوا تھا زریشہ کو اپنی نبضیں ڈوبتی محسوس ہوئیں

یہاں سے جانے کی کوشش تو بھول کر بھی مت کرنا، ورنہ پھر صرف گھر والے نہیں خاندان والے بھی تماشہ دیکھیں گے..!!

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کی جانب جھک کر انگلی لہراتے ہوئے وہ سفاکیت کی انتہا پر تھا

فرزام کے اندر سے ساری حسیں اس سمے مردہ ہو چکی تھیں احساس بھی شاید دم توڑ چکا تھا۔۔۔بس صرف اتنا معلوم تھا کہ اس کے اندر آگ جل رہی ہے انتقام و نفرت کی آگ، جسے اسے اب زریشہ کی بے بسی سے بجھانا تھا

وہ ٹھنڈے فرش پر پیچھے کی جانب سرکتی جا رہی تھی گھر میں سب سکون سے گرم بستروں میں سو رہے تھے اور وہ ٹھنڈے فرش پر اپنا اعتماد ٹوٹتا دیکھ رہی تھی مانو وقت آخر آ پہنچا تھا اور دوسری جانب سینا کروٹ پر کروٹ بدلے جا رہی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرزام نے یوں برسوں کا اعتماد ریزہ ریزہ کیا کہ زریشہ کے پاس مزاحمت کرنے کی طاقت بھی نہیں چھوڑی تھی

فرزام کو اس رات رحم تو کیا ترس بھی نہیں آیا تھا۔۔۔

نہ ہی زریشہ کی سسکیاں اس کی منتیں کارگر ثابت ہوئی وہ اپنا سارا غصہ اس پر نکال چکا تھا

اس رات زریشہ کے پاس سوائے رونے کے کچھ نہیں بچا تھا۔

--آخر لوگوں کی باتیں جیت گئی تھیں اور وہ اپنا برسوں کا اعتماد ہار گئی تھی---

##

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم رکو یہاں میں ٹکٹس لے کر آتا ہوں..!!موسیٰ نے اسے جنگلے کے پاس کھڑا کیا اور خود ٹکٹس لینے جانے لگا تبھی وہ بھاگ کر اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی

سنیں...مجھے ڈر لگے گا..!!دانیہ نے ڈرتے ہوئے کہا جنگلے کے اندر غار سی بنی تھی اور اس کے باہر "بھوت بنگلہ" لکھا تھا

ڈرنے کی کیا ضرورت ہے میں ہوں ناں..!!موسیٰ ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ بولا

نہیں سچی مجھے ڈر لگے گا میں کبھی پہلے اس بھوت بنگلے کے اندر نہیں گئی ناں..!!دانیہ پھر سے ڈرتے ہوئے بولی غار میں سے وقفے وقفے سے آنے والی خوفناک آوازیں اسے مزید خوفزدہ کر رہی تھیں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ضروری نہیں جو کام پہلے نہیں کیا وہ پوری زندگی نہیں کرنا مزا آئے گا-

---ڈر کا بھی اپنا ہی ایک مزا ہوتا ہے..!!موسیٰ نے فوراً اسے اپنی باتوں سے مطمئن کر لیا اور ٹکٹس لینے چلا گیا

ٹکٹس لے کر جب وہ دونوں کشتی میں بیٹھے اور کشتی غار کے اندر کی جانب بڑھنے لگی تو دانیہ بھی کچھ پر جوش ہو گئی

غار کے اندر سبز اور لال بتیوں کی ہلکی ہلکی روشنی تھی اور غار کی دیواروں پر مختلف ڈراؤنی تصاویر بنائی گئی تھیں اور عجیب عجیب سی آوازیں بھی مسلسل آ رہی تھیں

دانیہ پر آہستہ آہستہ خوف نے پنجے گاڑنے شروع کر دیئے سارا جوش پہلی ہی چڑیل کی تصویر کو دیکھ کر جھاگ کی طرح بیٹھ گیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

موسیٰ کافی ریلکیس تھا اسے بھلا کہاں ان سب چیزوں سے ڈر لگنا تھا مگر دانیہ کو تو خوف کے مارے ٹھنڈے پسینے ہی آنے لگے تھے---

موسیٰ کو یہ سب پسند نہیں تھا وہ تو بس دانیہ کی خاطر یہاں آیا تھا وہ خود سے تو کبھی کوئی فرمائش نہیں کرتی تھی مگر موسیٰ کو اکثر اس کا اداس اور بجھا بجھا چہرہ دیکھ کر دکھ ہوتا تھا اسی لیے آج وہ اسے یہاں لایا تھا تاکہ وہ انجوائے کر سکے اور کچھ دیر کے لیے اپنے سارے غم بھول جائے کسی بھی جھولے پر وہ بیٹھنا نہیں چاہتی تھی بقول اس کے وہ سب پر بیٹھ چکی تھی اسی لیے موسیٰ نے ---سوچا اسی غار کے نظارے کر لیے جائیں

دانیہ ڈر کر موسیٰ کے قریب ہو کر بیٹھی تھی خوف آہستہ آہستہ بڑھتا ہی جا رہا تھا اچانک پانی میں سے نقلی سانپ نکل

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کر کشتی کے بالکل سامنے آیا اور اسنے منہ کھولا اچانک اس کے منہ سے پانی کی ایک لمبی قطار نکلی اور سیدھی دانیہ کے منہ پر جا گری

دانیہ حلق کے بل چلاتے ہوئے موسیٰ سے چپک گئی موسیٰ نے اسے حوصلہ دیا اور بتایا کہ وہ نقلی سانپ تھا اور منہ سے صرف پانی ہی نکلا تھا زہر نہیں، دانیہ کو سن کر کچھ حوصلہ ہو گیا

تھوڑا آگے جا کر اچانک کہیں سے انسانی ڈھانچہ کشتی کہ اوپر لہرایا جس کا پنجہ دانیہ کے ماتھے سے ٹکرایا دانیہ نے پھر گلہ پھاڑ پھاڑ کر چیخنا شروع کر دیا موسیٰ نے پھر حوصلہ دیا اور بتایا کہ وہ نقلی ہے اصلی انسانی ڈھانچہ نہیں ہے

ابھی وہ پہلے ہی ڈھانچے کے خوف کے زیر اثر تھی کہ اچانک ایک پتلہ جس پر جا بجا خون لگا تھا وہ سیدھا دانیہ اور موسیٰ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کے سامنے آگرا اس پتلے کو دیکھ کر جو لڑکے کی مشابہت رکھتا تھا دانیہ کو اپنے حواس جواب دیتے معلوم ہوئے موسیٰ کے سینے سے لگ کر کانوں پر ہاتھ رکھ کر وہ اتنی شدت سے چلائی کہ غار کے در و دیوار ہلا کر رکھ دیئے موسیٰ تو حواس باختہ ہو گیا اسے دیکھ کر---- خوف سے وہ تھر تھر کانپ رہی تھی دھڑکن کی رفتار اتنی تیز تھی کہ موسیٰ کو اس کا دل اپنے کانوں کے پاس دھڑکتا محسوس ہوا

بازو کے گھیرے میں رکھے موسیٰ اسے تسلیاں دیتا رہا مگر وہ یونہی آنکھیں سختی سے موندے اس کے سینے میں منہ چھپائے چیختی چلاتی رہی اور "ہائے امی" "ہائے ابو" کی جو تسبیح شروع کی تو اسے غار سے باہر نکل کر ہی مکمل کیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

خدا خدا کر کے جیسے ہی غار ختم ہوئی موسیٰ اسے اپنے سہارے کشتی سے اتار کر چند قدموں کی دوری پر بنے بینچ پر بیٹھا کر خود پانی لینے چلا گیا

تم ٹھیک ہو سوری یار مجھے سچ میں نہیں پتہ تھا کہ تم اتنا ڈر جاؤ گی...!!دانیہ کے پانی پینے کے بعد موسیٰ بوتل کا ڈھکن بند کرتے ہوئے شرمندگی سے بولا

آپ کی غلطی نہیں ہے بس میں ہی زرا زیادہ ڈر جاتی ہوں..!! سانس بحال ہونے کے بعد وہ بولی مگر سچ تو یہ تھا اس کی ٹانگیں اور ہاتھ اب بھی کانپ رہے تھے وجود بھی برف کی طرح ٹھنڈا ہو چکا تھا وہ اب بھی پہلی والی کیفیت کے زیر اثر تھی اسے تو اب بھی لگ رہا تھا کہ بینچ کے نیچے سے کوئی بھوت نکل آئے گا یا ابھی اس کے سامنے کوئی لاش آ گرے گی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا چلو گھر چلتے ہیں!!موسیٰ نے بازو سے پکڑ کر اسے اٹھایا اس کے وجود کی لرزش وہ اب بھی محسوس کر پا رہا تھا

موسیٰ نے پھر اسے واپس بینچ پر بیٹھایا اور خود اس کے پاؤں کے پاس نیچے زمین پر پنجوں کے بل بیٹھ گیا

آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟ دانیہ نے موسیٰ کا ہاتھ اپنے شوز کی جانب جاتا دیکھ کر حیرت سے پوچھا

تمہارے شوز کے لیسز باندھ رہا ہوں ورنہ گر جاؤں گی اور کوئی دانت ہل ول جائے گا..!!موسیٰ نے بغیر اسے دیکھے کہا تھا اور موسیٰ کی بات سن کر دانیہ نے پاؤں فوراً پیچھے کھینچ لیا

آپ رہنے دیں میں باندھ لوں گی۔۔۔سب لوگ دیکھ رہے ہیں کیا سوچیں گے..!!ارد گرد کھڑے لوگ جو ان دونوں کو بڑی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اشتیاق بھری نگاہوں سے دیکھ کم گھور زیادہ رہے تھے دانیہ کو عجیب ہی لگ رہا تھا

کچھ نہیں سوچتے پاؤں آگے کرو، پولیس والا اگر خدمت کر رہا ہے تو صد شکر کر کے خدمت کراؤ ایسے موقعے بار بار نصیب نہیں ہوتے..!!

موسیٰ نے کہنے کے ساتھ اس کا پاؤں اپنی جانب کھینچا

رہنے دیں خدمت کی ضرورت نہیں ہے مجھے!! کوئی بے بس لاچار نہیں ہوں!! یہ کام میں خود کر لوں گی... اتنی سی بات پر احسان نہیں چاہیے آپ کا..!! موسیٰ جو اس کے پاؤں میں بیٹھا لیسز باندھ رہا تھا اس پر نگاہیں گاڑھے دانیہ بولی تو موسیٰ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اب تو ہو گیا یہ کام، کل یہی کام تم میرا کر دینا حساب برابر ہو جائے گا اور احسان بھی نہیں رہے گا..!!موسیٰ نے کھڑے ہو کر ہاتھ جھاڑے اور پھر اسے بازو سے پکڑ کر کھڑا کیا

میں کیوں کروں گی میں تو عوام ہوں!!خدمت کرنا آپ کا فرض ہے میرا نہیں...ویسے آج باہر کا کھانا کھا کر بہت اچھا لگا شکر ہے آج کے دن بے سواد، بد ذائقہ، پھیکا، مریضوں والا کھانا نہیں کھانا پڑا مجھے..!!دانیہ آنکھیں گھماتے ہوئے شرارتاً بولی

موسیٰ کی باتوں سے اس کا خوف فوراً مٹ گیا تھا

کیا..؟ایک تو ڈیوٹی سے آکر اتنی محنت سے کھانا بناتا ہوں جس کو تم ندیدوں کی طرح کھاتی ہو اور اب نقص نکال رہی ہو تم ویری بیڈ..!!

موسیٰ اس کی بات پر منہ بگاڑتے ہوئے بولا تو دانیہ کی ہنسی چھوٹ گئی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کوئی مجھ سے کہہ رہا تھا بندہ وہی اچھا ہوتا ہے جو ہر بات منہ پر بول دے۔۔۔اب سچ بولا ہے تو برداشت نہیں ہو رہا..!!دانیہ نے ہنستے ہوئے کہا

یہ سچ نہیں ہے سراسر الزام ہے دوست!!زیادہ سیانی کھانا نقصان دہ ہوتا ہے اس لیے زرا ہلکا ہاتھ رکھ کر مسالے استعمال کرتا ہوں...!!اور ویسے بھی زندگی میں پہلی بار اپنے اور تمہارے لیے یہ دو دن کھانا بنایا ہے ورنہ مجھے تو کوئی تجربہ ہی نہیں ہے اس کام کا!!موسیٰ اپنے ماتھے پر آئے گھنے بالوں کے پف کو انگلیوں کی مدد سے سیٹ کرتا ہوا بولا

ہوں....اِک بات پوچھوں دوست؟دانیہ رک کر موسیٰ کو دیکھتے ہوئے بولی اب وہ دونوں سڑک پر تھے وہ جگہ ریاض کاظمی کے گھر

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سے پیدل صرف دس بارہ منٹ کی دوری پر تھی اس لیے موسیٰ اور دانیہ پیدل ہی گئے تھے تاکہ واک بھی ہو جائے

ہوں پوچھو ویسے تمہیں اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے..!!

موسیٰ نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا

وہ کیا ہے ناں پولیس والے زرا کھسکے ہوئے ہوتے ہیں کب کس بات پر غصہ کر جائیں پتہ نہیں چلتا..!!دانیہ شرارتی لہجے میں بولی

میں تمہیں کھسکا ہوا لگتا ہوں؟موسیٰ نے شہادت کی انگلی سے اپنی جانب اشارہ کرتے ہوئے پوچھا

اب میں نے ایسا بھی کچھ نہیں کہا کہ آپ کھسکے ہوئے ہیں۔۔۔بس یہ کہا ہے پولیس والے کھسکے ہوئے ہیں.... یہ سنا ہے میں نے...!!موسیٰ کے گھورنے پر وہ بات بناتے ہوئے بولی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بہت ہی غلط سنا ہے تم نے!!ہم پولیس والے بہت شریف اور مختی ہوتے ہیں، سنی سنائی پر یقین نہ کیا کرو...!!موسیٰ کا لہجہ آخر میں بھاری ہوا جو دانیہ بھی صاف محسوس کر گئی

اچھا ویسے کیا پوچھنا تھا تم نے..؟موسیٰ جلدی سے خود کو نارمل رکھتے ہوئے بولا اس نے جو سنی سنائی باتوں پر کھویا تھا وہ اتنی جلدی بھولنے والا بھی تو نہیں تھا

جب میں ڈر گئی تھی تو آپ کیوں خوفزدہ ہو گئے تھے؟لہجہ جانچنے والا تھا جب وہ ڈر گئی تھی تو موسیٰ کی جو حالت تھی وہ دانیہ کے لیے بالکل نئی اور حیران کن تھی

پتہ ہے دانی میری زندگی کا سب سے بڑا ایک خارہ ہے جو میں نے خود کیا ہے جس کی بھرپائی شاید میں اپنی پوری زندگی لگا کر بھی نہیں کر سکتا میں نے زری کو اپنے ہی ہاتھوں گنوا دیا اور آج بھی میری

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ضد کی وجہ سے تم اتنا ڈر گئی۔۔۔اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو خود کو کبھی معاف نہیں کر پاتا میں-----اور نہ ہی اب محبت کھونے کے بعد ایک اچھی دوست کھونے کی سکت ہے مجھ میں...!!موسیٰ کے لہجے میں دکھ کے آثار ایسے تھے کہ دانیہ کہ دل پر بھی گہری چوٹ لگی مگر اگلے ہی لمحے وہ خود کو نارمل بھی کر گئی

ان دونوں کے درمیان احساس کا ایک گہرا تعلق قائم ہو چکا تھا وہ دونوں ہی ایک کشتی کے سوار تھے دکھ بھی ایک جیسے ہی تھے اس لیے ایک دوسرے کی اداسی دور کرنے اور ایک دوسرے کو خوشی دینے کی وہ ہر ممکن کوشش کرتے تھے----

اچھا سنیں اسی بات پر آئسکریم کھلا دیں..!!دانیہ موسیٰ کی بات سن کر دلکشی سے مسکرا کر بولی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آئسکریم....؟ٹھنڈ دیکھو کتنی ہے کوئی آئسکریم نہیں کھانی طبیعت خراب ہوجائے گی پھر کالج سے چھٹیاں کرو گی اور اسٹڈی کا نقصان ہوگا..!!موسیٰ نے اسے ڈپٹتے ساتھ جان بوجھ کر کالج اور پڑھائی کا ذکر کیا کیونکہ وہ جانتا تھا وہ چڑ جائے گی اور ہوا بھی وہی---

آپ کو میری کوئی فکر نہیں ہے اسٹڈی کی فکر ہے بس..!! سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے منہ موڑ کر وہ ناراض ہوتے ہوئے بولی

تمہاری ہی فکر ہے دیکھو ناں تمہاری طبیعت خراب ہوجائے گی تو تمہارا کالج جانا آف ہوجائے گا اور کالج نہیں جاؤ گی تو لیکچر مس ہوں گے اور لیکچر مس ہوں گے تو تمہیں ہی مشکل ہو گی ناں آخر...!!اور سوچو خدانخواستہ انہی لیکچرز میں سے سوال پیپرز میں آئے تو تم کیا لکھو گی پھر...!!موسیٰ اپنی ہنسی دبائے انگلی سے اس کا چہرہ اپنی جانب کرتے ہوئے بظاہر سنجیدگی سے بولا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

افففف ہر بات میں پڑھائی اٹھا لاتے ہیں آپ تو!! مجھے تو آپ کبھی کبھی دوسرے ڈان لگتے ہیں..!! موسیٰ کو آنکھیں دکھاتے ہوئے وہ چڑ کر بولی اور ساتھ ہی اپنی گرم شال کو ٹھنڈ محسوس ہونے کے باعث اچھے سے درست کر کے اوڑھا

اور پہلا ڈان کون ہے..؟ موسیٰ نے آنکھیں پھیلائیں

تایا جی ہیں---اچھا اب کھلا دیں ناں، ورنہ میں یہی سڑک پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ جاؤں گی اور تب تک نہیں اٹھوں گی جب تک آپ مجھے آئسکریم نہیں کھلائیں گے..!! دانیہ نے بتاتے ساتھ پھر سے وہی رٹ لگائی اور ساتھ ہی ایک عدد دھمکی بھی دے ڈالی اور صرف دھمکی دی ہی نہیں بلکہ وہ واقعی وہی سڑک کے بیچوں بیچ بیٹھ بھی گئی

اچھا اٹھو کھلاتا ہوں کونا فلیور لو گی بولو..!! موسیٰ ہار مانتے ہوئے بولا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چاکلیٹ اور وہ بھی دو..!!دانیہ جلدی سے کپڑے جھاڑ کر کھڑی ہوئی

نہیں مجھے چاکلیٹ نہیں پسند... میں ونیل---!!موسیٰ دانیہ کو بتانے لگا تبھی وہ بیچ میں بول پڑی

میں اپنے لیے دو کا کہہ رہی ہوں آپ نے ہی کھائیں تو بہتر ہو گا----اب دیکھیں ناں اتنی ٹھنڈ میں آئسکریم کھائیں گے پھر بیمار پڑ جائیں گے پھر ڈیوٹی پر بھی نہیں جا پائیں گے آپ!!اور اگر ڈیوٹی پر نہیں جائیں گے تو ملک و قوم کی خدمت نہیں کر پائیں گے سراسر نقصان ہمارا ہی ہو گا!!دانیہ آنکھیں مٹکاتے ہوئے بولی جس پر موسیٰ مسکراتا ہوا تین آئسکریم پاس ہی موجود آئسکریم پارلر سے لے آیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ٹھنڈ میں آئسکریم کوئی نہیں کھاتا ویسے میں نے تو کبھی نہیں کھائی..!!موسیٰ نے آئسکریم کی بائیٹ لیتے ہوئے کہا

ضروری نہیں جو چیز پہلے کبھی نہیں کی وہ پوری زندگی ہی نہ کی جائے---ٹھنڈ میں آئسکریم کھانے کا بھی اپنا ایک مزا ہوتا ہے..!!دانیہ اس سے آگے چلتی ہوئی بولی سڑک پر رات کی وجہ سے رش نہ ہونے کے برابر تھا

سہی ہے بھئی میرا فار مولا مجھی پر اپلائی کر رہی ہو....!!ویسے تم جتنا چیخی ہو مجھے لگتا ہے کل مجھے اپنے کانوں کا ٹیسٹ کروانا چاہیے کہیں کانوں کے پردے نہ پھٹ گئے ہوں اب بھی سائیں سائیں کر رہے ہیں..!! موسیٰ نے کان پر ہاتھ رکھ کر کہا اور دانیہ نے مڑ کر اسے گھورا

اور پھر مڑ کر موسیٰ کے ہاتھ سے اس کی آئسکریم اچک لی جس پر موسیٰ نے بھنویں اچکا کر اسے دیکھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بس ٹیسٹ کرنی ہے دو تین بائٹس لے کر واپس کر دوں گی!! دانیہ نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا اور موسیٰ بس اس کا منہ دیکھتا رہ گیا اور وہ تینوں آئسکریم گھر پہنچنے تک کھا کر ہضم کر چکی تھی

##

صبح کا سورج طلوع ہو چکا تھا مگر اس کی زندگی کا سورج تو رات ہی ڈوب گیا تھا اب تو اسے ہر سوں اندھیرا ہی نظر آ رہا تھا مگر جہاں اندھیرا ہو وہاں امید کی ایک کرن ضرور ہوتی ہے اور وہ کرن اللہ کی ذات ہے جب کچھ نظر نہ آئے ایک وہی ذات تو ہوتی ہے ---ہر دکھ ہر غم سنانے کے لیے

جائے نماز پر بیٹھی وہ ہولے ہولے لرز رہی تھی گیلے بال پشت پر پھیلے تھے جس کے باعث اس کی قمیض بھی گیلی ہو رہی تھی اور اس وجہ سے ٹھنڈ بھی زیادہ لگ رہی تھی خوبصورت گلابی ہونٹ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ٹھنڈک کی وجہ سے اب جامنی ہو چکے تھے مگر جائے نماز پر بیٹھی وہ ہاتھ اٹھائے صرف رونے میں مصروف تھی اسکی ہچکی بھی بندھ چکی تھی اور انہی ہچکیوں کے باعث فرزام کی گہری نیند کچے دھاگے کی طرح ٹوٹی

فرزام نے مندی مندی آنکھوں سے گردن گھما کر فرش پر جائے نماز بچھائے زاروقطار روتی زریشہ کو دیکھا

دل میں ندامت کے آثار جگمگائے چند ثانیے تو وہ اپنے آپ سے بھی نظریں نہیں ملا پایا تھا اس سے کیا ملاتا ---

مگر پھر زریشہ کی ناانصافیاں اور زیادتیاں سوچ کر، اپنے رشتے کی دلیل دے کر اس نے اپنے آپ کو فوراً مطمئن بھی کر لیا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دو مہینے شادی کے گزر جانے کے بعد وہ دانیہ کی طرف سے تو خود کو سمجھا چکا تھا مگر زریشہ سے سوائے لڑنے کے اور خار رکھنے کہ اس کا کوئی اور تعلق بچا ہی نہیں تھا

رات بھی زریشہ کی اور اس کی اچھی خاصی بحث ہوئی تھی اور وہ غصے میں ظفر کاظمی کے گھر سے ہی سیدھا مدثر اور فیصل سے ملنے گیا تھا اور وہاں فیصل نے باتوں کی صورت میں جو اس پر تیزاب انڈیلا تھا اس کی تکلیف اتنی زیادہ تھی کہ ارد گرد ہونے والی ہلچل، تعلق، دوستی کچھ بھی تو اس تکلیف کے آگے نظر ہی ---- نہیں آ رہا تھا

اور پھر جب گھر آ کر سنینا نے انہی زخموں کو نہ صرف کریدا بلکہ مزید نئے زخم بھی دے ڈالے تو وہ اپنا آپا کھونے لگا اسے لگ رہا تھا جیسے روح پر لگے زخموں سے خون رسنے لگا ہو--- تکلیف اتنی زیادہ تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کہ اسے اپنے دماغ کی شریانیں پھٹتی معلوم ہو رہی تھیں اور پھر

----بستر پر تین گھنٹے لیٹ کر وہ انہی زخموں کا علاج تلاش کرتا رہا تھا

لہو اس وقت آگ بن کر رگوں میں ٹکریں مار رہا تھا سوچنے

سمجھنے کی ساری صلاحیتیں مردہ ہونے لگی تھیں اور پھر انہی

زخموں پر مرہم رکھنے کا ایک ہی راستہ فرزام کو نظر آیا اور پھر

اس نے اپنی اسی سوچ پر عمل پیرا بھی کر دیا اس کے کڑھ کڑھ کر ابلتے

----غصے کو کنارا زریشہ کے وجود سے ملا

ہمارے معاشرے کا المیہ ہی یہی ہے کہ جہاں کسی کی چھوٹی سی

کمزوری ہاتھ آتی ہے وہی اس کا مذاق اڑانا شروع کر دیتے ہیں اگر کوئی

معذور ہے تو اس کی معذوری کا مذاق، کوئی غریب ہے تو اس

کی غربت کا مذاق، کسی کی شکل وصورت میں کوئی کمی نظر آئے

تو اس کا مذاق، اگر کسی کے قد کاٹھ میں کمی بیشی ہو تو اس کا مذاق

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نیز جہاں کوئی خود سے کمتر محسوس ہو اوہی اس کی ذات کا
---تماشا بنا کر اس کی روح کے پرخچے اڑا دیئے جاتے ہیں

اور اگر کہا جائے تو جواب ملتا ہے بس مذاق ہی تو کیا ہے یہ
نہیں سمجھتے کہ مذاق کرنے اور اڑانے میں بہت فرق ہوتا ہے
مذاق کرنے سے چہرے پر مسکراہٹ آتی ہے اور مذاق اڑانے پر
نہ صرف مسکراہٹ چھین لی جاتی ہے بلکہ اسی کمزوری کو
دوسرے کا جرم بھی بنا دیا جاتا ہے اور پھر لوگ اپنی اسی
کمزوری سے یا تو کسی بھی طرح چھٹکارا حاصل کرنے کی کوشش
کرتے ہیں یا اپنے آپ کو کمتر اور چھوٹا محسوس کرنے لگ جاتے
ہیں---اور پھر ایسے لفظوں کے ڈسے ہوئے یا تو خود دوسروں کو ڈسنے
---لگ جاتے ہیں یا پھر پوری زندگی گھٹ گھٹ کر جیتے رہتے ہیں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرزام کے ساتھ بھی ایسا ہی کچھ ہوا تھا بڑی عمر کی لڑکی سے شادی اور شادی سے پہلے کے تعلق کو اس کے لیے جرم کی طرح بنا دیا گیا تھا رشتہ اگر بڑی عمر کے مرد کا چھوٹی عمر کی لڑکی سے ہو جائے تو ٹھیک خواہ وہ مرد بزرگ ہی کیوں نہ ہو اور اگر بڑی عمر کی عورت یا لڑکی سے شادی ہو جائے تو باتیں شروع ہو جاتی ہیں کہ کیوں شادی کی ایسی کیا مجبوری تھی، تم سے بڑی ہے جچتی نہیں تمہارے ساتھ، چھوٹی عمر والی سے کیوں نہیں کی، ملی نہیں تھی کیا، وغیرہ وغیرہ جائز تعلق کو ناجائز بنانے پر تل جاتے ہیں مگر یہ بھول جاتے ہیں کہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمدؐ نے بھی اپنی عمر سے بڑی عورت حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شادی کی تھی ان کی حیات طیبہ تو تمام مسلمانوں کے لیے ہی نہیں بلکہ تمام انسانوں کے لئے زندگی گزارنے کا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بہترین نمونہ ہے تو لوگ کیوں اپنی باتوں سے دوسروں کی روحوں کو چھلنی کر کے خوش ہو جاتے ہیں---

زریشہ کی ہچکیاں تھم ہی نہیں رہی تھی فرزام رضائی ہٹا کر اٹھا اور شرٹ پہنی----زریشہ کی حالت اب بھی ویسی ہی تھی وہ ہر چیز سے بیگانہ ہو کر اس بارگاہ میں مقدمہ رکھے ہوئے تھی جہاں صرف انصاف ہی ملتا ہے لبوں سے الفاظ تو نہیں نکل رہے تھے مگر دل سے آہیں ضرور بلند ہو رہی تھیں---

شرٹ کے بعد جیکٹ پہن کر جیبوں میں ہاتھ ڈال کر وہ آہستہ قدموں کے ساتھ چلتا اسی کے پاس پنجوں کے بل بیٹھ گیا---

زریشہ کی حالت اب بھی جوں کی توں تھی

گلہ کھنکھار کر اسے اپنی جانب متوجہ کرنا چاہا مگر وہ تو شاید وہاں تھی ہی نہیں پھر فرزام نے اس کا کندھا ہلایا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے چونک کر فرزام کو دیکھا دل کے ٹکڑے نہیں ہوئے تھے بلکہ دل تو کرچی کرچی ہوا تھا وہ اس سے نظریں نہیں ملا پا رہی تھی یا شاید ناراضگی یا نفرت کا انداز تھا وہ ہتھیلیوں سے آنکھوں سے بہتے موتیوں کو سمیٹتے ہوئے کھڑی ہونے لگی تبھی فرزام نے اس کی کلائی تھام کر اسے دوبارہ بٹھایا

ہوں۔۔۔ تو میری شکائتیں لگا رہی ہو للہ پاک سے..!! اسے واپس بٹھاتے ہوئے وہ بڑی دلفریب مسکراہٹ کے ساتھ اس کے زخموں پر نمک لگا رہا تھا

وہ تو سب کچھ دیکھنے والے ہیں، جاننے والے ہیں، انہیں شکائتیں لگانے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی..!! ان سے تو کچھ بھی ڈھکا چھپا نہیں ہے!! وہ کامل یقین کے ساتھ بولی لہجے میں کرب بھی واضح تھا کانپ وہ اب بھی رہی تھی سر بھی جھکا ہوا تھا آنسو بھی رواں تھے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پھر تو ضرور بد دعائیں ہی دے رہی ہو گی تم..!!حبائے نماز کا اگلا کونا موڑ کر وہ مزید پوچھنے لگ گیا لہجے میں نہ تو ندامت تھی نہ ہی افسوس وہ اب بھی بیٹھا اس کا خون جلا رہا تھا

اس کی بھی ضرورت نہیں جب اچھے سے جانتی ہوں وہ ذات انصاف کرنے والی ہے اگر غلط کرو گے تو روزِ محشر حساب تو دینا ہی پڑے گا!!زخمی مسکراہٹ کے ساتھ وہ مضبوط لہجے میں بولی

ہوں....ویسے ایسا کچھ نہ تو گناہ کیا ہے میں نے اور نہ ہی غلط کام کیا ہے میں نے جو تم مجھے یوں ڈرا رہی ہو..!!اس کے آنسوؤں سے تر چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے وہ سنجیدہ لہجے میں بولا گزری رات کی پرچھائی ابھی بھی دماغ کی سکرین پر تازہ دم تھی

وہ خاموش رہی کیا کہتی کہ جس محبت کو سینے سے لگا کر اس نے انیس سال پروان چڑھایا اس کا قتل یوں ایک رات

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں ہو گیا انیس سال کا اعتماد یوں ایک رات کی نظر ہو کر

---ختم ہو گیا

فرزام اسے کانپتا دیکھ کر اٹھا اور بیڈ سے اپنی گرم مردانہ

شال اٹھا کر اس کے گرد لپیٹی جسے اس نے غصے سے اتار کر

فرش پر دے مارا فرزام کے ماتھے پر تین لکیریں یکدم نمودار ہوئیں

رونا بند کرو اب!!بہت رولیا ہے، میرا یونیفارم پریس کر

دو۔۔۔۔۔ سمجھ نہیں آتی اس میں اتنے ٹسوے بہانے والی کیا

بات ہے...!!اگر زیادہ ہی مسئلہ تھا تو شادی ہی نہ کرتی!!وہ اس کو

حکمیہ لہجے میں کہہ کر آخر میں اونچی آواز میں بڑبڑاتا ہوا اٹھ کر

واشروم چلا گیا جبکہ وہ کتنی ہی دیر اس کے نئے روپ پر

حیران ہوتی رہی

##

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا ہوا زری بڑی چپ چپ ہو؟ ناشتے کے بعد جب وہ سب کو انکے کمروں میں چائے دینے گئی تو وہی شبانہ کاظمی نے پوچھا

نہیں ایسا کچھ نہیں ہے..!! سرد سے لہجے میں کہتے ہوئے کپ ماں اور ممانی کے ہاتھ میں تھما کر وہ مڑنے کو تھی جب شبانہ کاظمی نے اس کے دوپٹے کا پلو تھاما

تم رات میرے کمرے میں لیٹی تھی ناں..؟ شبانہ کاظمی کے بولنے سے پہلے شائستہ کاظمی بولی تو زریشہ کے دل کو کسی نے مٹھی میں بھینچ لیا

ج ج جی..!! نظریں چراتے ہوئے وہ ڈگمگاتی آواز میں بولی

تو پھر کیوں فیضی کے کمرے میں گئی تھی؟ شائستہ کاظمی اسے تیز نظروں سے دیکھتی ہوئی بولی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کا سر درد کر رہا تھا پوچھنے گئی تھی...!!زریشہ کسی چور کی طرح مسلسل نگاہیں جھکائے کھڑی تھی

پوچھنے گئی تھی یا بلانے آیا تھا وہ تمہیں---رات میں جاگ رہی تھی اس وقت---سر درد کر رہا تھا تو تمہیں کیوں بلایا؟شائستہ کاظمی تو مکمل تفتیشی موڈ میں تھی زریشہ کو کرنٹ سا چھو کر گزرا ماں کی بات سنتے ہی پہلے سر اٹھا کر ماں کو دیکھا اور پھر ممانی کی جانب نگاہ اٹھائی

آپ اسی سے پوچھ لیجیے گا!!زریشہ کہہ کر آگے بڑھتی اس سے پہلے ہی اگلے جملے نے اسے ٹھہرنے پر مجبور کر دیا

تم دونوں کیا بچہ سمجھتے ہو ہم سب کو---صاف پتہ چل رہا ہے کیوں بلایا تھا اس نے تمہیں...!!کونسا اسے ایسا سر درد تھا جس کا علاج صرف تم ہی تھی واضح نظر آرہا ہے..!!شائستہ کاظمی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کی بات پر زریشہ کے قدم جم سے گئے آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی بہہ نکلی

امی فیضی بہت برا ہے----اس نے میرا اعتماد توڑا ہے...!!زخموں کو ایسی ہوا لگی کہ وہ ماں سے لپٹ کر رو پڑی اس کے رونے سے شبانہ کاظمی اور شائستہ کاظمی تو ہکا بکا رہ گئیں

شائستہ کاظمی نے فرزام اور زریشہ کو اپنے کمرے سے آگے پیچھے نکلتے دیکھ لیا تھا اور صبح ہوتے ہی اس بات کا ذکر وہ رضوانہ کاظمی اور شبانہ کاظمی سے بھی کر چکی تھی اور ان تینوں کو ہی لگ رہا تھا کہ فرزام اور زریشہ کے بیچ سب نارمل ہے بس وہ صرف بڑوں کو دکھانے کے لیے ایک دوسرے سے لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں۔

------مگر زریشہ کا یوں رونا ان سب کی سوچوں کی نفی کر رہا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بیٹا وہ شوہر ہے تمہارا مانا کہ ابھی عمر کم ہے مگر---!!شائستہ کاظمی بیٹی کو ساتھ لگائے بول رہی تھی تبھی زریشہ فوراً اس سے الگ ہوئی

کم عمر---امی کم عمر نہیں ہے جذبات سے کھیلنا اچھے سے جانتا ہے، کم عمر ایسے نہیں ہوتے..!!امی کتنی تکلیف پہنچائی ہے اس کے رویئے نے آپ سوچ بھی نہیں سکتیں، لوگوں کی باتوں کا بدلہ اس نے مجھ سے لیا ہے...سب سے بڑھ کر اسے مانا تھا اور اس نے ہی مجھے ایسا پٹخا ہے کہ کرچی کرچی ہو گئی ہوں میں..!!وہ غم و غصے سے کہتے ہوئے ایک بار پھر ماں کے حصار میں چھپ گئی اس کے گرم آنسوؤں سے شائستہ کاظمی کے دل پر بڑا گہرا زخم ہوا تھا

زری وہ ابھی ناسمجھ ہے چھوٹا ہے---تم تو سمجھدار ہو، کتنی محبت کرتا تھا وہ تم سے، اب بھی تم زرا سی توجہ دو گی تو وہ تمہاری جانب

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لوٹ آئے گا..!!شبانہ کاظمی کھوئے ہوئے لہجے میں بولی اندر کی سوچیں تو اپنی بیٹی کی جانب پرواز کر رہی تھیں

نجانے موسیٰ، اس کی ماں اور بہن کا کیسا سلوک ہو گا دانیہ کے ساتھ!!پتہ نہیں کیسے دن گزرتے ہوں گے اس کے ان سب کے ساتھ...!! کہیں فرزام جیسا رویہ موسیٰ کا دانیہ کے ساتھ ہوا تو...!!" وہ ماں تھی اس کی سوچ کا زاویہ اپنی بیٹی کی جانب تھا شادی کے بعد دانیہ سے چار بار ہی اس کی ملاقات ہوئی تھی جن میں صرف حال احوال ہی شبانہ کاظمی نے پوچھا تھا

بیٹا تمہارے سر پر باپ کا سایہ نہیں ہے، شکر ہے میرے بھائیوں کا جنہوں نے اب تک ہمیں چھت دی، تمہیں پڑھایا، لکھایا، کبھی کوئی کمی محسوس نہیں ہونے دی اور پھر جب تمہاری ذات پر مشکل آپڑی اپنے بیٹے کی قربانی دے دی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میرے بھائی نے تمہاری خاطر..!!شائستہ کاظمی نم ہوتی آنکھوں کے ساتھ بول رہی تھی جب زریشہ نے اپنی بہتی آنکھیں مسل کر تاسف سے ماں کو دیکھا

بیٹا اگر تم یوں اس کی چھوٹی چھوٹی باتوں پر خفا ہو جاؤ گی اس سے دوری بڑھاؤ گی فاصلے لاؤ گی اپنے بیچ۔۔۔۔تو کہیں غصے میں آکر وہ تمہیں چھوڑ ہی نا دے۔۔۔۔میں نے دیکھا ہے بیٹا نفرت میں لوگوں کو حد پار کرتے،غصے میں دوسروں کی ذات کو تماشا بناتے ہوئے اور تم بھی ایک بار دیکھ چکی ہو...!!شائستہ کاظمی کا ٹوٹا لہجہ زریشہ کے دل پر خنجر کی طرح لگا تھا

تم موسیٰ کی وجہ سے تو نہیں ابھی تک فیضی سے خفا یا پھر اس رشتے کو نہیں مان رہی تم۔۔۔وجہ موسیٰ تو نہیں ناں کیونکہ پسند کرتی تھی ناں تم اسے...!!شائستہ کاظمی کی اگلی بات پر جہاں زریشہ کے دل

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں تیر پیوست ہوا تھا وہی شبانہ کاظمی کا دل بھی کسی مٹھی کی گرفت میں دبا تھا

---امی...!!وہ تڑپ اٹھی تھی ماں کی بات سے

ہم نہیں جانتے زندگی ہمیں کب، کہاں، کس موڑ پر لے جائے گی۔۔۔جو ہم نہیں چاہتے اکثر وہی ہو جاتا ہے اور صبر ایک واحد حل بچتا ہے ہمارے پاس پھر۔۔۔تمہاری ماں نے بھی تو محبت کی شادی کی تھی---مصطفیٰ اور مرتضیٰ نے کتنا روکا تھا مجھے کہ وہ شخص میرے لیے ٹھیک نہیں ہے، مگر میں نہیں مانی اسی سے شادی کر لی۔۔۔کیونکہ بچن کی منگنی تھی اور مجھے اچھا بھی بہت لگتا تھا وہ، ابا بھی رشتے کہ حق میں تھے شادی ہوئی تو میں ہواؤں میں اڑنے لگی، قدم تو زمین پر ٹکتے ہی نہیں تھے، ہتھیلی کا چھالا بنا کر رکھا تمہارے باپ نے مگر ساری محبت ساری چاہت

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سب دم توڑ گیا جب اولاد کی صورت میں تم دنیا میں آئی.....!!ذوالفقار نے کہا کہ اسے پہلا بیٹا چاہیے تھا میں نے اس کے ماتھے بیٹی مار دی ہے...!!اس کی محبت پھر بے زاری اور نفرت میں بدلنے لگی، میں دن رات رو رو کر دعائیں مانگتی کہ میرے للہ مجھے بیٹا عطا کر دے مگر چار پانچ سال تک بھی جب تمہارے بعد کوئی اولاد نہیں ہوئی تو وہ مجھے چھوٹی سی بات کا عذر بنا کر ایک دن مار پیٹ کر یہاں گیٹ کے باہر چھوڑ گیا...!!میرے بھائیوں نے لاکھ منتیں کیں ذوالفقار کی، اپنی انا کو بھول کر اس بے حس آدمی کے سامنے ہاتھ جوڑے..!!مگر وہ نہیں مانا ایک دن گھر آیا آکر کہا مجھے طلاق دے دے گا میرے ساتھ نہیں رہ سکتا وہ اب، میرے بھائیوں نے میرا قصور پوچھا تو آگے سے کہہ دیا میں بدکردار ہوں....پورا خاندان اکٹھا تھا کیونکہ مصطفیٰ کی شادی جو تھی سب کے سامنے میں بدکردار ٹھہرا دی گئی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نجانے تب کتنے لوگوں نے سچ سمجھا اور کتنے لوگوں نے جھوٹ----

جب پوچھا کیا ایسی حرکت کی ہے جس کی وجہ سے

بدکرداری کا الزام لگا رہے ہو تو وہ بھی یہ بات نہیں بتا پایا تھا بس

کہہ دیا میں ہوں بدکردار----میں نے لاکھ ہاتھ جوڑے، منتیں

کیں، پاؤں پکڑے، یہ بھی کہا کہ چاہے دوسری شادی کر لو مگر

طلاق نہ دو...!! بھرے خاندان کے سامنے زری اس نے مجھے

طلاق دے دی میری محبت کھوکھلی نکلی اس دن میں نے دعا

مانگی تھی کہ کاش زمین پھٹ جائے اور میں اس میں

سما جاؤں صرف میرے باپ اور بھائیوں کے سر نہیں

جھکے تھے اس دن پورا خاندان میری وجہ سے بدنامی کے باعث

کندھے جھکا گیا تھا زری میں نے اللہ سے موت بھی مانگی تھی

اس رات مگر مجھے اللہ نے موت کی بجائے صبر دے دیا اور

پھر اگلے دن ہم رضوانہ کو بھی رخصت کروا کر لائے.....لوگوں کی باتیں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میرے اور میرے گھر والوں کے منہ پر طمانچوں کی طرح لگتیں... ذوالفقار کی بات کو کتنوں نے ہی سچ مان کر مجھے بد کردار کہا مگر میں سہہ گئی تمہاری خاطر، شادی پھر نہیں کی تمہاری خاطر، اب مزید دکھ نہ دو مجھے زری۔۔۔اب میں سہہ نہیں پاؤں گی..!!روتے روتے ایک بار پھر سے اپنی آپ بیتی سناتے ہوئے وہ آخر میں ہاتھ بھی جوڑ گئی تھی شبانہ کاظمی نے شائستہ کاظمی کو اپنے ساتھ لگا کر دلاسا دیا

اور زریشہ کتنی ہی دیر بس ماں کو تکے گئی وہ جب بھی یہ سب سنتی تھی اپنے ہونے پر اسے افسوس ہوتا تھا

امی اس سب میں میرا کہاں قصور ہے بتائیں؟ وہ بھیگی پلکوں سے ماں سے سوال کر رہی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بیٹا میاں بیوی کا رشتہ ایسا ہی ہوتا ہے چھوٹی چھوٹی باتوں کو انا کا مسئلہ بنا کر بیٹھ جاؤ گے تو پھر بس گیا گھر...!! کبھی دوسرے کی سننی پڑتی ہے کبھی اپنی سنانی پڑتی ہے ایسے ہی تو رشتے نبھائے جاتے ہیں۔۔۔اگر زرا سا جھکنے سے گھر اور خاندان جڑے رہیں تو مجھے نہیں لگتا کہ کوئی برائی ہے اس میں..!! شبانہ کاظمی نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ بات ختم کی اور زریشہ چپ سادھ گئی

##

دانیہ ہاتھ میں ٹشو دبائے بار بار اپنی سرخ ہوتی ناک رگڑ رہی تھی اور موسیٰ پاس کہوے کا کپ لے کر بیٹھا اسے گھونٹ گھونٹ پینے پر مجبور کر رہا تھا ادھر وہ کہوہ پینے سے منہ بناتی ادھر موسیٰ اسے لیکچر دینے لگ جاتا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پیو بڑے بڑے گھونٹ لے کر ختم کرو کھا بھی تھا نہ کھاؤ آئسکریم دیکھو ٹھنڈ لگ گئی ناں..!!موسیٰ نے کپ دانیہ کے منہ کو لگایا جس پر اس نے برا سا منہ بنایا اور موسیٰ نے پھر سے اسے گھورتے ہوئے کہا

ٹھنڈ میں ٹھنڈ ہی لگتی ہے..!!اس نے منہ بسورا

بس باتیں کروالو تم سے، بہت ضد کرنے لگی ہو تم جلدی جلدی یہ ختم کرو پھر میں سوپ بنا کر لاتا ہوں تمہارے لیے...!!

موسیٰ ایک اور ٹشو نکال کر دانیہ کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا

کیا سوپ؟ مجھے نہیں پینا سوپ شوپ..!!دانیہ نے ناک سکیڑی

موسیٰ کوئی جواب دیتا اس سے پہلے ہی اس کا موبائل بج اٹھا موسیٰ نے کال اٹینڈ کر کے موبائل کان سے لگایا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یس سر...جی سر کزن ہی ہے.... سر ایک بار پھر سے چیک کر لیں کیا واقعی ہی یہی نیم ہے لڑکے کا.... فرزام مصطفیٰ.....

اوکے سر... نہیں سر آپ ابھی رپورٹ رہنے دیجئیے میں آرہا ہوں...اوکے سر...اوکے تھینک یو سر..!!موسیٰ انتہائی سنجیدگی سے فون پر مصروف تھا دوسری طرف سے نجانے کیا کہا جارہا تھا مگر فرزام کا نام سن کر دانیہ کو پریشانی ہونے لگی تھی

کیا ہوا؟ فیضی کے متعلق کیا باتیں کر رہے تھے آپ؟ دانیہ موسیٰ کے موبائل کان سے ہٹاتے ہی پریشانی سے پوچھنے لگ گئی

کچھ نہیں تم کالج تو جا نہیں سکتی تو تیار ہو جاؤ تمہیں تمہارے گھر چھوڑ آؤں!! تمہیں اکیلا گھر چھوڑ کر نہیں جا سکتا تمہاری طبیعت بھی ٹھیک نہیں ہے..!!موسیٰ اس کی بات کو نظر انداز

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کرتا ہوا بولا اور دوسرے ہاتھ میں پکڑا کپ سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر اٹھا

مگر آپ جا کہاں رہے ہیں؟ فیضی کے بارے میں کیا بات کر رہے تھے آپ؟ مجھے ٹینشن ہو رہی پلیز بتائیں..!! دانیہ کے دل میں انجانے خدشے سر اٹھانے لگے تھے اسے انجانے خوف سے اپنی جان نکلتی محسوس ہو رہی تھی

اس نے کسی لڑکے کو بری طرح سے مارا ہے اور وہ لوگ پولیس اسٹیشن بیٹھے ہیں فیضی کے خلاف رپورٹ کروانے کے لیے..!! موسیٰ اسے مختصر بتا کر اپنا یونیفارم واڈروب سے نکال کر پہننے چلا گیا وہ اسے پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا مگر دانیہ کی حالت دیکھ کر اور اس کے اصرار کرنے پر اسے بتانا ہی پڑا اور دانیہ سکتے کی کیفیت میں کتنی ہی دیر چپ سادھے بیٹھی رہی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

##

وہ کمرے میں داخل ہوا تو زریشہ، شبانہ کاظمی اور شائستہ کاظمی کو ایک ساتھ بیٹھے دیکھا

زری تم یہاں ہو میں نے تمہیں کہا تھا کہ میرا یونیفارم پریس کر دینا مجھے کالج جانا ہے...!!فرزام دروازے کے پاس ہی کھڑے ہو کر زرا سخت لہجے میں بولا

وہ کل رات ہی میں نے فری، فیمی کا استری کرتے ہوئے تمہارا بھی کر دیا تھا استری اسٹینڈ کے پاس ٹنگا ہوا ہو گا..!!شبانہ کاظمی فرزام کی جانب دیکھ کر بولی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہوں...زری مجھے کمپیوٹر کی بک نہیں مل رہی وہ آکر ڈھونڈ دو..!!

فرزام اسے لیے بغیر وہاں سے جانا نہیں چاہتا تھا تبھی نیا بہانہ جلدی سے گڑھا

جاؤزری..!!شبانہ کاظمی نے زریشہ کی کمر پر تھپکی دی تو وہ سر جھکا کر کمرے سے نکل گئی

جبکہ پیچھے شبانہ کاظمی بھی کمرے سے نکلی کیونکہ اس کی خالہ زاد جانے کے لئے پر تول رہی تھیں

فرزام بھی واپس مڑنے لگا جب شائستہ کاظمی نے اسے بلایا

تم ادھر آؤ فیضی مجھے بات کرنی ہے تم سے بیٹھو یہاں..!!

شائستہ کاظمی نے آنکھوں کے نم گوشے کو دوپٹے کے پلو سے صاف کر کے فرزام کو اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا

جی پھوپھو بولیں..!!فرزام شائستہ کاظمی کے پاس بیٹھ کر بولا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تمہیں دیر تو نہیں ہو رہی بیٹا۔۔۔اگر ہو رہی ہے تو جاؤ گھر آ کر سن لینا بات۔۔۔!!ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ شائستہ کاظمی نے فرزام کا کندھا تھپتھپایا

نہیں پھوپھو۔۔۔آپ بولیں کیا بات کرنی ہے؟فرزام شائستہ کاظمی کی نم ہوتی پلکوں کو بغور دیکھ کر آہستگی سے گویا ہوا

بیٹا میں جانتی ہوں تم دونوں کی شادی ویسے نہیں ہوئی جیسے ہونی چاہیے تھی مگر اب اگر ہو گئی ہے تو اسے قسمت کا لکھا مان لو اور سمجھوتہ کر لو..!!شائستہ کاظمی نے فرزام کے چہرے کو دیکھتے ہوئے بھیگے لہجے میں کہا

پھوپھو مان چکا ہوں!!آپ کھل کر بات کریں کیا کہنا چاہتی ہیں آپ..؟فرزام جانتا تھا کہ وہ کچھ چھپا رہی ہے تبھی شائستہ کاظمی کا ہاتھ تھام کر نرمی سے بولا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بیٹا زری بیٹی ہے میری اور تم بھی میرے بیٹے جیسے ہو اسے ابھی میں نے سمجھایا ہے تمہیں بھی سمجھا رہی ہوں ایک دوسرے کو زیر کرنے کی بجائے ایک دوسرے کو سمجھو ایک دوسرے کے جذبات سے کھیلنے کی بجائے ایک دوسرے کے ہمدرد بنو..!! شائستہ کاظمی اس کے چہرے کو نگاہوں میں رکھے جانچنے کی کوشش میں لگی تھی

پھوپھو اس نے آپ سے کچھ کہا ہے؟ فرزام کو شائستہ کاظمی کے رویے سے لگ رہا تھا کہ اسے ضرور زریشہ نے کچھ بتایا ہو گا

نہیں بیٹا رات جب تم اسے اٹھانے آئے تھے میں جاگ رہی تھی اندھیرے کی وجہ سے تمہیں پتہ نہیں چلا کہ میں جاگ رہی ہوں یا سو رہی ہوں اور صبح زری کو دیکھ کر مجھے پتہ چل

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گیا کہ۔۔۔!!وہ بات مکمل نہیں کرپائی تھی جب فرزام بیچ میں بول پڑا

پھوپھو آپ سب نے ہی تو کہا تھا کہ بیوی ہے تمہاری اور اب آپ سب کی باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے میں شوہر ہی بن رہا ہوں اس کا....مجھے نہیں لگتا کہ اب کسی کو اعتراض ہونا چاہیے....!! فرزام کا انداز بڑا لیا دیا سا تھا

بیٹا شوہر ہو مانتے ہیں۔۔۔بے شک شوہر بن کر بھی دکھاؤ، ہم بھی یہی چاہتے ہیں مگر اس کے سر پر باپ کا سایہ نہیں ہے اس کی زندگی میں یہ ایک بہت بڑا خلاء ہے جسے تم اپنی محبت سے پر کر سکتے ہو۔۔۔بیٹا اسے اپنی محبت اپنے احساس کا یقین دلاؤ۔۔۔اسے بتاؤ کہ شوہر زبردستی حق جتانے والا نہیں بلکہ دکھ سکھ کا ساتھی ہوتا ہے اس پر اپنا اعتماد بحال کرو بیٹا نہ کہ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسے خود سے مزید بدگمان کرو!!شائستہ کاظمی کا لب و لہجہ بڑا نرم تھا جس پر فرزام نے اس کے ہاتھ پر ہلکا سا دباؤ ڈالا

فرزام نے ایک سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں کچھ سوچا تو اس کے چہرے پر چھائی بے زاری مٹی اور سکون ہی سکون چہرے پر آ ٹھہرا----

ارے میری پیاری پھوپھو جان آپ فکر ہی مت کریں کوئی بدگمان نہیں ہو گی مجھ سے وہ.....اصل میں میں کیا ہے ناں کہ ابھی وہ اُس ہمارے پرانے والے رشتے سے نکل نہیں پا رہی اس وجہ سے ہمارے اِس رشتے کو زرا سا سمجھنے میں مشکل ہو رہی ہے اسے....!!باقی سب ٹھیک ہے..!!فرزام نے یکدم میٹھے سے لہجے میں کہا ساتھ ہی شائستہ کاظمی کو محبت دکھاتے ہوئے بانہوں کے حصار میں لیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ بیٹی ہے میری فیضی اسے اداس دیکھتی ہوں تو دل کٹتا ہے میرا!!

اس کی بجھی بجھی صورت دیکھ کر جان جاتی ہے میری...!!

میری بیٹی کے باپ نے اس کے ساتھ اچھا نہیں کیا پھر

موسیٰ اور رخسانہ بھابھی نے اس کا تماشہ بنا کر رکھ دیا اسے

مزید کوئی دکھ مت دینا بیٹا جس سے وہ مزید ٹوٹ

جائے!!میں بھی برداشت نہیں کر پاؤں گی مجھے پتہ ہے تم

میرے بڑے پیارے اور سمجھدار بچے ہو سمجھ جاؤ گے...!!

فرزام کے حصار میں وہ ماں بن کر التجا کر رہی تھی آنکھیں نم تھی

----اور لہجہ دکھ میں ڈوبا ہوا

فرزام نے مزید اسے اپنے قریب کیا

پھوپھو جان بے فکر رہیں!! آپ جب جانتی ہیں کہ میں اسے

کوئی تکلیف نہیں پہنچا سکتا تو اس کی طرف سے پر سکون رہیں اور

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اپنا خیال رکھیں ورنہ طبیعت خراب ہو جائے گی!!

فرزام مسکراتے ہوئے شائستہ کاظمی کو فوراً مطمئن کر گیا فرزام کے ماتھے پر پیار دے کر شائستہ کاظمی نے اسے کالج جانے کا کہا

##

موسیٰ سب سے مل کر اوپر آیا---فرزام کے کمرے کا دروازہ دھکیل کر اندر داخل ہوا تو فرزام صوفے پر بیٹھ کر لیپ ٹاپ بیگ میں ڈال رہا تھا

دروازہ کھلنے کی آواز سن کر فرزام نے دروازے کی جانب دیکھا تو چہرے پر ناگواری کے گہرے آثار امڈ آئے

موسیٰ کا یوں پہلی بار اپنے کمرے میں آنا اسے سخت برا لگا تھا---

اس پر موسیٰ کا یونیفارم میں آنا وہ بھی صبح صبح کچھ حیرت

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

--طلب بات تھی مگر فرزام فوراًہی اپنی حیرت جھٹک گیا

اسلام علیکم...کیسے ہو فیضی؟موسیٰ نے مسکراتے ہوئے ہاتھ فرزام کی جانب بڑھایا

وعلیکم السلام...!!ٹھیک...!!فرزام نے ہاتھ ملاتے ہوئے سپاٹ لہجے میں کہا اور پھر لیپ ٹاپ کے چارجر کا پلگ بورڈ سے اتارا

فیضی مجھے تم سے بات کرنی ہے...!!موسیٰ اس کا مصروف انداز دیکھ کر بولا اور صوفے پر بیٹھ گیا

بولیں سن رہا ہوں..!!فرزام بیگ کے اندر چارجر رکھتے ہوئے بولا مگر اس نے موسیٰ کی جانب نہیں دیکھا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رات تمہاری کسی لڑکے سے لڑائی ہوئی تھی تم نے مارا تھا کسی لڑکے کو؟

موسیٰ ٹانگ پر ٹانگ رکھتے ہوئے فرزام کی جانب دیکھ کر بولا

ہاں مارا ہے بچن کا دوست تھا میرا!! کل اس سے ملنے گیا تھا

تھوڑی تُو تُو میں میں ہو گئی تو زرا میرا ہاتھ چل گیا..!! بڑا پر سکون

جواب دے کر فرزام نے بیگ کی زپ بند کی اور بیڈ پر جا

بیٹھا

تھوڑی...؟ کیوں کی تھی تو تو میں میں..؟ موسیٰ کو اس کا اتنا پر سکون

ہونا حیران کر گیا تھا

میری پرسنل لائف کے بارے میں بکواس کر رہا تھا...!!

میرے پرنسپل میرز کو سب میں بیٹھ کر ڈسکس کر رہا تھا

مجھے غصہ آگیا میں نے دو چار ہاتھ جڑ دیئے..!! فرزام

بتانے کے ساتھ ساتھ اپنے جوتے بھی پہن رہا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا کہا تھا اس نے ایسا جو تم نے اسے اتنا مارا؟؟.....وہ لڑکا پولیس اسٹیشن بیٹھا ہے تمہارے خلاف رپورٹ درج کروانے کے لیے..!!موسیٰ نے الفاظ پیستے ہوئے کہا

وہ میں کسی کو نہیں بتاؤں گا کہ کیا کہا اس نے.....اور رہی بات رپورٹ کی تو شوق سے کروائے..!!فرزام شوز پہن کر بیگ کندھے پر ڈال کر کمرے سے نکلنے کو تھا جب موسیٰ تیزی سے اس کی جانب بڑھا اور فرزام کو بازو سے تھام کر باہر جانے سے روکا

فیضی تم پاگل ہو خاندان کا نام ڈبونا چاہتے ہو!! آج تک ہمارے خاندان میں کوئی پولیس اسٹیشن نہیں گیا کسی کے خلاف رپورٹ درج نہیں ہوئی..... مصطفیٰ چاچو اور مرتضیٰ چاچو کے خلاف لوگ طرح طرح کی باتیں کریں گے اور تم کہہ رہے ہو کہ کروانے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دوں رپورٹ..!!موسیٰ مارے غصے کے بلبلا اٹھا تھا فرزام کا بازو تھامے وہ بولتے ہوئے اپنے لہجے کو سخت ہونے سے نہ روک پایا

فرزام نے ایک قہر آلود نگاہ موسیٰ کے اس ہاتھ پر ڈالی جس سے اس کا بازو تھاما گیا تھا اور دوسری قہر آلود نگاہ موسیٰ پر ڈالی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

میں نے نہ تو کچھ غلط کیا ہے جس سے مجھے کوئی افسوس ہو.....ابو اور چاچو کو تو مجھ پر فخر ہونا چاہیے کہ غلط کرنے والوں اور غلط بولنے والوں کا منہ توڑنے کی ہمت رکھتا ہوں

میں۔۔۔۔۔۔رہی بات خاندان کی تو میری فیملی سے بڑھ کر میرے لیے کچھ ایمپورٹنڈ نہیں ہے...آئندہ بھی کوئی ایسی بکواس کرے گا تو میں اس کا یہی حشر کروں گا..!!چاہے پھر اس سے خاندان بدنام ہو یا خاندان کی نیک نامی کے چرچے ہوں.....!!

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آپ بے شک رپورٹ درج ہونے دیں..!! جھٹکے سے ہاتھ چھڑا کر وہ قدموں کی مضبوط چاپ چھوڑتا کمرے سے باہر نکل گیا

موسیٰ اس کے تیور دیکھ کر غصے سے مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا

##

دانیہ نے آتے ہی پلاؤ کی فرمائش کی تھی اس لیے زریشہ نے اپنے دکھ بھول بھال کر اس کے لیے بڑی محبت سے مٹن پلاؤ بنایا

فرزام یونیفارم بدل کر آیا تو دانیہ نے ہال میں موجود ٹیبل پر پلاؤ اور برتن لا کر رکھے عورتیں تو پہلے سے ہی کمرے میں بیٹھیں تھیں اور زریشہ ان سب کو وہی پلاؤ ڈال کر دینے گئی تھی جبکہ نوجوان پارٹی کے لیے باہر ہال میں موجود ٹیبل کو ڈائننگ ٹیبل سمجھ لیا گیا تھا

فیضی تم کافی بدل گئے ہو..!! دانیہ کچن سے پانی کا جگ اٹھانے آئی تھی وہی فرزام کو کھڑا دیکھ کر بولی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہوں بدلنا ہی پڑتا ہے..!!فرزام نے الائچی کے دانے نکال کر منہ میں ڈالتے ہوئے کہا

باقی سب پھر بھی ٹھیک ہے مگر یہ مار کٹائی کرنا۔۔۔۔کیا ہے یہ سب فیضی...؟دانیہ کے لہجے میں افسوس چھلکا تو فرزام نے ایک نگاہ اس پر ڈالی اس کے چہرے پر کل والی خراش اب بھی تھی مگر اب اتنی واضح نہیں تھی

اوہ تو تمہارے شوہر نے تمہارے کانوں میں بھی یہ بات ڈال دی ہے۔۔۔اک کام کیوں نہیں کیا اس نے سپیکر پر اعلان ہی کر دیتا تاکہ باقی خاندان والے بھی محروم نہ رہتے اس بریکنگ نیوز سے...!!چبھتے ہوئے لہجے میں فرزام بولا تو دانیہ شیشے کا جگ شیلف پر رکھ کر اس کے سامنے کھڑی ہوئی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فیضی کیوں بد گمان ہونے لگے ہو ہر ایک سے...؟جب ان کو انکے ایس پی سر کی کال آئی تھی تب میں بھی پاس ہی تھی اس لیے میں نے بھی سن لیا باقی انہوں نے کسی کو نہیں بتایا...!!دانیہ نے فرزام کی بے نیازی دیکھتے ہوئے دھیرے سے کہا

ہوں کافی سائیڈ لینے لگی ہو تم اپنے.....ان....کی...گڈ...!!روائتی بیوی کا رنگ چڑھ رہا ہے...!!فرزام تمسخرانہ ہنسی کے ساتھ بولا اور مزید چند دانے الائچی کے منہ میں ڈالے

جو بات ٹھیک کرے میں اسی کی سائیڈ لیتی ہوں...!!سوچو زرا ابو اور تایا جی کو پتہ چلے گا تو کتنی تکلیف ہو گی انہیں اور اگر باقی سب کو پتہ چلا۔۔۔زری آپی کو پتہ چلا تو سوچو کتنا دکھ ہو گا سب کو فیضی...!!دانیہ فرزام کو سمجھانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے بولی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کسی کو کیوں برا لگے گا بھئی۔۔۔اس لڑکے نے میری فیملی کے بارے میں بکواس کی تو مجھے غصہ آگیا اس لیے اسے مارا میں نے۔۔۔کوئی میرے سر ہوا نہیں چڑھی، نہ ہی کوئی ذہنی مریض پاگل سا لڑکا ہوں میں، جو ایڈونچر کے لیے لڑکوں کو ماروں گا...!!دانیہ کی بات سے کوفت زدہ لہجے میں کہہ کر وہ کچن سے نکلا تو دانیہ بھی ٹھنڈی آہ بھر کر جگ اٹھاتی کچن سے نکل آئی

##

فرحام، فہام، فرزام اور دانیہ ٹیبل کے چاروں جانب ہو کر فرش پر بچھے قالین پر بیٹھ گئے

آؤناں نینا تم بھی بیٹھو..!!دانیہ نے مسکراتے ہوئے سنینا سے کہا جو اب دو بجے جاگ کر کمرے سے باہر نکلی تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پوری رات وہ روتی رہی تھی فرزام کے رویے کی وجہ سے اور صبح اس کی آنکھ لگی تھی اور ابھی وہ اٹھ کر نیچے آئی تھی جہاں نوجوان پارٹی ساری موجود تھی سنینا کی آنکھوں کی سوجن اور سرخی اتنی دیر سونے کے باعث ---اب کم ہو گئی تھی

سنینا سر جھکا کر دانیہ سے مل کر اس کے ساتھ بیٹھ گئی جو کہ بالکل فرزام کے سامنے بیٹھی تھی

جاؤ فیمی اپنی بھابھی کو بلا لاؤ...!! سنینا کو دیکھ کر فرزام نے اونچی آواز سے فہام کو کہا تو سنینا نے فرزام کی جانب دیکھا جو یکسر اس سے بے نیاز نظر آ رہا تھا

سنینا نے فرزام کو دیکھتے ہی بے اختیار اپنے منہ پر ہاتھ پھیرا جہاں ہلکی سی درد اب بھی ہو رہی تھی سنینا کو ایک بار پھر سے دکھ ہوا تھا فرزام

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کے کل رات والے خطرناک روپ کو یاد کر کے---اسے تو اب ---بھی ڈر لگ رہا تھا فرزام سے اسی لیے اس کی بولتی بھی بند تھی

بھابھی...؟فرحام، دانیہ اور فہام نے حیران ہو کر ایک ساتھ فرزام سے پوچھا

ہاں ناں زری کو۔۔۔اس کے بغیر تو یہ پلاؤ میرے حلق سے نیچے نہیں اترے گا..!!فرزام نے مسکراتے ہوئے محبت بھرے لہجے میں کہا تو سنینا جل بھن کر رہ گئی

فہام جا کر زریشہ کو بلا لایا جو رضوانہ کاظمی وغیرہ کے ساتھ انہی کے کمرے میں بیٹھی تھی

بیٹھیں زری آپی...!!دانیہ نے اپنی دوسری طرف والی خالی جگہ پر ہاتھ رکھ کر زریشہ سے کہا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زریشہ دانیہ کے ساتھ بیٹھنے لگی تو فرزام کی آواز نے اسے ایسا کرنے سے روک دیا

وہاں نہیں یہاں میرے پاس بیٹھو....!!فرزام نے کہتے ہوئے آنکھوں سے اپنے پہلو میں اسے بیٹھنے کا کہا

زریشہ گہرا سانس لے کر فرزام کے پاس بیٹھ گئی سامنے بیٹھی سنینا بڑی زہریلی نگاہوں سے زریشہ کو گھورنے لگ گئی---

دانیہ نے سب کی پلیٹوں میں پلاؤ ڈالا---شائستہ کاظمی، رضوانہ کاظمی، شبانہ کاظمی اور نبیلہ کاظمی سب کمرے میں بیٹھیں پلاؤ کھا رہی تھیں اور ساتھ ساتھ اسکائپ پر راحیلہ کاظمی سے بھی بات کر رہی تھیں جبکہ مصطفیٰ کاظمی اور مرتضیٰ کاظمی اپنی دوکان پر تھے اور باقی آئی تین مہمان بھی اپنے اپنے گھروں کو جا چکی تھیں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آپی آپ سیدھے ہاتھ سے کھائیں ناں۔۔۔الٹے ہاتھ سے کیوں کھا رہی ہیں...؟فہام نے زریشہ کو بائیں ہاتھ سے کھاتا دیکھ کر پوچھا تو سب نے ہی زریشہ کی جانب دیکھا

وہ۔۔۔!!زریشہ سب کی نظریں خود پر محسوس کر کے بولنے لگی مگر فرزام نے اپنے بائیں ہاتھ سے تھاما ہوا اس کا دائیاں ہاتھ زور سے دبایا اس کے ہاتھ پر چوٹ لگی ہے.... کھالو گی زریا میں اپنے ہاتھوں سے کھلاؤں..!!فہام کو بتانے کے بعد فرزام نے زریشہ کی طرف دیکھ کر محبت لٹاتے لہجے میں پوچھا جس پر زریشہ نے سر مزید جھکایا اور اپنا ہاتھ فرزام کے ہاتھ سے کھینچنا چاہا تو فرزام نے اس کا ہاتھ اپنی گود میں رکھ لیا گرفت تو اتنی مضبوط تھی کہ زریشہ بار بار ہاتھ کھینچنے کے باوجود بھی آزاد نہیں کروا رہی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرزام کے منہ سے لفظ "زر" سن کر زریشہ دانیہ فہام فرحام اور سنینا سب ہی دنگ رہ گئے تھے

آئے ہائے زر.... آھم آھم...!!فہام نے اسے پچکارتے ہوئے گلہ کھنکھارا

سنینا کا چہرے غصے سے سرخ ہی ہو گیا جبکہ زریشہ کا تو مارے ضبط کے برا حال تھا فرزام کی یہ نئی حرکتیں اس کا خون خشک کر رہی تھیں پہلے تو یہ سب اسے برا نہیں لگتا تھا مگر ---جب سے رشتہ بدلا تھا یہ سب اسے برا لگنے لگا تھا

چپ کر کے کھاؤ...!!فرزام نے فہام کو دیکھ کر مصنوعی غصہ جھاڑا

فیضی اپنی حرکتوں سے باز نہ آنا تم..!!دانیہ نے جھک کر ٹیبل کے نیچے سے سارا منظر دیکھ کر تیز لہجے میں کہا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کونسی حرکت؟فرزام نے کندھے اچکائے

کچھ نہیں موجیں کرو...!!دانیہ نے مسکراہٹ دبا کر کہا اسے

یہ دیکھ کر اچھا لگا تھا کہ زریشہ اور فرزام کے بیچ سب بہتر

ہونے لگا ہے فرزام اس کے ساتھ نہیں تو کم از کم زریشہ کے

ساتھ تو خوش تھا یہ بات دانیہ کو پر سکون کر گئی تھی

زریشہ اور سنینا تو چند چمچ پلاؤ کھا کر اب ضبط کے مراحل سے گزر

رہی تھیں دونوں کی بھوک ایک دم مردہ ہو گئی تھی اور دونوں کی

---اس حالت کا زمہ دار بھی صرف فرزام ہی تھا

فیضی پیپرز کی تیاری کیسی ہے؟دانیہ نے فرزام کو دیکھتے ہوئے پوچھا

جو باقی دنوں کہ مقابلے آج خاصا خوش اور پر سکون دکھائی دے رہا

تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھی ہے...!!ویسے اب میرا پڑھائی کرنے کو دل نہیں چاہتا پتہ نہیں کیا بات ہے بس دل چاہتا ہے اپنی خوبصورت سی بیوی کو ہی بیٹھ کر دیکھتا رہوں..!!فرزام نے زریشہ کو دیکھتے ہوئے کہا مگر دھیان اس کا سنینا کی جانب تھا

فہام اور فرحام کا منہ تو کھلا کا کھلا رہ گیا انہوں نے حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھا کیونکہ کل تک یہی میاں بیوی تھے جو ہر وقت لڑتے جھگڑتے رہتے تھے اور آج فرزام ---صاحب زریشہ کی محبت کا دم بھرتے دکھائی دے رہے تھے

-

ہوں بالکل..!!زری آپی تو واقعی ہی بہت پیاری ہیں..!!دانیہ نے زریشہ کو دیکھ کر دلکشی سے مسکرا کر کہا

سنینا سر سے لے کر پاؤں تلک سلگ اٹھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"اس زری کی وجہ سے ہوا ہے ناں سب کچھ۔۔۔اس کی وجہ سے فیضی نے میرے ساتھ ایسا سلوک کیا...اسے فیضی کی زندگی سے نوچ کر دور نہ پھینک دیا تو میرا نام بھی نینا نہیں!!فیضی کے تو کیا کسی کے بھی قابل نہیں چھوڑوں گی اسے،وہ حشر کروں گی اس کا کہ لوگوں سے منہ چھپاتی پھرے گی یہ...اور دانی بی بی جو اتنی اس کی تعریف کر رہی ہے ناں اتنی ہی نفرت بھی کرے گی اس زری سے....!!"خود ہی خود ذہن میں منصوبے بناتی سنینا کسی آتش فشاں کی زد میں تھی

نو ڈاؤٹ....ویسے میں تو سوچ چکا ہوں کہ پیپرز سے فارغ ہو کر ہم ہنی مون پر جائیں گے تب تک میں پیسے بھی ارینج کر لوں گا!!فرزام نے پانی پی کر گلاس ٹیبل پر رکھتے ہوئے مزے سے کہا تو سنینا کے ساتھ ساتھ زریشہ کو بھی زور کا جھٹکا لگا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارے کیا ہوا زر....؟ یہ لو پانی پیو..!! فرزام سنینا کے چہرے کے اتار چڑھاؤ سے لطف اندوز ہوتا ہوا فکر مندانہ لہجے میں بولا اور ساتھ ہی ٹیبل سے اپنا پیا ہوا آدھے پانی والا گلاس جلدی سے زریشہ کے ہونٹوں کو لگایا

یہ لو سینہ پسینہ باجی تم بھی اپنی نالیاں تر کر لو اور تھوڑا تھوڑا کھاؤ گھر پر ایا ہے پیٹ تو اپنا ہے ناں..!! فہام نے پانی پی کر بچا ہوا پانی سنینا کی جانب بڑھایا جس پر سنینا نے اسے کھا جانے والے انداز میں گھورا

پھر دانیہ نے جگ سے پانی ڈال کر سنینا کی طرف بڑھایا جسے وہ تھام کر پینے لگی

ہائے فیضی کتنے اچھے ہو تم۔۔۔جو ہمیں ہنی مون پر لے جاؤ گے....ویسے ہم کہاں ہنی مون پر جائیں گے؟ مجھے تو ناران کاغان جانے کا بڑا شوق ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہی چلیں گے..!!فرحام پر اشتیاق لہجے میں بولتے ہوئے فرزام کو دیکھنے لگ گیا جو فرحام کو پہلے سے ہی گھور رہا تھا

تم کیوں چلو گے.... میں اور زری جائیں گے بس...!!فرزام نے فرحام کو دیکھ کر دانت پیسے

بالکل بھی نہیں!!!فیضی غیضی اپنی بہن کو میں تم جیسے لوفر لڑکے کے ساتھ اکیلے نہیں بھیجوں گا....مجھے تم پر۔۔۔۔!!فرحام کھانا ختم کر کے فرزام سے دور ہوتا ہوا بول رہا تھا جب فرزام نے زریشہ کا ہاتھ چھوڑ کر آگے کو جھک کر فرحام کو مارنا چاہا تو وہ اٹھ کر بھاگ نکلا

زریشہ کو بھی موقع اچھا لگا وہ جلدی سے کھڑی ہونے لگی فرزام بھی اس کا ارادہ فوراً بھانپ گیا اس نے بانہیں پھیلا کر ایک ہاتھ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کے کندھے پر رکھ لیا اور دباؤ ایسا ڈالا کہ اسے اپنا ارادہ ترک کرنا پڑا

زری آپی آپ بھی تو کچھ بولو...!! مسلسل چپ بیٹھی زریشہ کو دیکھ کر دانیہ مسکرا کر بولی

فرزام زریشہ کے کان میں گھس کر کچھ بولنے لگ گیا زریشہ نے مسکرا کر دانیہ کو دیکھا

سنینا بیٹھی چمچ مسلسل چاولوں کی پلیٹ میں گھما رہی تھی اندر تو آگ کے شعلے بھڑک رہے تھے فرزام نے رات صحیح معنوں میں اس کے ہوش ٹھکانے لگائے تھے چودہ طبق ہی روشن ہو گئے تھے سنینا کے---اور اب وہ بیٹھ کر اسے مسلسل ---جلائے جا رہا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارے فیضی بس کر دو کتنی ضروری باتیں ہیں جو ابھی کرنی ہیں کچھ کمرے میں جا کر بھی کر لینا...!!دانیہ نے جب پانچویں بار فرزام کو زریشہ کے کان میں سرگوشی کرتے دیکھا تو اس سے رہا نہ گیا

ارے دانی تم نہیں سمجھ سکتی بلکہ کوئی بھی نہیں سمجھ سکتا....جب سے گھر مہمان آئے ہیں میں اپنی وائف کو ٹائم نہیں دے پاتا۔۔۔کافی باتیں دل میں رہ جاتی ہیں وہ اب جیسے جیسے یاد آ رہی ہیں ویسے ویسے بتا رہا ہوں..!!فرزام بناوٹی مسکراہٹ کے ساتھ بولا تو سنینا کا ضبط جواب دے گیا ہاتھ میں پکڑی پلیٹ زور سے ٹیبل پر پٹخ کر وہ کھڑی ہوئی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرزام زریشہ کے کان میں جان بوجھ کر بار بار سرگوشی تو کر رہا تھا مگر بات صرف ایک ہی بول رہا تھا کہ "سب کو دیکھ کر مسکراتی رہو اداس نہ رہو"

##

سنینا اپنا اور نبیلہ کاظمی کا سارا سامان بیگ میں ڈال کر بیگ ماں کو تھمائے سیڑھیوں سے اتری تو نبیلہ کاظمی سب کو ملنے لگ گئی

امی چلیں..!! سنینا نے دوپٹہ شانے پر درست کرتے ہوئے نبیلہ کاظمی سے کہا

نبیلہ کاظمی نے تو آج جانا ہی تھا گھر، مگر سنینا نے بھی یہ کہہ کر ساتھ جانے کا منصوبہ بنا لیا کہ "بورڈ کے پیپرز ہیں اور آتا جاتا کچھ نہیں ہے اس لیے کالج سے چھٹی نہیں کرنا چاہتی" جس پر نبیلہ کاظمی کو اسے ساتھ لے جانا ہی بہتر لگا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارے کیوں نینا تم تور کنے کے لیے آئی تھی ناں تو جا کیوں رہی ہو؟ پچھلی بار بھی تم نہیں رکی تھی....!!فرزام نے لفظوں پر زور دے کر سنجیدگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا تو سنینا تڑپ کر رہ گئی

اگر یہی الفاظ فرزام محبت سے کہتا تو وہ کبھی عبدالقدوس کاظمی کے گھر سے قدم باہر نہ نکالتی مگر رات فرزام کا خونخوار رویہ سنینا کے اعصابوں پر اب تک حاوی تھا---فرزام کی زریشہ سے محبت دیکھ کر سنینا سے مذید بولنے سے رہا نہیں جا رہا تھا اور فرزام نے پھر اسے اس کے اچھے یاد دلا دیئے تھے یہی سوچ کر سنینا کو ----فالوقت جانا ہی بہتر لگا

نہیں ہمر کبھی آؤں گی..!!فرزام کے لفظوں کی چبھن باقی سب تو محسوس نہیں کر پائے تھے مگر وہ تو سب سمجھتی تھی تبھی سرد سے لہجے میں بولی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کاش وہ دن کبھی نہ آئے جب سونا یوریا ہمارے گھر فساد مچانے دوبارہ آئے...!!فرحام نے اپنی دھن میں کہتے ہوئے سنینا کو دیکھا جو مٹھیاں بھینچ کر اسے کھڑی گھور رہی تھی اور صرف وہی نہیں شبانہ ---کاظمی اور شائستہ کاظمی بھی

##

دانی موسیٰ کا رویہ کیسا ہے تمہارے ساتھ؟زریشہ کو فرزام کا لہجہ یاد آیا تو وہ پوچھنے لگ گئی

جب فرزام اس کے ساتھ ایسا سلوک کر سکتا تھا تو پھر" موسیٰ نجانے کس حد تک برا سلوک کرتا ہوگا دانیہ سے...!!"یہی سوچ آنے پر زریشہ دانیہ کے پاس بیٹھ کر فکرمندی سے پوچھ رہی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ تو بہت اچھے ہیں آپی.... امی آپ کو پتہ ہے پہلے دن سے انہوں نے مجھے کہا ہے کہ میں گھر کا کوئی کام نہ کروں، بس پڑھائی پر فوکس کروں۔۔۔۔ مجھے سٹڈی میں جہاں بھی کوئی پرابلم ہو جھٹ پٹ سولو کر دیتے ہیں... میرا خیال بھی بہت رکھتے ہیں... اور پتہ ہے خالہ اپنی امی اور آپی کو تو مجھے ڈانٹنے بھی نہیں دیتے... ٹائم پر کالج لے بھی جاتے ہیں اور لے بھی آتے ہیں.... اور پتہ ہے پھوپھو کل رات ہم لوگوں نے کتنا انجوائے کیا وہ اور میں باہر کھانا کھانے گئے پھر.... بھوت... بنگلے کی سیر کی، پھر آئسکریم کھائی ہم دونوں نے، تب ہی تو زکام ہوا ہے مجھے.... صبح اسی لیے انہوں نے کہوہ بھی بنا کر دیا تھا...!! دانیہ سے تو پوچھنے کی دیر تھی اس نے خوش ہو کر ایک ہی سانس میں سب کہہ دیا اور پھر سکون سے ٹشو سے ناک رگڑنے لگی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سب ہی دانیہ کی باتوں سے پر سکون ہو گئے کافی دونوں بعد اس کے چہرے پر مسکراہٹ اور تازگی چھائی تھی جو سب کو نظر بھی آ رہی تھی اور سب اسے مطمئن دیکھ کر خوش بھی ہوئے تھے خاص کر زریشہ۔

--زریشہ خود خوش نہیں تھی مگر دانیہ کو پر سکون دیکھ کر وہ

---خوش ہو گئی کہ چلو وہ تو سکون سے ہے اب اپنی زندگی میں

تم کوئی کام کر لیا کرو بیٹا ایسے اچھا نہیں لگتا!! شبانہ کاظمی بیٹی کی باتوں سے مطمئن ہو کر اب اسے نصیحت کرنے لگ گئی

دانیہ جواب دیتی اس سے پہلے ہی فہام کی آواز ہال میں گونجنے لگ گئی

میری نمک دانی... آج رکے گی ناں...؟ فہام نے ہال میں داخل ہوتے ساتھ کہا

نمک دانی نہ کہا کرو اسے.... میں تو اسے پڑھا لکھا کر

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سی ایس دانی بناؤں گا...!!موسیٰ فہام کے پیچھے پیچھے ہال میں داخل ہوتے ہوئے فہام کی بات سن کر بولا

آپ بھی...!!دانیہ نے منہ بسورا تو سب ہنس دیئے

کیا میں بھی...؟بس خواہش تھی میری.....پر میں نہیں بن پایا تو تم بن جانا...!!موسیٰ نے زریشہ کو ایک نظر بھر کر دیکھا اور پھر دانیہ کو دیکھتے ہوئے کہا

زریشہ موسیٰ کے بار بار دیکھنے سے تنگ آ کر اٹھنے ہی لگی مگر اس سے پہلے ہی فرزام آ گیا جبکہ فرحام ساتھ بیٹ اٹھائے ہوئے تھا مطلب وہ تینوں سخت سردی میں بھی گلی میں کرکٹ کھیلنے گئے تھے اور اب موسیٰ کی وجہ سے گھر آ گئے تھے----

زری بات سننا میری...!!موسیٰ کے ہوتے ہوئے زریشہ کا ہال میں بیٹھنا فرزام کی برداشت سے باہر کا کام تھا تبھی وہ زریشہ سے کہنے لگا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جس پر رضوانہ کاظمی نے بھی آنکھوں سے زریشہ کو اوپر جانے کا اشارہ کیا زریشہ چپ کر کے اٹھی اور فرزام کے آگے چلنے لگی اور فرزام بھی اس کے پیچھے پیچھے چل دیا

دانیہ نے معنی خیزی سے موسیٰ کو دیکھا جس پر موسیٰ نے آنکھیں بند کر کے دوبارہ کھول کر اسے تسلی دی جس پر دانیہ کی اٹکی سانس بحال ہوئی

موسیٰ نے بڑی مشکلوں سے بات چیت کے ذریعے فیصل کے گھر والوں کو رپورٹ نہ کروانے کے لیے قائل کیا تھا کیونکہ غلطی فیصل کی بھی تھی اور اس کی گواہی مدثر بھی دے سکتا تھا اس لیے وہ بھی مان گئے تھے اور تھانے کچہری کے چکروں میں نہ پڑنا ہی بہتر سمجھا تھا---پورا دن موسیٰ کا اسی میں گزر گیا تھا فرزام لاکھ مزاج کا سخت اور ضدی سہی مگر اس سے ایک گہرا تعلق تھا---

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اے ایس پی نے موسیٰ کی شادی پر فرزام کو دیکھا تھا تب سے ہی اسے فرزام کا معلوم تھا اور صرف اسے ہی نہیں پولیس اسٹیشن کے باقی عملے کو بھی کیونکہ موسیٰ نے سب کو شادی پر بلایا تھا اور آدھے -----سے زیادہ برات کے ساتھ بھی گئے تھے

نینا چلی گئی؟ موسیٰ نے سنینا کو گھر میں نہ پا کر پوچھا کیونکہ وہ اکثر جب بھی آتی تھی دو ہفتے تو لازمی رکتی تھی

ہاں ابھی ابھی گئی ہے جان سینا...!! فرحام نے بیٹ صوفے کے ساتھ لگا کر رکھتے ہوئے بتایا

بری بات فری.... دانی تم روکو گی... تمہاری طبیعت کیسی ہے؟ کچھ کھایا تم نے؟ موسیٰ نے ایک ہی سانس میں سب نمپٹا ڈالا

نہیں رکوں گی آپ اکیلے کیسے رہیں گے گھر۔۔۔ اکیلا گھر تو کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے بندے کو۔۔ اور کھانا کھا لیا ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں نے... طبیعت بھی ٹھیک ہے...!!موسیٰ کے سوالوں کا جواب دے کر وہ فرزام اور زریشہ کو خدا حافظ کرنے چلی گئی

جبکہ شائستہ کاظمی، شبانہ کاظمی، اور رضوانہ کاظمی نے دل میں اللہ پاک کی ذات کا شکر ادا کیا جس نے ان دونوں کے دلوں میں ایک دوسرے کے لیے احساس جگایا تھا

شام گہری ہونے سے پہلے وہ دونوں بھی گھر لوٹ آئے

##

میں روز تجھ سے تو روز مجھ سے

ملا کرے گا یہ طے ہوا تھا

نہ کوئی رستہ نہ موڑ ہم کو

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جدا کرے گا یہ طے ہوا تھا

زمیں کا کوئی بشر نہ اپنی

رفاقتوں کو مٹا سکے گا

کہ جب بھی ہم کو جدا کرے گا

خدا کرے گا یہ طے ہوا تھا

کسی بات پر ہم جھگڑ پڑے تو

!! __ صلح کی خاطر اے میرے ہمدم

ذرا سا میں بھی ذرا سا تو بھی

!!!!!•••••••جھکا کرے گا یہ طے ہوا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زریشہ انگلیوں میں پینسل پھنسائے گود میں رجسٹر اور رجسٹر کے اندر ٹیسٹ رکھے بیٹھی تھی

اور فرزام دونوں ہاتھوں کا پیالہ سا بنا کر سر کے پیچھے رکھ کر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھا اسی کو بڑے غور سے دیکھ رہا تھا اس کی نگاہیں زریشہ کے چہرے کے ایک ایک نقش کو چھو رہی تھیں

مگر زریشہ کا سارا دھیان ان ٹیسٹ کی جانب تھا جو وہ کچھ دیر پہلے ہی فرحام اور فہام کے لے کر آئی تھی اور اب بیٹھ کر لفظ بہ لفظ پڑھ پڑھ کر چیک کر رہی تھی

فرزام اس کی اتنی بے نیازی سے اکتا گیا--- گردن موڑ کر اس نے سائیڈ ٹیبل پر دیکھا جہاں ایک شاپر پڑا تھا سر کے پیچھے سے ہاتھ نکال کر اس نے وہ شاپر اٹھایا اس میں موجود اپنی نئی لائی گئی میتھیمیٹکس کی سلیوشن بک نکال کر آہستہ سے سائیڈ ٹیبل

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پر رکھی، پھر منہ سے شاپر میں ہوا بھری اور پھر گھٹنوں کے بل زریشہ کی جانب جھک کر اس کے کان کے قریب شاپر لے جا کر پٹاخہ بجا دیا

زریشہ جو ارد گرد سے بے نیاز ہو کر فہام کے ٹیسٹ کو چیک کر رہی تھی دھماکے سی آواز اچانک کان میں پڑنے پر ایک دم اچھلی پینسل ---ہاتھ سے چھوٹ کر بیڈ پر جا گری

---فرزام اس کے یکدم اچھلنے پر ہنسی سے لوٹ پوٹ ہونے لگا

زریشہ کو اس کی یہ حرکت زہر سے بھی زیادہ بری لگی تھی اس کا دل چاہا کہ فرزام کے سر پر دس بار گن کر ہاتھ میں پکڑا رجسٹر پوری قوت سے دے مارے تا کہ پھر اس کی ہنسی کو بریک لگ جائے مگر وہ بڑا ضبط کرتے ہوئے پینسل اٹھا کر رجسٹر میں رکھ کر رجسٹر کو بند کر کے اٹھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سنو میرا دل پکوڑے کھانے کو چاہ رہا ہے اس لیے چائے کے ساتھ پکوڑے لازمی بنانا---اور میری بلیو شرٹ پریس کر دینا..!!شام میں میرے لیے سوہن حلوہ بنانا....اس کے بعد۔۔۔!!فرزام اس کے چہرے پر چھائے غصے کو مزید بھڑکانے کے لیے مزے سے بولنے لگ گیا

زریشہ دانت پیس کر رہ گئی---پچھلے انیس بیس دنوں سے وہ خود سے نہ تو فرزام سے بات کر رہی تھی اور نہ ہی اس سے لڑتی تھی بلکہ فرزام کی الٹی سیدھی باتیں بھی چپ چاپ مان لیتی تھی--اس کی ہر فرمائش پر سر جھکا دیتی اپنا آپ بھی مارنا پڑتا تب بھی کبھی فرزام کے بے بنیاد غصے پر گھٹنے ٹیک دیتی تو کبھی ماں اور ممانیوں کی نصیحتیں اسے سر خم کرنے پر مجبور کر دیتیں مگر آخر کب تک آج تو ویسے بھی اس کا پارہ ساتویں آسمان تک

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پہنچا ہوا تھا پچھلے دس دنوں سے وہ فرحام اور فہام پر بہت محنت کر رہی تھی کیونکہ وہ دونوں ہی میتھیمیٹکس اور کمسٹری میں کمزور تھے مگر دس دن کی محنت کے بعد فرحام کا رزلٹ تو اچھا تھا ----مگر فہام کا وہی زیرو نمبر زریشہ کو منہ چڑا رہا تھا

کیا ہوا؟ گھورو نہیں یہ سب کام تم پر فرض ہیں..!!زریشہ کے مسلسل گھورنے پر فرزام نے مسکراہٹ دبائی

زریشہ نے غصے سے رجسٹر صوفے پر پٹخا اور بیڈ پر فرزام کے بالکل سامنے بیٹھ گئی اور پھر ہتھیلی کھول کر فرزام کے سامنے کی

فرزام نے ہونقوں کی طرح اپنے سامنے پھیلی ہوئی زریشہ کی شفاف خوبصورت ہتھیلی کو دیکھا اور پھر زریشہ کو دیکھ کر نا سمجھی میں آئی برو اچکائی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دس ہزار نکال کر اس پر رکھو...!!زریشہ نے آنکھوں سے اپنی ہتھیلی کی جانب اشارہ کیا

دس ہزاررررر..!!کیوں نکالوں دس ہزار؟فرزام یکدم سیدھا ہو بیٹھا اور آنکھیں پھیلا کر زریشہ کو دیکھا

شوہر صاحب آپ نے یہ تو پڑھ لیا کہ شوہر کے یہ یہ حقوق ہیں۔۔۔اگر بیوی اس کی بات نہ مانے یا اس کی حکم عدولی کرے تو گنہگار ٹھہرائی جاتی ہے تو آپ نے یہ نہیں پڑھا کہ شوہر کے بھی کچھ فرائض ہوتے ہیں بیوی کے اخراجات پورے کرنا،اس کی ضرورتوں کا دھیان رکھنا،یہ سب شوہر کی زمہ داری ہے تو اس لیے مجھے چاہیے دس ہزار نکالو شاباش ہری اپ...!!

زریشہ تپی ہوئی بول رہی تھی اور فرزام کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا

---مطلب سیدھا سیدھا دس ہزار

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دماغ میں کوئی کیڑا گھس گیا ہے کیا یا اچانک سر کو بخار وغیرہ تو نہیں چڑھ گیا ناں؟فرزام کی حیرت کو الفاظ نصیب ہوئے مگر اب سکون میں رہنے کی باری زریشہ کی تھی

عقل آ گئی ہے آج مجھے....اب بس جلدی سے میری ہتھیلی پر دس ہزار رکھو!!زریشہ نے ہتھیلی کھسکا کر بالکل فرزام کے منہ کے قریب کر دی

تم نے راستے میں جاتے ہوئے کہیں لکھا دیکھا ہے "فرزام انڈسٹریز"..؟فرزام زریشہ کی پھیلی ہوئی ہتھیلی کو تھامتے ہوئے بولا

نہیں!!زریشہ نے نفی میں سر ہلایا

کہیں کسی بل بورڈز وغیرہ پر یا اشتہار یا نیوز پیپر زپر "فرزام انڈسٹریز" کا ذکر سنا ہو یا کہیں ٹی وی یا سوشل میڈیا پر اس کا ذکر سنا ہو؟فرزام کی نظریں اب زریشہ پر تھیں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں تو!!زریشہ اس کی بات کا مطلب سمجھ نہیں پا رہی تھی

پھر میں تمہیں کوئی کمشنر، اے ایس پی، برگیڈیر، پائلٹ، ڈاکٹر، اینکر، ایکٹر، سنگر، لیکچرار، پرنسپل، کرکٹر، کسی یونیورسٹی کا وائس چانسلر یا چانسلر، بزنس مین، وغیرہ لگتا ہوں نہیں ناں اور نہ ہی کوئی میرے پاس فیکٹری یا لوم ہے اور نہ ہی میرا باپ جاگیردار ہے نہ ہی میرے دادا کا کوئی خزانہ میرے پاس ہے----تو اتنے پیسے میں تمہیں کہاں سے دوں گا...!!اپنے دوسرے ہاتھ سے زریشہ کے گال کو چھو کر اس نے آخر میں ہلکی تھپکی دی جس کا مطلب تھا اپنی بے تکی فرمائش کو بھول جاؤ

مجھے نہیں پتہ مجھے بس پیسے چاہیے..!!زریشہ اس کی اتنی لمبی تمہید سے اکتا کر بولی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم بھول رہی ہو ہمارے پاس بس ایک عدد دوکان ہے اس میں سے بھی تیسرا حصہ ملے گا مجھے!!اور میں خود پڑھتا ہوں اتنے سارے پیسے کہاں سے دوں تمہیں..!!فرزام اب کافی سنجیدہ ہتا

اپنی دفعہ سارے کہ سارے حقوق یاد آجاتے ہیں اور خرچے کی بات پر تم مکر رہے ہو جاؤ جا کر نوکری کرو!!جب پیسے کما کر لاؤ تب کسی حقوق کی بات کرنا مجھ سے..!!وہ کہہ کر بیڈ سے اتر گئی

تو کیا جب تک مجھے نوکری نہیں ملے گی تم میری کوئی بات نہیں سنو گی..؟فرزام بھی بیڈ سے اتر کر اس کے سامنے آ کھڑا ہوا

نہیں سنوں گی!!وہ سر زور سے دائیں بائیں ہلا کر بولی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

خود تو کوئی کام کرتی نہیں ہو تم۔۔۔۔مجھے نوکری کرنے کا کہہ رہی ہو پھوہڑ لڑکی۔۔۔۔تم میری کوئی بات نہیں مانتی ساری باتیں میں زبردستی منواتا ہوں۔۔!!فرزام کہہ کر کمرے سے نکلنے لگا کہ کہیں مبادا واقعی ہی ناں پیسوں کی بات پر ٹک جائے

جبکہ زریشہ نے اسے نکلتا دیکھ کر فوراً بازو سے پکڑ کر اپنے سامنے کھڑا کیا

یہ...جو... شرٹ... تم نے پہن رکھی ہے

ناں... یہ... میں... نے... دھو کر.... پریس کی ہے!!زریشہ نے اس کی شرٹ کو سینے کے پاس سے پکڑ کر لفظوں کو پیس پیس کر کہا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گڈ گرل جیتی رہو...کام کرنے لگی ہو...ویلڈن..!!فرزام نے اس کا کندھا تھپتھپا کر اسے شاباشی دی تاکہ اس کا دھیان پیسوں سے ہٹ جائے

یہاں بیٹھو ناں پہلے..!!اور دو پیسے....!!زریشہ نے شرٹ چھوڑ کر اسے بازو سے تھاما اور لا کر صوفے پر بیٹھنے والے انداز میں بیٹھایا اور ایک پاؤں اس کے ایک طرف صوفے کی سیٹ پر رکھ کر اس کی جانب جھکی

فرزام نے اسے کندھے سے پکڑ کر پاس بٹھانا چاہا تاکہ وہ بیٹھے اور وہ خود نکل جائے مگر وہ بھی زریشہ تھی فوراً فرزام کے ہاتھ جھٹک ----دیئے اس نے

ہوشیاری کی کوشش مت کرو پیسے نکالو..!!انگشت شہادت سے اسے دھمکاتے ہوئے وہ سخت لہجے میں بولی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرزام نے ایک ساتھ پینٹ کی دونوں جانب کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے ایک طرف سے پچاس کا نوٹ اور دوسری جانب سے دس کا نوٹ برآمد ہوا پھر اس نے زریشہ کا ہاتھ تھاما، ہتھیلی کھولی اور اس پر وہ دونوں نوٹ رکھ دیئے

یہ لو عیش کرو بیگم..!! فرزام نے زریشہ کے ہاتھ کی مٹھی دوبارہ بند کرتے ہوئے کہا

یہ کیا ہے؟ زریشہ نے پیسوں کو دیکھتے ہوئے حیرت سے پوچھا

قائداعظم جی ہیں....!! تمہیں نہیں پتہ کیا؟ فرزام نے معصوم بنتے ہوئے کہا

زیادہ بنو مت میں نے تم سے کوئی چندہ نہیں مانگا!! زریشہ بھڑکی تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ چندہ ہے بھی نہیں، یہ تمہارا خرچہ ہے دل کھول کر شاپنگ کرو اب اس سے اور جو پیسے بچ جائیں ان کی کمیٹی ڈال لینا۔۔۔ سیونگ کرنا بھی تو ضروری ہے مستقبل کے لئے..!!فرزام نے اس کی بات کو ہوا میں ہی اڑا دیا جس پر زریشہ نے اسے کھا جانے والے انداز سے گھورا

فیضی...!!تم پاگل ہو...پورے دس ہزار نکالوا بھی کہ ابھی..!!زریشہ نے دانت کچکچائے

پاگل میں نہیں تم ہو۔۔۔شوہر سے اس کی حیثیت کے مطابق مطالبہ کیا جاتا ہے!!اب کل کو کسی جھونپڑی والے کی بیوی اس سے کہے کہ جان آپ کی میں زمہ داری ہوں اور مجھے ایک عدد جہاز کی ضرورت ہے تاکہ میں ہواؤں میں اڑتی پھروں تو کیا وہ بچارا اس کی اس.... چھوٹی.... سی ضرورت کو پورا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کرپائے گا۔۔۔وہ تو پھر صرف جہاز کے ٹائر تلے آکر اپنی جان ہی دے سکتا ہے!!فرزام منہ کے زاویئے بدل بدل کر بولا

میں نے کوئی اتنا بڑا مطالبہ نہیں کیا آئی سمجھ اور اب اپنے حقوق یاد کروانے سے پہلے سو بار سوچ لینا...!!زریشہ اسے دھمکاتی ہوئی رجسٹر اٹھا کر کمرے سے نکل گئی اور فرزام منہ بنائے اسے جاتا دیکھتا رہ گیا

##

کالج سے آکر وہ نہا کر سو گئی تھی اور جب اٹھی تھی تو سات بج رہے تھے دوپٹہ بے نیازی سے کندھے پر ڈال کر وہ کمرے سے نکل کر کچن میں چلی آئی جہاں رخسانہ ریاض چولہے پر ایک طرف چائے اور دوسری طرف سالن بنا رہی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اٹھ گئی مہارانی....بتائیں اب کیا خدمت کی جائے آپ کی..؟رخسانہ ریاض اسے دیکھ کر جلے کٹے لہجے میں بولی

کچھ نہیں تائی میں اپنی خدمت خود کر سکتی ہوں!!ہلکی سی مسکراہٹ لبوں پر سجائے وہ بولی تو رخسانہ ریاض کتنی ہی دیر تک اسے گھورتی رہی

موسیٰ نے تو سر پر بیٹھا رکھا ہے تجھے۔۔۔نصیب پھوٹ گئے تھے ہمارے جو زریشہ کی جگہ تجھے بیاہ لائے..!!رخسانہ ریاض نے دانت پیس کر کہا اور پھر چائے چولہے سے اتار کر کپ میں ڈالنے لگ گئی

اچھا ہے زری آپی بیچاری بچ گئی ورنہ تو یہاں پوری زندگی رونا ہی پڑنا تھا انہیں..!!گلاس میں پانی ڈال کر پیتے ہوئے دانیہ ایک نظر رخسانہ ریاض کو دیکھ کر بولی اور رخسانہ ریاض سلگ کر رہ گئی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیوں میں اتنی ظالم نظر آتی ہوں جو رلاتی پھرتی ہوں لوگوں کو..!! کھا جانے والا لہجہ تھا رخسانہ ریاض کا مگر دانیہ پر پھر بھی اس کے لہجے نے اثر نہیں کیا تھا

ظالم کا تو پتہ نہیں مگر جینا ضرور مشکل کر دیتی ہیں آپ..!! دانیہ نے بھی چپ رہنا ضروری نہیں سمجھا

دس دن ہو گئے تھے جب سے رخسانہ ریاض گھر لوٹی تھی مسلسل دانیہ کو وقفے وقفے سے برا بھلا کہتی رہتی تھی حالانکہ اب دانیہ کالج سے گھر آ کر گھر کی صفائی میں مدد بھی کرتی تھی اور کچن کے بھی تھوڑے ----بہت کام کرنے لگی تھی

رخسانہ ریاض نے سالن چولہے سے اتار کر رکھا اور چولہا بند کیا اور پھر چائے کا کپ ہاتھ میں دوبارہ تھاما

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا ایسا کیا کیا ہے میں نے تمہارے ساتھ؟ کونا جینا مشکل کیا ہے تمہارا؟.....ارے ہاں یاد آیا تُو اس فیضی سے شادی کرنا چاہتی تھی ناں اور تجھے کرنی پڑ گئی موسیٰ سے.....وہی سوگ مچا ہے ناں تیرے اندر..!!رخسانہ ریاض کا انداز انگارے چبانے والا تھا

ایسا کچھ نہیں ہے تائی!!فیضی زری آپی کے ساتھ خوش ہے اور میں ان دونوں کو خوش دیکھ کر خوش ہوں..!!اس کا لہجہ بھیگا تھا رخسانہ ریاض کی بات کسی نشتر سے کم نہیں لگی تھی

ارے یہ کہانیاں کسی اور کو جا کر سنانا بی بی!!اچھے سے جانتی ہوں میں،اب بھی دل چاہتا ہو گا کہ اس سے ہو جائے تمہاری شادی...!!رخسانہ ریاض کے جو منہ میں آرہا تھا وہ بول رہی تھی اور دانیہ کے سینے میں کوئی تیر بری طرح چبھا تھا

تائی سوچ سمجھ کر بولیں!!اس کی آواز تیز ہوئی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سوچ کر ہی بول رہی ہوں!! تجھ جیسی لڑکیاں جن کے دلوں میں تو غیر مرد ہوتے ہیں اور منہ پر وہ شوہر کی بنی پھرتی ہیں ناں، نبھا نہیں ہوتا ان کا سسرال میں....!! گھر نہیں بستے ان سے...!! اب اپنی پھوپھی کو ہی دیکھ لو بیٹھی ہے ناں میکے سالوں سے..!! رخسانہ ریاض بجھی آگ کو ہوا دے رہی تھی الفاظ نہیں تھے تیزاب کے چھینٹے تھے دانیہ تو تڑپ کر رہ گئی

تائی برداشت کر رہی ہوں تو اس کا مطلب یہ نہیں آپ کچھ بھی بولتی جائیں...!! دانیہ غصے اور دکھ سے چیخی تھی اور رخسانہ ریاض کا ہاتھ میں تھاما چائے کا کپ لرز اٹھا

گرم گرم چائے کے چند قطرے پاؤں پر گرے تو وہ غصے میں دانیہ کا بازو پکڑنے لگی تب ہی موسیٰ کی موٹر-سائیکل کا ہارن دروازے کے ---باہر بجا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رخسانہ ریاض نے کوئی بھی لمحہ ضائع کیے بغیر سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں کچھ سوچ کر پورا چائے کا کپ ہی اپنے پاؤں پر انڈیل لیا

موسیٰ باہر گلی میں موٹر سائیکل کھڑی کر کے اپنے پاس موجود چابی سے گیٹ کھول کر اندر داخل ہوا ----

ہائے مر گئی...ہائے میرا پیر....ہائے ربا...!!رخسانہ ریاض فرش پر بیٹھ کر ہاتھ سے پاؤں کو تھام کر چلا رہی تھی اور دانیہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی

کیا ہوا امی؟موسیٰ ہاتھ میں پکڑی ہوئی فائل ہال کے صوفے پر پھینک کر کچن کے اندر بھاگ کر آیا

ارے میں قسمت ماری نے تیری بیوی کو بس اتنا کہہ دیا کہ زرا کچن میں میری مدد کروائے تو غصے میں اس نے مجھ پر چائے گرا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دی....!!رخسانہ ریاض پاؤں کی جلن بھول کر روتے ہوئے موسیٰ کو بتانے لگ گئی

میں نے کچھ نہیں کیا انہوں نے خود۔۔۔!!رخسانہ ریاض کی مکاری دانیہ کو ششدر کر گئی

موسیٰ رخسانہ ریاض کے سرخ ہوتے پاؤں کو زمین پر بیٹھ کر ---دیکھنے لگ گیا

تو کیا میں جھوٹ بول رہی ہوں کیا تو نے دھکا نہیں دیا مجھے..!!کیا مجھ پر چلائے نہیں گرائی یہ کہہ کر کہ بڑھیا آئندہ کوئی کام کرنے کو نہیں کہنا مجھے..!!!!!رخسانہ ریاض نے خونخوار نظروں سے موسیٰ کے پیچھے کھڑی دانیہ کو دیکھا

تائی جھوٹ کیوں۔۔۔!!دانیہ پھر سے بولنے لگی تھی جب رخسانہ ریاض کی آواز نے اس کے لبوں پر تالے لگا دیئے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہائے موسیٰ تو مجھے گھر سے نکال دے!!نجانے آگے کیا کیا کرے تیری بیوی، ابھی سے ہی مجھے جھوٹا، مکار اور ڈرامے باز کہہ رہی ہے!!نکال دے تو مجھے گھر سے، نہیں دیکھا جائے گا مجھ سے!! نہیں سہے جائیں گے مجھ سے ایسے الزام..!! نہیں سنی جائیں گی ایسی باتیں!!

رخسانہ ریاض پاؤں پر ہاتھ رکھے دہائیاں دے رہی تھی

میں نے ایسا کچھ نہیں کہا...!!رخسانہ ریاض کی باتیں سن کر دانیہ تو ہکا بکا رہ گئی تھی

چپ دانی.... کمرے میں جاؤ..!!موسیٰ دانیہ کو آنکھوں سے خاموش رہنے کا اشارہ دے کر سخت سے لہجے میں بولا اور سہارے سے ماں کو کھڑا کیا

مگر میں نے سچ م۔۔۔!!وہ اپنی صفائی میں بولنا چاہتی تھی تبھی موسیٰ نے اسے بری طرح ٹوک دیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سنا نہیں تم نے کمرے میں جاؤ ابھی...!!موسیٰ یکدم دھاڑا تھا اور دانیہ دہل کر رہ گئی آنسو آنکھوں سے زاروقطار بہہ نکلے اور وہ بھاگ کر کمرے میں آگئی

چلیں امی کمرے میں...!!موسیٰ ماں کو اپنے سہارے اس کے کمرے میں لے گیا

##

زری اب بس کرو۔۔۔کونسا کل ہے ان کا پیپر جو تم یوں سر دھڑ کی بازی لگا کر پڑھا رہی ہو ان دونوں کو..!!فرزام فرحام اور فہام کے کمرے میں داخل ہوتا ہوا بولا

زریشہ سے ہونے والی بحث کے بعد سے آج پورا دن فرزام نے زریشہ سے کوئی کام نہیں کروایا تھا مگر اب رات کے گیارہ بج

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

۔چکے تھے اور وہ ابھی تک بیٹھی فرحام اور فہام کو پڑھا رہی تھی

رجسٹر پر تیزی سے چلتی پینسل رکی اور نگاہیں رجسٹر سے ہٹا کر اس نے فرزام کو دیکھا جو دروازے سے کہنی ٹکائے کھڑا ہو کر اسے ہی دیکھ رہا تھا

تم جا کر سو جاؤ۔۔۔ تمہیں کیا ہے؟ اور فیمی لیٹے کیوں ہو اٹھو اور ادھر آؤ یہ فار مولا لگا کر دوبارہ سوال سولو کرو۔۔!!زریشہ رجسٹر پر پھر سے نگاہیں جھکا کر مصروف سے لہجے میں بولی اور پھر ہاتھ میں پکڑا رجسٹر بیڈ پر نیم دراز فہام کی جانب بڑھایا جس پر اس کا منہ مزید بن گیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سو جاؤں گا چلو تم اپنے کمرے میں... ان کو بھی سونے دو..!!

فرزام آکر فہام کے پاس بیڈ پر بیٹھا تو فہام نے اٹھ کر اسے گلے لگا لیا

لے جاؤ بھائی آپی کو۔۔۔ڈھیر ساری دعائیں دوں گا جھولیاں بھر بھر کے....!!پڑھا پڑھا کر پاگل کر دیا ہے آپی نے...!!فہام فرزام کے کان میں سرگوشی کر رہا تھا جبکہ زریشہ ان دونوں کو گھور رہی تھی

زری ان کو سونے دو... انہوں نے سکول بھی جانا ہے صبح..!!فرزام نے فہام کو خود سے دور کرتے ہوئے کہا

فیضی...!!جا کر سو جاؤ تم!!ان کی بھلائی کے لیے ہی پڑھا رہی ہوں!!

رات کا ایک بج جائے یا دو جب تک ان کا یہ چیپٹر کمپلیٹ نہیں ہو گا تب تک میں ان کو سونے نہیں دوں گی..!!زریشہ نے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اٹل لہجے میں کہا اور فہام کے منہ پر گیارہ بجے ہی بارہ بج گئے بڑی امید بھری نظروں سے اس نے فرزام کی جانب دیکھا تھا

مگر فرحام تو بڑی لگن سے زریشہ کے پاس کرسی پر بیٹھا کوئی سوال حل کر رہا تھا----

زری...!!ایک بار کی بات سمجھ جایا کرو... کمرے میں چلو..!!کل ہو تا رہے گا چیپٹر کمپلیٹ..!!فرزام نے اٹھ کر زریشہ کی گود سے میتھیمیٹکس کی کتاب اٹھا کر فہام کی جانب اچھالی

فیضی میں آپی سے دو چار سوال سمجھ رہا ہوں، لگتا ہے تم وہ بھی سمجھنے نہیں دو گے جا کر سو جاؤ ناں..!!فرحام فرزام کے اس رد عمل پر زچ ہوتے ہوئے بولا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اوئے پروفیسر۔۔۔چپ چاپ یہ کتابیں اٹھا کر سو جاؤ ورنہ ایک الٹے ہاتھ کی لگاؤں گا تو جتنا پڑھا ہے وہ بھی باہر نکل کر آجائے گا۔۔۔جا کر سکول کے ٹیچرز سے سمجھنا۔۔۔دو۔۔۔چار۔۔۔سوال....!!فرزام نے بڑی خونخوار نظروں سے فرحام کو گھورا

فرحام نے اپنی کاپی اٹھا کر زریشہ کی گود میں رکھی جسے زریشہ ورق الٹ پلٹ کر دیکھنے لگ گئی جبکہ فرحام نے غلطی سے ایک بازو زریشہ کے شانے پر پھیلا دیا

فرزام جو سینے پر بازو لپیٹے زریشہ کے اٹھنے کا انتظار کر رہا تھا غصے سے فرحام کی جانب بڑھا اور زریشہ کے شانے سے اس کا بازو ہٹا کر فرحام کو ایک جانب کیا اور زریشہ کو کلائی سے پکڑ کر کھڑا کیا۔۔۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فیضی کیوں تم ڈسٹرب کر رہے ہو جا کر۔۔۔!!زریشہ فرزام کی اس حرکت پر بوکھلا کر رہ گئی بات ابھی مکمل بھی نہیں ہو پائی تھی جب فرزام نے اس کے ہاتھ سے فرحام کی کاپی کھینچ کر فہام کے پاس بیڈ پر اچھالی

پکڑو تم دونوں اپنی کتابیں اور فری آئندہ تم زری سے چپکے ہوئے مجھے نظر آئے ناں تو چھت سے اٹھا کر گلی میں دے ماروں گا...!!

فرزام کا لہجہ انتہائی تلخ ہوا تھا جس پر باقی سب نے حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھا

فرزام زریشہ کا ہاتھ پکڑے کمرے سے باہر نکلا تو فرحام نے تھوک نگل کر فہام کو دیکھا اور اس نے کندھے اچکا دیئے

##

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

موسیٰ اس لڑکی سے مجھے ڈر لگنے لگا ہے!!بڑی ظالم لڑکی ہے...!!

رخسانہ ریاض بولتی جا رہی تھی اور موسیٰ چپ کر کے سن رہا تھا

پاؤں پر جلن کم کرنے کے لیے دوائی لگا کر اب وہ اس کے لیے دودھ ابال کر لے آیا تھا جسے وہ پی کر لیٹ گئی

امی آپ آرام کریں میں اسے سمجھا لوں گا..!!موسیٰ نے رخسانہ ریاض پر کمبل اوڑھا کر نرمی سے کہا

ارے تجھے ماں کی ذرا برابر فکر نہیں ہے اس نے مجھے جلا کر رکھ دیا اور تو تماشہ دیکھتا رہا ایک ہاتھ کیوں نہیں مارا اس کے منہ پر..!!

رخسانہ ریاض اب پھر سے رونے لگ گئی تھی

امی آپ کو غلط فہمی ہوئی ہو گی وہ ایسا کیوں کرے گی بھلا..!!موسیٰ ایک بار پھر ماں کے سرہانے بیٹھ کر اسے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس جیسی شاطر لڑکیاں ہوتی ہیں جو ساس سسر کو برداشت نہیں کرپاتی!! سسر تو پہلے سے ہی نہیں ہے اس کا!! اب مجھے بھی مارنا چاہتی ہے...!! تاکہ جان چھوٹ جائے اس کی مجھ سے اور پورے گھر کی مالکن بن کر رہے محترمہ..!! رخسانہ ریاض جی بھر کر آج موسیٰ کی رگوں میں دانیہ کے خلاف زہر بھر دینا چاہتی تھی

امی وہ ایسی لڑکی نہیں ہے اس سے نہ تو بدگمان آپ ہوں اور نہ مجھے کریں..!! موسیٰ سرد لہجے میں بولا

تجھے بری کیوں لگے گی وہ، لٹو بنا کر جو رکھا ہے اس نے تمہیں اپنا، نوکری سے آتا ہے تو اسی کے گرد گھومتا رہتا ہے تُو، ماں کب یاد رہتی ہے تجھے!! اس دن زریشہ کی کرتوتوں نے خاندان بھر کو بدنام کیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اب یہ کرے گی!!رخسانہ ریاض کے لہجے کی کراہٹ موسیٰ سے ڈھکی چھپی نہیں رہ پائی تھی

امی مجھے سب پتہ ہے اس دن آپ نے جان بوجھ کر اتنا واویلا مچایا تھا اور مجھے بھڑکایا تھا کیونکہ آپ زری کو پسند نہیں کرتی تھیں پہلے بھی تو آپ کو فیضی اور زری کے متعلق پتہ تھا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے لیے کتنے پاکیزہ خیالات رکھتے ہیں مگر آپ نے ان دونوں کی عزت سب کے سامنے اچھال کر رکھ دی۔۔۔امی آپ کی یہ بات کبھی میرے دل سے نکل نہیں پائے گی..!!موسیٰ کا سرد لہجا ٹوٹے ہوئے لہجے میں کب بدلا موسیٰ بھی نہیں جان پایا تھا

وہ زریشہ کے عکس کو آنکھوں سے مٹانے کی کوشش کرتا ہوا کمرے سے نکل گیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

!!••تیرے خوابوں کو ترستی تو ہیں آنکھیں میری

!!•••مجھ کو سونے ہی نہیں دیتا ____ خارہ تیرا

وہ تو جا چکا تھا مگر خانہ ریاض کی حالت تو ایسی تھی کہ کاٹو تو بدن میں خون نہیں

##

تمہیں کتنی بری عادت ہے ہر ٹائم اپنی مرضی کرنے کی، ضد کرنے کی..!!زریشہ اس کے ساتھ چلتی ہوئی ناک سکیڑ کر بولی

تم مان لیا کرو فوراً میری بات میں ضد نہیں کیا کروں گا

سمپل!!مسکرا کر فرزام نے اس کی ناک کو چھوا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم میری کونسی بات مانتے ہو دس ہزار مانگا تھا تم نے ساٹھ روپے پکڑا دیئے..!!زریشہ کمرے میں آکر صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولی اور فرزام نے دو انگلیوں سے اپنا ماتھا چھوا یعنی کہ وہ ابھی بھی اسی بات پر اٹکی ہوئی تھی

ہاں تو جب میں پڑھ لکھ جاؤں گا میری جاب لگے گی تب دے دوں گا..!!فرزام اس کے سامنے بیڈ پر بیٹھ گیا

تو تب تک میں پھر اپنے والے کمرے میں رہوں گی..!!

زریشہ فرزام کو دیکھ کر بولی

کوئی نہیں جاؤ گی تم کہیں۔۔۔یہ عجیب ضد ہے۔۔۔۔تم نے دس ہزار کا کرنا کیا ہے بتاؤ تو زرا؟فرزام سپاٹ لہجے میں بولا

ضرورت ہے مجھے..!!رخ موڑ کر اس نے تیز لہجے میں کہا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جو کچھ تمہیں چاہیے میں لا دوں گا بتاؤ...!!فرزام صوفے پر اس کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا

پچھلے بیس دنوں سے وہ خود اس سے کوئی بات نہیں کرتی تھی بس اسی کی باتوں کا جواب دیتی تھی سارے کام بھی چپ چاپ کر دیا کرتی تھی---فرزام اس سے بات کرنے کے نئے نئے بہانے ڈھونڈتا رہتا،اس سے کھل کر بات کرنے کے لیے اسے اپنی باتوں اور اپنی حرکتوں سے زچ کرنے کی کوشش کرتا تاکہ وہ آگے سے کوئی رد عمل ظاہر کرے،اسے اپنے کسی ناں کسی کام میں لگائے رکھتا تاکہ وہ باقی کسی اور کا کوئی کام نہ کر سکے---زریشہ کا وجود اپنے کمرے میں اسے اچھا لگنے لگا تھا چند پل کے لیے بھی وہ کمرے سے جاتی تو وہ بے چین سا ہو جاتا تھا،وہ تو اب آہستہ آہستہ یہ بھی بھولنے لگا تھا کہ دانیہ مرتضیٰ نام کی ایک لڑکی بھی تھی جس سے وہ محبت کرتا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھا---شروع شروع میں صرف سب کو دکھانے کے لیے وہ زریشہ کی پرواہ کیا کرتا تھا مگر پھر تو یہ سب اس کے اپنے لیے ہی اہم ہونے لگا تھا---

!!__ہوتے ہیں کچھ مراسم ازل سے تحریر شدہ

!!__یونہی نہیں ہو جاتی_نسبتیں مرے ہمدم

ایسے تمہیں یاد نہیں رہے گا رجسٹر پینسل نکالو..!!زریشہ نے فوراً منہ اس کی جانب پھیر لیا

فرزام ہاتھ بڑھا کر پاس ہی پڑے اپنے بیگ میں سے رجسٹر اور پینسل نکال کر زریشہ کی جانب منہ کر کے بیٹھ گیا----

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہوں تو لکھو...!!بیس،پاؤڈر بیس،مسکارہ،کاجل،آئی لیشز،آئی شیڈوز،
آئی لائنر،لپسٹک کے سارے شیڈز جیسے بے بی پنک،شاکنگ
پنک،ڈارک پنک،نیچرل پن۔۔۔!!زریشہ بنا درمیان
میں سانس لیے بولتی جارہی تھی جب فرزام نے اسے بیچ
میں روکا
یہ اتنی لپسٹک کا تم کرو گی کیا؟اور یہ سب کچھ تو پہلے سے ہے ناں
تمہارے پاس...؟فرزام کا انداز جانچنے والا تھا اس نے ابھی
تک کچھ بھی نہیں لکھا تھا لکھتا بھی کیسے زریشہ اتنا کچھ تو ایک
سانس میں بول گئی تھی
وہ سب کچھ تو پرانا ہے برینڈڈ اور مہنگا والا میک اپ منگواؤں گی ناں
اس بار.... تم لکھو لکھو شاباش۔۔۔تو کہاں تھی میں...؟ہاں یاد آیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سارے لپسٹک کے شیڈز اور سارے نیل پالش کے شیڈز۔۔۔!!

فرزام کو جواب دے کر وہ پھر سے شروع ہو چکی تھی

نیل پالش تو تم لگاتی نہیں ہو اس کا مربع ڈالنا ہے جو منگوا رہی ہو..!!فرزام نے چڑ کر اسے ٹوکا

مربع نہیں ڈالنا کل کو کوئی مہمان آئے اور مجھے کہے نیل پینٹ دے دو اس کلر کا اور میرے پاس وہ کلر نہ ہوا یا سرے سے کوئی نیل پالش ہوئی ہی نہیں تو وہ مہمان تو یہی سوچے گی ناں کہ میرا شوہر کنگلہ ہے کچھ لے کر نہیں دیتا۔۔۔یہ تو میں تمہاری عزت رکھنے کی خاطر کہہ رہی ہوں..!!زریشہ نے کہتے ہوئے فرزام کو گھوری ڈالی

نہ رکھو تم میری عزت...!!اور یہ پکڑو فضول سی کوئی چیز اس پر نہیں لکھنا جو زیادہ ضروری ہے وہ لکھو میں کل لا دوں گا..!!

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرزام نے اٹھ کر رجسٹر زریشہ کی گود میں رکھا اور واشروم چلا گیا

مگر جب وہ واپس آیا تو زریشہ نے اسے رجسٹر تھمایا اور وہ چکرا کر رہ گیا

کیا اتنا سب کچھ دس ہزار میں آجانا تھا جو تم مانگ رہی تھی مجھ سے..؟ فرزام نے حیرت سے دو ورقوں پر مشتمل اس میک اپ کے سامان کی فہرست دیکھ کر استفسار کیا

وہ دس ہزار تو لے کر میں پارلر جاؤں گی یہ سب کچھ تو تم خود لا کر دو گے..!! زریشہ مسکراتی ہوئی بولی

پارلر..؟ فرزام کو پھر سے حیرت کا جھٹکا لگا

وہ امی، بڑی مامی، چھوٹی مامی اور خالہ راحیلہ بار بار مجھے کہتی رہتیں ہیں کہ میں تیار شیار ہو کر رہوں شوہر کے دل پر راج کر سکوں گی شوہر باہر کسی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور کی جانب نہیں دیکھے گا تو اس لیے زرا بالوں کی کٹنگ کروا کر انہیں ہائی لائیٹ کرواؤں گی، فیشل کرواؤں گی، اور آئی برو میں ایک کٹ بھی لگواؤں گی آجکل بڑا فیشن ہے اس کا..!!!!!!زریشہ اس کی حالت سے محظوظ ہوتے ہوئے بولی اور فرزام کا منہ اور آنکھیں ----کھلی کی کھلی رہ گئیں زریشہ کی بے تکی باتوں پر

کوئی ضرورت نہیں ہے تم ایسے ہی بہت پیاری لگتی ہو...!!تمہارے بال ویسے ہی اتنے خوبصورت ہیں پارلر جا کر برباد کروانے کی کوشش بھی مت کرنا..!!سکن تمہاری پہلے ہی اتنی اچھی ہے کسی فیشل ویشل کی قطعی ضرورت نہیں ہے اسے!!رنگ تمہارا پہلے ہی اتنا وائیٹ ہے یہ بیس ویس یہ سب لینے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ لگانے کی..!!آئی برو میں کٹ والے فضول سے فیشن کی طرف تو تمہارا دھیان بھٹکنا بھی نہیں چاہیے لگی سمجھ..!!اور یہ آئی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لائنر آئی لیشز تمہاری پلکیں پہلے ہی اتنی لمبی اور پیاری ہیں ایسی بے تکی چیزوں کو فضول میں مت خریدو۔۔۔اور یہ لینز کیوں منگوانے ہیں پاگل ہو تم؟اتنی پیاری تمہاری آنکھیں ہیں ان جیسی آنکھوں پر تو شاعر شعر لکھتے نہیں تھکتے کوئی بھی دیکھے تو دیکھتا رہ جائے کوئی ایک بار ان میں جھانک لے تو فنا ہو جائے۔۔۔اور یہ اتنی ساری لپسٹکس کا کیا کرو گی تمہارے ہونٹ تو پہلے ہی پنک ہے گلابی پھول کی طرح کے.....یہ سارا میک اپ ہی فضول ہے تمہارے لیے!!اس سب کی ضرورت ہی نہیں ہے تمہیں.....!!فرزام نے ایک ہی سانس میں اس کہ سارے پلین کی نفی کر ڈالی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بالکل بھی نہیں یہ سب تو لے کر رہوں گی میں۔۔۔چاہے لگاؤں یا نہ لگاؤں..!!زریشہ اس کی اتنی لمبی تقریر کو قطعاً کسی خاطر میں نہ لائی جس پر فرزام بس اسے گھور ہی سکا

ابھی تو لان کے سوٹ بھی لینے ہیں میں نے، سردیوں میں گرمیوں کے کپڑے سستے ہوتے ہیں ناں اس لیے سوچ رہی ہوں آٹھ دس اچھے اچھے جوڑے خرید کر ابھی سے رکھ لوں..!!زریشہ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے پھر سے مسکراہٹ دبا کر بولی

پھر ایک کام کرو بیس پچیس خربوزے بھی خرید لانا وہ بھی سردیوں میں سستے ہوں گے..!!اور گرمیوں میں مہنگے ہو جائیں گے!!فرزام تو بھنا کر رہ گیا تھا زریشہ کی عجیب عجیب باتوں سے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تمہیں مزاق لگ رہا ہے سب۔۔۔۔سوچو ابھی لان کا سوٹ ملے گا دو تین ہزار کا اور وہی سوٹ گرمیوں میں ملے گا پانچ سے چھ ہزار کا۔۔۔فائدہ تو تمہارا ہی ہوگا پیسے کم خرچ ہوں گے تمہارے...!!!! زریشہ آنکھیں گھما گھما کر بول رہی تھی اور فرزام آنکھیں ضرورت سے زیادہ کھولے سب سن رہا تھا

ٹھیک ہے کل جا کر میں اپنے گردے کی بولی لگواؤں گا جب اچھی قیمت لگے گی بیچ کر تمہیں یہ سب کچھ لا دوں گا..!!اور باقی کپڑوں وغیرہ کے لیے بھی پیسے دوں گا...!!فرزام نے رجسٹر بند کر کے دوبارہ بیگ میں ڈالا

رہنے دو تمہارا گردہ کون لے گا جتنا تم غصے میں رہتے ہو ویسے ہی سیاہ پڑ گیا ہوگا اب تک...!!زریشہ کو اس کی بات زرا پسند نہیں آئی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کوئی تو لے ہی لے گا اگر وہ نہیں لیا تو میں کل اپنا لیپ ٹاپ بیچ دوں گا..!!فرزام اب واقعی ہی سنجیدہ تھا زریشہ نے مڑ کر اسے دیکھا اور پھر سر جھٹک کر بیڈ پر لیٹ گئی

##

موسیٰ کمرے میں داخل ہوا تو وہ سر گھٹنوں میں دیئے صوفے پر بیٹھی تھی

کچھ میٹھا ہو جائے...!!موسیٰ کی بات پر دانیہ نے سر اٹھا کر پہلے ---موسیٰ کے ہاتھ میں موجود چاکلیٹ کو دیکھا پھر موسیٰ کو

بات مت کریں آپ مجھ سے..!!دانیہ نے ہاتھ کی پشت سے اپنے آنسو رگڑ کر خفگی ظاہر کی

ناراض ہو؟موسیٰ نے اس کی روئی روئی آنکھوں میں جھانک کر پوچھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا نہیں ہونا چاہیے؟موسیٰ کے دیکھنے پر وہ نگاہیں جھکا گئیں

ہونا تو چاہیے۔۔۔تمہاری جگہ اگر میں بھی ہوتا تو ایسے ہی ناراض ہوتا..!!مگر کیا ہے ناں جب کوئی مجھے منانے آتا میں مان بھی جاتا...!!موسیٰ اس کے آنسوؤں سے بھیگے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولا

آپ منا رہے ہیں مجھے...؟بھیگی پلکوں کا گھیرا آنکھوں سے ہٹا کر وہ بولی تو موسیٰ کئی ثانیے اسے دیکھے گیا وہ واقعی بہت معصوم اور صاف دل کی تھی

کوشش کر رہا ہوں!!موسیٰ کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

میں نہیں مانوں گی!!وہ بضد تھی

ٹھیک ہے کان پکڑ کر سوری بول رہا ہوں!!کیا اب بھی نہیں مانو گی؟

موسیٰ نے چاکلیٹ گود میں رکھ کر اس کے کان پکڑے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اپنے کان پکڑیں ناں سوری ایسے تھوڑی نہ مانگی جاتی ہے...!!دانیہ اپنے کانوں سے موسیٰ کے ہاتھ ہٹا کر بولی

ہوں یہ لو پکڑ لیے کان...اب معاف کر دو نمک دانی..!!موسیٰ نے اپنے کان پکڑتے ہوئے شرارتی انداز میں کہا

آپ مجھے نمک دانی کہہ رہے ہیں اب آپ مت بلائیے گا مجھے دوست.....کبھی...!!دانیہ اس کی بات سے چہرہ موڑ کر خفا لہجے میں بولی اور پھر اپنی چھوٹی انگلی سے موسیٰ کی جانب اشارہ کیا

اچھا سوری...پلیز...معاف کر دو دوستی نہیں توڑو ناں دوست...!!موسیٰ کو اس کا اس طرح خفا ہونا بڑا بھایا تھا پکا والا سوری بولا ہے ناں...!!دانیہ نے مسکراہٹ چھپائی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں پکا والا..!!دانیہ کی بات پر وہ جی جان سے مسکرا دیا ایک بار پھر اس نے چاکلیٹ دانیہ کی طرف بڑھائی جسے دانیہ نے ---فوراً پکڑ لیا

میں نے سچ میں تائی جی کہ پاؤں پر چائے نہیں گرائی تھی نہ ہی انہیں دھکا دیا تھا میرا یقین کریں..!!چاکلیٹ منہ کی طرف لے جاتے ہوئے دانیہ کے ہاتھ رک گئے وہ پھر سے اپنا آپ موسیٰ کی نظروں میں واضح کرنا چاہتی تھی

مجھے یقین ہے کہ تم سچ کہہ رہی ہو.....امی تمہیں پسند نہیں کرتیں اسی لیے یہ سب کیا انہوں نے..... میں سمجھالوں گا انہیں....!! تمہیں غصے سے اندر جانے کا کہا، تمہاری بات نہیں سنی اور جو کچھ امی نے تمہیں کہا اس سب کے لیے سوری..!!موسیٰ شرمندہ ہوتے ہوئے بولا تو دانیہ مسکرا دی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آپ فرمان بھائی کو لیکر گئے تھے ناں کیا کہا ڈاکٹرز نے...؟

دانیہ کو چاکلیٹ کی پہلی بائیٹ لیتے ہوئے یاد آیا کہ موسیٰ آج

فرمان کو ہاسپٹل چیک اپ کے لیے لے کر گیا تھا اس لیے

وہ فوراً ہی پوچھنے لگ گئی

ٹانگ ٹھیک سے جڑی ہی نہیں ہے.....ڈاکٹرز کہتے ہیں کہ

ٹانگ کی ہڈی بہت کمزور ہے دوبارہ جوڑنا رسکی ہے۔۔۔ہڈی بالکل

کھوکھلی ہو چکی ہے اگر جوڑیں گے تو خدشہ ہے کہ ٹانگ کی ہڈی

مزید جگہوں سے بھی ٹوٹ جائے..!!اور انہوں نے یہ بھی کہا

ہے کہ چلیں پھریں یہ کبھی نہ اگر ٹانگ پر زرا سا بھی زور پڑا تو

ہڈی چکنا چور بھی ہو سکتی ہے.....!!موسیٰ افسوس سے بتا رہا تھا

چہرے پر افسردگی کے گہرے اثرات آویزاں تھے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اوہ یہ تو برا ہوا.... اب کیا ہو گا آپی اور بچے تو بہت پریشان ہوں گے بیچارے...!! للہ پاک ہمت دے ان سب کو اور فرمان بھائی کو بھی... للہ پاک صحت دے انہیں..!! دانیہ کو سن کر بہت دکھ ہوا تھا

معصومہ سے لاکھ اعتراضات سہی مگر وہ اس کے لیے یہ سب کبھی بھی نہیں چاہتی تھی اور فرمان تو ہے ہی بہت اچھا انسان سچے کھرے دل کا مالک بندہ کسی کو بھی اس کا سن کر دکھ ہو سکتا تھا---

ہونا کیا ہے سوچ رہا ہوں کہ چند چھٹیاں لے کر کسی اور ہاسپٹل میں چیک کروالوں... ابھی کافی کمزور بھی ہو گئے ہیں فرمان بھائی پہلے بلڈ کا بندوبست کرنا ہے ان کے لیے اور ان کو اچھی خوراک دینی ہے---جب انکی کمزوری تھوڑی دور ہو گی تب شاید کوئی بات بن

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جائے...بچے کافی پریشان ہیں اسی وجہ سے اور آپی---!!موسیٰ بتاتے بتاتے رک گیا اس کا سارا دھیان یکدم بہن کی جانب گیا تھا

اس کی بہن بے شک زبان کی تیز اور ہوشیار سہی مگر ویسے وہ سادہ سی لڑکی تھی ہر وقت دوپٹہ سر پر ٹکا کر رکھنا، بالوں کو چوٹی میں قید رکھنا، بنا کسی بھی ہار سنگھار کے رہنا، اپنے گھر میں جب بھی ہوتی صاف ستھرا گھر سگھڑ عورت کی موجودگی کو واضح بیان کرتا مگر آج تو-----بڑھے ہوئے ناخن، ان پر لگی نیل پالش، بالوں کا بنا ہوا جوڑا، نئے کٹے بال، بالوں پر لگا کلر، چہرے پر کٹ کی ہوئی جھولتی بالوں کی لٹیں، ترچھے بنے ہوئے آئی بروز، چہرے پر میک اپ کی پرتیں، دوپٹہ سر سے اتر کر گلے میں، وہ پہلے والی معصومہ تو کہیں سے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں لگی تھی آج موسیٰ کو---گھر کی حالت بھی ایسی تھی جیسے کتنے دنوں ----سے صفائی نہ کی گئی ہو

للہ پاک سب ٹھیک کر دیں گے آپ پریشان مت ہوں... میں آپ کے لیے کھانا لاتی ہوں..!!دانیہ کو افسوس ہوا تھا کہ موسیٰ پہلے سے ہی پریشان تھا اور اس نے اسے مزید ---پریشان کر دیا

ہوں لے آؤ۔۔۔میں روٹیاں لے آیا ہوں باہر سے...!!موسیٰ بتا کر چینج کرنے چلا گیا اور دانیہ چاکلیٹ صوفے پر رکھ کر کچن میں چلی گئی

##

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رات کے دو بجے کا وقت تھا جب کمرے میں چھائے گہرے سکوت کو ابرار الحق کی کھنکتی آواز "تیرے رنگ رنگ" نے توڑا جو کہ فرزام کے موبائل کی رنگ ٹون تھی

فیضی تمہارا موبائل بج رہا ہے چیک کرو..!!زریشہ نے فرزام کا کندھا ہلایا مگر وہ اوں آں کر کے پھر سو گیا

فیضی...اٹھو...!!زریشہ نے ایک بار پھر اس کا کندھا ہلایا مگر وہ کروٹ بدل کر سو گیا

فیضی....سنتے کیوں نہیں ہو موبائل بج رہا تمہارا..!!اب کی بار زریشہ نے اسے جھنجھوڑ ہی ڈالا اور تب تک جھنجھوڑتی رہی جب تک فرزام نے آگے سے جواب نہیں دیا

اٹھ رہا ہوں، بس کرو...!!فرزام تنگ آ کر بوجھل سی آواز میں بولا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور پھر ہاتھ بڑھا کر موبائل سائیڈ ٹیبل پر ٹٹولا مگر کچھ ہاتھ نہ آیا تو مجبور فرزام نے سر کہنی کے سہارے تھوڑا سا اونچا کیا نہ چاہتے ہوئے بھی مندی مندی آنکھیں کھول کر سائیڈ ٹیبل سے موبائل دیکھا اور پھر موبائل اٹھا کر انگوٹھا سکرین پر ----پھیر کر کال اٹینڈ کر کے موبائل کان سے لگایا

ہیلو..!!فرزام کی نیند میں ڈوبی آواز ابھری

توبہ ہے فیضی کب سے کال کر رہی ہوں۔۔۔اٹھا کیوں نہیں رہے تھے؟ دانیہ کال اٹینڈ ہوتے ہی تیز لہجے میں بولی

تم رات کے دو بجے کال کیوں کر رہی ہو؟فرزام نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا

دونج گئے ہیں کیا ہاں؟دانیہ نے فرزام کی بات سنتے ہی ہال میں ٹنگی گھڑی کی جانب دیکھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں دو بج گئے ہیں اور تمہیں نہیں پتہ کیا؟ اچھا بتاؤ کال کیوں کی ہے اس وقت ؟فرزام کی آنکھیں نیند کی وجہ سے کھل ہی نہیں پا رہی تھیں وہ بار بار بات کرتے ہوئے نیند میں جا رہا تھا

وہ بیٹھ کر پڑھ رہی تھی اس لیے ٹائم کا اندازہ نہیں ہوا...!!دانیہ گود میں سے رجسٹر اٹھا کر صوفے پر رکھتی ہوئی بول رہی تھی اور دوسری طرف فرزام پھر سے نیند کی وادیوں میں اتر چکا تھا اور کان کے پاس رکھا ہوا موبائل تکیے سے نیچے سرکنے لگا

فیضی... فیضی..!!وہ گہری نیند میں تھا جب زریشہ نے اسے کالر سے پکڑ کر پھر جھنجھوڑ کر رکھ دیا

کیا ہے یار... سونے دو...ناں..!!فرزام کے آخری الفاظ بڑبڑاہٹ کی صورت میں نکلے تھے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دانی وہ بد تمیز نہیں اٹھ رہا!!زریشہ فرزام کا کالر چھوڑ کر بولی اور ایک بار پھر فرزام کے کندھے پر زور سے ہاتھ مارا مگر اس کی نیند پھر بھی نہیں ٹوٹی تھی بس جہاں ہاتھ پڑا تھا وہاں اس نے اپنا ہاتھ رکھ لیا

آپی اٹھائیں ناں اسے، موسیٰ بھی سو رہے ہیں وہ ڈیوٹی سے تھکے ہوئے آئے ہیں ان کی بھی ہیلپ نہیں لے سکتی انہیں اٹھایا تو انکی نیند خراب ہو جائے گی..!!پلیز آپی...!!دانیہ نے للچائی آواز میں کہا

فیضی اٹھ جاؤ..!!زریشہ نے ایک بار پھر ناکام کوشش کی مگر وہ تو خوابوں کی دنیا کی سیر کو نکلا ہوا تھا

زریشہ دانیہ سے ادھر ادھر کی باتیں کرتی ہوئی اٹھی اور فریج سے جا کر یخ ٹھنڈے پانی کی بوتل نکال لائی اور پھر وائس کال بند کر کے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دانیہ کو ویڈیو کال کی، کیمرہ فرزام کی جانب کیا جواب سینے کے بل سویا ہوا تھا اور پھر زریشہ نے سکون سے بوتل کا ڈھکن کھولا اور اس پر پانی گرانا شروع کر دیا

ابھی تھوڑا سا پانی ہی منہ پر گرا تھا فرزام ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا وہ دونوں ہی ہنس پڑیں جبکہ فرزام نے بیڈ پر پڑے زریشہ کے دوپٹے سے اپنا منہ صاف کیا اور پھر ان دونوں کو خونخوار نگاہوں سے دیکھا

نمک دانی اسے تو میں دیکھ لوں گا اور تم سے بھی نپٹ لوں گا..!!

فرزام نے زریشہ کے ہاتھ سے موبائل لیتے ہوئے پہلے زریشہ اور پھر دانیہ کو کڑے تیوروں سے گھورا

رہنے ہی دو فیضی غیضی میرا شوہر پولیس میں ہے بھولو مت!! دانیہ ہنستی ہوئی بولی اور پھر پاؤں میں چپل پہن کر کچن میں پانی پینے کے لیے گئی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

---فرزام کی نیند بھی اب کہیں غائب ہی ہو گئی تھی

اب تو تمہارے ان....سے....سامنا ہونے ہی والا ہے میرا!!ایز آچور سپاہی..!!!!!فرزام کے تیور اس بار نارمل رہے جو کہ زریشہ نے بھی نوٹ کیا ورنہ موسیٰ کا ذکر چاہے اس کے ساتھ ہوتا چاہے دانیہ کے ساتھ وہ ہمیشہ بگڑ جاتا تھا

چور سپاہی مطلب؟ دانیہ نے موبائل شیلف پر رکھا اور خود پانی گلاس میں ڈال کر پینے لگ گئی

وہ کیا ہے ناں کہ میری بیوی نے نجانے کتنی لمبی فرمائشی لسٹ پچھلے پندرہ بیس دنوں سے بنا کر دی ہوئی ہے مجھے تو اس کو پورا کرنے کے لیے یا تو مجھے کوئی بینک لوٹنا پڑے گا یا پھر ٹارگٹ کلنگ یا بھتہ وصولی کرنی ہو گی اور ان سب میں تو پولیس والوں سے آمنا سامنا ہو ہی جاتا ہے...!!زریشہ کو دیکھ کر فرزام مسکراہٹ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چھپائے بولا جس پر زریشہ اسے گھورتی ہوئی موبائل کی سکرین اپنی جانب کرنے لگی

اتنی... کونسی لمبی لسٹ زری آپی نے بنا۔۔۔!!دانیہ فرزام سے پوچھنے ہی لگی جب زریشہ بول پڑی

جھوٹ بول رہا ہے دانی!!چند چیزیں ہی لکھ کر دی تھیں اسے وہ بھی نہیں لے کر دیں اس نے ابھی تک...!!فرزام کے ہاتھ میں تھامے موبائل کی سکرین اپنی جانب کیے وہ تیکھے لہجے میں بولی

جس پر زریشہ کا ہاتھ جھٹک کر اس نے موبائل کی سکرین پھر اپنی جانب موڑی

چند چیزیں.... دو پیج.... دانی پورے دو پیج کی لسٹ ہے جس پر لکھا کیا ہے بھلا محترمہ نے یہ بیس اور وہ بیس فلاں بیس۔۔۔ابھی ہے لسٹ میرے بیگ میں دکھا سکتا ہوں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تمہیں میں...!!زریشہ کو کن اکھیوں سے دیکھ کر وہ لہک لہک کر دانیہ کو بتانے لگ گیا

تم نے کوئی ایک چیز بھی لے کر دی ہے ان میں سے...!!!!زریشہ فرزام کو دیکھتے ہوئے چبا جانے والے انداز میں بولی

ہاں تو کیسے لے کر دوں؟لیپ ٹاپ کی ابھی مجھے ضرورت ہے پیپرز کے بعد بیچوں گا!!گردہ اپنا بھی دکھایا تھا ایک ڈاکٹر کو!!اس نے کہا تمہارے دونوں گردوں کی آپس میں بہت بنتی ہے ایک دوسرے کے بغیر رہ نہیں پائیں گے اس لیے یا دونوں نکال کر دو یا دونوں اپنے پاس رکھو، تو میں نے دونوں کو اپنے پاس رکھنے کا فیصلہ کیا کیونکہ ابھی میں جینا چاہتا ہوں...!!فرزام بھی اس کی جانب منہ کر کے کاٹ دار لہجے میں گویا ہوا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

افففف چپ ہو جاؤ کوئی مجھ بیچاری کی بھی سن لو..!!دانیہ نے ان دونوں کو آپس میں الجھتا دیکھ کر انکا دھیان اپنی جانب کروایا

سناؤ بیچاری جی کیا کام تھا مجھ سے،جو اتنی رات کو تم نے میری نیندیں حرام کروائیں زری سے...!!فرزام موبائل سکرین سے دانیہ کو گھورتے ہوئے لفظ پیس کر بولا

وہ ناں میں ایک سوال دس بار سولو کر چکی ہوں پر یہ غلط ہی ہو رہا ہے بار بار.... موسیٰ بھی ابھی سو رہے ہیں ورنہ ان سے سمجھ لیتی اور نیند سے انہیں جگا نہیں سکتی کیونکہ تھک کر آتے ہیں وہ جاب سے۔۔۔نیند خراب ہو جائے گی انکی....!!دانیہ موبائل اپنے سامنے ہی شیلف پر رکھے اپنا اصل مدعا بیان کر رہی تھی جس پر فرزام نے آنکھیں پھیلائیں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شاباش ہے تمہارے بھئی!!اپنے شوہر کو جگاتی نہیں ہو کہ نیند نہ خراب ہو جائے آفیسر صاحب کی اور دوسروں کے شوہروں کی نیندیں حرام کر رہی ہو واہ واہ کیا کہنے ہیں جی آپ کے------

سنو زری کچھ سیکھو اس دانی سے اسے اپنے شوہر کا کتنا خیال ہے اور ایک تم ہو کہ----!!فرزام دانیہ کو سنانے کے بعد اب اپنے ساتھ بیٹھی زریشہ کو سنا رہا تھا تبھی دانیہ بول اٹھی

بس بس بریک لگاؤ زبان کو....!!کل میرا ٹیسٹ ہے اور مجھ سے کچھ سوال سولو نہیں ہو رہے۔۔۔کب سے ٹرائی کر رہی ہوں.... تم نے سولو کیے ہوئے ہیں ناں تو سینڈ کر دو....اتنی رات کو میں کسی اور سے یہ کہہ نہیں سکتی تھی اسی لیے تمہیں کہا...!!دانیہ فرزام کی شروع ہوئی بے جا باتوں کو نظر انداز کرتی ہوئی مطلب کی بات پر آئی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا صبح کر دوں گا پاگل لڑکی ابھی سو جاؤ... صبح کالج بھی تو جانا ہے تم نے.... سو جاؤ... سوئیٹ ڈریمز..!!فرزام موبائل سکرین پر رات کے تین بجے کا ٹائم دیکھتے ہوئے بولا

اچھا یاد سے کر دینا.... اوکے للہ حافظ...!!دانیہ نے کہہ کر کال کاٹ دی

یہ اچھا ہوا کہ دانی نے ہم دونوں کی نیند اڑا دی...!!فرزام نے زریشہ کی طرف دیکھ کر ایک آنکھ دبائی اور پھر ہاتھ بڑھا کر لائٹ آف کر دی

##

کر لی ہنس ہنس کر باتیں اپنے یار سے..!!رخسانہ ریاض کی بات پر دانیہ نے پلٹ کر اسے دیکھا

کیا مطلب ؟دانیہ نے کچھ نا سمجھتے ہوئے پوچھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شرم نہیں آتی تمہیں چھپ چھپ کر راتوں کو عاشقی معشوقی کرتے ہوئے۔۔۔اگر یہی کرنا ہے تو دفع ہو جا اپنے گھر کیوں بیٹھی ہے یہاں ہمارے سینے پر مونگ دلنے کے لیے!!کرخت لہجے میں

رخسانہ ریاض بولتی ہوئی دانیہ کی جانب بڑھی اور اس کے ہاتھ سے موبائل کھینچ لیا

وہ جاگ رہی تھی جب اسے دانیہ کی آواز ہال میں سنائی دی وہ دبے قدموں کمرے سے نکل کر آئی اور چھپ چھپ کر دانیہ کی باتیں سننے لگ گئی---باتوں سے اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ فرزام اور زریشہ سے بات کر رہی ہے۔۔۔پھر دانیہ جب موبائل کی سکرین سامنے کیے چلتی ہوئی کچن میں آئی تو رخسانہ ریاض کچن ---کے باہر کھڑی ہو کر سب سنتی رہی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تائی آپ غلط سمجھ رہی ہیں۔۔۔!!دانیہ نے اپنی پوزیشن کلئیر کرانی چاہی مگر رخسانہ ریاض تو کچھ بھی سننے کے حق میں نہیں تھی

مجھے سب سمجھ آتا ہے دھوپ میں بال سفید نہیں کیے میں نے!!کیسی بے حیا لڑکی ہے تُو!!شادی شدہ ہو کر شادی شدہ لڑکے کے ساتھ رنگ رلیاں کرتی پھر۔۔۔!!رخسانہ ریاض نفرت میں انتہا کو چھو رہی تھی دانیہ تو سن کر دنگ رہ گئی

تائی بس بہت برداشت کر لیا میں نے۔۔۔آپ کے جو منہ میں آرہا ہے آپ بولتی ہی جا رہی ہیں میں نے فیضی---!!دانیہ کا لہجہ بھی سخت ہوا تھا مگر اگلے ہی پل اس کے سارے الفاظ رخسانہ ریاض نے حلق میں گھونٹ کر رکھ دیئے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رخسانہ ریاض نے دانیہ کے منہ پر زور سے تھپڑ مار دیا تھا اور وہ جو آرام سے کھڑی تھی اچانک پڑنے والے تھپڑ پر لڑکھڑا کر رہ گئی سفید رخسار پر انگلیاں اپنے نشان چھوڑ چکی تھیں

بکواس بند کرو اپنی!! تجھ جیسی بدکردار لڑکی کو تو میں ایک منٹ بھی برداشت نہیں کروں گی اپنے گھر میں...!! دفع ہو جا چلی جا اسی کے پاس جس سے راتوں کو چھپ چھپ کر باتیں کرتی ہے تو منحوس..!! رخسانہ ریاض نے غصے سے چلاتے ہوئے اسے دھکا دیا تھا

وہ جو گال پر ہاتھ رکھے بلک بلک کر رو رہی تھی دھکا لگنے پر فرش پر جا گری

موسیٰ کی آنکھ باہر سے آتے شور سے کی وجہ سے کھلی آواز رخسانہ ریاض کی تھی اور وہ غصے میں چلا رہی تھی---کس پر چلا رہی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ سمجھنے میں موسیٰ کو وقت نہیں لگا تھا وہ بغیر جوتا پہنے

----تیزی سے باہر کی جانب بڑھا

امی کیا کر رہی ہیں آپ؟ موسیٰ بولتے ہوئے بھاگ کر کچن میں آیا

اور فرش پر بیٹھی دانیہ کو کندھوں سے تھام کر کھڑا کیا

دیکھ اپنی بیوی کی کرتوتیں جو تیری ناک کے نیچے اتنی گھٹیا حرکتیں

کرتی پھر رہی ہے.... میں کہتی ہوں ابھی کہ ابھی نکل میرے گھر

سے بدکردار لڑکی...!! موسیٰ کو بتاتے ہوئے وہ ایک بار پھر سے دانیہ

کی جانب بڑھی تھی اور دانیہ خوف سے موسیٰ کے پیچھے چھپ گئی

امی.... آرام سے بتائیں ہوا کیا ہے پھر میں فیصلہ کروں گا کہ اسے

یہاں رہنا ہے یا اپنے ماں باپ کے گھر!! موسیٰ سخت ترین لہجے

میں لفظوں پر زور دیتا ہوا بولا اور ساتھ ہی ہاتھ کے اشارے سے ماں

کو دانیہ سے دور رہنے کا کہا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سے پکڑ موبائل اس کا اور دیکھ رات کہ اس پہر یہ کس سے باتیں کر رہی تھی، لے خود دیکھ لے میری بات پر تو یقین آئے گا نہیں تجھے..!!موسیٰ کا ہاتھ پکڑ کر اس پر موبائل رکھتے ہوئے اس نے ساتھ ہی قہر برساتی نظر روتی ہوئی دانیہ پر بھی ڈالی

موسیٰ نے موبائل ٹراؤزر کی جیب میں ڈالا اور دانیہ کے ہاتھ کو اس کے رخسار سے ہٹایا جہاں گہرا سرخ پنجا نمایاں تھا موسیٰ کے دل کو کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا---

امی آپ نے ہاتھ کیوں اٹھایا اس پر..؟موسیٰ دانیہ کے گال پر چھپے رخسانہ ریاض کے ہاتھ کی چھاپ سے نظریں ہٹائے بنا بولا لہجہ وحشت زدہ تھا

رخسانہ ریاض نے تھوک نگل کر ہاتھ کی انگلیاں مروڑنا شروع کی---

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تو اور کیا کرتی ایک تو چوری اوپر سے سینہ زوری...!! میں نے اسے سمجھانا چاہا کہ بیٹا شادی کہ بعد یہ سب زیب نہیں دیتا مگر یہ آگے سے زبان چلانے لگ گئی...!! رخسانہ ریاض کچھ دیر کی خفت کے بعد اب پھر اونچی اونچی بول رہی تھی

آپ کو کوئی حق نہیں پہنچتا امی کہ آپ اس پر ہاتھ اٹھائیں اگر وہ کچھ برا کرتی ہے تو میں شوہر ہوں اس کا.... میں خود سمجھالوں گا اسے...!! موسیٰ کا لہجہ انتہائی تلخ تھا دانیہ اس کا بازو پکڑے اب بھی بری طرح رو رہی تھی

بس یہی سننا رہ گیا تھا موسیٰ!! کیا پھونک دیا ہے تجھ پر اس لڑکی نے جو یوں تم اسی کی طرف داری کر رہے ہو اور یہ تمہاری اچھائی کا فائدہ اٹھا کر راتوں کو اٹھ اٹھ کر اس فیضی سے پیار کی---!!

رخسانہ ریاض تو بیٹے کے رویے پر ہی جل بھن کر رہ گئی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

امی بس کر جائیں خدا کا واسطہ ہے چپ ہو جائیں!!موسیٰ اشتعال سے گر جا تھا اور رخسانہ ریاض کی چلتی زبان گنگ ہو گئی

موسیٰ تیری آنکھوں سے اس کی محبت کی پٹی تب اترے گی جب یہ اس فیضی کے ساتھ فرار ہو جائے گی دیکھ لینا تب بہت پچھتاؤ گے تم!!ماں کی یہ بات یاد رکھنا!!!!!تمہارا منہ کالا کروا دے گی یہ بھرے خاندان میں۔۔۔۔ابھی اسے تین لفظ بول۔۔۔!!

رخسانہ ریاض کا غصہ کسی صورت کم نہیں ہو رہا تھا وہ ان دونوں کے کانوں میں الفاظ نہیں سیسہ ہی تو انڈیل رہی تھی دانیہ تو دانیہ موسیٰ ۔۔۔بھی ششدر رہ گیا ماں کی بات سن کر

امی.....!!موسیٰ بہت ضبط کرتے ہوئے بولا مگر ماتھے پر شکنوں کے جال نے رخسانہ ریاض کو وہاں سے جانے پر مجبور کر دیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چپ کروا دھر آؤ میرے ساتھ..!!موسیٰ نے اپنے ایک جانب کھڑی دانیہ کو بازو سے پکڑ کر اپنے سامنے کیا

دانیہ موسیٰ کا ہاتھ تھامے شدت سے رو پڑی رخسانہ ریاض کے الفاظ نیزے بن کر لگے تھے اس کے دل پر---تھپڑ کی تکلیف سے زیادہ اپنی ہوئی تذلیل اسے غم سے دوچار کر رہی تھی---

موسیٰ کے شانے سے سر ٹکائے وہ تو بس روئے جا رہی تھی جبکہ موسیٰ اسے چپ کروانے کہ جتن کرنے لگا

##

یہ تم آئے روز بٹن کیسے توڑ لیتے ہو؟ پچھلے ایک ہفتے سے میں لگاتار کوئی نہ کوئی بٹن لگاتی ہوں اگلے دن تم دوچار مزید توڑ کر لے آتے ہو...!!سوئی میں دھاگہ ڈالتی ہوئی وہ مسلسل بول رہی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کوالٹی.....کوالٹی بڑی گھٹیا ہے.....آج کل کے دھاگوں کی.....کچے نکلتے ہیں...!!میرا قصور نہیں ہے..!!فرزام کندھے اچکاتے ہوئے فکرے توڑ توڑ کر بولا کیونکہ زریشہ تیوری چڑھائے اب اسے ہی دیکھ رہی تھی

فری اور فیمی کہ تو نہیں ٹوٹتے حالانکہ وہ دونوں تم سے ہیں بھی چھوٹے!! کیا انکے بٹن لوہے کے دھاگے سے لگے ہیں؟زریشہ فرزام کو جانچتے ہوئے بولی جو بیڈ پر لیٹا سر کے نیچے ہاتھ کا مکا بنا کر سر کو تکیے سے تھوڑا اوپر اٹھائے ہوئے تھا

اب مجھے کیا پتہ یار.....تفتیش کیوں کرنے لگ گئی ہو کام کرو کالج جانا ہے میں نے...!!فرزام نے کہتے ہوئے آنکھوں کی پتلیاں سکیڑیں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زریشہ سر جھٹک کر فرزام کی شرٹ کا کف پکڑے بٹن لگانے لگی تبھی فرزام نے ٹانگیں سیدھی کر کے اس کی گود میں پاؤں جما رکھے

زریشہ کچھ نہ بولی بس بیڈ پر تھوڑا آگے کو سرک گئی اور فرزام کے پاؤں اس کی گود سے میٹرس پر آ گئے---فرزام بھی تھوڑا سا نیچے ہوا اور پاؤں دوبارہ اس کی گود میں رکھ دیئے---

زریشہ پھر آگے ہو گئی پاؤں پھر اس کی گود سے نکل کر میٹرس پر آ گئے---فرزام پھر سے تھوڑا نیچے کھسکا اب اس کا سر بھی تکیے سے نیچے آ گیا تھا اور زریشہ اس کے پاؤں رکھنے سے پہلے ہی زچ ہو کر بیڈ سے اٹھی اور آ کر صوفے پر بیٹھ گئی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرزام اسے گھور کر رہ گیا۔۔۔۔مگر اگلے ہی لمحے وہ پھر سے اسکی جان جلانے کو صوفے پر موجود تھا اور مسلسل اس کے گیلے بالوں کی لٹیں اپنی شہادت کی انگلی پر لپیٹ رہا تھا

فیضی بال چھوڑو...!!اپنے بالوں سے فرزام کو چھیڑ چھاڑ کرتے دیکھ کر زریشہ کوفت سے بولی

زریشہ کے بالوں کی کچھ لٹیں آگے شانے پر تھیں جس سے ٹپکتی پانی کی ننھی ننھی بوندیں زریشہ کی گود میں پڑی فرزام کی شرٹ پر گر رہی تھیں۔۔۔۔

کوئی شوق نہیں ہے تمہاری ناگن جیسی زلفوں سے کھیلنے کا، تم میری شرٹ گیلی کر رہی ہو اس لیے سمیٹ رہا ہوں...!!اگر گیلی ہو جائے گی پھر پریس تمہیں ہی کرنی پڑے گی...!!فرزام نے بات بناتے ہوئے کہا اور پھر انگلی سے لپٹے بال کھول کر اس کے گیلے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بالوں کا جوڑا بنانے کی کوشش کی اور جوڑا بن بھی گیا اور اگلے پل کھل بھی گیا سارے بال بکھر کر زریشہ کے کندھوں اور کمر پر آبشار کی طرح پھیل گئے

زریشہ نے شرٹ چھوڑ کر فرزام کو غصے سے دیکھا اور فرزام ---آگے سے بس مسکرا دیا

زریشہ پھر سے بٹن لگانے لگ گئی اور فرزام اس کے گیلے بال کمر سے سمیٹ کر شانے پر آگے کی جانب رکھنے لگا---زریشہ نے ہاتھ میں پکڑی سوئی فرزام کی انگلی میں چبھا دی اور فرزام نے انگلی منہ میں دبا کر زریشہ کی کمر کے گرد اپنا دوسرا بازو حائل کیا مطلب صاف تھا کہ اسے اثر ہی نہیں ہو رہا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فیضی کتنے چھچھورے ہو تم؟زریشہ فٹ سے کہتے ہوئے اٹھنے لگی مگر فرزام نے منہ سے انگلی نکال کر اس کا بازو تھام کر اسے بیٹھے رہنے پر مجبور کر دیا

چلو کوئی تو خاصیت ہے مجھ میں۔۔۔تم میں تو یہ بھی نہیں ہے...!!وہ ڈھیٹ بنتے ہوئے بولا

زریشہ کے گیلے بالوں سے اٹھتی شیمپو کی مہک اسے اپنے سحر میں جکڑنے لگی تھی بالوں میں موجود نمی جلتے دل پر ٹھنڈک کی پھوار بن کر برس رہی تھی---وہ سیاہ بھیگی ہوئی زلفیں فرزام کے دل ---کی دھڑکن بے ترتیب کر گئیں تھیں

فیضی ایسی حرکتیں نہیں کیا کرو یہ تمہارا چھچھورپن نہیں پسند مجھے اور خاص کر کے سب گھر والوں کے سامنے تمہاری ایسی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حرکتیں بہت بری لگتی ہیں مجھے...!!زریشہ ناگواری سے بولی وہ

فرزام کی وجہ سے بڑی مشکل سے بٹن لگا رہی تھی

فرزام نے بڑی شدت سے اس کی بے زاری محسوس کی

چہرے پر چھائی مسکراہٹ سمٹ گئی

!!__بڑا بے چین رکھتی ہیں تعلق داریاں اس کی

!!__ادھر میری جنوں خیزی ادھر بیزاریاں اسکی

پہلے بھی تو اتنا چھچھورپن میں تم سے سب کے سامنے کر لیا کرتا

تھا؟فرزام کا لہجہ ٹھنڈا پڑنے لگا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پہلے کی بات اور تھی اب ہمارا رشتہ اور ہے!! یہ سب اچھا نہیں لگتا!!زریشہ نے بٹن لگا کر شرٹ فرزام کی جانب اچھال دی اور سوئی میں موجود باقی بچا دھاگہ سوئی پر لپیٹتی ہوئی اٹھ کر ----کمرے سے نکل گئی

فرزام کالج کے لیے تیار ہو کر بیگ کندھے پر لٹکائے موٹر-سائیکل کی چابی ہاتھ میں پکڑے جب کمرے سے نکلا تو وہ فرحام اور فہام کو ایک ساتھ کھڑا کیے ان پر آیت الکرسی پڑھ کر پھونک رہی تھی وہ دونوں بھی سکول کے لیے تیار کھڑے تھے

فرزام سینے پر ہاتھ باندھے وہی رک گیا جب فرحام اور فہام نیچے چلے گئے اور زریشہ سیڑھیاں اترنے لگی تو فرزام اس کے سامنے کھڑا ہو گیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مجھ پر بھی پھونک دو آیت الکرسی..!!فرزام زریشہ کو شفاف چہرے کو دلچسپی سے دیکھتے ہوئے بولا

کونسا تمہیں نہیں آتی خود پڑھ کر پھونک لو..!!بڑا سرد سا لہجہ تھا فرزام ہونٹ بھینچ کر رہ گیا

وہ آہستہ آہستہ زریشہ سے آگے سیڑھیاں اترنے لگ گیا وہ ایک سیڑھی آگے تھا اور زریشہ ایک سیڑھی پیچھے تھی بنا آواز کے اس نے آیت الکرسی پڑھ کر فرزام کی کمر اور سر پر پھونکی

فرزام اپنی کمر پر تو اس کی پھونک محسوس نہیں کر پایا تھا مگر اپنے سلکی بالوں کے پھونک کی وجہ سے اڑنے اور کان کی لو سے پھونک کا ٹکرانا وہ فوراً محسوس کر گیا تھا

فرزام کی اداس آنکھیں روشن ستارے کی طرح چمکیں۔۔۔

۔۔۔۔لبوں پر بڑی خوبصورت سی مسکراہٹ نے احاطہ کیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

##

موسیٰ اسے کتنی ہی دیر تک چپ کروانے کی کوشش کرتا رہا تھا مگر وہ بیڈ پر روتے روتے ہی سو گئی تھی---اور پہلی بار اس وجہ سے موسیٰ کو بھی صوفے پر سونا پڑا تھا---صبح نماز فجر کے وقت بھی موسیٰ نے اسے نہیں جگایا تھا۔۔۔

باہر کون آیا ہے؟موسیٰ واشروم سے نکلا تو دانیہ نے ہال سے آتی آوازوں کو سنتے ہوئے پوچھا آج موسیٰ کو چھٹی تھی اس وجہ سے وہ بھی نو بجنے کے باوجود گھر پر ہی موجود تھا

معصومہ آپی اور حسن، محسن!!موسیٰ اس کے پاس بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولا

اچھا وہ دونوں بھی آئے ہیں..!!دانیہ کے ویران چہرے پر تازگی آئی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہوں... کیا ہوا تھا کل رات؟ موسیٰ دانیہ کے چہرے پر موجود
اب بھی ہلکے سے انگلیوں کے نشانات دیکھ پا رہا تھا اس کے دل کو
---بڑی تکلیف ہوئی تھی دانیہ کی اذیت کا سوچ کر

آپ کو پتہ ہے ناں آپ جاگ رہے تھے تب ہی میں ہال
میں پڑھنے گئی تھی.....اور یہ بھی آپ جانتے ہیں میں سٹڈی
میں ویک ہوں!!ایک سوال کو اتنی بار ٹرائی کیا مگر وہ پھر بھی
سولو نہ ہوا... آپ کو میں نے یہ سوچ کر نہیں اٹھایا کہ آپ
کی نیند خراب نہ ہو جائے...!!اور رات بھی زیادہ تھی کسی اور کو
کال نہیں کر سکتی تھی نینا بھی آرٹس کی ہے،اس لیے میں نے
فیضی کو کال کر لی۔۔۔بس اسے یہ کہنے کے لیے کہ مجھے وہ سوال سینڈ
کر دے...!!اس نے یہ سوال سولو کیے ہوئے ہیں وہ میتھیمیٹکس میں
اچھا ہے وہ اٹھ نہیں رہا تھا تو زری آپی نے اسے بڑی مشکل سے اٹھایا اور

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پھر ہم تینوں کافی دیر تک باتیں کرتے رہے۔۔۔۔زری آپی سے بھی بے شک پوچھ لیجیے گا... میں نے فیضی---!!دانیہ کا بھیگا لہجہ ---رندھتا چلا گیا آنکھیں پھر سے اشکبار ہو گئیں

خدا گواہ ہے جب سے میں آپ کے نکاح میں آئی ہوں میں نے فیضی کو پانے کی کبھی چاہ نہیں کی،وہ میری خواہش شادی سے پہلے ضرور تھا مگر اب نہیں ہے میں آپ کے۔۔۔!!وہ روتے ہوئے مزید بول نہیں پائی تھی

موسیٰ نے بڑی نرمی سے اس کے ہاتھوں کو تھاما---وہ جانتا تھا جیسے اسنے زریشہ سے محبت کی تھی ویسے ہی وہ بھی فرزام سے محبت کرتی تھی---جیسے وہ زریشہ کو ابھی تک بھول نہیں پایا تھا جیسے اس کے دل کی سلطنت پر اب بھی زریشہ کا راج تھا ویسے ہی اس کے دل پر فرزام کی حکومت قائم ودائم تھی مگر وہ یہ بھی جانتا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جیسے اسے اب زریشہ کو پانے کی چاہ نہیں رہی تھی ویسے ہی وہ بھی

-----اب فرزام کے ساتھ کی خواہش مند نہیں تھی

جانتا ہوں سب...!!وضاحتیں دینے کی ضرورت نہیں ہے..!!

ہماری شادی کے ساڑھے تین ماہ کے عرصے میں تمہیں اتنا تو

جان گیا ہوں رونا بند کرو پلیز...!!موسیٰ کا نرم لب و لہجہ دیکھ کر

دانیہ نے بھیگی پلکیں اٹھائیں

آپ مجھے چھوڑیے گا مت پلیز..!!دانیہ کا ٹوٹا لہجہ موسیٰ کو تڑپا گیا

تھا وہ التجا کر رہی تھی وہ ڈری ہوئی تھی اور اس سب کی وجہ اس کی

ماں تھی مگر اب وہ اعتبار کرنا سیکھ گیا تھا اس نے زریشہ پر

بے اعتباری ظاہر کر کے جو زندگی بھر کا خسارہ مول لیا تھا وہ بڑا

سبق آموز بھی تھا

کبھی نہیں چھوڑوں گا بے فکر رہو..!!موسیٰ مسکرانے کی کوشش کرتا ہوا بولا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آپ چاہیں تو فیضی اور زری۔۔۔!!وہ مطمئن نہیں ہو پا رہی تھی

مجھے کسی سے کچھ پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے....امی کی طرف سے میں سوری کرتا ہوں یار...!!انہیں ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا، نہ اس طرح کا سلوک کرنا چاہیے...!!رونا بند کرو پاگل لڑکی کل سے بس روئے ہی جا رہی ہو..!!موسیٰ نے اس کے ہاتھ چھوڑ کر اسے ٹشو تھمایا تو وہ بھی خاموشی سے آنسو صاف کرنے لگی

دانیہ مامی..!! حسن اور محسن دونوں ایک ساتھ کمرے میں داخل ہوئے بولے دروازہ تو پہلے ہی کھلا تھا موسیٰ نے گردن موڑ کر دروازے کی جانب دیکھا اور دانیہ ان دونوں کو دیکھ کر مسکرا اٹھی فوراً ٹشو پھینک کر ان دونوں کی جانب بڑھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حسن اور محسن لاکھ شرارتی سہی بد تمیز سہی مگر ان دونوں کے ہونے سے گھر میں رونق ہوتی تھی جو اب پچھلے کتنے عرصے سے نہیں تھی---وہ دونوں بھی پہلی بار دانیہ سے بڑی محبت سے ملے تھے۔۔۔۔

دانیہ کو ان دونوں کا حلیہ اچھا نہیں لگا تھا دونوں کے بال کافی بڑے ہو گئے تھے کپڑے بھی ٹھیک سے استری نہیں کیے ہوئے تھے شرٹس کے بٹن بھی آدھے ادھورے تھے---دانیہ کو حیرت ہوئی کہ معصومہ نے بچوں کا حلیہ کیسے بگاڑ رکھا ہے پہلے تو وہ کبھی ایسے ----نہیں ہوتے تھے

مامی بہت بھوک لگی ہے ماما نے کچھ بھی نہیں کھلایا صبح سے..!!

محسن دانیہ کا ہاتھ تھام کر بولا

جی مامی پلیز کچھ کھلا دیں ماما تو ہر وقت فون پر لگی رہتی ہیں اب!!

رات بھی بس دودھ پلا کر سلایا تھا ماما نے...!! حسن کا لہجہ بھرا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گیا تھا دانیہ نے موسیٰ کی جانب دیکھا تو وہ بھی ان دونوں کو دیکھ رہا تھا

میں تم دونوں کے لیے تمہارا فیورٹ والا ناشتہ بناؤں گی میکرونی اور نوڈلز بھی بناؤں گی ساتھ...!!اور سنیں دوست آپ پھر ان کے بال کٹوا لیئے گا بہت بڑے ہو گئے ہیں..!!دانیہ حسن اور محسن کا گال تھپتھپا کر کہتی ہوئی پھر موسیٰ سے مخاطب ہوئی اور وہ تینوں ہی مسکرا دیئے

امی اپ کے اپنے رونے ختم نہیں ہوتے میری بھی سن لیں...!! میں بتا رہی ہوں نہیں رہا جاتا مجھ سے اس معذور انسان کے ساتھ، شرم آتی ہے مجھے اس کی ویل چیئر گھسیٹتے ہوئے..!!یہ آواز معصومہ کی تھی جس نے دانیہ کے قدم ہال میں داخل ہوتے ساتھ ہی جما دیئے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تو کیا کرو گی دو بچوں کے ہوتے ہوئے بھی اسے چھوڑ دو گی..؟رخسانہ

ریاض آگے سے سخت آواز میں بولی

ہاں چھوڑ دوں گی!!نہیں برباد کر سکتی اپنی زندگی اس کم عقل اور ایک

ٹانگ والے شخص کے ساتھ رہ کر...!!معصومہ نخوت سے بولی

---دانیہ تو سن ہو گئی معصومہ کے الفاظ پر

وہ تیز تیز قدم اٹھاتی معصومہ کے پاس آئی اسے سلام کیا

اور ساتھ ہی ملنے کو بازو آگے بڑھایا مگر معصومہ نے رخ موڑ لیا

دانیہ نے ایک دو مرتبہ معصومہ کو پھر بلایا مگر وہ اور

رخسانہ ریاض یونہی رخ موڑے غصے سے بیٹھی رہیں دانیہ سر

جھٹکتی کچن میں چلی گئی تاکہ حسن اور محسن کے لیے کھانا بنا

سکے----

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دانیہ کا دھیان کچن میں بھی مسلسل بھٹک بھٹک کر معصومہ کی طرف جا رہا تھا بچوں کے برعکس اس کا حلیہ بہت ہی پرکھنے لائق تھا--- لمبے لمبے ناخن، کٹے ہوئے بال، تنگ لباس، دوپٹے سے بے نیازی، میک اپ سے سجا چہرہ، معصومہ کے رنگ ڈھنگ ہی بدل چکے تھے---دانیہ کی سوچ کے برعکس نہ تو وہ اپنے شوہر کی وجہ سے اداس تھی اور نہ ہی پریشان--- آخر ڈیڑھ ماہ کے عرصے میں ایسا کیا ہوا تھا جس نے معصومہ کو بدل کر رکھ دیا تھا؟؟؟

##

موسیٰ بچوں کے ساتھ بیٹھا تھا جب محسن نے اچانک دانیہ کا موبائل پکڑ کر واٹس ایپ آن کی موسیٰ بھی پاس ہی بیٹھا تھا اس

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نے محسن سے موبائل لے کر چیک کیا تو فرزام نے صبح پانچ بجے ہی دانیہ کو اپنے رجسٹر سے حل شدہ سوالات کی تصویریں بنا کر بھیجی ہوئی تھیں----

موسیٰ موبائل رکھ کر کچن میں گیا

آپ نے مجھے نہ نماز کے لیے جگایا نہ کالج جانے کے لیے؟

دانیہ نوڈلز بناتے ہوئے مصروف انداز میں بولی

تم رات دیر سے سوئی تھی اس لیے۔۔۔۔نماز قضاء پڑھ لینا....!!اور اچھا ہے آج چھٹی ہو گئی میری بھی چھٹی ہے گھر رہیں گے آج...!!

موسیٰ نے کہا تو وہ بس مسکرا ہی سکی

رخسانہ ریاض کی لگائی گئی رات کاری ضرب اب بھی دل پر گہری تھی اس قدر رکیک الزامات نے اس کے سوچنے سمجھنے کی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

صلاحیتیں سلب کرلی تھیں اسے افسوس ہوا تھا کہ اتنے اچھے موسیٰ ----کی ماں ایسی گھٹیا ذہنیت رکھتی ہے

موسیٰ ناشتے کے بعد حسن اور محسن کے بال بھی کٹوالایا---معصومہ اور رخسانہ ریاض دونوں ہی اپنی باتوں میں دوپہر تک لگی رہیں دانیہ پورا دن بچوں کے ساتھ ان کی کہانیاں سنتی رہی

ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد موسیٰ مسجد سے لوٹا تو دانیہ اب بھی حسن اور محسن کے ساتھ اپنے کمرے میں تھی جبکہ رخسانہ ریاض ہال میں ہی نماز پڑھ رہی تھی موسیٰ اپنے کمرے کی جانب بڑھنے لگا تو اسے معصومہ کا خیال آیا وہ الٹے قدموں پلٹا تاکہ بہن کے پاس چند گھڑی بیٹھ کر اس کا حال احوال معلوم کر سکے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دروازہ نیم وا تھا موسیٰ جیسے ہی کمرے کے اندر بڑھنے لگا اندر سے آتی

-----معصومہ کی آواز نے اسے وہی رکنے پر مجبور کر دیا

##

فرزام ہال میں ہی بیٹھا لیپ ٹاپ پر اپنی کوئی آسائنمٹ بنا رہا

تھا زریشہ کا اچانک سے سر درد کرنے لگا تھا وہ کمرے

میں آکر ابھی لیٹی ہی تھی کہ اس کا موبائل بجنے لگ گیا

یہ موبائل فرزام نے اسے چند دن پہلے ہی ٹھیک کروا کر دیا

تھا۔۔۔زریشہ نے موبائل اٹھایا تو "نینا کالنگ" جگمگا رہا تھا

---زریشہ کے لبوں پر نرم سی مسکراہٹ دوڑ گئی

سنینا بیڈ پر اوندھے منہ لیٹی ہوئی ناگواری چہرے پر سجائے

زریشہ سے خیریت پوچھنے کے بعد ادھر ادھر کی باتیں کرنے

لگی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرزام نے تو اس کا نمبر شروع سے ہی بلاک کر رکھا تھا

ایک دو بار تو اس نے اپنی دوستوں کے نمبر سے بھی اسے کالز اور میسجز کیے مگر وہ تو کبھی اس کی طرف دیکھنا گوارا نہیں کرتا تھا

----اس کی کال یا میسج کا ریپلائی کیوں کرتا بھلا

آپی فیضی کا رویہ کیسا ہے آپ کے ساتھ؟ ویسے یہ بڑوں کے فیصلے بھی کبھی کبھی انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتے اب دیکھ لیں آپ، خود ہی بیچارہ کیسے گلے میں پڑی گھنٹی بجا رہا ہے گھنٹی بھی وہ جو اس کے گلے سے بہت.....بڑی ہے!! سارے ارمان مٹی میں مل کر رہ گئے بیچارے کے!! سنینا کان سے فون لگائے زہر اگل رہی تھی بڑی واضح چوٹ کی گئی تھی زریشہ پر اور دوسری جانب زریشہ تو سنینا کی بات سن کر کہیں سکتے میں چلی گئی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سن رہی ہیں ناں آپی آپ.... معاف کیجئے گا برا مت منایئے گا مگر آپ کو یوں اس کی زندگی سے کھیل کر اس کی زندگی برباد نہیں کرنی چاہیے تھی آپ کو کوئی اور لڑکا مل ہی جاتا مگر وہ تو سات سال چھوٹا ہے آپ سے۔۔۔ کتنا فرق ہے ناں عمر کا۔۔۔ اس کا دل بھی چاہتا ہو گا کہ کسی ایسی لڑکی سے شادی کرے جو اس سے عمر میں کم ہو، ایک پرفیکٹ کپل ہو، ایسے تو اسے ہمیشہ ہی شرمندگی کا سامنا رہے گا..!! سنینا بہت نخوت سے کہہ رہی تھی اور زریشہ کے آنسو تسبیح کے دانوں کی طرح پلکوں سے ٹوٹ کر گر رہے تھے سنینا کی بات اسے کس قدر تکلیف سے دوچار کر رہی تھی ---وہ تو سنینا کو یہ بھی نہیں بول پائی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آپی آپ نے تو اسے کسی بچے کی طرح پالا اور خود ہی اس کی زندگی برباد کر دی۔۔۔۔ نجانے کیسے سامنا کرتا ہو گا لوگوں کی باتوں کا۔۔۔۔ سن رہی ہیں ناں آپ؟ سنینا کہتے کہتے رک گئی

وہ ہاں...!! آنسوؤں سے لبریز آنکھوں کے ساتھ بڑی مشکل سے ایک ہی لفظ ٹوٹ کر حلق سے برآمد ہوا

اچھا... چلیں میں رکھتی ہوں پھر للہ حافظ!! سوری اگر کچھ برا لگا ہو تو...!! سنینا کے چہرے پر بڑی شیطانی مسکراہٹ تھی وہ زریشہ کی آواز سے پہچان گئی تھی کہ وہ رو رہی ہے سنینا کے جسم میں سکون کی لہریں اترنے لگیں جبکہ زریشہ کے اندر گہرے سناٹے اترنے لگے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ن ن نہیں برا نہیں لگا کچھ...!!زریشہ کے حلق سے الفاظ بڑی مشکل سے نکلے تھے جلدی سے کال کٹ کر کے وہ گھٹنوں میں سر دے کر شدت سے رو پڑی

"کیا واقعی ہی اپنی ماں کے بعد اس نے فرزام کی بھی زندگی برباد کر دی ہے...؟؟؟"اسی سوچ سے زریشہ کی دماغ کی شریانیں پھٹنے کو تھیں اس کے دل و دماغ میں کئی یادیں مچل اٹھی تھیں مگر وہ کیسے حساب مانگتی؟

اچھا ہے تم بھی رو لو بلکہ للہ کرے پوری زندگی ہی روتی رہو!!تمہاری وجہ سے میرے فیضی نے میرے ساتھ اتنا برا سلوک کیا!! تمہاری وجہ سے پوری رات روتی رہی تھی میں اچھا ہے آج تم بھی تڑپو...!!فون بیڈ پر ایک طرف کو پھینک کر کھلے بالوں کو جوڑے کی شکل دیتی سنینا نخوست سے بڑبڑائی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

!! اے میرے ہمدم شاہ پیا

!! میرا شام سلونا شاہ پیا

!! مجھے کھا گئی تیری چاہ پیا

!! مجھے تیرے دید کی چاہ پیا

##

طارق تم ٹھیک کہتے ہو واقعی میں ایک معذور شخص کے ساتھ رہنا کسی عذاب سے کم نہیں ہے..!! معصومہ پاؤں کے ناخنوں پر لال نیل پالش لگاتے ہوئے بول رہی تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تو میں بھی تو وہی کہہ رہا ہوں تم جیسی خوبصورت عورت کو یوں معذور شخص کے پیچھے اپنی زندگی رائگاں نہیں کرنی چاہیے..!!طارق کے الفاظ سنتے ہی معصومہ جی جان سے مسکرا اٹھی

طارق تم فضول میں تعریفوں کے منار نہ کھڑے کیا کرو!! معصومہ نے مسکراتے ہوئے مصنوعی ڈپٹا اور نیل پالش بند کر کے ایک طرف رکھی

جانم جھوٹ تو نہیں ناں بولتا اب تم ہو ہی ایسی شکل سے لے کر عقل تک بے مثال...!!مگر ہائے افسوس تم ہماری جو نہیں ہو....!!طارق جتنا بن بن کر بول رہا تھا معصومہ اتنی ہی اس کے لفظوں کے سحر میں جکڑی جا رہی تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

طارق میں دو بچوں کی ماں ہوں تمہیں پھر بھی کوئی اعتراض نہیں کوئی کمی نظر نہیں آتی تمہیں مجھ میں...!!معصومہ نے سنجیدگی سے سوال کیا

نہیں ڈارلنگ تم فگر سے تو دو بچوں کی ماں بالکل بھی نہیں لگتی..!!ابھی بھی اکیس بائیس سال کی لگتی ہو، قسم سے بڑا غصہ آتا ہے اس فرمان پر دل چاہتا ہے گولیوں سے بھون دوں اسے جو دیوار بن کر ہمارے بیچ کھڑا ہے.... تم کیوں اسے چھوڑ کر میرے پاس نہیں آ جاتی..!!ہمیشہ کی طرح طارق کی روہانسی آواز میں ہوئی اپیل معصومہ کے دل کی دھڑکن تیز کر گئی

طارق... تم پریشان مت ہو للہ نے چاہا تو ہم ضرور ملیں گے میں بھی تمہیں چاہنے لگی ہوں نہیں رہ سکتی تمہارے---!!معصومہ کی بولتی بند ہو کر رہ گئی جب نظر دروازے میں کھڑے موسیٰ پر گئی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

معصومہ آپی آپ کس سے بات کر رہی ہیں؟موسیٰ کے پتھر کی طرح تنے اعصاب اس بات کی گواہی دے رہے تھے کہ وہ سب سن چکا تھا

ک ک کسی سے نہیں ت ت تم بنا نوک کیے۔۔۔!!

معصومہ موبائل کان سے ہٹا کر تکیے کے نیچے چھپانے لگی تبھی موسیٰ نے غصے سے موبائل کھینچ لیا

اگر نوک کر کے آتا تو آپ کا یہ روپ کیسے دیکھ پاتا..!!موسیٰ نے فون پر میسج باکس کھول کر معصومہ کے سامنے موبائل لہرایا معصومہ کا رنگ فق ہو کر رہ گیا

یہ آج کے ہی میسج تھے جو معصومہ ڈیلیٹ کرنا بھول گئی تھی ماں کے سامنے وہ کال پر بات نہیں کر سکتی تھی اسی لیے اس نے میسجز کا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سہارا لیا تھا اور اب وہ محبت بھرے پیغامات موسیٰ کے

ہاتھ لگ چکے تھے----

م م موسیٰ۔۔۔!! سفید پڑتے رنگ کے ساتھ مارے خوف کے

معصومہ بول ہی نہیں پا رہی تھی موسیٰ کی رگوں میں خون آگ بن کر

دوڑنے لگا معصومہ کی مکمل بات سنے بغیر فون اس نے پوری

قوت سے دیوار پر دے مارا تھا معصومہ لرز کر رہ گئی ٹوٹا فون فرش

پر پھسلتا ہوا صوفے کے نیچے سرک گیا

شرم نہیں آتی آپ کو...؟ دو بچوں کی ماں ہیں آپ..!! ان کے

مستقبل کا سوچنے کی بجائے، اپنے شوہر کی صحت کی دعا کرنے کی

بجائے، آپ یوں غیر مردوں کے ساتھ۔۔۔!! موسیٰ کا مارے

ضبط کے حال بے حال ہو رہا تھا وہ تو لفظوں میں بھی نہیں بیان کر

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پارہا تھا جو اس کی بہن کر رہی تھی یقین کرنا ہی مشکل تھا کہ اس کی اتنی سلجھی ہوئی بہن یوں کسی کے عشق میں غرق ہوئی ہو گی

موسیٰ معاف کر دو مجھے میرے بھائی، غلطی ہو گئی مجھ سے پلیز معاف کر دو...!! معصومہ بات بگڑتی دیکھ کر فوراً سے موسیٰ کے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑی ہو گئی

میں تو آپ پر ہاتھ بھی نہیں اٹھا سکتا آپی..... شرم آ رہی ہے کہ میری بہن ایسی ہے جسے کسی کا تو کیا اپنی سگی اولاد تک کا خیال نہیں آیا..!! موسیٰ کا خون کھول اٹھا تھا اسے لگ رہا تھا جیسے وہ اپنا ضبط کھو بیٹھے گا

بہک گئی تھی میں...!! مجھے معاف کر دو موسیٰ!! فرمان کی معذوری سے دلبرداشتہ ہو کر میں غلط سمت چل پڑی تھی...!! اب وہ سیدھا ہی موسیٰ کے گلے لگ کر رو پڑی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ انسان اپنے رب اپنی اولاد کو ہی بھول جائے، آپی ایسے گناہ کی طرف آپ کیسے مائل ہو گئیں جس کی منزل سوائے ذلت اور رسوائی کے کچھ نہیں ہے، آپ کوئی کمسن یا کم عقل لڑکی نہیں ہیں جو یوں کسی کے چند میٹھے لفظوں کی شکار ہو گئی ہیں آپ...!! آپی مجھے آپ سے ایسی توقع قطعی نہیں تھی..!! موسیٰ باوجود سخت غصے اور دکھ کے پھر بھی اس سے نرمی سے بات کرنے لگا وہ اس کا تماشہ نہیں بنانا چاہتا تھا وہ اسے نرمی سے سیدھے راستے پر لانا چاہتا تھا

کتنی ہی دیر تک وہ بھائی کے گلے لگی معافیاں مانگتی رہی موسیٰ نے اس سے آئندہ ایسی حرکت نہ کرنے کا وعدہ لیا اور اسے ---خود سے الگ کیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آپی فرمان بھائی ٹھیک ہو جائیں گے انشاءاللہ، ڈاکٹر سے بات کر لی ہے میں نے، آپریشن ہو گا تو وہ چند ہی ہفتوں میں ٹھیک ہو جائیں گے..!!موسیٰ معصومہ کا چہرہ تھام کر بڑے یقین سے بولا

تھینک یو میرے بھائی تم نے مجھے سیدھی راہ دکھائی...اب تمہیں مجھ سے کبھی شکائت کا موقع نہیں ملے گا...!!معصومہ نے آنسو خشک کرتے ہوئے مسکرانے کی کوشش کی

آپی آپ کو جس چیز کی کبھی بھی ضرورت ہو بلا جھجک مجھ سے بول دیجیے گا..!!جب تک فرمان بھائی ٹھیک نہیں ہوتے آپ کے گھر کا سارا خرچہ بھی میں اٹھاؤں گا..!!آپ فکر مت کریں یہ مشکل کی گھڑی بھی گزر جائے گی....مگر یوں اس طرح کا راستہ کبھی مت چوز کیجیے گا آپ، جس سے دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت میں بھی ذلت و رسوائی ہو...!!موسیٰ اسے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کندھوں سے تھام کر بیڈ پر بٹھاتے ہوئے بولا اور پھر کافی دیر تک بیٹھ کر اسے ہر لحاظ ہر زاویے سے سمجھاتا رہا

##

وہ جو دندناتا ہوا کمرے میں داخل ہوا تھا زریشہ کو گھٹنوں میں سر دیئے روتا دیکھ کر لیپ ٹاپ صوفے پر پھینک کر اس کی جانب لپکا

زری....!!زر کیا ہوا؟روکیوں رہی ہو..؟اس کے شدت سے رونے پر فرزام کے دل پر گھبراوار ہوا تھا

کیا ہوا بولو تو سہی یار کیا ہوا ہے..؟فرزام اس کے یوں بلک بلک کر رونے سے خوفزدہ ہو گیا دل یوں تڑپ اٹھا جیسے بن پانی کے مچھلی فوراً سے اسے اپنے حصار میں لے کر چپ کروانا چاہا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دور رہو تم مجھ سے!!ٹچ نہ کیا کرو مجھے...!!رونے دو مجھے اچھا ہے روتے روتے ایک دن خود ہی تکلیف سے مر جاؤں گی تو جان چھوٹ جائے گی تمہاری بھی...!!فرزام کا حصار توڑتے ہوئے وہ کرب سے بولی تو فرزام کا دل کٹ کر رہ گیا

للہ نہ کرے ایسا ہو!!پلیز بتاؤ مجھے کیا ہوا ہے کسی نے کچھ کہا ہے کیا؟وہ تو تڑپ ہی اٹھا تھا اس کے رونے پر---پھر سے کھینچ کر اسے بازوؤں کے گھیرے میں لے کر بڑی محبت سے پوچھا یوں لگا جیسے کبھی کوئی دوری کوئی اختلافات کوئی شکوہ شکایت تھی ہی نہیں اس سے---دل پر جمی انا اور غصے کی پرت اس کے آنسوؤں میں ہی کہیں بہہ گئی تھی

اب بھی سب کو لگتا ہے کہ میں قصوروار ہوں تمہاری زندگی میں نے برباد کی ہے ناں تو تم ہی مار دو مجھے اپنے ہاتھوں سے....!!جن جن پر

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بھی اعتبار کیا بھروسہ کیا سب نے ہی مجھے منہ کے بل گرایا!!

میرے باپ نے مجھے پیدا ہونے کے بعد سے دھتکارا!! میری

ماں کو اس بات کی سزا ملی کیونکہ اولاد کی صورت میں انہوں نے

میرے باپ کو بیٹے کی بجائے بیٹی دی!! موسیٰ نے پل میں اپنا

رنگ بدل لیا، فوراً سے مجھے بدکردار سمجھ لیا، رشتہ توڑ دیا!! ماموں

نے اپنے کیے گئے احسانات جتا کر مجھے تم سے شادی کرنے کا کہا!!

ماں نے ہاتھ جوڑ کر خاندان کی عزت بچانے کی خاطر ماموں

کی بات پر مہر لگانے کو کہا اور تم نے تو مجھے ہی ہر چیز کا قصوروار

سمجھا، لوگوں کی باتوں کا بدلہ مجھ سے لیا!! تم سب نے کیا اچھا کیا

میرے ساتھ میں نے تو سوال نہیں کیا، کسی سے جواب

نہیں مانگا...!! وہ اس کے حصار میں چھپی روتے ہوئے اپنے دکھ

بیان کر رہی تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا چپ شاباش اب رونا نہیں...چپ ہو جاؤ..!!

مسکراتے ہوئے اس کے بالوں پر اپنا لمس چھوڑ کر وہ اسے بہلا رہا تھا بڑی محبت تھی لہجے میں نجانے کیوں دل کٹ سا گیا تھا اس کے رونے سے اس کی باتوں سے اس کی سسکیوں پر وہ آج بڑا بے قرار ہو گیا تھا---

تم نے فیضی اس رات پتہ ہے میرا سب سے بڑا نقصان کیا کیا؟ مجھ سے میرا ٹیڈی بیئر ہی چھین لیا تم نے، ٹیڈی بیئر پر سے میرا فخر، میرا یقین توڑ دیا!!اور پتہ ہے سب سے زیادہ تکلیف تب ہوتی ہے جب یقین ٹوٹتا ہے..!!وہ آج مہینوں کا دبا غبار نکال رہی تھی فرزام تو پانی پانی ہو گیا اس کے دل چیر شکوے پر----

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تمہارا یقین تمہارا ٹیڈی بیئر تمہیں لوٹا دوں گا میں.....!!سب ٹھیک ہو جائے گا پیاری لڑکی...!!!اس کے سر کو ہلکا سا تھپتھپاتے ہوئے چاشنی لہجے میں وہ سرگوشی کرنے والے انداز میں بولا

کتنی ہی دیر وہ اس کے حصار میں چھپی گلے، شکوے، دکھ، شکائتیں اسے سناتی چلی گئی اور وہ اسے کسی معصوم بچے کی مانند بہلاتا چلا گیا، وہ اپنے ہر آنسو پر خود کو ہلکا محسوس کر رہی تھی اور وہ اس کے ہر آنسو پر خود کو ملامت کر رہا تھا وہ ٹوٹ کر بکھر رہی تھی اور وہ سمیٹ کر جوڑتا جا رہا تھا کیا لمحہ تھا دونوں ہی ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم لگ رہے تھے

جب رو رو کر دل ہلکا ہوا تو وہ فرزام کے حصار سے نکلی آنسو صاف کر کے بیڈ پر ایک جانب کو ہو کر چپ چاپ لیٹ گئی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یوں لگ رہا تھا زخموں کا مرہم مل گیا ہو یا کبھی کوئی زخم لگا ہی

نہ ہو جیسے کبھی کوئی تکلیف پہنچی ہی نہ ہو---

فرزام اس کے سرہانے بیٹھا اس کے بالوں میں نرمی سے

انگلیاں چلانے لگا اور زریشہ اس کی انگلیوں کے لمس سے

دھیرے دھیرے سکون سے نیند کی وادیوں میں قدم اتارتی

چلی گئی

فرزام نے اس کے سونے کے بعد اس پر کمبل ڈالا۔۔۔ سینے پر

زریشہ کے آنسوؤں نے گہری چھاپ چھوڑی تھی فرزام اپنی

شرٹ بدل کر دروازہ اچھے سے بھیڑ کر نیچے چلا آیا

##

ابو آپ نے زری کو شادی کے دن کے لیے کیسے منایا تھا؟ فرزام

باپ کے پاس ہی بیٹھ کر سوال کرنے لگ گیا سب نے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حیرت سے اسے دیکھا کہ کیسے اسے ساڑھے تین ماہ بعد یہ سوال کرنا یاد آگیا ہے

کہنا کیا تھا وہ مان ہی نہیں رہی تھی اس وقت---شائستہ نے اتنی کوشش کی، منتیں کیں مگر وہ پھر بھی راضی نہیں ہو رہی تھی، اس کا کہنا تھا تم دونوں میں عمروں کا بہت فرق ہے..!!اور دوسرا وہ تمہیں اپنا بھائی مانتی تھی..!!تو میں نے اس سے کہا کہ یہ ہمارے احسانات کا بدلہ ہے جو ہم نے اس پر کیے ہیں اسے پالا اسکے اخراجات اٹھائے اور---!!مصطفیٰ کاظمی کے اس انکشاف نے تو شبانہ کاظمی، رضوانہ کاظمی، مرتضیٰ کاظمی کو ششدر ہی کر ڈالا مگر فرزام تو دنگ ہی رہ گیا تھا باپ کی بات سے---

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ابو آپ نے اس سے ایسا کہا تھا۔۔۔آپ ایسا کیسے کہہ سکتے ہیں؟؟؟اب تک مجھے لگتا رہا کہ شاید اس کی وجہ سے میرے ساتھ غلط ہوا ہے مگر اب پتہ چلا ہماری وجہ سے اس کے ساتھ غلط۔۔۔!!فرزام اپنے غصے پر قابو پانا چاہتا تھا مگر ایسا ہو نہیں پایا تھا اس کی آنکھوں میں یکدم سرخی اتری تھی

غلط نہ اس کے ساتھ ہوا ہے نہ تمہارے ساتھ، دل پر ہاتھ رکھ کر کہو کہ تم اس کے ساتھ خوش نہیں ہو!!وہ جتنا غصے سے بولا تھا مصطفیٰ کاظمی نے اس کی بات کاٹ کر اتنے ہی تحمل سے کہا

ہاں اب رشتہ جڑ گیا ہے تو.... ساتھ رہتے ہیں تو....خوش تو۔۔!!اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ بات کیسے کرے نظریں چراتے ہوئے، ہاتھوں کو آپس میں ملتے ہوئے، اچانک امڈ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آنے والی مسکراہٹ کو چھپاتے ہوئے، غصہ برقرار رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے، وہ باپ کے ساتھ ساتھ باقی سب کو بھی بے ساختہ مسکرانے پر مجبور کر گیا

بیٹا میں تیرا ابھی باپ ہوں تیری رگ رگ سے واقف ہوں تم عمر میں مجھ سے آدھے بھی نہیں ہو... لگی سمجھ!! اس لیے جو یہ مسکراہٹ چھپا کر بات کو گھمارہے ہو ناں سیدھے طریقے سے کرو.... ورنہ تمہیں اگر میری بھانجی سے اب زرا سا بھی مسئلہ ہے تو کوئی بات نہیں اسے اس کے میکے بھیج دو یعنی کہ کل سے وہ نخچلے پورشن میں رہے گی یہ اس کا میکا ہے...!!

مصطفیٰ کاظمی نے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا

ارے ابو آپ تو مائنڈ ہی کر گئے کوئی مسئلہ نہیں ہے مجھے اس سے!!

فرزام فوراً سے لائن پر آ گیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بیٹا بہت سوچ سمجھ کر اس دن بھی فیصلہ کیا تھا میں نے...!! فیضی تم کیا رہ پاتے اس کے بغیر میں نے تمہاری شکل دیکھی تھی تم مرجھا گئے تھے بالکل اس پھول کی طرح جسے شاخ سے الگ کر دیا جائے تو وہ مرجھا جاتا ہے اور بیٹا تب مجھے دکھ ہوا تھا کہ میں چاہ کر بھی تمہارے چہرے پر وہ مسکراہٹ نہیں لا پا رہا جو پہلے ہوتی تھی...!! مصطفیٰ کاظمی بہت پختہ لہجے میں بول رہا تھا

فرزام ایک بار پھر ماضی کے سنہری ورقوں میں گردش کرنے لگا--- جس رات زریشہ کے رشتے کے لیے حامی بھری گئی تھی وہ پوری رات اس نے جاگ کر گزاری تھی--- جس دن زریشہ کی منگنی ہوئی تھی اس دن اس نے گھر قدم نہیں رکھا تھا ایک ہفتے تک سوائے زریشہ کہ اس نے کسی سے بات نہیں کی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھی اور جب شادی کے دن رکھے گئے تھے وہ کمرے میں بند ہو کر رو پڑا تھا---موسیٰ کی کتنی بار اس نے منتیں کی تھیں کہ وہ شادی سے منع کر دے اور دن رکھے جانے کے بعد سے مہندی کی رات تک وہ ایسے ہی تھا جیسے دہکتے انگاروں پر زندگی گزار رہا ہو کتنی بار اس نے دعا کی تھی کہ پیاری لڑکی اس گھر سے کبھی نہ جائے کچھ ایسا ہو جائے وہ ہمیشہ اسی گھر میں رہے اور مہندی کی رات بھی تو اس نے بڑی شدت سے دعا مانگی تھی *یا للہ وقت رک جائے وہ کبھی اس گھر سے نہ جائیں ہمیشہ یہی رہیں *مہندی کی رات کہے -----جانے والے یہ الفاظ اسے آج بھی یاد تھے

میں نے دانی اور تمہارے نکاح کی تب بات ہی اسی لیے کی تھی کہ تم زری کو بھول کر اپنی زندگی میں مگن ہو جاؤ.... مگر پھر بھی تمہارے چہرے پر وہ رونق نہیں آ رہی تھی جو زری کے ساتھ رہ کر ہوتی تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تمہاری وجہ سے دانی بھی بجھی بجھی رہتی تھی تب میں نے کتنی ہی بار خود کو ملامت کیا کہ میں نے غلط فیصلہ کر دیا تمہیں اور زری کو الگ کرنا مطلب تم دونوں سے تم دونوں کی زندگی کی ساری خوشیاں چھین لینا اور دانی.... فیضی جب تم خوش نہیں ہوتے تو وہ تمہارے ساتھ کیسے خوش ہوتی..!! مگر یہ سب سوچنے کے باوجود بھی میں کچھ نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔ مگر اللہ پاک بڑا قادر رحیم ہے اس سے بہتر کوئی نہیں جانتا کہ کیا ٹھیک ہے اور کیا غلط، ہم ہمیشہ وہ چاہتے ہیں جو ہمیں ٹھیک لگتا ہے اور وہ ہمیشہ وہی کرتا ہے جو ہمارے لئے ٹھیک ہوتا ہے، بیٹا قسمت کے لکھے پر کبھی کبھی ہمیں بڑا افسوس رہتا ہے لیکن جیسے جیسے وقت گزرتا ہے ہم سمجھنے لگتے ہیں کہ وہی بہتر تھا ہمارے لیے جو ہوا ہے...!! مصطفیٰ کاظمی نے رک کر بیٹے کے تاثرات جانچے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فیضی اب تم کبھی اس سے دور نہیں ہو گے تمہیں فکر نہیں ہو گی کہ تمہارے کام کون کرے گا وہ ہمیشہ ہر وقت تمہارے ساتھ رہے گی، تم جس وقت، جس لمحے، چاہو اس سے اپنی ہر بات کہہ سکتے ہو کسی کی کوئی روک ٹوک نہیں ہو گی...!! تمہاری اور اس کی محبت پر اب کوئی بھی شک نہیں کر سکے گا کوئی تم دونوں کے تعلق کو غلط نظریے سے نہیں دیکھے گا.....!! اللہ پاک نے تم دونوں کو جس پاکیزہ بندھن میں باندھا ہے ناں اس سے زیادہ مضبوط بندھن شاید ہی کوئی اور ہوتا، اب تم سب کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سب کو بتا سکتے ہو کہ تمہارا اور اس کا کیا تعلق ہے کیا رشتہ ہے.....!! اور دانی کو تو شکر کرنا چاہیے تم جیسے خرانٹ کی بجائے موسیٰ جیسا معصوم بندہ مل گیا تم جیسا بگڑا ریچھ زری کے علاوہ دنیا جہاں کی کوئی لڑکی قابو نہیں کر پاتی...!! اور زری تو پاگل ہو گئی ہے اسے اس کا ٹیڈی بیئر مل گیا اور کیا چاہیے اسے!! جب تم

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پیدا ہوئے تھے تب اس نے مجھ سے کہا تھا کہ ماموں میں
ٹیڈی بیئر کو رکھ لوں ہمیشہ کے لیے.... مگر میں اس کے
ساتھ ناانصافی کرنے لگا تھا وعدہ کر کے مکرنے لگا تھا اس سے
اس کا ٹیڈی بیئر چھین کر۔۔۔۔ مگر دیکھو للہ پاک نے سب
ٹھیک کر دیا میں نے بھی اپنا وعدہ پورا کر دیا..!! مصطفیٰ کاظمی نے
آخر میں ہنستے ہوئے ہاتھ جھاڑے سب آنکھیں اور منہ کھولے
اسے ہی سن رہے تھے

فرزام چپ سادھے بیٹھا رہا باپ کی باتیں سنتا رہا پھر اٹھا
اور چند قدم آگے کو بڑھائے پھر رکا اور مسکرایا اور پھر گھوم کر
باپ کو دیکھا اور پھر بھاگ کر باپ سے لپٹ گیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آئی لو یو ڈان آئی لو یو سو سو مچ..!!باپ کو زور کی جپھی ڈالے وہ والہانہ پن سے بولا وہ تو شکر تھا کہ مصطفٰی کاظمی کا دھیان لفظ "ڈان" کی طرف نہیں گیا تھا ورنہ تو ---

پیچھے ہٹو فیضی... سانس روکو گے کیا میری..!!سب مسکرا رہے تھے اور مصطفٰی کاظمی خود سے چمٹے فرزام کو اپنے سے دور کرنے کی کوشش کر رہے تھے

سچی ابو آئی لو یو---یو آر دی بیسٹ فادر ان دی ہول ورلڈ..!!سر باپ کے سینے سے ہٹا کر زور سے اس نے باپ کے رخساروں پر دائیں بائیں جانب بوسے دیئے اور پھر سر سینے پر رکھ لیا

گندہ بچہ منہ خراب کر دیا میرا اب دور ہٹو مجھ سے...!!

مصطفٰی کاظمی فرزام کے گھنے سلکی بالوں کو چومتے ہوئے مصنوعی خفگی سے بولا مگر فرزام یوں ہی اس سے چپکا رہا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرحام اور فہام مووی دیکھ کر ہال میں آئے تو وہاں ایمو شنل سین دیکھ کر ان دونوں نے حیرانی سے ایک دوسرے کو دیکھا ان دونوں کو کچھ سمجھ تو نہیں آیا مگر مصطفیٰ کاظمی سے فرزام کو لپٹے دیکھا تو ان دونوں کے خون نے بھی ایسا جوش مارا کے وہ بھی سارا ڈر بھلائے مصطفیٰ کاظمی سے چمٹ گئے باقی سب کھلکھلا کر ہنس دیئے

مصطفیٰ کاظمی تو ایک کو خود سے دور ہٹانے کے جتن کر رہے تھے اب دو اور آ گئے تھے مصطفیٰ کاظمی نے مدد طلب نگاہوں سے بھائی کی جانب دیکھا مرتضیٰ کاظمی بھائی کی نگاہوں کا مطلب سمجھتے ہی اٹھ کر بھائی کی جانب بڑھا اور پھر کمر سے تھوڑی سی جگہ نظر آئی وہی سے اپنے بھائی کو بانہوں میں بھر لیا

تمہیں بلایا تھا کہ ان تینوں کو ہٹاؤ اور تم ہی بچے بن گئے ہو...!! مصطفیٰ کاظمی نے محبت سے ان چاروں کے سر پر پیار کیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اب ہٹو تم چاروں!!جونک کی طرح چمٹ گئے ہو سب..!!ان چاروں کو جان سے چھوڑ تا دیکھ کر مصطفیٰ کاظمی زرا رعب سے بولے تو ان سب کو بھی ترس آ ہی گیا

ساسوں ماں زرا ہمارے سر پر پیار دیجیے گا اور دعا کیجئے گا آپ کی راج دلاری مان جائے..!!فرزام مصطفیٰ کاظمی سے الگ ہو کر شائستہ کاظمی کے قدموں میں آ بیٹھا جو خوشی سے آنکھ میں آئی نمی صاف کر رہی تھی

بھئی اپنے معاملے میں ہمیں نہ گھسیٹو ٹیڈی بیئر جانے اور اس کی پیاری لڑکی...!!ہم سب تو اس معاملے سے اسّی فٹ دور ہی رہیں گے..!!شائستہ کاظمی نے ہاتھ کھڑے کرتے ہوئے کہا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور سنو میری بہو کو بہت ستایا ہے تم نے اب مزید کچھ کہا تو جوتے پڑیں گے..!!رضوانہ کاظمی نے اپنے پاؤں سے جوتا اتار کر ہاتھ میں تھاما

بالکل ٹھیک کہا رضوانہ نے تم دونوں اب لڑنا نہیں اچھے بچوں کی طرح رہنا ورنہ نہ صرف جوتے پڑیں گے بلکہ تم گھر سے باہر بھی ہو گے..!!شبانہ کاظمی مسکراہٹ چھپائے بولی اور پاس بیٹھی اپنی بہن کا کندھا تھپتھپایا

آپ نے بھی کوئی دھمکی دینی ہے یا میں جاؤں اپنے کمرے میں..!!فرزام نے خاموش بیٹھے مرتضیٰ کاظمی سے پوچھا جس نے ابھی تک فرزام کو کچھ کہا نہیں تھا

ہاہاہا نہیں نہیں بچے بلکہ میں تو تم پر آیت الکرسی پڑھ کر پھونکوں گا تاکہ تم بیوی کے غصے سے بچ جاؤ...!!بیویاں غصے میں بڑی خونخوار۔۔۔!!

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بات کرتے ہوئے مرتضٰی کاظمی نے رک کر اپنی بیوی کو دیکھا جو اسے ہی گھور رہی تھی

کیا کہا آپ نے؟ شبانہ کاظمی نے آئی برو اٹھاتے ہوئے پوچھا

اب شیرنی تو کہا نہیں ہوگا آپ کو خالہ ضرور بلی ہی بولا ہوگا چوچو نے!!فہام جلدی سے بولا

فیمی تم کیوں ابو امی کے بیچ لڑائی کروانا چاہ رہے ہو!!! میری امی شیرنی ہی ہیں تب ہی تو ابو ڈر رہے ہیں۔۔۔کیوں ابو؟ فرحام نے فہام سے کہنے کے ساتھ مرتضٰی کاظمی سے کہا تو مرتضٰی کاظمی سمیت سب ہنس پڑے

اور ہاں بیٹا جی ایک بات اور میں کوئی بے وقوف نہیں ہوں اس دن صرف اپنی بات منانے کے لیے میں نے تمہیں صرف اور صرف وہ دھمکی دی تھی ورنہ میں کوئی پاگل نہیں ہوں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جو تم جیسے لوفر کے پیچھے اپنی معصوم سی بیوی کو چھوڑ دوں!!اگر تم درمیان میں اس دن نہ بھی ٹوکتے تو بھی میں آگے کچھ کہنے والا نہیں تھا...!!مصطفیٰ کا ظمی بات تو فرزام سے کر رہا تھا مگر دیکھ اپنی نروٹھی بیوی کو رہا تھا جو اب مسکرا رہی تھی

ابو لوفر تو نہیں ہوں میں...!!فرزام نے جان بوجھ کر منہ بنایا

کافی دیر تک بیٹھ کر گپ شپ لگانے کے بعد وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھا دل عجب لے پر دھڑکا تھا وہ جسے قسمت کے فیصلے سے ہزاروں شکوے تھے آج وہی خود کو خوش قسمت سمجھ رہا تھا وہ جو اپنے رب سے اتنے دنوں سے منہ موڑے گھوم رہا تھا اسے اس کے رب نے اسکی چاہت سے بھی زیادہ نوازا تھا اسے یہ ----آج معلوم ہوا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرزام سیڑھیوں پر قدم رکھ رہا تھا مگر سوچیں تو اس پاک ذات کی جانب تھیں وہی ذات جس نے سورج نکلنے سے لے کر چاند کے غروب ہونے کا وقت مقرر کر رکھا ہے وہی ذات جس کی مرضی کے بغیر پتا نہیں ہلتا وہی ذات جس نے فرزام کو اس کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی عطا کر دی تھی اور وہ تھا کہ اسی سے منہ موڑے ہوئے تھا وہ اپنے اسی رب سے اتنے دنوں سے خفا پھر رہا تھا جس نے لمحے میں سارے کھیل کو پلٹ کر اسے وہ کچھ عطا کیا تھا جو وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا

فرزام کی آنکھیں بھیگ گئیں اب وہ سب سے پہلے اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہو کر شکر ادا کرنا چاہتا تھا

بے اختیار اس کے دل میں صدا بلند ہوئی

(فَبِاَیِّ آلَاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ)

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

(اور تم اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاو گے؟؟؟؟(القرآن

اور زریشہ اس کے لیے تو کسی نعمت سے کم بھی نہیں تھی

~وہ ذات تو شہ رگ سے بھی قریب ہے

~وہ تو ستر ماؤں سے بھی زیادہ پیار کرنے والا ہے

~ہم بہتر کی آرزو کرتے ہیں اور وہ بہترین سے نوازتا ہے

~بے شک وہ دعاؤں کو سننے والا اور قبول کرنے والا ہے

~بے شک وہ دلوں کے حال بخوبی جانتا ہے

بے شک میرا رب وہ ہے جو انسان کی روح کے اندر کی اذیتوں کو جاننے والا ہے~

~وہ تو کہتا ہے مجھے پکارو میں سنوں گا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرزام نے اسے پکارا تھا اور للہ نے اس کی سن لی تھی مہندی کی رات کی جانے والی شدت سے دعا ہی شاید اس کی زندگی کا حاصل تھی وہی سے تو سب بدل گیا تھا

##

فرزام کمرے میں گیا تو وہ کمبل سر تک تان کر سو رہی تھی فرزام کے لبوں پر دلنشیں مسکراہٹ ابھری وہ وضو کر کے آیا اور قبلہ رخ جائے نماز بچھا کر نماز کی نیت باندھ کر کھڑا ہوا اس کی آنکھوں میں آنسو تھے وہ سجدے میں گیا تو آنسو آنکھوں سے ---چھلک پڑے وہ نادم بھی تھا اور شکر بھی کر رہا تھا

وہ دل سے اس رب العزت کے سامنے شرمندہ بھی تھا اور اس کا شکر گزار بھی۔۔۔وہ پلٹ آیا تھا لوٹ آیا تھا اس

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ذات کی جانب جس نے اس کی لبوں سے پھسلتی دعا پر "کن"
فرما دیا تھا

دعا کے لیے ہاتھ اٹھے تو وہ کتنی ہی دیر صرف خاموش آنسو بہاتا رہا
وہ در ہی ایسا ہے اس کے سامنے گر پڑو تو وہ تھام لیتا ہے فرزام کو بھی
یقین تھا اسے اس کے رب نے تھام رکھا ہے تب ہی تو اس
کی قسمت میں وہ کچھ لکھ دیا تھا جس کی خواہش بھی نہیں کی تھی
اس نے---بن مانگے اسے وہ مل گیا تھا جس سے اس کی
زندگی کی چلتی سانسوں میں تاحیات روانی قائم رہ سکتی تھی

!!وہ ذات رحیم ہے۔۔
!!وہ مان جاتا ہے۔۔

!!یہ اس کی سب سے خوبصورت صفت ہے۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہم مجبور ہو کر اس کی نہیں مانتے، وہ با اختیار ہو کر ہم سے مان جاتا ہے۔۔۔!!

ہم اس سے خفا ہو جاتے ہیں اسے بھول جاتے ہیں وہ ہمیں پھر بھی نوازتا ہے وہ ہمیں رزق دینا نہیں بھولتا۔۔!!

ہم اس کے پاس نہیں جاتے اور وہ ہمیں پانچ بار بلاتا ہے۔۔۔!!

مگر جب ہم گمراہیوں اور غفلتوں کے ٹوکرے اٹھا کر اس کے در پر جاتے ہیں۔۔ وہ دھتکار نہیں دیتا۔۔ پھٹکار نہیں دیتا۔۔ پچھلی توبہ یاد نہیں دلاتا۔۔ گناہوں کا حجم نہیں بتاتا۔۔ رد نہیں کرتا۔۔ اٹھا نہیں دیتا۔۔ بھگا نہیں دیتا۔۔۔

میرا رب تو دل میں اترتا ہے۔۔۔ نیتوں کو پڑھ لیتا ہے۔۔۔ ندامت کو دیکھ لیتا ہے۔۔۔ بندگی کو بھانپ لیتا ہے۔۔۔!!

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

خوش ہو جاتا ہے۔۔۔احسان کرتا ہے۔۔۔معاف کر دیتا ہے۔۔۔!!

نماز ادا کرنے کے بعد جائے نماز واپس رکھ کر وہ زریشہ کے پاس آ بیٹھا اب اس کے چہرے پر کمبل نہیں تھا آنکھوں پر بازو رکھے وہ بے سدھ سو رہی تھی اور اس کو پانے والا خود کو خوش قسمت مان رہا تھا۔۔۔۔

فرزام نے اس کے چہرے سے بہت احتیاط سے اس کا بازو ہٹایا کہ کہیں وہ جاگ ہی نہ جائے

بازو ہٹائے جانے پر وہ تھوڑا سا کسمسائی مگر پھر وہ گہری نیند میں چلی گئی فرزام مسکرا دیا

فرزام کی نگاہیں اس کے چہرے کے ایک ایک نقوش کو محبت سے چھو کر پلٹ رہیں تھیں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرزام کی سوچ ایک بار پھر ماضی میں پلٹی تھی اسے یاد تھا جب وہ موسیٰ کے ساتھ پہلی بار شادی کا جوڑا لینے گئی تھی تب وہ غصے سے پاگل ہی گیا تھا اس نے زریشہ پر غصہ بھی کیا تھا تب وہ صرف چند گھنٹوں کے لیے گئی تھی اور اس کی روح بے چین ہو گئی تھی اس سے برداشت نہیں ہو رہی تھی وہ بات، اتنی سی بات پر اس کی روح کے پرخچے اڑنے لگے تھے۔۔۔اور اگر واقعی ہی وہ حادثہ نہ ہوا ہوتا اور اس کی شادی فرزام کے علاوہ موسیٰ سے ہو جاتی تو۔۔۔اس "تو" سے آگے سوچتے ہی فرزام کی روح فنا ہونے لگی تھی

وہ جو دانیہ کو دو ہی مہینوں میں بھلا گیا تھا زریشہ کو بھلانے کے لیے وہ جانتا تھا اس کی پوری زندگی بھی کم پڑ جانی تھی یا شاید اس کے بغیر فرزام کی زندگی مختصر ہو جاتی یا شاید وہ اس کے بغیر جی ہی نہ پاتا۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرزام نائٹ بلب کی ہلکی سی روشنی میں بھی پلکوں پر خشک ہوئے اس کے آنسو دیکھ پا رہا تھا

اسے یاد تھا وہ جب جب روتی تھی وہ تڑپ اٹھتا تھا تو پھر کیسے اس نے خود اسے اتنا رولایا، وہ تو اسے اندر تک پڑھ لیتا تھا تو پھر کیسے وہ اس سے اتنے اختلافات کر بیٹھا تھا

نجانے اس کے رویے سے اس معصوم لڑکی کو کتنی تکلیف پہنچی ہو" گی...!!" یہ سوچ روح کو جھنجھوڑ دینے والی تھی

فرزام کی روح میں شگاف پڑا تھا زریشہ کے ماتھے پر بکھرے بالوں کو انگلیوں کے پوروں سے سمیٹ کر اس نے زریشہ کے بالوں پر اپنا لمس چھوڑا تو آنکھوں سے نکلتی نمی زریشہ کے بالوں میں اتر گئی

زریشہ کسی انجانے احساس کے تحت کروٹ بدل گئی اور پھر نیند میں ہی کمبل کھینچ کر سر تک اوڑھ لیا فرزام اس کی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حالت دیکھ کر ہنس دیا مگر آنکھوں کے گوشے پھر بھی آنسوؤں سے

---تر تھے

وہ پوری رات اسے یوں ہی دیکھے گیا تھا کبھی کبھی صرف دکھ اور غم ہی نہیں جگائے رکھتے حد سے زیادہ مل جانے والی خوشی بھی آنکھوں سے نیند کو اچک لیتی ہے فرزام کا حال بھی کچھ ایسا ہی تھا

وہ پوری رات جاگنے کے بعد فجر کی نماز پڑھ کر سویا تھا

##

دانیہ اٹھی تو اسے اچھی خاصی حیرت ہوئی اس کی آنکھ دیر سے کھل سکتی تھی مگر موسیٰ تو وقت کا پابند تھا وہ کیسے ابھی تک سو رہا تھا پھر اسے لگا شاید آج بھی موسیٰ کو چھٹی ہو---

دوپٹہ کندھے پر ڈال کر ایک نظر اس نے گھڑی پر ڈالی تو نو بج کر گیارہ منٹ ہو چکے تھے مطلب آج بھی کالج سے اس کی چھٹی ہو

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گئی تھی----دانیہ کھڑی ہوئی تو سر گھوم کر رہ گیا وہ اپنے دونوں ہاتھوں میں سر تھام کر واپس صوفے پر ہی بیٹھی گئی کچھ دیر بعد وہ پھر کھڑی ہوئی آنکھیں اب بھی ایسے بھاری ہو رہی تھیں جیسے اب بھی نیند باقی ہو---بڑی مشکل سے وہ اپنی آنکھیں کھول کر واشروم ---تک گئی بار بار منہ دھویا تاکہ نیند کے اثر سے نکل سکے

واشروم سے نکل کر وہ کمرے سے باہر نکلی

معصومہ کے کمرے کا دروازہ آدھ کھلا تھا دانیہ ہال میں سے ہو کر کچن میں جانے لگی تو اچانک دھڑام کی آواز بلند ہوئی جیسے کوئی گرا ہو

دانیہ تیز تیز چلتی ہوئی معصومہ کے کمرے کی جانب بڑھی کیونکہ آواز وہی سے آئی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دروازہ دھکیل کر وہ اندر داخل ہوئی تو رخسانہ ریاض بیڈ سے زرا فاصلے پر زمین پر پڑی تھی آنکھیں بند تھیں اور آنسو بہہ رہے تھے جبکہ حسن اور محسن دونوں ہی بیڈ پر سوئے ہوئے تھے

تائی...!!تائی...!!تائی جی کیا ہوا؟دانیہ رخسانہ ریاض کی جانب لپکی تھی زمین پر بیٹھ کر اس کا سر اٹھا کر گود میں رکھا

تائی کیا ہوا؟حسن محسن اٹھو دیکھو، تائی جی کو کیا ہوا؟حسن.... محسن!! موسیٰ موسیٰ!!دانیہ تو پریشانی سے چلا ہی اٹھی تھی حسن اٹھا تو وہ نانی کی حالت دیکھ کر موسیٰ کو جگالایا جبکہ محسن بھاگ کر کچن سے پانی لے آیا

یا للہ خیر کیا ہوا امی کو؟محسن کے ہاتھ سے پانی کا گلاس لے کر اس نے ماں کے منہ کو لگایا مگر سارا پانی منہ سے بہہ گیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رخسانہ ریاض بولنے کی کوشش کر رہی تھی مگر زبان ساتھ نہیں دے رہی تھیں آنکھیں بند تھیں مگر آنسو جاری تھے

پتہ نہیں آپ پلیز جلدی انہیں ہاسپٹل لے چلیں!!دانیہ رخسانہ ریاض کی ہتھیلیاں ملنے لگی اس کے ساتھ ساتھ بچے بھی اب رونے لگے تھے کسی کو بھی سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اچانک ہوا کیا ہے۔۔۔

موسیٰ کی نظر رخسانہ ریاض کے پاس پڑے کاغذ پر گئی تھی جھک کر موسیٰ نے کاغذ اٹھایا۔۔۔کاغذ کیا تھا عزت کا پوسٹ مارٹم ہی تو تھا۔۔۔قدموں تلے سے زمین نکلنا کیا ہوتا ہے موسیٰ کو آج معلوم ہوا تھا۔۔۔اس کے مضبوط ہاتھوں میں کاغذ لرز کر رہ گیا۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

موسیٰ اسے چھوڑیں پلیز ایمبولینس کو کال کریں!! دانیہ کی چیخوں و پکار پر ہاتھ میں پکڑا کاغذ پھینک کر وہ موبائل لینے کمرے کی جانب بھاگا۔۔۔کال کر کے اسنے اپنے دوست کو گاڑی لانے کا کہا جو اگلے چند منٹوں میں ہی گاڑی لے کر گیٹ کے باہر آ گیا۔۔۔

موسیٰ ماں کو ہاتھوں پر اٹھا کر گاڑی تک لے آیا دانیہ بھی چادر اوڑھ کر آئی

ہسپتال پہنچ کر رخسانہ ریاض کو فوری ٹریٹمنٹ دیا گیا

موسیٰ نے لڑکھڑاتے ہاتھوں اور کانپتی آواز کے ساتھ سب کو اطلاع دی

~بڑا مشکل لمحہ تھا

~بڑی جان لیوا گھڑی تھی

~جان جاتی محسوس ہو رہی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

~دل بند پڑنے لگا تھا

موسیٰ اس وقت خود کو زمین میں اترتا محسوس کر رہا تھا

##

موسیٰ کا یوں سمجھانا معصومہ کو سخت برا لگا تھا اسے لگ رہا تھا جیسے اس کی کسی کو فکر ہی نہیں ہے---معصومہ نے اس وقت تو موسیٰ کو قسمے وعدے دے کر مطمئن کر لیا تھا مگر اس کے اپنے وجود ----میں تو آلاؤ ہی بل بجھ رہے تھے

موسیٰ کے جانے کے بعد وہ غصے میں بل کھاتی کتنی ہی دیر ٹہلتی رہی طارق نے چند ہی دنوں میں اس کی ذہنیت کو مفلوج کر کے رکھ دیا تھا---دل و دماغ میں صرف طارق ہی طارق تھا آنکھوں پر بھی اسی کی باندھی ہوئی پٹی تھی۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرمان کا ایکسیڈنٹ طارق کی ہی گاڑی سے ہوا تھا اور طارق ہی فرمان کو ہسپتال لے کر گیا تھا وہی اس کی ملاقات معصومہ سے بھی ہوئی باتوں ہی باتوں میں اس نے یہ بھی پتہ لگا لیا کہ معصومہ فرمان سے زیادہ خوش نہیں ہے---طارق نے معصومہ اور فرمان سے معافی بھی مانگی کہ اس کی وجہ سے فرمان کا ایکسیڈنٹ ہوا جس پر معصومہ نے یہ بول کر طارق کو معاف کر دیا کہ ساری کی ساری غلطی ضرور فرمان کی ہو گی کیونکہ بقول معصومہ کے اسے تو موٹر-سائیکل بھی ڈھنگ سے چلانی نہیں آتی---طارق نے باتوں سے ہی معصومہ کو رام کرنا شروع کر دیا پھر گھر بھی ملاقاتیں ہونے لگیں----رخسانہ ریاض جب وہاں ہوتی تھی تو معصومہ اور طارق دونوں کو ٹوکتی جس کا فائدہ یہ ہوا کہ طارق نے گھر آنا چھوڑ دیا---مگر رخسانہ ریاض جیسے ہی گھر لوٹی طارق اور معصومہ کی ملاقاتوں نے پھر عروج پکڑنا شروع کر دیا---

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دونوں بچے تو سکول چلے جاتے اور فرمان گولیوں کے زیر اثر سویا رہتا کوئی روکنے ٹوکنے والا ہی نہیں تھا---موسیٰ سے کبھی طارق کی ملاقات نہیں ہوئی تھی وجہ یہ تھی کہ موسیٰ ہمیشہ اطلاع دے ----کر ہی معصومہ کے گھر جاتا تھا

اپنا موبائل معصومہ نے صوفے کے نیچے سے نکالا تو وہ سارا ٹوٹ چکا تھا وہ کمرے سے نکلی اور رخسانہ ریاض کا فون سے کہہ کر مانگ لائی کہ اس کے موبائل کی بیٹری لو ہے اور اسے فرمان کو فون ---کرنا ہے

کمرے میں آکر اپنے موبائل سے سم نکال کر اس نے ماں کے موبائل میں ڈالی---طارق کا نمبر تو پہلے ہی اس نے اپنی اس سم میں سیو کر رکھا تھا جو طارق نے ہی اسے دلائی تھی اور اس سم ---سے معصومہ صرف طارق سے ہی رابطہ کرتی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

معصومہ نے طارق کو فون کیا اور اسے رو رو کر ساری داستان سنا دی طارق تو پہلے سے ہی یہی چاہتا تھا

معصومہ ڈارلنگ رونا بند کرو تمہارے بھائی کو اور تمہاری ماں کو زرا تمہاری فکر نہیں ہے انہیں فرق ہی نہیں پڑتا کہ تمہاری زندگی برباد ہو رہی ہے وہ بس چاہتے ہیں تم پوری زندگی اسی آگ میں جلتی رہو..... تم میرے پاس آجاؤ....!! میں وعدہ کرتا ہوں خلع لے کر جب تم مجھ سے نکاح کرو گی تو میں تمہیں تمہارے دونوں بیٹے بھی لے کر دوں گا وہ ہمارے ساتھ رہیں گے....!! تمہاری امی اور تمہارے بھائی کو بھی ہم کسی بھی طرح منا ہی لیں گے آہستہ آہستہ سب ٹھیک ہو جائے گا...!! پلیز تم میرے پاس آجاؤ..!!

طارق نے مانو اس کے زخموں پر مرہم رکھا تھا برین واش ایسے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا گیا تھا کہ وہ اچھا، برا، غلط، درست، گناہ، ثواب سب بھول گئی تھی

ٹھیک ہے طارق جیسا تم کہو..... تم رات ساڑھے تین بجے تک ہماری گلی کی نکر کے پاس آجانا..!! کچھ دیر سوچنے کے بعد وہ اپنے گھر والوں کی عزت پاؤں تلے روندنے پر رضامند ہو گئی

طارق تو سن کر خوشی سے پھولے نہیں سما رہا تھا اس نے معصومہ کو سارا پلین سمجھا دیا تھا اور معصومہ کو رخسانہ ریاض کا ----فون بھی اپنے پاس ہی رکھنے کا کہا

اپنے چند جوڑے جو وہ گھر سے لائی تھی وہ اس نے بیگ میں ڈالے---اپنا سارا زیور اس نے پہلے ہی رخسانہ ریاض کہ پاس رکھوایا ہوا تھا____ معصومہ وہ زیور بھی ماں سے یہ بول کر لے آئی کہ بینک میں رکھوائے گی رخسانہ ریاض کو بھی بھلا کیا اعتراض ہو

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سکتا تھا---زیورات تو اس کے پاس امانت کے طور پر ہی تھے،
اس نے بھی بنا کوئی سوال جواب کیے معصومہ کے سارے
زیورات اسے تھما دیئے----سارے زیور اور اپنا ٹوٹا ہوا پرانا موبائل بھی
بیگ میں ڈال کر معصومہ نے بیگ الماری میں چھپا دیا
رات کھانے کے بعد دانیہ کے اٹھنے سے پہلے معصومہ خود
سب کے لیے دودھ ابالنے کچن میں چلی گئی اور اس نے ماں کی
نیند کی جتنی گولیاں بھی شیشی میں موجود تھیں سب کی سب
دودھ میں ملا دیں---سب کو دودھ دینے کے بعد اپنا دودھ کا
---گلاس اس نے سب سے نظر بچا کر کچن میں ضائع کر دیا
۔
رات کے تین بجے جب اسے یقین ہو گیا کہ سب گہری نیند سو
رہے ہیں تو پہلے اس نے ایک کاغذ پر طارق کے ساتھ اپنی نئ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زندگی کی شروعات کا لکھ کر کاغذ سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا اور پھر اس نے طارق کو میسج کیا کہ وہ آجائے---کچھ دیر بعد طارق نے اسے اپنے آنے کا بتایا----وہ بیگ لے کر خود کو سیاہ بڑی سی چادر میں چھپا کر باہر نکلی تو طارق اپنے ایک دوست کے ساتھ گاڑی لیے کھڑا تھا---

معصومہ کے دل میں ایک بار خوف پیدا ہوا مگر اگلے ہی لمحے خود کو ہزاروں عذر پیش کرتے ہوئے وہ گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔راستے میں نہر کی پل کراس کرتے ہوئے طارق نے معصومہ سے دونوں موبائل لے کر نہر میں پھینک دیئے سم تو پہلے ہی طارق نے دلائی تھی جس کا علم صرف ان دونوں کو تھا

##

اٹھ گئی تم؟اسے جاگتا دیکھ کر فرزام دلفریبی سے مسکرایا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ظاہر ہے اٹھ گئی ہوں..!!دوپٹہ بیڈ سے اٹھا کر کندھے پر ڈالتے ہوئے اس نے منہ بسورا

ہوں ابھی تک ناراض ہو؟زریشہ کے پاس بیٹھ کر اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے وہ نرمی سے گویا ہوا

بھلا میں کون ہوتی ہوں تم سے ناراض ہونے والی....!!زریشہ نے خفگی سے ہاتھ چھڑانا چاہا

میری بیوی، میری پیاری لڑکی، ٹیڈی بیئر کی جان، ٹیڈی بیئر کی زندگی، میری آکسیجن میری۔۔۔!!اس کے ہاتھ پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے وہ بڑی محبت سے بولا رہا تھا

بس بس مکھن نہ لگاؤ..!!زریشہ نے پھر ہاتھ کھینچا

فرزام نے اس کا ہاتھ چھوڑنے کی بجائے اس کا ہاتھ اپنے سینے پر دل کی جگہ پر رکھا اس کا دل بہت تیزی سے دھڑک رہا تھا وہ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لفظوں کا اعتبار دل کی سچائی سے دلانا چاہتا تھا وہ چاہتا تھا وہ اس کے دل کی دھڑکن سے پیدا ہوتے محبت کے پیغام کو سنے، سمجھے اور ان میں اتر جائے، اس کی دھڑکن میں کھو جائے -

---

مکھن نہیں لگا رہا سچ کہہ رہا ہوں پیاری لڑکی، تمہارا ٹیڈی بیئر تم سے کتنی محبت کرتا ہے یہ اسے کل رات معلوم ہوا، میرے اللہ نے مجھے بہت بڑی نعمت سے نوازا ہے اور وہ نعمت تم ہو..... میں مانتا ہوں انجانے میں تمہیں بہت تکلیف پہنچائی میں نے..... مگر میں تمہارے بغیر ایک پل بھی نہیں رہ سکتا..... تمہارا ٹیڈی بیئر تمہارے بغیر ادھورا ہے پیاری لڑکی..... پلیز کبھی بھی مجھے چھوڑ کر مت جانا..... میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں..... تم میرے لیے واجب المحبت ہو

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم میرے دل سے میری روح میں اتر گئی ہو زر.....!!اس کا انداز محبت کے لفظوں سے گندھا تھا

فرزام کے دل کی دھڑکن وہ واضح محسوس کر پا رہی تھی وہ بخوبی جانتی تھی کہ اس کا بولا گیا ایک ایک لفظ سچا ہے اس کی محبت اس کی آنکھوں سے چھلکتی تھی اس کی نظروں کے پیام اس کی محبت کی دلیل دیتے تھے اور اس کے دل کی دھڑکن ہر اس بات پر سچائی کی مہر لگاتی تھی۔۔۔وہ جانتی تھی وہ اس سے کیا کہنا چاہتا ہے وہ جانتی تھی اس کا دل کیا کہہ رہا ہے وہ جانتی تھی دھڑکنوں سے اٹھتا یہ شور وہ الفاظ ہیں جو فرزام لبوں سے ادا نہیں کر پا رہا-----

زریشہ کے دل کی دھڑکنوں میں انتشار پیدا ہونے لگا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرزام کی جذبے لٹاتی نگاہوں نے اسے نگاہیں جھکانے پر مجبور کر دیا

---زریشہ کا دل ہتھیلیوں میں آدھڑکا تھا

تم بھی کچھ بولو ناں!!فرزام نے اس کا ہاتھ اپنے سینے سے ہٹا کر اپنے دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھا

کیا بولوں؟اس کی جھکی پلکوں میں لرزش پیدا ہوئی تھی

وہ اس کی جانب ہلکا سا جھکا تھا پیشانی پر مہر محبت ثبت کی گئی اور زریشہ لمحے کو سکتے میں چلی گئی

زریشہ کا دل دھڑ دھڑ کرنے لگا یوں لگا سینے سے دل ابھی پسلیاں توڑ کر باہر نکل آئے گا

کچھ بھی کہو.....کیا میں تمہارے لیے خاص ہوں کیا تم مجھ سے۔۔۔!!دھیمے لب و لہجے سے کہتے ہوئے اس نے بات دانستہ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادھوری چھوڑ کر زریشہ کی جانب دیکھا وہ کئی لمحے کے لیے
خاموش ہو گئی وہ اس کی خاموشی بھی پڑھ سکتا تھا

تمہارے میری زندگی میں آنے سے میری زندگی مکمل ہوئی ہے
ٹیڈی بیئر..... میں جانتی ہوں میرا رب بڑا عظیم
ہے....وہ اگر کسی سے کچھ لیتا ہے تو بدلے میں بہترین سے نوازتا
ہے.....مجھے کبھی باپ کا پیار نصیب نہیں ہوا جس کا مجھے ہمیشہ
خدا سے شکوہ رہتا تھا.... مگر آج وہ شکوہ دور ہو گیا میرے
رب نے مجھے تم جیسے ایک پیار کرنے والے شوہر سے نوازا
دیا..... میرے ٹیڈی بیئر کو میرا ہمدم، میرا مجازی خدا
بنا دیا!!ٹیڈی بیئر کبھی پلیز میرے باپ جیسا مت
بننا..... تمہیں پتہ ہے ہر بیٹی کا فخر ہوتا ہے اس کا باپ مگر
میرا باپ میرے لیے رسوائی کا باعث ہے...!!میرے لیے تم

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میرا فخر ہو سب سے خاص ہو تم میرے لیے...!!اس کی جھکی جھکی نگاہ اٹھی تو فرزام مبہوت رہ گیا پلکوں پہ ٹھہری نمی دل کے تار ہلا گئی تھی فرزام کے وجود میں تلاطم برپا ہوا تھا

تیرے عشق کی ہے جستجو۔۔۔تیری قُربتوں کا سوال ہے

میری سانس ہے جو رواں دواں تیری چاہتوں کا کمال ہے

سنا ہے بچپن میں تم مجھ سے بہت محبت کرتی تھی.....بڑا پیارا انداز تھا تمہارا محبت کرنے کا.... مگر اب جب سے میں بڑا ہوا ہوں تم مجھ سے ویسی محبت نہیں کرتی.....پر اب میں چاہتا ہوں مجھے بچپن والی محبت ملے۔۔۔پیاری لڑکی تم اپنے ٹیڈی بیئر سے ویسے والی محبت کیا کرو گی ناں؟؟؟فرزام نے شہادت کی انگلی پہلے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کے رخسار پر رکھی اور پھر اپنے رخسار پر رکھتے ہوئے معنی خیز لہجے میں کہتے ہوئے اس نے زریشہ کو دیکھا وہ تو سرخ ہی پڑ گئی تھی اس کی باتوں سے۔۔۔

اف تم شرما رہی ہو وہ بھی مجھ سے...!!اس کو بلش کرتا دیکھ کر وہ دل سے مسکرایا تھا

نہیں تو میں کیوں شرماؤں گی وہ بھی تم سے...!!وہ صاف مکرتے ہوئے خود کو نارمل کرنے کی کوشش کرنے لگی

اچھا اگر ایسی بات ہے تو میری طرف دیکھ کر بولو ناں..!! تھوڑی سے پکڑ کر فرزام نے اس کا چہرہ اوپر کیا

فیضی... تنگ مت کرو...!!فرزام کا محبت پاش انداز زریشہ کی برداشت سے باہر ہونے لگا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اب تو تنگ کرنے کا لائسنس ہے میرے پاس...!!اب تو پوری زندگی تمہیں تنگ کروں گا میں..... تم روک نہیں سکتی مجھے.....پہلے تم سے ہی تو سائن کروائے تھے...!!زریشہ کی حالت سے محظوظ ہوتا ہوا وہ بول رہا تھا جبکہ زریشہ کی جان پر بنی ہوئی تھی بھلا کہاں اس نے فرزام کا یہ روپ دیکھا تھا ایسے کسی ٹاپک پر آج سے پہلے ان دونوں کے بیچ بات ہی کب ہوئی تھی فرزام کی شوخیاں، ایسی وارفتگی، جذبات سے بھرا لہجہ، نگاہوں میں بھری محبت کی تپش وہ تو نگاہ نہیں ملا پا رہی تھی اس سے۔۔۔

فیضی ہٹو اب...!!گیارہ ہو رہے ہیں....!!اس بار اپنے بچاؤ کے لیے وہ زرابرہمی سے بولی

تو؟ یک لفظی کہہ کر اس نے سر زریشہ کے کندھے پر رکھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تو کیا؟ کام بھی کرنے ہیں مجھے تم تو کالج سے چھٹی کر کے بیٹھ گئے ہو...!!

وہ آنکھیں گھما کر بولی وہ مزید اس کے سامنے بیٹھ نہیں پا رہی تھی

یار کیوں تم سارا دن کاموں میں لگی رہتی ہو صرف میرے کام کیا کرو ناں تم.... اپنے کام تم سے بول بول کر کرواتا ہوں میں اور باقی سب کے تم بھاگ بھاگ کر کرتی ہو..... میرے سامنے رہ کر میرے ہی بس کام کیا کرو... مجھے ٹائم دیا کرو....!! فرزام نے منہ بناتے ہوئے محبت سے ایک نیا شکوہ کیا

فیضی تمہارے ہی کام سب سے زیادہ کرتی ہوں شادی کے بعد سے تو تم اور بھی زیادہ کام بڑھا دیتے ہو میرے.....!! آئے روز بٹن توڑ لاتے ہو، کمرے سے جاتی ہوں تو کمرہ سیٹ ہوتا ہے، آتی ہوں تو بیڈ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شیٹ کہیں پڑی ہوتی ہے، تکیے کہیں پڑے ہوتے ہیں...!!فرزام کی بات پر وہ تیز لہجے میں بولی

وہ سب تو میں جان بوجھ کر کرتا ہوں..!!بٹن ہر روز قینچی سے خود توڑتا ہوں کمرے کو بھی خود پھیلاتا ہوں تاکہ تم میرے سامنے رہو..!!

میرے پاس رہ کر میرے کام کرو...!!فرزام نے گویا انکشاف کیا تھا زریشہ اسے گھور کر رہ گئی

شاباش ویری گڈ کیسے مزے سے اپنے کارنامے بتا رہے ہو تم...!!

اور میں باقی کام کرنے کو نا دبئ جاتی ہوں سارا دن تو مجھے اسی گھر میں رہنا ہوتا ہے اور تم میرے کام کم کرنے کی بجائے بڑھاتے رہتے ہو!!زریشہ ناک سکیڑتے ہوئے بولی

میرے پاس تو نہیں ہوتی ناں..!!ہر ٹائم میرے قریب قریب رہا کرو....!!وہ کسی معصوم بچے کی طرح بول رہا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ٹیڈی بیئر..!!اس کی بات سن کر زریشہ نے بڑی محبت سے پکارا

جی اس دنیا کی سب سے پیاری لڑکی..!!اتنا ہی محبت سے جواب دیا گیا

اب تھوڑی سی شرم کھاؤ اور مجھے اٹھنے دو.....ساڑھے گیارہ ہو گئے ہیں..!!فرزام کا سر کندھے سے ہٹا کر وہ پھرتی سے کھڑی ہوئی تھی

چیٹنگ کی ہے تم نے...!!فرزام نے آنکھیں دکھائیں

اتنی چیٹنگ کرنا میرا حق ہے..!!وہ کہہ کر واشروم چلی گئی اور فرزام مسکراتا ہوا کچن میں چلا گیا

زریشہ واشروم سے نکلی اور ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے بال سنوارنے لگی کل رات فرزام کا محبت سے اسے بہلانا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسے بہت اچھا لگا تھا کل رات ہی اس کے دل پر جمی فرزام کے حوالے سے گرد لمحے میں اتر گئی تھی---- صبح جب وہ نماز کے لیے اٹھی تھی تو فرزام اس کے پاس ہی بیٹھا بیٹھا سویا ہوا تھا اس کے چہرے پر نمی بھی تھی اور جائے نماز بھی فرش پر پڑی تھی جس سے زریشہ کو اندازہ ہوا تھا جیسے وہ اسی وقت نماز پڑھ کر سویا ہو-- --وہ بھی نماز پڑھ کر پھر سو گئی تھی اور اب جب اٹھی تھی تو وہ للہ پاک کے بنائے اس رشتے پر دل و جان سے خوش تھی---- فرزام کے ہر انداز سے چھلکتی اس کی محبت نے ثابت کر دیا تھا کہ وہ ہر لحاظ سے اس کے لیے بہترین ہمسفر ہے--- ایک شخص اسے للہ پاک کی نعمت تصور کرتا تھا بھلا اس سے بھی بڑھ کر کوئی خوش ---- نصیبی ہو سکتی تھی اس کے لیے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ ہیئر برش پکڑے اپنی سوچوں میں گم کھڑی مسکرائے جا رہی تھی جب فرزام دوبارہ کمرے میں داخل ہوا

زرناشتہ کر لو..!!زریشہ کو خود سے ہی مسکراتا دیکھ کر وہ اونچی آواز میں بولا تو زریشہ نے چونک کر اسے دیکھا

تم لائے ہو میرے لیے ناشتہ....!!زریشہ فرزام کے ہاتھ میں ناشتے کی ٹرے دیکھ کر حیرت سے بولی

صرف لایا نہیں ہوں.....بڑی محنت اور محبت سے....بنا...کر لایا ہوں میں خود تمہارے لیے ناشتہ....!!فرزام نے کہتے ہوئے کھانے کی ٹرے بیڈ پر رکھی اور زریشہ حیران ہوتی ہوئی اس کے سامنے ہی بیڈ پر بیٹھ گئی

فرزام نے اپنے ہاتھوں سے نوالہ بنا کر اس کے منہ میں ڈالا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فیضی.... آملیٹ میں نمک بھی ڈلتا ہے....!!زریشہ نے حلق سے نوالہ اتار کر برا سا منہ بنایا

آملیٹ میں مرچیں فرزام نے ایسے ڈال رکھی تھیں جیسے پہلی یا آخری بار ملی ہوں اور نمک کا نام و نشان تک نہیں تھا ٹیڈی بیئر اپنی محبت دکھانے کے چکر میں یہ بھول گیا تھا کہ آملیٹ کے اندر نمک نام کی بھی کوئی شے ڈالی جاتی ہے----

اوہ سوری یار.... مجھے شاید ڈالنا یاد نہیں رہا...!!فرزام شرمندہ ہوتے ہوئے بولا

اچھا کھلاؤ اب...!!زریشہ نے اسے شرمندہ ہوتا دیکھ کر کہا اس میں تو نمک ہی نہیں ہے..!!اس نے زریشہ کی جانب دیکھ کر کہا تو وہ مسکرا دی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کچھ نہیں ہوتا تمہارے ہاتھ کا بنا زہر بھی شوق سے پی لوں یہ تو پھر آملیٹ ہے چلو کھلاؤ..!!زریشہ نے مسکرا کر کہتے ہوئے پھر سے منہ کھولا فرزام نوالے بنا بنا کر اس کے ساتھ ساتھ اپنے منہ میں بھی ڈالنے لگ گیا اب وہ اسے اکیلے تو وہ زہریلا کھانا کھانے نہیں دے سکتا تھا

کھانے سے فارغ ہو کر زریشہ اپنے بال سنوارنے لگی اور فرزام اس کے پاس ڈریسنگ ٹیبل کے سہارے کھڑا اسے دیکھنے لگ گیا---وہ تو اسے ہمیشہ ہی پیاری لگتی تھی مگر آج فرزام کو وہ ---پہلے سے کئی گنا زیادہ پیاری لگ رہی تھی

زری کتنا اچھا ہو گیا ناں ہماری شادی ہو گئی....اب مجھے تم سے بات کرنے کے لیے کبھی فون کال اور وڈیو کال کا سہارا نہیں لینا پڑے گا.....تم سے روبرو میں ساری باتیں کر لیا کروں گا وہ باتیں بھی جو پہلے نہیں کر

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پاتا تھا.....اب تم ہر وقت میرے پاس رہو گی پہلے سے بھی زیادہ قریب کر دیا ہے للہ پاک نے تمہیں میرے...!!پہلے جب بھی رات کو میں تم سے بات کرنے جاتا تھا سب اعتراض کرتے تھے مجھے ڈانٹتے تھے اور اب دیکھو تم میرے پاس میرے کمرے میں ہوتی ہو کوئی دیوار نہیں ہے ہمارے بیچ.....!!فرزام کھوئے کھوئے لہجے میں بولا تو زریشہ نے آنکھیں اس کی جانب گھمائیں اس کا لب و لہجہ ہر اس بات کی نفی کر رہا تھا جو سنینا نے کل رات اس سے کی تھی بلکہ فرزام کے ساتھ تو اس کے رب نے اس کا جوڑ بنایا تھا ایک ایسا جوڑ جو بہت خوبصورت اور اٹوٹ تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم ٹھیک کہتے ہو ٹیڈی بیئر.....اب مجھے بھی کبھی تمہیں چھوڑ کر نہیں جانا پڑے گا..!!نگاہیں جھکاتے ہوئے اس نے برش رکھ کر بالوں کو پونی میں جکڑا---

زری کل رات تم رو کیوں رہی تھی کسی نے کچھ کہا تھا کیا؟فرزام کو اس کا رات شدت سے رونا یاد آیا تو وہ پوچھ بیٹھا

نہیں بس ایسے ہی میرا دل اداس ہو رہا تھا تو مجھے رونا آ گیا.....فیضی چور کہیں کے مجھے ایک بات یاد آ گئی ہے میرا بریسلٹ نکالو ابھی کہ ابھی..!!منہ دکھائی تو دی نہیں تم نے اور وہ جو ایک بریسلٹ لے کر دیا تھا وہ بھی اپنے واڈروب میں چھپا کر رکھا ہے تم نے..!!فرزام کے سنجیدہ چہرے کو دیکھ کر اس نے فوراً بات بدلی تھی وہ فلحال اپنے اور اس کے بیچ میں کسی تیسرے بندے کا ذکر بھی کرنا نہیں چاہتی تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ چھپایا تو نہیں تھا شادی کے چند دن بعد وہ مجھے کچن سے ملا تھا مجھے لگا شاید غصے میں تم نے پھینک دیا ہو..!!اور منہ دکھائی تم لے کر کیا کرو گی جب اتنا پیار کرنے والا شوہر مل گیا ہے تمہیں اسی پر خوش ہو جانا چاہیے.....!!وہ بولتا ہوا اوڑوب کی جانب بڑھا اور وہی بریسلٹ نکال کر لایا جو اس نے زریشہ کو شاپنگ مال سے دلایا تھا

کوئی پھینکا نہیں تھا میں نے.....مہندی کی رات مہندی لگواتے ہوئے اتار کر میں نے فری کو پکڑایا تھا اور وہ کہیں رکھ کر بھول گیا تھا شاید اسی نے کچن میں کہیں چھوڑا ہو.....!!وہ وضاحت دیتے ہوئے بولی اور فرزام نے اسے ہاتھ آگے کرنے کو کہا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ بریسلٹ زریشہ نے الماری سیٹ کرتے ہوئے نجانے کتنی بار دیکھا تھا مگر اس کے بارے میں فرزام سے کچھ پوچھنے یا کہنے کی ----کبھی ضرورت نہیں سمجھی تھی اس نے

----فرزام اس کی کلائی پر بریسلٹ پہنانے لگ گیا

فیضی باقی سب کہاں ہیں؟ کسی نے پوچھا نہیں ناشتہ تم نے کیوں بنایا اور کسی نے میرا نہیں پوچھا کہ میں ابھی تک اٹھی کیوں نہیں ہوں.... کمرے سے باہر کیوں نہیں نکلی....؟زریشہ کو اچانک سے خیال آیا تھا

نہیں کسی نے کچھ نہیں پوچھا کیونکہ گھر میں صرف ہم دونوں ہی ہیں..!!بریسلٹ کا لاک بند کرتے ہوئے فرزام بولا

تو باقی سب کہاں ہیں؟زریشہ نے تعجب سے پوچھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فری، فیمی تو سکول گئے ہیں اور باقی سب ہاسپٹل گئے ہیں رخسانہ تائی کی طبیعت نہیں ٹھیک اس وجہ سے...!!فرزام نے مختصر کہا اسے یہ سب دس بجے ہی پتہ چل گیا تھا مگر وہ زریشہ کے ساتھ کچھ وقت اکیلے گزارنا چاہتا تھا اس لیے اس نے زریشہ کو کچھ نہیں بتایا تھا

کیا ہوا انہیں زیادہ تو نہیں خراب ناں؟زریشہ کو پریشانی ہونے لگی

میں ابھی گیا نہیں ہوں، تمہیں گھر اکیلے کیسے چھوڑ کر جاتا...!!

اب تمہیں ساتھ لے کر جاؤں گا تو ہی کچھ پتہ چلے گا....!!

فرزام نے زریشہ کا ہاتھ چھوڑ کر ڈریسنگ ٹیبل سے دیکھتے ہوئے اپنے بال سیٹ کیے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مگر اچانک ہوا کیا ہے انہیں جو سب ایسے چلے گئے ہیں؟

زریشہ کو کوئی بڑی بات لگ رہی تھی اس لئے وہ پھر سے پوچھنے لگ گئی

وہ.... معصومہ آپی کل رات کسی لڑکے کے ساتھ.... بھاگ گئی ہیں...!!اچھا اب تم جلدی سے چادر لے کر نیچے آجاؤ..!!فرزام کو بتاتے ہوئے خود بھی عجیب سا محسوس ہو رہا تھا اس لیے وہ بتا کر کمرے سے نکل گیا

اور زریشہ کتنی ہی دیر گم صم سی کھڑی رہی

##

فرحام اور فہام سکول سے گھر آئے تو فرزام اور زریشہ ---ہاسپٹل کے لیے نکلے

وہ دونوں ہاسپٹل پہنچے تو پورا خاندان وہی جمع تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

موسیٰ بھائی ڈاکٹرز کیا کہہ رہے ہیں تائی کی طبیعت کیسی ہے؟

فرزام موسیٰ کے پاس بیٹھ کر پوچھنے لگ گیا

امی کا لیفٹ سائیڈ باڈی پارٹ پیرالائز ہو چکا ہے!! بتاتے ہوئے

موسیٰ کی آنکھوں سے ضبط کے باوجود آنسو بہہ نکلے تھے

فرزام نے اسے اپنے ساتھ لگا لیا سارے گلے شکوے کہیں کھو

کر رہ گئے تھے۔۔۔ نفرت، اختلافات، انا آج کچھ بھی تو یاد نہیں

تھا۔۔۔ اسے بھی رخسانہ ریاض کا سن کر دکھ ہوا تھا اور معصومہ جو

کر گئی تھی اس پر سارے خاندان کا ہی سر جھکا ہوا تھا

فرمان کو ولی لے کر آیا تھا اپنے دونوں ہاتھوں پر سر گرائے وہ بے بسی کی

مکمل تصویر معلوم ہو رہا تھا وہ ایک سادہ سا انسان تھا پوری

زندگی بڑی سادگی میں گزری تھی۔۔۔ کوئی تیزی کوئی چالاکی اس

نے کبھی سیکھی ہی نہیں تھی سیکھا تو عزت سے رزقِ حلال

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کمانا۔۔۔بیوی بچوں کا پیٹ پالنے کے لیے وہ پورا دن کام کرتا تھا بیوی کی اچھی بری سن کر برداشت کر لیتا بیوی کے غلط رویئے پر کبھی شکوہ نہ کیا وہ مہینوں میکے بیٹھی رہتی اور وہ ہوٹلوں کی کھا کر گزر بسر کر لیتا۔۔۔

آج وہ ویل چیئر پر آیا تھا تو اس کی بیوی اسے چھوڑ گئی تھی بے بسی کی انتہا تھی وہ تو معصومہ سے سوال بھی نہیں کر پایا تھا، بچوں کے ذہن میں گرتے ماں کے مرتبے کو نہیں سمجھا پا رہا تھا وہ۔۔۔اسے طارق کی طرح تعریفوں کے پل باندھنا نہیں آتے تھے وہ بیوی کی تعریف میں زمین آسمان ایک کرنا نہیں جانتا تھا۔۔۔شاید اسی لیے اسے یہ دن دیکھنا پڑ رہا تھا یا شاید اس کی وجہ یہ تھی کہ کبھی اس نے معصومہ کی حرکات و سکنات پر غور ہی نہیں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا تھا اور جب غور کرنا شروع کیا تب اسے ٹوک نہیں پایا--

----اس سے باز پرس نہیں کر پایا

چند گھنٹوں بعد رخسانہ ریاض کو پرائیویٹ روم میں شفٹ کیا گیا اس کا آدھا دھڑ مفلوج ہو چکا تھا اس کو اس حالت میں دیکھ کر دونوں بچوں اور دانیہ نے اک بار پھر رونا شروع کر دیا

دانیہ کے ساتھ بے شک رخسانہ ریاض کا رویہ ہمیشہ سے تضحیک آمیز رہا تھا مگر اس سے ایک رشتہ تھا دانیہ اس کے سامنے تو اسے کڑوی کسیلی سنا لیتی تھی مگر دل میں اس کی عزت کرتی تھی اور آج اسے بھی بے حد افسوس ہوا تھا اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ کوئی عورت ایسی بھی ہو سکتی ہے جو اپنے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مستقبل کی خاطر اپنی خوشیوں کی خاطر اپنے بچوں کو اپنے گھر
---والوں کو سب کی عزت کو یوں قربان کر سکتی ہے

شاید مکافات عمل اسی کا نام ہے دوسروں پر کیچڑ اچھالنے
والی، دوسروں کی ذات کو تہمت کا نشانہ بنانے والی عورت کو
للہ پاک نے بتا دیا تھا کہ انصاف کسے کہتے ہیں تکلیف کیا ہوتی
ہے عزت پر بات آئے تو روح کیسی تڑپتی ہے اذیت کیسی ہوتی ہے
لوگوں کا سامنا کرنا مشکل کب ہوتا ہے

رات کو اعجاز کاظمی، موسیٰ اور رضوانہ کاظمی ہاسپٹل ہی رک گئے
جبکہ باقی سب گھروں کو لوٹ گئے فرمان، دونوں بچوں اور دانیہ
کو مصطفیٰ کاظمی اور مرتضیٰ کاظمی بہت کوششوں کے بعد اپنے گھر
لے آئے دونوں بچے ہی غم سے نڈھال تھے ایک طرف ماں کے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چھوڑ جانے کا دکھ اور دوسری طرف نانی کی یہ حالت---

جبکہ فرمان نے تو لبوں پر قفل ہی لگا رکھا تھا

##

آج چار دنوں کے بعد رخسانہ ریاض کو گھر لایا گیا تھا اور چار دنوں بعد دانیہ، فرمان اور دونوں بچے بھی عبدالقدوس کاظمی کے گھر سے لوٹے تھے اور ساتھ ہی شائستہ کاظمی، فرحام، فرزام، زریشہ، فہام، مصطفیٰ کاظمی، مرتضیٰ کاظمی، شبانہ کاظمی سب ہی خیریت معلوم کرنے آئے تھے اس کے علاوہ پورا کاظمی خاندان آج پھر اکٹھا تھا سب چھاؤں کی طرح رخسانہ ریاض پر امڈ آئے تھے یہ وہی لوگ تھے جن سے ساری زندگی رخسانہ ریاض نے صرف اور صرف نفرت کی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سب کمرے میں رخسانہ ریاض کے پاس ہی موجود تھے

مم۔۔مجھے۔۔۔معاف۔۔۔۔کر۔۔۔دو۔۔۔بچوں۔۔۔زریشہ۔۔۔ فیضی۔۔

دانی۔۔۔موسیٰ

بہت۔۔۔غلط۔۔کیا۔۔تم۔۔چاروں۔۔۔کے۔۔ساتھ۔۔!!

رخسانہ ریاض کی لڑکھڑاتی آواز نے کمرے کا گھمبیر سکوت توڑا

اس کے آنسو گالوں پر لڑھکتے جا رہے تھے جنہیں بار بار پاس بیٹھی دانیہ اپنی ہتھیلیوں سے صاف کر رہی تھی وہ پشیماں تھی ملامت کر رہی تھی آج خود کو مگر جو اس نے کیا تھا آج وہی سامنے آ رہا تھا آج وہ کسی سے نظر نہیں ملا پا رہی تھی خدا کے انصاف نے ۔۔۔۔جھنجھوڑ ہی تو ڈالا تھا مٹی کے مغرور خود سر پتلے کو

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تائی جی جو ہوا اسے بھول جائیں ہم سب اپنی زندگی میں خوش ہیں

اب...!!فرزام نے کرسی سے اٹھ کر رخسانہ ریاض کے ہاتھ

تھامے

بہت۔۔۔الزام۔۔۔لگائے۔۔۔تم۔۔۔سب۔۔۔پر۔۔۔جان بوجھ

کر۔۔۔کرتی رہی۔۔۔سب۔۔۔خاندان۔۔۔کی نفرت۔۔۔میں آ

کر۔۔۔تم۔۔۔تینوں بچوں۔۔۔کے ساتھ

ساتھ۔۔۔اپنے۔۔۔۔۔بیٹے۔۔۔کی۔۔۔بھی۔۔۔زندگی۔۔۔حرام۔۔۔!!وہ

مزید بولنے کی ہمت نہیں کر پا رہی تھی آنکھیں بڑی شدت سے

بہہ رہی تھی خدا نے جہاں لا کر پٹخا تھا وہاں تو الفاظ بھی ساتھ

نہیں دے پا رہے تھے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

خدا نے اسے خود سزا دے دی تھی اس کی زبان جو دوسروں کے خلاف زہر اگلتی تھی، تہمت لگاتی تھی، آج وہی زبان لڑکھڑا رہی تھی ---

--

رخسانہ ریاض کی باتوں سے سب کی آنکھیں نم ہو گئیں کمرے میں موجود ہر نفوس نے اسے اسی وقت سچے دل سے معاف کر دیا----

باقی سب تو شام کو گھر آ گئے پر مومنہ کاظمی اور شبانہ کاظمی وہی رک گئیں کیونکہ ابھی دانیہ پورے گھر کی ذمہ داری سمبھالنے کے قابل نہیں تھی اور موسیٰ نے حسن، محسن کے ساتھ ساتھ فرمان کو بھی بڑی منتیں کر کے روک لیا تھا کیونکہ اسے بھی ابھی سہارے کی ضرورت پڑتی تھی اور گھر اسے سہارا کون دیتا---

##

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رات کے دس بجے کا وقت تھا زریشہ فرحام اور فہام کو پڑھانے بیٹھی تھی چند دنوں سے گھر کا ماحول کافی گھٹن زدہ تھا مگر آج نہ صرف وہ ان دونوں کو پڑھانے بیٹھی تھی بلکہ کل سے پھر اس نے سلائی بھی شروع کر دی تھی جس پر فرزام کی اور اس کی صبح اچھی خاصی جنگ بھی ہوئی اور پھر سب نے زریشہ سے یہی کہا کہ فالوقت وہ صرف فرحام اور فہام کو ---پڑھائے تاکہ ان کے پیپرز کی تیاری ہو جائے

فرزام نے کمرے میں آتے ہی فرحام اور فہام کو کمرے سے جانے کا سگنل دیا جس پر ان دونوں نے ہی سر نفی میں ہلایا---فرزام نے تیوری پر بل ڈال کر انہیں تیز نظروں سے دیکھتے ہوئے دوبارہ کمرے سے جانے کا اشارہ کیا تو وہ غصے سے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بڑبڑاتے کمرے سے نکل گئے جبکہ زریشہ صرف فرزام کو ہی

---بیٹھ کر گھور رہی تھی

زری آنکھیں بند کرو..!!فرزام بیڈ پر اس کے پاس بیٹھتے

ہوئے بولا

کس خوشی میں؟زریشہ ہاتھ میں پکڑی فرحام کی کتاب

بیڈ پر رکھتی ہوئی بولی

یار کرو تو سہی...!!فرزام نے بیچارگی سے کہا تو زریشہ نے آنکھیں

بند کر لیں

فرزام نے اپنے پیچھے چھپایا ہوا مخملی کیس نکال کر اس میں سے

ایک خوبصورت سا سونے کا نازک زنجیر والا پینڈنٹ نکالا

جس کے درمیان میں بہت پیارا سا چھوٹا سا دل بنا تھا اور

دل پر * ایف * کندھا ہوا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرزام نے نازک سا پینڈنٹ زریشہ کے خوبصورت گلے کی زینت بنا دیا

اب کھولو آنکھیں اور بتاؤ کیسا لگا اپنا منہ دکھائی کا گفٹ...!!

فرزام نے پینڈنٹ پہنانے کے بعد پوچھا

اب یاد آیا دینا...!!زریشہ منہ بنا کر بولتی ہوئی آکر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہوئی

بہت خوبصورت ہے سچی ٹیڈی بیئر.....!!انگلیوں کے پوروں سے نرمی سے چھوتے ہوئے اس ننھے سے دل کو زریشہ کی بھوری آنکھیں بھی چمک اٹھیں تھیں

تم سے کم خوبصورت ہے پیاری لڑکی...!!فرزام نے اسے کندھوں سے تھام کر چاہت بھرے لہجے میں کہا تو وہ نگاہیں جھکا گئی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مگر یہ تو مہنگا ہو گا اتنے پیسے کہاں سے آئے تمہارے پاس؟

زریشہ نے نگاہیں اٹھا کر ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے سے فرزام کو دیکھا

وہ شادی کے اگلے دن ہی امی نے پیسے دیئے تھے تاکہ تمہارے لیے منہ دکھائی کا کوئی اچھا سا گفٹ لے آؤں پر تب حالات ہی کچھ ایسے تھے کہ تمہیں دے نہیں سکا.....اب جب اس دن تم نے یاد کروایا تو مجھے بھی خیال آگیا تو انہی پیسوں سے لے آیا جو کم پڑتے تھے وہ اپنی سیونگز سے ڈال کر پورے کر دیئے.....!!فرزام زریشہ کا ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے سے بھرپور جائزہ لیتے ہوئے بولا

مونگیا رنگ کے سوٹ میں بنا میک اپ کے بھی وہ فرزام کو اپنے دل میں اترتی محسوس ہوئی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فیضی اس کی۔۔۔!!وہ بول رہی تھی جب فرزام نے کندھوں سے پکڑ کر اس کا رخ اپنی جانب کیا

تھینکس یو زرٹیڈی بیئر کی لائف میں آنے کے لیے، تم پہلے بھی میرے لیے سب سے بڑھ کر تھی اور اب تو میرے لیے میری اپنی ذات سے بھی بڑھ کر ہو، میری زندگی ہو تم، زر میں بہت خوش قسمت ہوں کیونکہ اللہ نے مجھے اس سے نوازا جسے میں نے بچن سے سب سے زیادہ پیار کیا، میری زندگی کا حاصل ہو تم، پوری زندگی بھی میں سجدے میں پڑا رہوں تو بھی اپنے رب کے دی ہوئی اس نعمت کا شکر ادا نہیں کر سکتا میں..!! تم بہت خوبصورت ہو صرف شکل و صورت سے نہیں بلکہ سیرت سے بھی...!!زریشہ کے سر سے سرکتے دوپٹے کو دونوں ہاتھوں سے سیٹ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کرتے ہوئے فرزام لودیتی نگاہوں سے بول رہا تھا اور زریشہ کے دل کی دھڑکن نے شور مچانا شروع کر دیا

باہر بارش زوروں پر تھی ہر چیز جل تھل ہو رہی تھی مگر زریشہ کو اس کے ٹیڈی بیئر کی محبت نے جل تھل کر دیا تھا

##

تم بھی تھک جاتی ہو آرام کر لیا کرو تھوڑا..!!دانیہ رخسانہ ریاض کو سوپ پلا کر برتن کچن میں رکھنے آئی تو موسیٰ نے فکر مندی سے کہا

تھکن کس بات کی..!!اپنے گھر کا کام کر کے بھی بھلا کوئی تھکتا ہے...!!دانیہ نے ہلکی مسکراہٹ سمیت کہا تو موسیٰ نے بغور اسے دیکھا گھر کی ذمہ داریوں میں چھوٹی سی جان خود کو کہیں رکھ کر بھول ہی گئی تھی کالج تو جب سے رخسانہ ریاض ہاسپٹل میں تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تب سے وہ جا ہی نہیں پائی تھی اور موسیٰ نے اس کے کالج والوں کو آگاہ بھی کر دیا تھا کہ اب وہ کالج نہیں آپائے گی ---

جب سے رخسانہ ریاض گھر آئی تھی وہ دل و جان سے اس کی خدمت کر رہی تھی ٹائم پر رخسانہ ریاض کو کھانا کھلانا، اسے میڈیسن دینا، باقی کے سارے کام کرنا۔۔۔ اور اس سب کے بعد بھی تھوڑا بہت وقت نکال کر وہ نازیہ کاظمی اور شائستہ کاظمی سے کچن کا کام بھی سیکھ رہی تھی۔۔۔ مومنہ کاظمی اور شبانہ کاظمی پہلے ہفتہ رہ کر گئیں تھیں اور اب ان کی جگہ شائستہ کاظمی اور نازیہ کاظمی آئی ہوئی تھیں باقی سب بھی آتے جاتے رہتے تھے ----

جبکہ فرمان کی ساری زمہ داری موسیٰ نے اپنے کندھوں پر ڈال رکھی تھی دو دن پہلے فرمان کا آپریشن ہوا تھا کمزور ہڈیوں کی جگہ آپریشن کر کے ٹانگ میں راڈز ڈال دیئے گئے تھے آپریشن

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کامیاب ہوا تھا اور ڈاکٹروں نے امید بھی دلائی تھی کہ چند ہی

----دنوں میں وہ اپنے پیروں پر چلنا شروع کر دے گا

موسیٰ نے بھی فرمان کی وجہ سے چھٹیاں لے رکھی تھیں کیونکہ

آپریشن کی وجہ سے وہ خود سے واشروم تک بھی نہیں جا پاتا

تھا موسیٰ کے دل میں اس کے لیے اب بھی وہی جگہ تھی جو پہلے

ہوا کرتی تھی۔۔۔ حسن اور محسن بھی حالات کے پیش نظر

بہت چپ چپ سے ہو گئے تھے مگر آئے روز فہام، فرحام،

شافع، رافع میں سے کوئی ایک آتا اور انہیں اپنے ساتھ باہر

گھمانے پھرانے لے جاتا جس سے وہ بھی کچھ دیر کے لیے بہل

جاتے مگر اپنی ماں کو بھولنا ان کے لیے کس قدر مشکل تھا یہ

صرف وہی جانتے تھے جبکہ معصومہ کو کسی نے تلاش کرنے کی

کوشش ہی نہیں کی بھلا اسے بھی کیا تلاش کیا جاتا جو خود

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سب کے سروں میں مٹی ڈال گئی تھی---گئی عزت تو واپس ---آنے سے رہی اب سوائے سر جھکا کر چلنے کے بچا ہی کیا تھا

تائی جی سر اونچا کریں تکیہ ٹھیک کر دوں...!!دانیہ نے ایک ہاتھ پر رخسانہ ریاض کا سر اٹھا کر دوسرے ہاتھ سے تکیہ درست کیا

رخسانہ ریاض کی آنکھوں میں آج بھی ندامت کے آنسو بھر گئے یہ لڑکی جب جب اس کی خدمت کرتی وہ اب یونہی رو پڑتی تھی اور دانیہ ہمیشہ کی طرح اب بھی اپنی ہتھیلیوں سے اس کے آنسو پونچھنے لگ گئی

تائی نہیں---امی بولا--کرو..!!رخسانہ ریاض اٹکتی آواز میں بولی اور ساتھ ہی دانیہ کے ہاتھ کو محبت سے تھام کر لبوں سے لگایا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جی امی..!!دانیہ نے نرمی سے مسکرا کر کہا تو رخسانہ ریاض کے ساتھ ساتھ کمرے میں موجود موسیٰ بھی مسکرا دیا

دانی میرے کپڑے تو نکال دو نماز پڑھنے جانا ہے..!!موسیٰ موبائل پر ٹائم دیکھتے ہوئے اٹھا اور اس کے پیچھے پیچھے دانیہ بھی چل پڑی جبکہ رخسانہ ریاض نے ان دونوں کو ساتھ جاتا دیکھ کر ہمیشہ ساتھ رہنے کی دعا دی

یہ لیں آپ اپن۔۔۔!!دانیہ کپڑے نکال کر واڈروب سے مڑی تو اپنے پیچھے اپنے بے حد قریب کھڑے موسیٰ کو دیکھ کر اس کی زبان تالو سے ہی چپک گئی

یہ نہیں یار یہ وائٹ والا..!!موسیٰ اس کے ہاتھ سے گرے کلر کا سوٹ لے کر واپس ہینگ کرتے ہوئے بولا اور ساتھ ہی ایک اور سوٹ نکالا دانیہ اپنی تیز ہوتی دھڑکنوں کے ساتھ وہی جمی کھڑی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رہی وہ جا بھی تو نہیں سکتی تھی کیونکہ موسیٰ کے دونوں ہاتھ واڈروب میں تھے اور وہ درمیان میں قید ہو چکی تھی

موسیٰ کے پاس سے اٹھتی تیز پرفیوم کی خوشبو اس کے اعصابوں کو جکڑنے لگی تھی بہت قریب سے دیکھنے پر وہ اور بھی دلکش مرد لگا تھا دانیہ کو---

سوری یار...!!میرا دھیان ہی کہیں اور تھا....ڈرو نہیں اتنی بے اعتباری مت دکھاؤ.... میں جیسے اب تک اس رشتے کو ٹائم دیتا آیا ہوں آگے بھی دوں گا...!!اچانک گھبرائی کھڑی دانیہ کو دیکھ کر موسیٰ نرمی سے گویا ہوا اور چند قدم پیچھے ہٹا جس سے راستہ صاف ہوا اور دانیہ بھاگ کر وہاں سے نکلی

موسیٰ بھی کپڑے بدل کر نماز کے لئے نکل گیا۔۔۔وہ عشاء کی نماز پڑھ کر آیا اور فرمان والے کمرے میں صوفے پر لیٹ گیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جب سے فرمان اس گھر میں آیا تھا تب سے ہی موسیٰ اسی کے ساتھ کمرے میں صوفے پر سوتا تھا تاکہ اگر رات اسے کسی ----چیز کی ضرورت پڑے تو اسے مشکل نہ ہو

موسیٰ نے اپنا موبائل آن کیا اور یونہی موبائل چیک کرتے ہوئے موسیٰ کو کچھ یاد آیا اس نے موبائل پر ایک کو ڈڈالا تو ایک ہیڈن فولڈر شو ہونے لگ گیا موسیٰ نے وہ فولڈر کھولا تو یوں لگا جیسے دل کو کسی نے مٹھی میں بھینچ لیا ہو---زریشہ کی خوبصورت تصاویر اس کے سامنے تھیں---موسیٰ نے بے اختیار ایک تصویر پر ٹچ کیا تو تصویر موبائل سکرین کی زینت بن گئی یہ تصویر دانیہ نے موسیٰ کو مہندی کی رات بھیجی تھی

زریشہ کی سجی سنوری مہندی کے دن والی تصویر دیکھ کر موسیٰ کے دل سے ہوک اٹھی تھی قسمت واقعی ہی کبھی بھی پلٹا کھا جاتی ہے---

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

موسیٰ نے آنکھیں بند کر کے پھر سے کھولیں اور سارے فولڈر کو ایک ساتھ ڈیلیٹ کر دیا---اب وہ سوچ چکا تھا کہ اس کی زندگی میں صرف اور صرف دانیہ مرتضیٰ ہی ہو گی زریشہ ذوالفقار ---نہیں

##

ٹیڈی بیئر کہا تھا تمہیں میں نے کہ بالکل ٹھیک ہوں میں مگر تم سنتے ہی نہیں ہو..!!زریشہ چادر کا پلو چہرے پر مزید آگے کی جانب کھینچتے ہوئے بولی

مجھے پتہ ہے تم دو دن سے کتنی ٹھیک ہو...!!شکل دیکھو اپنی کیسی زرد ہو گئی ہو...!!فرزام نے زریشہ کے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے پریشانی سے کہا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زرا بھی نہیں ہوئی میں تو زرد..!!تمہاری آنکھیں ہی خراب ہیں

تب ہی تمہیں میں زرد نظر آرہی ہوں..!!زریشہ نے تپ کر

اس کا ہاتھ جھٹک دیا

میری آنکھیں بالکل ٹھیک ہیں تم ٹھیک نہیں۔۔۔!!فرزام

پھر سے اس کا ہاتھ تھامے شروع ہو چکا تھا تب ہی ان دونوں کے

سامنے بیٹھی ڈاکٹر کا ضبط جواب دے گیا غصے سے اس نے

اپنے سامنے پڑے ٹیبل پر ایک زوردار ہاتھ مارا

وہ دونوں پچھلے بیس منٹ سے ڈاکٹر کے کیبن میں بیٹھے لڑنے

میں مصروف تھے اور اس لڑائی میں انہیں یہ اندازہ بھی

نہیں ہوا تھا کہ ڈاکٹر کب کیبن میں آکر ان کے سامنے

بیٹھی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آپ نے اگر لڑنا ہی تھا تو یہ کام گھر بھی ہو سکتا ہے!!یہاں پیسے دے کر یہاں آ کر لڑنے کی کیا ضرورت ہے؟ڈاکٹر بڑی مشکل سے غصہ ضبط کر رہی تھی

ہم لڑ تو نہیں رہے بات کر رہے ہیں...!!فرزام کے چہرے پر سنجیدگی ہی سنجیدگی تھی

کیوں گھر میں باتیں کرنے پر پابندی عائد ہے کیا؟ڈاکٹر تو غصے سے سرخ ہی ہو گئی

کوئی پابندی۔۔۔!!فرزام کندھے اچکاتے ہوئے پھر سے بولنے لگا

پیشنٹ کون ہے؟ڈاکٹر فرزام کی بات کاٹ کر بولی

میں..!!زریشہ نے اپنی جانب اشارہ کیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور آپ کون ہیں؟ڈاکٹر نے فرزام کو گھورا جو بلیک شلوار قمیض پہنے ہوئے دکھنے میں کافی ڈیسنٹ سا لگ رہا تھا مگر صرف دکھنے میں---

میں فرزام ہوں...!!منہ بنا کر جواب دیا گیا اس کا موڈ تو پہلے ہی آف تھا اب ڈاکٹر کی باتوں سے رہی سہی کسر بھی پوری ہو چکی تھی

اور یہ کون ہیں؟ڈاکٹر نے پھر زریشہ کی جانب دیکھا

یہ میری مسز ہیں..!!!ڈاکٹر کی شکل دیکھ کر فرزام اکتا کر بولا

تو مسز فرزام کیا ہوا ہے آپ کو؟اب وہ براہ راست زریشہ سے مخاطب ہوئی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ڈاکٹر آپ ہیں یا ہم، آپ بتائیں کیا ہوا ہے اسے؟زریشہ کے بولنے سے پہلے فرزام پھر بولا جس پر زریشہ سمیت ڈاکٹر نے بھی اسے گھورا

چکر آرہے ہیں طبیعت عجیب سی ہو رہی ہے تھکی تھکی سی رہتی ہوں..!!فرزام کو گھورنے کے بعد اب وہ ڈاکٹر کو بتا رہی تھی

شادی کو کتنا عرصہ ہوا ہے؟ڈاکٹر نے اب فرزام کو دیکھا

چار ماہ ستائیس دن!!فرزام نے جھٹ پٹ جواب دیا

ایسی حالت کب سے ہے؟اب ڈاکٹر نے زریشہ کو دیکھ کر پوچھا

دو دن سے..!!جواب پھر فرزام نے دیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہوں.... چلیں مسز فرزام آپ میرے ساتھ آئیں..!!ڈاکٹر اپنی رولنگ چیئر سے کھڑی ہوتے ہوئے بولی

آپ کے ساتھ کیوں؟فرزام نے تیوری چڑھائی

چیک اپ کرنا ہے انکا..!!ڈاکٹر نے فرزام کے پوچھنے پر اپنے الفاظ غصے سے پیس ڈالے

ٹھیک ہے میں بھی ساتھ آؤں گا..!!فرزام بھی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا جس پر ڈاکٹر نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے پہلے فرزام اور پھر زریشہ کو دیکھا

کیا؟؟؟کیوں آؤ گے تم.... میں تمہاری وائف کو کھا نہیں جاؤں گی...!!ضبط کے مارے ڈاکٹر کے چہرے پر سرخی بڑھنے لگی تھی جس سے پریشان ہو کر زریشہ نے ایک بار پھر فرزام کو گھورا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پرائے لوگوں پر بھروسہ نہیں ہے مجھے..!!بڑی سنجیدگی سے کہتے ہوئے فرزام نے ڈاکٹر کو ہکا بکا کر دیا

تو یہاں لائے ہی کیوں ہو تم اپنی وائف کو،اگر بھروسہ نہیں تھا تو..؟

اب وہ ڈاکٹر برہمی سے بولی تھی اس کے ساتھ ساتھ اب زریشہ کو بھی فرزام پر تپ چڑھنے لگی تھی

خود بھی تو اسی لیے ساتھ آیا ہوں...!!فرزام نے پر سکون انداز میں کہا

افف...!!ڈاکٹر بیچاری نے اپنا سر تھام لیا

فیضی کیا ہو گیا ہے فیمیل ڈاکٹر ہیں وہ،چپ کر کے بیٹھو...!!

زریشہ آخر کار بول ہی پڑی

تو میں بھی۔۔۔!!فرزام پھر سے کچھ بولتا ڈاکٹر بغیر سنے ہی ساتھ بنے دوسرے روم میں زریشہ کو لے گئی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرزام منہ بنا کر پھر چیئر سمبھال کر بیٹھ گیا اور پھر اپنے سامنے پڑے ڈاکٹر کے سامان کو دیکھنے لگ گیا اور پھر ہاتھ بڑھا کر پینسل باکس میں سے ایک پینسل اٹھائی اور اپنے ہاتھ پر عجیب و غریب قسم کی ڈرائنگ کرنے لگ گیا

کیا ہوا ہے اسے فوڈ پوائزننگ تو۔۔۔!!فرزام ڈاکٹر کے ساتھ زریشہ کو واپس آتا دیکھ کر پینسل کو واپس رکھ کر کھڑا ہوتے ہوئے بول رہا تھا جب ڈاکٹر بیچ میں بول پڑی

نہیں ایسا کچھ نہیں ہے..!!ڈاکٹر مسکراہٹ دبا کر بولی اس نے فرسٹ ٹائم کوئی ایسا بندہ دیکھا تھا جس نے چند ہی منٹوں میں ڈاکٹر کو اپنی باتوں سے زچ کر دیا تھا مگر پھر بھی وہ اسے اچھا لگ رہا تھا

زریشہ چپ چاپ سر جھکائے کرسی پر بیٹھ گئی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تو کہیں گردے پھیپھڑے کا تو مسئلہ نہیں ہے ناں پلیز آپ بتائیں مجھے...!!ٹینشن ہو رہی ہے بہت مجھے، کیا ہوا ہے پیاری لڑکی کو..؟ کوئی سیریس پرابلم تو نہیں ہے ناں...؟فرزام ٹیبل پر دونوں ہاتھ رکھے ڈاکٹر کی جانب تھوڑا سا جھک کر نان سٹاپ بولے ہی جا رہا تھا اور ڈاکٹر دیدے پھاڑے اس کی باتیں سن رہی تھی

کوئی مسئلہ نہیں ہے وہ بالکل ٹھیک ہے..!!ڈاکٹر کی مسکراہٹ گہری ہوئی

ٹھیک نہیں ہے وہ تب ہی تو یہاں لے کر آیا ہوں...!! مجھے لگ گیا پتہ آپ صرف نام کی ہی ڈاکٹر ہیں آتا جاتا آپ کو کچھ ہے نہیں، پتہ نہیں ڈاکٹر کیسے بن گئی ہیں آپ..؟چلو زری میں تمہیں کسی اچھے سے ہاسپٹل لے کر چلتا ہوں...!!فرزام کی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پریشانی سے حالت بری ہو رہی تھی وہ غصے میں ڈاکٹر سے کہہ کر زریشہ کا ہاتھ تھام کر اسے اٹھانے لگ گیا

ڈاکٹر اپنی اتنی عزت افزائی سن کر چکرا کر رہ گئی اور زریشہ تو شرم سے پانی پانی ہی ہو گئی

فیضی وہ۔۔۔!!زریشہ بولنے لگی مگر فرزام بنا کسی کی سنے اسے کرسی سے اٹھا کر دروازے کی طرف بڑھنے لگا

تم جہاں بھی اسے لے جاؤ گے وہ ایک ہی مسئلہ بتائیں گے کہ تم باپ بننے والے ہو...!!ڈاکٹر کے الفاظ فرزام کے پاؤں میں زنجیر بن کر پڑے تھے حیرت زدہ ہو کر بے ساختہ گردن موڑ کر اس نے پہلے مسکراتی ہوئی ڈاکٹر کو دیکھا اور پھر حیاء سے سرخ گلاب ہوتی زریشہ کو----

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سس سس سچ کہہ رہی ہیں آپ مطلب میں۔۔۔مطلب

یہ۔۔۔!!خوشی اور حیرت سے زریشہ کا ہاتھ چھوڑ کر وہ واپس کرسی پر

بیٹھتے ہوئے بوکھلائے انداز میں کبھی زریشہ کو دیکھ رہا تھا اور کبھی

ڈاکٹر کو جبکہ اس کے الفاظ کافی بے ترتیب ہو رہے تھے

جی جی بالکل سچ کہہ رہی ہوں!!ڈاکٹر نے مسکرا کر فرزام کو دیکھا

سچ میں.... میں پاپا بننے والا ہوں جھوٹ تو نہیں بول رہی ناں

آپ۔۔۔کھائیں میری قسم کے سچ بول رہی ہیں آپ...!!فرزام کو

خوشی کی وجہ سے کچھ سمجھ نہیں لگ رہی تھی اس نے اپنے سر

کو ڈاکٹر کی جانب جھکایا تو وہ ہنس دی اپنی پینتالیس سالہ زندگی

میں وہ پہلی بار فرزام جیسے لڑکے کو دیکھ رہی تھی

زریشہ فرزام کی حرکت سے تپ کر اس کی جانب بڑھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فیضی پاگل ہو گئے ہو وہ جھوٹ کیوں بولیں گی...!!فرزام کو کالر سے پکڑ کر زریشہ نے واپس کرسی پر بیٹھایا

مطلب تم سچ میں...!!ہائے لو یو ڈاکٹر جی دل چاہ رہا ہے اتنی اچھی خبر سنانے پر آپ کے ہاتھ چوم۔۔۔!!خوشی سے پھسلتی زبان کو زریشہ اور ڈاکٹر کے آنکھیں دکھانے پر فرزام نے دانتوں تلے دبایا

پاگل لڑکا...!!ڈاکٹر بڑبڑا کر مسکراتے ہوئے پیپر پر کچھ لکھنے لگ گئی

یہ لو یہ کچھ وٹامنز لکھ دی ہیں میں نے، ٹائم پر دیتے رہیے گا اور زیادہ کام مت کرنے دیجیے گا اسے۔۔۔احتیاط کیجئے گا اور خیال رکھیے گا اس کا..!!ڈاکٹر نے پرچی فرزام کو تھمائی اور مزید بھی کچھ ہدایات دیں

تھینک یو ڈاکٹر اینڈ سوری بھی..!!فرزام کرسی سے اٹھتے ہوئے بولا

ہاہاہا اٹس اوکے بیٹا تم بھولو گے نہیں مجھے اب...!!بائے داوے

بہت اچھی جوڑی ہے آپ دونوں کی ماشاءاللہ...!!ڈاکٹر نے ہنستے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہوئے کھلے دل سے تعریف کی جس پر وہ دنوں شکریہ کرتے ہوئے چلے گئے

ان دونوں کے جانے کے بعد بھی وہ ڈاکٹر کافی دیر تک فرزام کی باتیں سوچ سوچ کر مسکراتی رہی

فیضی ڈاکٹر بھی تمہیں پاگل ہی سمجھ رہی ہوں گی..!!زریشہ کو رہ رہ کر فرزام کی باتیں یاد آرہی تھیں

ہائے زر میرا دل چاہ رہا ہے میں الٹی قلابازیاں لگاؤں...!!ناچوں، بھنگڑے ڈالوں، تمہیں ہاتھوں پر اٹھا کر گھماؤں سچ میں بہت زیادہ خوش ہوں میں آج، اپنی زندگی میں فرسٹ ٹائم میں اتنا خوش ہوا ہوں...!!فرزام اس کی بات نظر انداز کرتا ہوا اکسائٹمنٹ میں پرجوش ہوتے ہوئے بول رہا تھا اس کے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چہرے پر خوشی کے ایسے رنگ تو زریشہ کو آج سے پہلے کبھی دیکھنے نصیب ہی نہیں ہوئے تھے

وہ خوشی سے پھولے نہیں سما رہا تھا وہ خود کو آج ہواؤں میں اڑتا ہوا محسوس کر رہا تھا زریشہ اس کے بے پایاں خوشی سے ٹمٹماتے چہرے کو دیکھ کر مسکرا کر نگاہ نیچی کر گئی

وہ جتنا خوش تھا وہ لفظوں میں بیان ہونے والا کہاں تھا بھلا۔۔۔وہ تو خود کو آسمانوں میں محسوس کر رہا تھا اور اتنی بلندی میں اسے لے جانے والی خدا کی ذات تھی اور وہ خوشی اسے زریشہ ----سے ملی تھی وہ سرشار تھا اور رشک کر رہا تھا اپنی قسمت پر آج رات کو جب ڈان اور چاچو واپس آئیں گے عمرہ کر کے تو ایک نئی خوشخبری ان کا انتظار کر رہی ہو گی...!!موٹر سائیکل کی چابی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گھماتے ہوئے اس نے شوخ نگاہ پاس کھڑی زریشہ پر ڈالی تو وہ شرم اور جھجھک سے رخ موڑ گئی

مصطفیٰ کاظمی اور مرتضیٰ کاظمی کی آج رات کی فلائیٹ تھی آج وہ عمرہ کر کے لوٹ رہے تھے اور اسی خوشی میں پورے کاظمی خاندان کو کل دعوت پر بلایا گیا تھا-----

##

امی باہر آپ کس کے رشتے کی بات کر رہی تھیں؟ نبیلہ کاظمی کمرے میں آئی تو سنینا اس سے پوچھنے لگ گئی کیونکہ باہر سے الیاس کریم اور نبیلہ کاظمی کی آنے والی آوازوں سے اسے اندازہ ہوا تھا کہ ضرور کسی کا رشتہ ہونے والا ہے----

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تمہارے رشتے کی، الیاس کے دوست کا بیٹا ہے ملک سے باہر ہوتا ہے شادی کے بعد بیوی کو بھی اپنے ساتھ لے جائے گا اچھے خاصے کھاتے پیتے۔۔۔!!نبیلہ کاظمی سنینا کے بگڑے تاثرات دیکھے بنا بولے جا رہی تھی

کیا میرا رشتہ؟؟سوچا بھی کیسے آپ سب نے ابھی کہ ابھی ابو کو منع کر کے آئیں آپ...!!وہ غصے سے پھٹ پڑی تھی

پاگل ہو اتنا اچھا رشتہ ہاتھ سے نکل جائے گا اور ابھی صرف منگنی وغیرہ ہی کریں گے شادی۔۔۔!!نبیلہ کاظمی نے اسے سمجھانا چاہا تو وہ ہتھے سے اکھڑ گئی

نکلتا ہے تو نکل جائے امی میں منگنی بھی نہیں کروں گی..!!سنینا بپھرے انداز میں بولی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیوں نہیں کرو گی بتاؤ؟؟ بیٹی کا انداز دہلا دینے والا تھا نبیلہ کاظمی کے دل میں ہول ہی اٹھنے لگے

میں فیضی سے شادی کروں گی اس کے علاوہ کسی سے نہیں..!! نگاہ چراتے ہوئے وہ سنجیدگی سے بولی اور نبیلہ کاظمی کی سماعتوں پر گویا بم پھٹا تھا

دماغ گھاس چرنے گیا ہے تمہارا وہ شادی شدہ ہے..!! ہاتھ سے پکڑ کر بیٹی کو جھنجھوڑتے ہوئے نبیلہ کاظمی نے اسے عقل دلانی چاہی

تو کیا ہوا امی، شادی ٹوٹ بھی تو سکتی ہے اور اگر نہ بھی ٹوٹے تو بھی کیا ہوا مرد تو دو شادیاں کر ہی لیتے ہیں مجھ سے وہ دوسری شادی کر لے گا آپ پلیز ابو۔۔۔!! ماں کا ہاتھ تھامے وہ اب نرمی سے ماں کو اپنی بات سمجھانا چاہتی تھی تبھی الیاس کریم کمرے میں آیا وہ بیٹی کی ساری باتیں سن چکا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ کیا بکواس کر رہی ہو تم.... اس فیضی سے شادی کرو گی پاگل ہو وہ شادی شدہ ہے اس کا خیال اپنے دل و دماغ سے نکال دو اور رہی بات میرے دوست کے بیٹے کی تو تمہاری شادی اب اسی سے ہو گی یہ طے رہا..!!ایک تھپڑ غصے سے سنینا کے منہ پر مار کر الیاس کریم گرجا تھا جب کہ سنینا تھپڑ کھا کر کتنی ہی دیر باپ کو قہر آلود نگاہوں سے گھورتی رہی

آپ جائیں میں سمجھالوں گی اسے...!!نبیلہ کاظمی نے بمشکل شوہر کو کمرے سے باہر بھیجا تو سنینا رو پڑی

امی میں زہر کھا کر مر جاؤں گی، پنکھے سے لٹک جاؤں گی مگر فیضی کے علاوہ کسی سے شادی نہیں کروں گی..!!وہ روتے ہوئے اٹل لہجے میں بولی تو نبیلہ کاظمی سر تھام کر رہ گئی

##

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

موسیٰ میں اپنے بچوں کی پرورش اپنے زیر سایہ کرنا چاہتا ہوں ایک باپ ہونے کی حیثیت سے میرا فرض بنتا ہے کہ اب میں اپنے فرائض پورے کروں..!!فرمان موسیٰ کی جانب دیکھتے ہوئے بولا

مگر فرمان بھائی۔۔!!موسیٰ بولنے ہی لگا تو فرمان نے ٹوک دیا

موسیٰ جتنا میرے لیے تم نے کیا ہے اتنا تو کوئی سگا بھائی بھی نہیں کرتا....مجھے معصومہ سے اس بات کا گلہ ہمیشہ رہے گا کہ اگر اسے مجھے میں کوئی خامی نظر آتی تھی تو مجھے کہتی میں خود کو بدلنے کی کوشش کرتا....خیر چھوڑو جو ہونا تھا ہو گیا ماضی کی راکھ کھنگالنے کا کیا فائدہ...دانیہ بچوں کو تیار کر دو...اب کل سے میں اپنی دوکان بھی پھر سے کھول لوں گا آگے للہ مدد کرے گا...!!فرمان نے مسکراتے ہوئے ساری بات مکمل کی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آپریشن ہونے کے بعد اب وہ چھڑی کے سہارے چل سکتا تھا اور ڈاکٹر نے کہا تھا کہ یہ چھڑی کا سہارا بھی صرف چند دنوں کے لیے ہے وہ چند دنوں کے بعد بغیر کسی سہارے کے آسانی سے چل پائے گا اس سارے عرصے میں موسیٰ نے اسے نہ صرف سہارا دیا تھا بلکہ اس کے کھانے پینے دوائیوں کا --- بھی خیال رکھا تھا

سب کے کہنے کے باوجود بھی فرمان دونوں بچوں کو اپنے ساتھ لے گیا معصومہ کے جانے کے بعد حسن اور محسن کی زندگی میں موجود خلاء کو فرمان اب اپنی چاہت اور محبت سے بھرنا ---- چاہتا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرمان کے جانے کے بعد موسیٰ وہی ہال کے صوفے پر نیم دراز ہو گیا

اتنے دنوں کے بعد کل پھر سے اس نے ڈیوٹی جوائن کی تھی اور پوری

رات ڈیوٹی کرنے کے بعد وہ ایک گھنٹہ پہلے ہی گھر لوٹا تھا

موسیٰ بیٹا تم لوگ نہیں جاؤ گے..؟راحیلہ کاظمی نے موسیٰ کو ہال کے

صوفے پر لیٹے ہوئے دیکھا تو پوچھ بیٹھی

راحیلہ کاظمی کل ہی سعودیہ سے آئی تھیں کل رات اس نے

عبدالقدوس کاظمی کے گھر گزاری تھی اور آج وہ اپنی بھابھی کی

خیریت معلوم کرنے آئی تھی---اور اسے بے حد حیرانی ہوئی

تھی کہ رخسانہ ریاض اس حد تک بدل چکی ہے اس کا انداز

لب و لہجہ اب پہلے سے بہت مختلف ہو گیا تھا اور وہ بہت

جلدی صحت یاب بھی ہو رہی تھی---اس سارے عرصے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں دانیہ کی مدد کرنے کے لیے کاظمی خاندان کی باقی عورتیں بھی آتی جاتی رہتی تھیں

پھوپھو امی کو چھوڑ کر کیسے جائیں انہیں اب بھی سہارے کی ضرورت پڑتی ہے..!!موسیٰ لیٹے لیٹے ہی بولا

ارے اس کی تم دونوں فکر مت کرو میں ہوں ناں یہاں، میں سمبھال لوں گی اسے... دانی بیچاری بھی کب سے نہیں گئی اپنے گھر!! چاہے تو رک بھی جانا میں ایک دو دن ہوں رخسانہ کے پاس...!!راحیلہ کاظمی نے کہا تو موسیٰ کچھ سوچ کر اٹھا

دانیہ جب سے رخسانہ ریاض ہاسپٹل سے لوٹی تھی تب سے اپنے گھر نہیں جا پائی تھی بس ہر وقت کاموں میں الجھی رہتی تھی اور اب بھی وہ حسن اور محسن کے جانے کی وجہ سے اداس تھی اور

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آج تو ویسے بھی اس کے لیے بڑا دن تھا کیونکہ کل رات ہی اس کا باپ اور تایا عمرہ کی سعادت حاصل کر کے آئے تھے

موسیٰ نے کمرے میں آ کر دانیہ سے تیار ہونے کا کہا تو اس نے رخسانہ ریاض کی وجہ سے جانے سے انکار کر دیا مگر ---رخسانہ ریاض اور راحیلہ کاظمی کے بار بار کہنے پر وہ مان گئی

موسیٰ کا سر درد سے پھٹا جا رہا تھا مگر وہ پھر بھی دانیہ کے سامنے کچھ نہیں بولا کیونکہ اگر اسے پتہ چلتا کہ موسیٰ کے سر میں درد ہے تو وہ جانے سے انکار کر دیتی جو کہ موسیٰ نہیں چاہتا تھا

موسیٰ واشروم سے باہر نکلا تو دانیہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی تیار ہو رہی تھی---لیمن کلر کی گھٹنوں تک آتی فراک پہنے بالوں کو پونی میں قید کیے ہلکے پھلکے میک اپ کے ساتھ وہ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بہت خوبصورت لگ رہی تھی ایک پل کو تو موسیٰ کی نظر اس پر جم سی گئی اور ایسا پہلی بار ہوا تھا

اب مجھے لگتا ہے یہ لڑکی بیوی بھی بہت اچھی ثابت ہو گی..!!""

موسیٰ کے دل میں ابھرتی سوچ نے اسے مسکرانے پر مجبور کر دیا

کیا ہوا ایسے مسکرا کیوں رہے ہیں آپ مجھے دیکھ کر..؟ دانیہ موسیٰ کو مسکراتے ہوئے دیکھ کر بولی

کچھ نہیں جب گھر آئیں گے ناں تب تفصیل سے بتاؤں گا...ویسے بہت اچھی لگ رہی ہو..!! موسیٰ بغور اس کا جائزہ لیتے ہوئے بولا

دانیہ کو موسیٰ کی نظر میں آج کچھ الگ احساس محسوس ہوا تھا ایک ایسا احساس جس سے اس کے دل کی دھڑکن بڑھ گئی جس سے اس کی نگاہ خود بخود نیچی ہوتی چلی گئی

##

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سنینا کل کا تھپڑ بھول کر ماں باپ کی منتیں کر کے یہاں آ گئی تھی اسے جلد از جلد کچھ ایسا کرنا تھا جس سے فرزام اور وہ ایک ہو جائیں---اور اس کے لیے یہاں آنا ضروری تھا

ارے نینا!!!!!آئی ہے..!! کیسی ہو نینا بی مجھے لگا نہیں تھا کہ تم اتنی ڈھیٹ ثابت ہو گی...!! فرزام کچن میں چائے بنانے میں مصروف سنینا کو دیکھ کر طنزیہ بولا

میں ٹھیک..!! تم سناؤ کیسی گزر رہی ہے شادی شدہ زندگی....ویسے میں ڈھیٹ نہیں ہوں تمہاری دیوانی ہوں اور دیوانے ایسے ہی ہوتے ہیں تمہاری محبت تمہاری دی ساری تکلیف تذلیل کو بھلا کر مجھے یہاں آنے پر مجبور کر دیتی ہے...!! سنینا دل نشیں لہجے میں بولی

وائیٹ شرٹ اور وائیٹ پینٹ میں فرزام اس کے دل کی دھڑکنوں کو بے ترتیب کر گیا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چلو یہ تو اچھا ہی ہو گیا اچھے موقعے پر آئی ہو....ورنہ شاید تم مجھے یوں روبرو مبارک باد نہ دے پاتی.....یہ لو منہ میٹھا کرو تم پھوپھو بننے والی ہو..!!فرزام نے کہتے ہوئے فریج سے مٹھائی کا ڈبہ نکال کر اس میں سے ایک گلاب جامن اٹھا کر ساکن کھڑی سنینا کے منہ میں ٹھونس دیا

سنینا کو لگا جیسے اس پر کوئی پہاڑ آ گیا ہو دل کی دھڑکن یکدم دبنے لگی تھی فرزام کی بات سمجھ کر بھی وہ سمجھ نہیں پائی تھی

ارے سمجھی نہیں تم کیا؟چلو میں آسان لفظوں میں سمجھا دیتا ہوں، میں....پاپا....بننے والا ہوں... تم میری کزن ہو تو اس لیے تم پھوپھو بنو گی...!!ہے ناں بہت بڑی خوشخبری...!!فرزام آنکھیں پھاڑے ساکت کھڑی سنینا کی حالت سے محظوظ ہوتے ہوئے بولا اور پھر وہاں سے نکل گیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سنینا کے قدموں تلے سے مانو زمین ہی سرک گئی اسے لگ رہا تھا جیسے اس کے سر پر چھت آ گری ہو وہ بے یقینی کیفیت میں کتنی ہی دیر کھڑی رہی فرزام جا چکا تھا مگر اس کے الفاظ ----اب بھی کانوں میں گونج رہے تھے

سنینا چند لمحوں بعد غصے سے مڑی اور سنک میں گلاب جامن تھوک دیا

بہت برا ہوا....بہت خوش ہو گی ناں یہ زری مگر میرا نام بھی سنینا ہے اس کی ساری خوشیوں کو آگ لگا دوں گی جلا کر راکھ کر دوں گی اس کی ساری خوشیوں کو..!!اب تمہاری الٹی گنتی شروع مس زریشہ ذوالفقار..!!تمہاری ماں کی طرح اب تم بھی پوری زندگی روتی رہو گی...!!وہ غصے سے خود کلامی کرتے ہوئے بولی وجود میں دوڑتا ایک

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایک خون کا قطرہ اس وقت سنینا کو آگ کا شعلہ محسوس ہو رہا تھا

مگر کچن کے باہر کھڑے اس فرد کو اب بھی سمجھ نہیں لگی تھی کہ ہو کیا رہا ہے مگر پھر بھی اس کہ ذہن میں کیا سمائی اور وہ چھپ کر سب کچھ موبائل فون میں ریکارڈ کرنے لگا۔۔۔

نینا ایک کپ چائے ملے گی..؟ موسیٰ ڈرائنگ روم سے اٹھ کر کچن میں آکر ایک کرسی سمبھال کر بیٹھ گیا اور آنکھیں موند لیں وہ اور دانیہ چند منٹ پہلے ہی پہنچے تھے مگر سر درد کے باعث موسیٰ ----سے بیٹھا بھی نہیں جا رہا تھا سب کے ساتھ

جی بھائی...!! آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے..؟ سنینا بمشکل خود کو نارمل رکھتے ہوئے بولی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پتہ نہیں کیا بات ہے سر درد سے پھٹا جا رہا ہے نیند سے آنکھیں بند ہو رہی ہیں شاید اتنے دنوں بعد نائٹ ڈیوٹی کی ہے کل اس وجہ سے..!!موسیٰ اپنی کن پٹی مسلتا ہوا بولا تو سنینا مسکرا دی

بھائی آپ آرام کر لیں تھوڑی دیر...باقی سارے کمرے تو اپنی خاندانی عورتوں کے قبضے میں ہیں...فیضی کا کمرہ خالی ہے آپ وہاں لیٹ جائیں کچھ دیر کے لیے..!!سنینا کے شاطر دماغ نے لمحے میں منصوبہ بنا کر کاروائی شروع کر دی

فیضی کے کمرے میں..؟کوئی اور کمرہ اگر خالی نہیں ہے تو میں ایسے ہی ٹھیک ہوں فیضی کے کمرے میں نہیں جا سکتا میں..!!موسیٰ کو وہاں جانا کچھ مناسب نہیں لگا

ارے بھائی زری آپی تو شبانہ مامی کے کمرے میں ہیں..!!اور فیضی ڈرائنگ روم میں ہے سب مردوں کے ساتھ..!!اس

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کمرے میں صرف دانی ہے وہ شاید نہا رہی ہے اس کی طبیعت کچھ عجیب سی ہو رہی تھی تو میں نے اسے آتے ہی کہا کہ ایک بار نہا لو اس کے کمرے میں تو امینہ بھابھی اپنے بیٹے کو نہلا رہی تھی اس لیے وہ شاید فیضی کے واشروم میں نہانے گئی ہے..!! آپ بے فکر ہو کر جائیں..!! بڑی شیطانی مسکراہٹ لبوں پر سجائے سنینا نے موسیٰ کی جانب جال پھینکا

موسیٰ کا سر درد بڑھتا ہی جا رہا تھا نیند بھی غالب آ رہی تھی اس لیے کچھ سوچ کر وہ بغیر چائے پیے ہی کمرے کی جانب چلا گیا اور اس کے پیچھے سنینا بھی---واشروم سے پانی گرنے کی آواز آ رہی تھی جس سے موسیٰ کو یقین ہو گیا کہ واقعی ہی سنینا سچ بول رہی ہے اور دانیہ نہا رہی ہے----

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لائٹ آف کر کے پردے گرا کر جا رہی ہوں تا کہ آپ آرام سے سو سکیں..!! سنینا نے موسیٰ کے بیڈ پر لیٹنے کے بعد بہت آہستہ سے کہا تو موسیٰ نے بس سر اثبات میں ہلا دیا اور پھر چند ہی لمحوں کی دیر میں نیند کی دیوی نے اسے آلیا----

سنینا پردے گرا کر لائٹس آف کر کے کمرے کا دروازہ اچھے سے بند کرتی ہوئی سیڑھیوں کی جانب بڑھی

اب آئے گا اصلی مزا..!! دانی اور زری میں بڑھے گی نفرت...!! فیضی دے گا غصے میں طلاق...!! سنینا ہنستی ہوئی خود کلامی کر کے سیڑھیاں اترنے لگی جبکہ پیچھے کھڑے فرد کو اب بھی کچھ سمجھ نہیں آئی تھی کہ سنینا کی ان سب باتوں کا مطلب کیا ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شافع مجھے گھر تو چھوڑ آؤ؟ باقی سب شام میں آئیں گے..!!

امینہ نے شافع سے کہا تو وہ چپ چاپ اس کے ساتھ چل پڑا

##

زریشہ گیلے بالوں کو تولیے سے خشک کرتی ہوئی واشروم سے باہر نکلی تو کمرے کی لائٹس آف کی گئیں تھیں پردے بھی گرائے گئے تھے جس سے کمرہ گھرے اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا زریشہ کو عجیب لگا تو وہ تولیہ ڈریسنگ ٹیبل پر رکھ کر آہستہ آہستہ چلتی بیڈ کی جانب بڑھنے لگی

جب وہ نہانے گئی تھی تو کمرے میں فرحام، فہام، --شافع، رافع اور سینا ہی تھے دانیہ اس وقت تک آئی ہی نہیں تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بیڈ پر کوئی سو رہا ہے ایسا زریشہ کو محسوس ہوا مگر "فرزام کے علاوہ اور ہو بھی کون سکتا ہے" یہ زریشہ کی سوچ تھی اور اسی سوچ کے تحت وہ بیڈ کے کنارے بیٹھ گئی

موسیٰ کروٹ بدلے گہری نیند میں تھا جب ایک آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی

ٹیڈی بیئر کیا ہوا تم اس وقت کیوں سو رہے ہو..؟ زریشہ نے موسیٰ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا

موسیٰ نیند میں تھا اسے یہ سب خواب کی طرح لگ رہا تھا

تم ٹیڈی بیئر ہی ہو ناں..؟ موسیٰ کے پاس سے اٹھتی پرفیوم کی خوشبو سے زریشہ کے اندر سناٹے اترنے لگے تھے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اس کے ٹیڈی بیئر کی خوشبو نہیں تھی اور اگر وہ فرزام نہیں" ہے تو ہے کون؟" یہ سوچ زریشہ کو ہلا دینے والی تھی

موسیٰ کو پھر آواز آئی مگر اس بار کی آواز نے نیند میں گہرا خلل ڈالا تھا

موسیٰ نے بمشکل آنکھیں کھول کر کروٹ بدلی تو اسے اپنے پاس کوئی بیٹھا ہوا دکھائی دیا

فیضی تم کچھ بول کیوں نہیں رہے...؟ اپنے اندر بڑھتے وسوسوں کو ختم کرنے کے لیے زریشہ ایک بار پھر بولی مگر اس بار اسے اپنی ہی آواز انجانی معلوم ہو رہی تھی

زری تم؟ موسیٰ کو جھٹکا لگا تھا بھلا وہ یہاں کیا کر رہی تھی اور کیا یہ خواب تھا یا ایک حقیقت موسیٰ کی سوچیں کسی خطرے کی گھنٹی بجا رہی تھیں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

##

فیمی زری آپی کو بلانا کہاں ہیں وہ نظر نہیں آ رہیں..!!مبارک باد ہی دے دوں ہائے سچی اتنی خوشی ہو رہی ہے سن کے کہ گھر میں ننھا منا مہمان آنے والا ہے..!!دانیہ نے زریشہ کو کمرے میں نہ پا کر فہام سے کہا اور پھر خوش ہوتے ہوئے بولی جس سے سنینا کے علاوہ سب مسکرا دیئے

سب عورتیں اس وقت شبانہ کاظمی کے کمرے میں موجود تھیں سوائے زریشہ کے---

وہ تو اپنے کمرے میں ہیں..!!جواب فرحام نے دیا

ارے اچھا مجھے تو لگا کمرے میں کوئی نہیں ہے..!!کیونکہ اگر کمرے میں کوئی ہوتا تو موسیٰ بھائی فیضی کے کمرے میں جا کر

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اندر سے دروازہ بند کیوں کرتے..؟ سنینا نے بظاہر حیران ہوتے ہوئے اپنا کام سرانجام دیا

کیا کہہ رہی ہو نینا؟ ہوش میں تو ہو..؟ شائستہ کاظمی سخت لہجے میں بولی جبکہ باقی سب اب بھی کہیں گہری سوچ میں تھے

بالکل ہوش میں ہوں، نہیں یقین آتا تو ابھی چل کر دیکھ لیں میرے ساتھ، ہو سکتا ہے زری آپی نہ ہو کمرے میں، مگر موسیٰ بھائی وہی ہیں..!! سنینا نے بڑی مہارت سے بات آگ کی صورت میں سب تک پہنچائی تھی

چلو سب میرے ساتھ... اور اگر نینا یہ بات غلط ثابت ہو گئی تو تمہارا میں حشر کر دوں گی..!! نبیلہ کاظمی خونخوار نظروں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سے بیٹی کو دیکھ کر تنبیہ کرتے ہوئے بولی کیونکہ یہ بات اتنی چھوٹی بھی نہیں تھی

سب مرد حضرات پہلے سے ہی ڈرائنگ روم میں تھے سوائے ---موسیٰ کے

کمرے میں موجود ساری عورتوں سمیت فرحام اور فہام نے بھی زریشہ کے کمرے کا رخ کیا سب کے قدم نجانے کیوں ---لڑکھڑا رہے تھے

شائستہ کاظمی نے کمرے کا دروازہ دھکیلا تو اندر یکدم روشنی بڑھنے لگی

مگر باقی سب تو جیسے گھنگھور اندھیرے میں جا پہنچے تھے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

موسیٰ بیڈ پر لیٹا تھا زریشہ پاس بیٹھی تھی---کمرے کے پردے گرے ہوئے تھے---لائٹیں بند تھیں---دروازہ بند کیا گیا ---تھا---اور زریشہ دوپٹے سے بے نیاز تھیں

سب کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں

زریشہ موسیٰ کی آواز کے سکتے سے ابھی نکلی نہیں تھی جب کمرے کا دروازہ کھلا اور اس کی ماں کی آواز کمرے میں گونجی

زری.... یہ سب کیا ہے؟ موسیٰ کیا کر رہا ہے یہاں؟ شائستہ --کاظمی کا لہجہ ڈوبنے لگا تھا باقی سب ششدر کھڑے تھے دروازے پر

۔

زریشہ کچھ بولتی اس سے پہلے ہی نبیلہ کاظمی کی جانب سے ایک تھپڑ زریشہ کے منہ پر لگا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

باقی سب حیران رہ گئے تھے نبیلہ کاظمی کی حرکت پر---سب موقع کی نزاکت کو دیکھ کر کڑوا گھونٹ بھر کر رہ گئے اور نبیلہ کاظمی کو کچھ کہا تک نہیں---جبکہ زریشہ کو اپنے قدموں پر کھڑا رہنا ---مشکل لگنے لگا---موسیٰ حیران پریشان سا بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا

موسیٰ نیچے آؤ...!!موسیٰ کچھ بولتا اس سے پہلے ہی مومنہ کاظمی نے اسے بازو سے پکڑ کر غصے سے کھینچا تھا

دانیہ دروازے کے سہارے کھڑی تھی آنکھوں میں بے یقینی کی کیفیت تیر رہی تھی موسیٰ پاس سے گزرا تو وہ رخ موڑ گئی موسیٰ کو اپنی جان جاتی محسوس ہوئی وہ اور زریشہ ابھی تک سمجھ ہی نہیں سکے تھے کہ آخر یہ سب ہوا کیا ہے اور آگے کیا ہوگا

موسیٰ کے ساتھ ساتھ باقی سب بھی نیچے پہنچے بات مردوں کے کانوں سے ٹکرائی تو سب نے تعجب سے موسیٰ کی جانب دیکھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ بات کسی ہتھوڑے کی طرح سب کے اعصابوں پر لگی تھیں

فرزام پر تو گویا تیزاب ہی انڈیلا گیا تھا خبر کی صورت

---میں

سب کو بس غلط فہمی ہوئی ہے ایسا کچھ نہیں ہے جیسا آپ

لوگ سمجھ رہے ہیں..!!موسیٰ نے صفائی دیتے ہوئے کہا

غلط فہمی؟ مجھے پکا پتہ ہے یہ سب آپ نے پلین کیا ہو گا زری کو

ہم سب کی نظروں میں گرانے کے لیے..!!فرزام کا خون کھولنے لگا

تھا غصے میں اس نے موسیٰ کا گریبان پکڑ لیا

پاگل ہو گئے ہو بھلا میں کیوں کروں گا ایسے..!!موسیٰ حیران ہوا تھا

---اس الزام پر

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سب جانتا ہوں میں---مجھے اور زری کو الگ کرنے کے منصوبے بنا رہیں ہیں ناں آپ.... کبھی کامیاب نہیں ہوں گے آپ سمجھے...!!فرزام آتش فشاں بنتے ہوئے بولا

فیضی چھوڑو...!!"سب بڑے فرزام کو روکنے کی کوشش کر رہے تھے"

تم پاگل ہو گئے ہو مجھے تو یہ بھی نہیں پتہ کہ زری کمرے میں کب آئی... یہ صرف ایک اتفاق ہے یا کسی کی سازش یہ میں نہیں جانتا اور زری کو بدنام کرنے کا تو میں سوچ بھی نہیں سکتا..!!مارے غصے کے موسیٰ کا حال بے حال ہو رہا تھا اس نے فرزام کے ہاتھ اپنے گریبان سے زور سے جھٹکے

سوچ سکتے ہو آپ---پہلے بھی تو سوچا ہی تھا نہیں بلکہ بدنام کیا بھی تھا اسے...!!فرزام پھر سے موسیٰ کی جانب بڑھنے لگا جب مصطفیٰ کاظمی نے اسے بازو سے پکڑ کر روکا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کا خمیازہ آج تک بھگت رہا ہوں میں..!! موسیٰ کے لہجے میں غصے کے ساتھ ساتھ دکھ، کرب، پچھتاوے کا عنصر بڑا نمایاں تھا

پوچھوناں اس سے یہ زری کے کمرے میں کیا کر رہا تھا۔۔۔دروازہ کیوں بند کر رکھا تھا لائٹس کیوں بند کر رکھی تھیں اور زری بنا دوپٹے کے وہاں کیا کر رہی تھی...؟؟ نبیلہ کاظمی کی بات سب کے سینوں پر خنجر کی طرح لگی تھی شائستہ کاظمی نے بڑی مشکل سے دیوار کا سہارا لیا تھا رضوانہ کاظمی رو پڑی تھی اور شبانہ کاظمی کا وجود کسی انہونی کے زیر اثر لرز رہا تھا مصطفیٰ کاظمی کا دل پھٹ پڑنے کو بے قرار تھا مرتضیٰ کاظمی تو اپنی بھانجی اور اپنے داماد کے متعلق ایسی باتیں سن کر زمین میں دھنسا جا رہا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آج پھر ان چاروں کی زندگی میں طوفان آگیا تھا آج پھر سے

----چاروں کی زندگیوں کو کٹہرے میں لایا گیا تھا

میری طبیعت ٹھیک نہیں تھی تو۔۔۔!!موسیٰ وضاحت دینے لگا

زری کوئی ڈاکٹر نہیں ہے...!! آپ کی وجہ سے آج پھر سب

اس کے کردار پر انگلی اٹھا رہے ہیں..!!فرزام غضبناک ہوا

میں بھی نہیں کہہ رہا کہ وہ ڈاکٹر ہے... میری پوری بات تو

سن لو فضول میں سب---!!موسیٰ بھی اشتعال سے گرجا تھا

سب کے رنگ اڑنے لگے تھے موسیٰ اور فرزام دونوں کا غصے سے برا

حال تھا فرزام پھر سے موسیٰ کی بات سنے بغیر اس کی

جانب بڑھا تھا اس سے یہ بات قطعی برداشت نہیں ہو

رہی تھی کہ زریشہ کی ذات پر ایک بار پھر سوال اٹھایا جا رہا تھا

اسے تو تلووں میں سے بھی شعلے نکلتے محسوس ہوئے تھے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جاؤ موسیٰ ابھی خدا کے لیے بیٹا تم گھر جاؤ..!!معاملہ حد سے زیادہ بگڑتا دیکھ کر فراز کاظمی نے موسیٰ کو ٹوکتے ہوئے اس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر منت بھرے لہجے میں کہا تو موسیٰ غصے سے پیچ و تاب کھاتا وہاں سے چلا گیا

باقی سب اب بھی ڈرائنگ روم میں تھے ان کی آوازیں اوپر تک جا رہی تھیں زریشہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے

##

سب عورتیں نیچے جا چکی تھیں فرحام اور فہام بھی جا چکے تھے جبکہ دانیہ اب بھی دروازے کے سہارے کھڑی تھی یوں لگ رہا تھا جیسے سوچنے سمجھنے کی ساری صلاحیتیں ناکارہ ہو گئی ہوں وہ تو زریشہ کو کیا خود کو سمبھال نہیں پا رہی تھی---کچھ دیر بعد

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دروازے کے باہر کھڑی سنینا زریشہ کی جانب بڑھی جو بیڈ پر گم صم بیٹھی تھی

چ چ چ آپی آپ ایسی بھی ہو سکتی ہیں میں نے سوچا نہیں تھا موسیٰ بھائی اور آپ کے تعلقات اب بھی قائم تھے اور آپ بیچارے فیضی کو دھوکا دے رہی تھیں ایسی عورتوں کو تو ڈوب کر مر جانا چاہیے آپ تو معصومہ آپی سے بھی چار قدم آگے نکلیں سر عام ہی سب شروع کر دیا مہمانوں کا تو کچھ لحاظ کیا ہوتا موسیٰ بھائی کو سب کے سامنے ہی اپنے کمرے میں بلا لیا...!! سنینا اپنی لفظی خنجر سے سہمی ہوئی زریشہ کی روح کو تار تار کر گئی تھی وہ تو اب تک سارے واقعے کو سمجھ بھی نہیں پائی تھی

نین نام مم میرا یقین کرو میں تو نہا رہی تھی میں نے موسیٰ کو نہیں بلایا مجھے تو خود نہیں پتہ وہ یہاں آیا ہی کیوں تھا...!! زریشہ سنینا کا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاتھ پکڑے اسے اپنی بے گناہی کا یقین دلا رہی تھی اس سنینا کو جس نے یہ سارا کھیل رچایا تھا

اب تو آپ کی بات پر مجھے زرا بھروسہ نہیں کچھ تو خیال کر لیا ہوتا کہ وہ دانی کا شوہر ہے اپنے ماموں کا ہی خیال کر لیا ہوتا ان کے احسانوں کا بدلہ یہ چکایا ہے آپ نے.... کتنی شرمندگی کی بات ہے ان کے لیے...!!اب کہیں فیضی آپ کو طلاق ہی ناں دے دے جیسے آپ کی ماں کو آپ کے باپ---!!کوئی لفظوں سے مارنا سنینا سے سیکھتا زریشہ کی روح ایک ایک لفظ پر لرزی تھی سنینا کی ادھوری چھوڑی گئی بات زریشہ کو پورا مارنے پر تلی تھی

دانیہ آنسو صاف کر کے نیچے چلی آئی اسے یہ نہیں سمجھ آ رہی تھی کہ آخر کیوں ہمیشہ اس کی ذات بھی بیچ میں کچلی جاتی ہے---

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرحام کمرے میں داخل ہوا تو سنینا شاطرانہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے نیچے چل دی اور فرحام زاروقطار روتی زریشہ کی جانب بڑھا اور صوفے پر سے اس کا دوپٹہ اٹھا کر اس پر ڈالا فرحام کے پاس تسلی دینے کو الفاظ ہی نہیں تھے وہ تو خود ابھی تک کچھ سمجھ نہیں پا رہا تھا تو زریشہ کو کیا سمجھاتا---اس کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا وہ زریشہ کو ---یونہی اکیلا چھوڑ کر نیچے چلا آیا تاکہ نیچے کی صورت حال دیکھ سکے

-

##

فیضی نبیلہ پھوپھو نے زری آپی کے منہ پر اتنی زور سے تھپڑ مارا ہے...!! بتاتے ہوئے فہام کی آنکھیں چھلک پڑیں تھیں اور فرزام کا تو دماغ ہی ماؤف ہو گیا یہ بات سن کر---اس کی آنکھوں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں خون اترنے لگا وہ صوفے سے کھڑا ہوا اور سنینا کی جانب بڑھا جو ڈرائنگ روم کے دروازے کے باہر کھڑی تھی

فیضی بڑی مبارک دے رہے تھے اب کیا پتہ تم اس بچے کے باپ ہو بھی یا۔۔۔!! سنینا کا جملہ ابھی کہاں پورا ہوا تھا کہ ایک کرارا تھپڑ سنینا کے منہ پر اپنی چھاپ چھوڑ گیا سنینا اس سب کے لیے تیار نہیں تھی تب ہی گھومتی ہوئی فرش پر جا گری

سب ہکا بکا رہ گئے جبکہ نبیلہ کاظمی اور الیاس کریم تو آگ بگولہ ہی ہو گئے

ہمت کیسے ہوئی تمہاری میری بیٹی پر۔۔۔!! الیاس کریم کی دھاڑ ڈرائنگ روم میں ابھی مکمل گونجی بھی نہ تھی کہ فرزام نے غصے سے اسے گھورا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایسے ہی ہمت ہوئی جیسے نبیلہ پھوپھو کی ہمت ہوئی زری پر ہاتھ اٹھانے کی....زری کی طرف کوئی غصے سے دیکھے تو یہ بات مجھ سے برداشت نہیں ہوتی اور انہوں نے تو تھپڑ ہی مار دیا اسے....وہ میری بیوی ہے اس کی طرف بری نگاہ سے دیکھنے والے کی تو میں آنکھیں نوچ کر رکھ دوں اور نبیلہ پھوپھو نے اس پر ہاتھ ہی اٹھا لیا یہ بات میں کیسے برداشت کر رہا ہوں یہ میں ہی جانتا ہوں..!!فرزام کی دھاڑ الیاس کریم سے کئی گنا اونچی تھی کمرے میں بیٹھی زریشہ بھی اس کی آواز پر لرز اٹھی

سب نے تاسف سے نبیلہ کاظمی کی جانب دیکھا تو وہ دلیلیں دینے لگ گئی جبکہ سنینا تو تھپڑ کھا کر کمرے میں ہی --بھاگ گئی فرزام نے چودہ طبق ہی روشن کر دیئے تھے سنینا کے

-

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جو بھی ہو فیضی تمہیں نینا پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا اور نہ ہی نبیلہ کو زری پر ہاتھ اٹھانا چاہیے تھا...!!اعجاز کاظمی مداخلت کرتے ہوئے بولا

تھپڑ کا بدلہ تھپڑ..!!فرزام نے کچا چبا جانے والی نگاہ نبیلہ کاظمی پر ڈالی

اس معاملے کو بعد میں دیکھیں گے....سب سے پہلے تو میں زری کو بلا کر لاتا ہوں آخر اس سے بھی تو کچھ پوچھا جائے اصل ماجرا ہے کیا..؟مصطفیٰ کاظمی صوفے سے اٹھتے ہوئے بولا

ابو اس سے کیا پوچھنا ہے وہ بے قصور ہے میں جانتا ہوں..!! باپ پاس سے گزرنے لگا تو فرزام نے مضبوط لہجے میں کہا

میں بھی جانتا ہوں بیٹا مگر حقیقت پھر بھی سب کے سامنے آنی چاہیے آخر کیوں اتنی بڑی کوتاہی برتی گئی خاندان کی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عزت کا سوال ہے..!! مصطفیٰ کاظمی نے فرزام کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا اور ہال کی جانب بڑھ گیا فرزام سر تھام کر وہی ڈرائنگ روم میں بیٹھ گیا

زری....زری...!! نیچے سے مصطفیٰ کاظمی کے گرجنے کی آواز آرہی تھی زریشہ کے آنسو تھم گئے آج پھر اس کی پیشی تھی بھرے خاندان کے سامنے آج پھر اسے کٹہرے میں کھڑا کیا جانا تھا اس کی ذات کا فیصلہ ہونا تھا آج پھر اس کی ذات پر بدکرداری کا دھبہ لگ گیا تھا---زریشہ کو لگا جیسے اس کے وجود میں موت در آئی ہو اپنے بڑوں کے سامنے جا کر نظریں ملا کر خود کو بے گناہ بے قصور ثابت کرنا خود پر سے یہ دھبہ ہٹانا مر جانے کے مترادف تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زریشہ کا دوپٹہ سر سے کندھے پر آنے لگا مردہ قدموں کو گھسیٹتے ہوئے وہ کمرے سے نکلی اور سیڑھیوں تک آئی ہال میں صرف مصطفیٰ کاظمی کھڑا تھا یہ زریشہ نہیں دیکھ پائی تھی

اس کے وجود میں قیامت سا سما برپا تھا

آنسوؤں سے لبریز آنکھیں منظر دھندلے پیش کرنے لگیں

اس نے تین سیڑھیاں جیسے تیسے اتریں آنسو اب بہہ نہیں رہے تھے وہ کسی لاش کی طرح خود کو گھسیٹ کر لا رہی تھی چوتھی سیڑھی پر قدم آیا اور پھر پانچویں سیڑھی پر زریشہ قدم رکھنا بھول گئی آنکھوں کے سامنے سے سارے منظر ہٹ گئے زریشہ نیچے گرتی چلی گئی

زری...!! مصطفیٰ کاظمی چیخ پڑا اور بھاگ کر اپنی لاڈلی کی جانب بڑھا اس کی چیخ سے ڈرائنگ روم میں موجود افراد بھی باہر کی جانب لپکے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زریشہ سیڑھیوں سے نیچے گرتی جا رہی تھی فرزام بھی تیزی سے زریشہ کی جانب بھاگا

زریشہ کا سر آخری سیڑھی کے کنارے پر ٹکرایا ایک سسکی فضا میں گونجی اور پھر وہ فرش پر بے جان ہوتی چلی گئی

مصطفیٰ کاظمی نے دیر کر دی اسے لگا جیسے قدموں سے جان نکلنے لگی ہو اور ایسا صرف اسے ہی نہیں لگ رہا تھا باقی سب کی بھی حالت کچھ ایسی ہی تھی

زری...زر...پیاری لڑکی...!!فرزام نے زریشہ کا سر اپنی گود میں رکھا گالوں کو تھپتھاتے ہوئے وہ تڑپ کر پکار رہا تھا

---مگر زریشہ کو جواب ندارد

زریشہ کے سر کے پیچھلے حصے سے نکلتا خون فرزام کی وائیٹ پینٹ کو سرخ کرتا جا رہا تھا کل تک وہ خوشی میں آسمانوں میں اڑ رہا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھا اور آج اپنی زندگی کو ہاتھوں میں لیے وہ زمین میں گڑھتا جا رہا تھا---زریشہ کے زرد چہرے کو دیکھ کر فرزام کا رنگ لٹھے کی مانند سفید پڑنے لگا خون زریشہ کا بہہ رہا تھا اور حالت فرزام کی ایسی تھی جیسے خون کی ایک ایک بوند جسم سے نچوڑ لی گئی ہو--- چوٹ اسے لگی تھی تڑپ وہ اٹھا تھا---زریشہ کی مدھم پڑتی دھڑکن کے ساتھ فرزام کا دل بھی بند پڑنے لگا تھا---فرزام کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر زریشہ کی پلکوں پر گرا اور زریشہ کی پلکوں پر ٹھہرے آنسو میں شامل ہو کر کن پٹی سے بہتا ہوا بالوں میں سما گیا

فیضی اٹھاؤ ہاسپٹل لے چلو جلدی کرو...!!ولی گاڑی لائے ہو..؟

مرتضٰی کاظمی نے فرزام کو جھنجھوڑا اور ساتھ ہی ولی سے پوچھا

جی چاچو..!!ولی یہ کہہ کر باہر کی جانب بھاگا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ابو میری زری۔۔۔یہ بات نہیں کر رہی۔۔!!فرزام نے باپ کی جانب دیکھ کر چھوٹے بچے کی طرح سوال کیا تو سخت دل مصطفیٰ ----کاظمی رو پڑا اور اسے دیکھ کر باقی سب بھی رو پڑے

##

ہاسپٹل کے کوریڈور میں موجود کاظمی خاندان کے تمام افراد کی حالت یوں تھی جیسے زندگی بھر کی خوشیاں داؤ پر لگائے بیٹھے ہوں

باقی سب تو دعائیں مانگ رہے تھے---تسبیحاں پکڑے بیٹھے تھے---مگر وہ کسی چھوٹے بچے کی طرح سر دونوں ہاتھوں میں تھامے زاروقطار روئے جا رہا تھا---اور اسے دیکھ دیکھ کر باقی سب کی آنکھیں بھی وقفے وقفے سے بھیگ رہی تھیں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فیضی رونا بند کرو بیٹا وہ ٹھیک ہو جائے گی..!!اسے کچھ نہیں ہو گا...!!

مرتضیٰ کاظمی نے فرزام کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تسلی دی تھی

مگر وہ اپنے آپ کو تسلی نہیں دے پا رہا تھا کل وہ دونوں بھائی للہ

پاک کے گھر سے لوٹے تھے، گھر آئے تھے تو ایک نئی خوشخبری

ان دونوں بھائیوں کو ملی تھی---کتنا خوش تھے وہ سب مگر آج ان کی

----خوشیوں کو گرہن لگ چکا تھا

فرزام کے آنسوؤں میں مزید تیزی آئی تھی آج سے پہلے وہ ایسے

کبھی نہیں رویا تھا وہ چاچو کی تسلی پر انہی سے لپٹ کر پھوٹ

پھوٹ کر رو پڑا وہ اتنی شدت سے رو رہا تھا کہ باقی سب بھی رو

پڑے---اسے دیکھ کر کوریڈور سے گزرنے والا ہر شخص اس کے یوں رونے

کی وجہ دریافت کر رہا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شائستہ کاظمی کو لگ رہا تھا جیسے وہ مزید خود کو سمبھال نہیں پائے گی آج بیس سال بعد بیٹی کی ایسی حالت نے اسے پھر توڑ دیا تھا۔

---وہ تو پہلے ہی مشکلوں سے خود کو مضبوط کیے ہوئے تھی فرزام کے یوں بلک بلک کر رونے پر اس کا دل بند ہونے لگا تھا

وہ تیزی سے وہاں سے نکلی تھی وہ اس وقت کہیں دور بیٹھ کر اپنے دل کا بوجھ ہلکا کرنا چاہتی تھی

شائستہ..!!ایک پکار نے شائستہ کاظمی کے دل کی دھڑکن تیز کر دی بے ساختہ اس نے مڑ کر دیکھا اور پھر جلدی سے قریبی دیوار کا سہارا لے کر خود کو گرنے سے بچایا

ذوالفقار...!!مردہ سی آواز لبوں سے پھسلی اور پھر وہ تیزی سے ہاسپٹل سے باہر کی جانب بھاگی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اس شخص کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی جس کی وجہ سے وہ اب تک گھٹ گھٹ کر جی رہی تھی جس کی وجہ سے بدنامی کا دھبہ آج تک اس کے ماتھے پر سجا تھا جس کی وجہ سے وہ آج تک اپنوں کے سامنے شرمندگی کا بوجھ اٹھائے چل رہی تھی---

-ذوالفقار لیاقت بھی اس کے پیچھے لپکا تھا آج بیس برس بعد وہ ----اسے دیکھ رہا تھا جسے اس نے کئی زخموں کا تحفہ دیا تھا

شائستہ میری بات سن لو پلیز خدا کے لیے بس ایک بار..!!پلیز...!!ذوالفقار لیاقت نے نم آنکھوں کے ساتھ التجا کی تو اس کے قدم تھم گئے مگر وہ مڑی نہیں وہ اسے دیکھنا نہیں چاہتی تھی جسے کہیں نا کہیں آج بھی وہ چاہتی تھی

یونہی رنجشوں میں گزر گئے،،

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کبھی میں خفا کبھی وہ خفا،،

وہی منزلیں وہی راستے،،،

نہ اسے خبر نہ مجھے پتہ،،

اپنی اپنی انا میں گم،،،

کبھی میں جدا کبھی وہ جدا۔۔۔

ہم کہیں بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں تھوڑی دیر کے لیے..!!ایک اور التجا ہوئی تو شائستہ کاظمی نہ چاہتے ہوئے بھی مان گئی

وہ دونوں ایک پارک میں بینچ پر بیٹھے تھے دونوں کے درمیان کم فاصلہ ہونے کے باوجود بھی میلوں کی دوریاں تھیں

شائستہ کیسی ہو..؟بڑی اپنائیت سے پوچھا گیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زندہ ہوں..!!بڑا بکھرا سا جواب آیا

مجھے معاف کر دو..!!بہت برا ہوں میں بہت غلط کیا تمہارے ساتھ..!!وہ پشیماں تھا سر جھکائے وہ معافی کا طلبگار تھا

نہیں کر سکتی..!!سرد سے لہجے میں کہہ کر شائستہ کاظمی نے اس شخص کی جانب دیکھا جو اس کی زندگی کی خوشیوں کا لٹیرا تھا

وہ آج بھی ویسا تھا بہت پرکشش پرسنیلٹی کا مالک---بیس سال بعد بھی وہ بہت ہینڈسم نظر آرہا تھا---زریشہ بالکل اسی پر تو گئی تھی

شائستہ کاظمی کے وجود میں پرانی کرچیوں کی چبھن اتنی شدید ہوئی کہ اس کی جان پر بن آئی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جو بچا تھا، گنوا دیا، اب خُوش؟

لے تجھے بھی بھُلا دیا، اب خُوش؟

اک دیا تھا فصیل پر رقصاں،

آج وُہ بھی بُجھا دیا، اب خُوش؟

ہم نے تیری لگن میں خود کو بھی،

صحنِ دل سے اُٹھا دیا، اب خُوش؟

تیری خواہش پہ نالۂ دل کو،

قہقہوں میں دبا دیا، اب خُوش؟

تیری آنکھوں کی روشنی کے لیے،

دل کا سورج بجھا دیا، اب خُوش؟

کوزہ گر نے تمھاری خواہش پر،

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چاک اُلٹا گھُما دیا، آب خُوش؟

پوچھتے تھے کہ کون مرتا ہے؟

ہم نے مر کے دکھا دیا، اب خوش؟

میں نے تمہارے ساتھ غلط کیا!!زندگی مجھ سے ہر وقت بدلے لیتی رہتی ہے اس بات کے..!!وہ اداسی سے بولا شائستہ کاظمی کچھ دیر کے لیے لب سی گئی

بیوی بچے کیسے ہیں تمہارے..؟بیٹے کتنے ہیں؟شائستہ کاظمی نے سوال کیا تو ذوالفقار لیاقت نے اسے یوں دیکھا جیسے لفظوں کا طمانچہ منہ پر پڑا ہو---

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دو بیٹے ہیں ایک بیس سال کا ہے اور ایک اٹھارہ سال کا...!!

بیس سال کا جو ہے وہ ذہنی معذور ہے، جو اٹھارہ سال کا ہے وہ تھیلیسیمیا کا مریض ہے ہر پندرہ دن بعد اسے یہاں لاتا ہوں نیا بلڈ لگوانے کے لیے..... بیوی نے پندرہ سال پہلے مجھ سے طلاق لے لی کیونکہ وہ اپنے نامکمل بچوں کو پال نہیں سکتی تھی اس نے آگے دوسری شادی کر رکھی ہے...!!بڑا شکستہ لہجہ تھا

شائستہ کاظمی کے دل میں درد سا جاگا تھا اکثر ماں باپ کا کیا اولاد کو بھگتنا پڑتا ہے

للہ تمہارے بیٹوں کی مشکلات آسان فرمائے..!!اس نے نم آنکھیں پونچھ کر دعا دی تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آمین.... تم نے دوسری شادی کی..؟اب وہ اس کی جانب دیکھ رہا تھا جس سے کبھی اس نے بڑی محبت کی تھی اور پھر اسے خود ہی دھتکار دیا تھا

ہمت ہی نہیں ہوئی ایک شادی کا انجام اتنا برا تھا تو دوسری شادی کا سوچ کر ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے..!!زخمی مسکراہٹ کے ساتھ کہتی ہوئی وہ ذوالفقار لیاقت کی روح کو زخمی زخمی کر گئی

تمہیں چھوڑنے سے ایک سال پہلے میں نے تم سب سے چھپ کر اپنے دوست کی بہن سے دوسری شادی کر لی تھی۔۔۔جس دن میں نے تمہیں طلاق دی تھی اسی دن میرا بڑا بیٹا پیدا ہوا تھا، میری دوسری بیوی نے شرط رکھی تھی کہ جب تک میں تمہیں طلاق نہیں دوں گا تب تک اپنے بیٹے کی شکل نہیں دیکھ پاؤں گا۔۔۔اپنے بیٹے کو دیکھنے کے لیے میں ترسنا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں چاہتا تھا اسی لیے تمہیں سب کے سامنے طلاق دے دی۔۔۔ تم پر بہتان باندھا کہ تم کردار کی بری ہو جبکہ سچ تو یہ ہے کہ تمہارے جیسی کردار کی کھری عورت میں نے اپنی پوری زندگی میں نہیں دیکھی...!!ذوالفقار لیاقت کے لبوں سے اعتراف ہوا تو شائستہ کاظمی پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی

کتنے سال بیت گئے تھے اس نے صرف اس لیے اس شخص کا انتظار کیا تھا تاکہ یہ پوچھ سکے آخر وہ بدکردار کیوں کہلائی گئی اور آج بیس سال بعد اسے جواب ملا تھا تو معلوم پڑا تھا یہ ---جواب اس کے لیے صرف اذیت کا باعث ہی بن سکتا تھا

ذوالفقار لیاقت کا دل تڑپ اٹھا تھا بے اختیار اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کا ہاتھ تھامنا چاہا---پھر ماضی نے روح کو جھنجھوڑا---وہ اب اس کی محرم نہیں تھی وہ تو اب اس کی کچھ بھی نہیں تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کا ہاتھ تھامنے تک کا حق وہ کھو چکا تھا---اس نے اپنا بڑھایا ہاتھ واپس کھینچ لیا---وقت نے بلندی سے آج کیا ---زمین پر دے مارا تھا اسے

تو نے آخر رُلا دیا مجھ کو

قہقہوں میں اُڑا دیا مجھ کو

میں تو ہر موڑ پر میسر تھا

تو نے کیسے گنوا دیا مجھ کو

میرے اندر تجھے نہیں پھونکا

باقی سارا بنا دیا مجھ کو

یاد رکھا تھا مدتوں اس نے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بس اچانک بھلا دیا مجھ کو

تو بھی آخر زمانے جیسا ہے

اپنا چہرہ دکھا دیا مجھ کو

کچھ دیر بعد وہ خود ہی چپ ہو گئی دوپٹے کے پلو سے آنسو صاف کر کے وہ اٹھنے لگی تو ذوالفقار لیاقت پھر بول اٹھا

سب کیسے ہیں؟ میری بیٹی کیسی ہے؟ وہ بڑا بے چین ہوا تھا

کیا کہا تمہاری بیٹی؟ کونسی بیٹی جس کی پیدائش پر تم نے اتنا ہنگامہ کیا جیسے وہ بیٹی نہیں کوئی گناہ ہو۔۔۔ جس کی شکل تم دیکھنا نہیں چاہتے تھے۔۔۔ جس کے وجود کو عذر بنا کر تم نے مجھے مارا پیٹا تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے تم نے مجھے بھرے خاندان

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں بد چلن کہہ کر طلاق دے دی تھی....وہی بیٹی...؟شائستہ کاظمی کے الفاظ اس کے درد کی عکاسی کر رہے تھے مگر ذوالفقار لیاقت کے دل پر وہ الفاظ تازیانے بن کر برسے تھے

پلیز شائستہ مجھے معاف کر دو میں تمہارا گنہگار ہوں...اپنی بیٹی کا گنہگار ہوں، مگر پلیز مجھے ایک بار اس سے مل لینے دو میں اسے دیکھنا چاہتا ہوں...!!آج تم فیصلے کا اختیار رکھتی ہو مجھے جو سزا دینا چاہو دے لو۔۔۔مگر صرف ایک بار زری کو دیکھنے کا حق دے دو پلیز....!!!اس نے روتے ہوئے ہاتھ جوڑ دیئے تھے آج وہ اسی بیٹی کو ایک نظر دیکھنے کے لیے تڑپ رہا تھا جس کی کبھی وہ شکل تک دیکھنا نہیں چاہتا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

واہ سبحان اللہ، واہ میرے مالک تیری قدرت..!! آج اس پتھر کے تراشے انسان کو ٹوٹے کانچ کی طرح دیکھ کر شائستہ کاظمی نے آسمان کی جانب دیکھ کر کہا تھا

پلیز شائستہ.... بس ایک بار...!! وہ پھر بولا تھا لہجے میں کرب کی انتہا تھی

ذوالفقار لیاقت کا انداز ایسا تھا جیسے مرنے والا آخری چند سانسوں کا طلبگار ہو---

چلو...!! وہ ہاسپٹل میں ہے، شادی ہو گئی ہے اس کی...!! آگے چلتے ہوئے شائستہ کاظمی اسے بتاتی جا رہی تھی جو بد قسمتی سے اس کی بیٹی کا باپ کہلاتا تھا

ہاسپٹل کیوں..؟ وہ پہلی بار اپنی بیٹی کے لئے پریشان نظر آ رہا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آج سیڑھیوں سے گر گئی تھی اس لیے..!!شائستہ کاظمی سرد سے لہجے میں بولی

اوہ زیادہ چوٹ تو نہیں لگی..؟کیسی طبیعت ہے اب اس کی..؟وہ تڑپ سا گیا تھا

اس سے زیادہ چوٹ اسے اس وقت لگی تھی جب اس کے باپ نے اس کی ماں کو اس کے سامنے طلاق دے دی تھی..!!

طنز کا ایک اور نشتر چلا اور ذوالفقار لیاقت کے دل کے آر پار ہو گیا

اس کی شادی کس سے ہوئی ہے.....؟؟؟کچھ دیر کی خاموشی پھر ٹوٹی

مصطفیٰ کے بیٹے سے..!!مختصر سا جواب آیا

##

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مسز فرزام کے ساتھ کون آیا ہے..؟ڈاکٹر نے سب کی جانب دیکھتے ہوئے استفسار کیا

ہم سب....ڈاکٹر کیسی ہے وہ سب ٹھیک ہے ناں...؟مصطفیٰ کاظمی نے ڈاکٹر سے پوچھا پریشانی لہجے سے چھلک رہی تھی

جی وہ بالکل ٹھیک ہیں اب خطرے کی کوئی بات نہیں۔۔۔آپ للہ پاک شکر ادا کریں وہ بھی ٹھیک ہیں اور ان کا بچہ بھی...!!ڈاکٹر نے سنجیدگی سے کہا

سب نے خدا کا شکر ادا کیا اداس چہرے کھل اٹھے۔۔۔

فرزام بازو سے اپنے آنسو صاف کرتا وہی فرش پر بیٹھ گیا تھا اور پھر کسی کی بھی پرواہ کیے بغیر اس نے وہی سجدہ شکر ادا کیا تھا ڈاکٹر بھی دیکھ کر مسکرا دی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چوٹ کافی گہری لگی ہیں انہیں...ابھی بے ہوش ہیں مگر خطرے کی کوئی بات نہیں ہے آپ چاہیں تو ایک ایک کر کے ان سے مل سکتے ہیں..!!ڈاکٹر کہہ کر چلی گئی

فرزام فرش سے اٹھا اور باپ کی جانب دیکھا تو مصطفیٰ کاظمی نے اس کا کندھا تھپتھپایا

وہ کمرے کی جانب بڑھنے لگا تو شائستہ کاظمی کی آواز نے اسے روک لیا

رکو فیضی...!!پہلے اس سے ملنے اس کا باپ جائے گا..!!شائستہ کاظمی نے گویا کوئی دھماکہ کیا تھا سب نے چونک کر اس کی جانب دیکھا اور پھر اس کے پیچھے سر جھکا کر کسی مجرم کی طرح چلتے ذوالفقار لیاقت کو---سب پر گویا آسمان آگرا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کچھ اس پتھر دل شخص کو بیس سال بعد دیکھ رہے تھے اور کچھ پہلی بار---

مصطفیٰ کاظمی اور باقی سب کچھ بولنا چاہتے تھے مگر شائستہ کاظمی نے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا سب لب بھینچ کر رہ گئے اور وہ سب کی نفرت بھری نظروں کے سامنے سے سر جھکا کر گزرتا ہوا بیس سال بعد بیٹی کے در پر آ پہنچا

اس نے زریشہ کی جانب دیکھا تو قدم لڑکھڑا گئے یوں لگا ساری قوت کسی نے نچوڑ لی ہو---منوں بھاری قدموں کو کھینچ کر وہ بڑی مشکل سے بیٹی تک پہنچا

وہ زرد وجود اس کی اور اسکی محبت کی نشانی تھا وہی محبت جسے بیس سال پہلے وہ خود اپنے ہاتھوں سے دفنا چکا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ بیڈ کے پاس رکھی کرسی پر بیٹھ گیا---پھر ہاتھ بڑھا کر بیٹی کے ڈرپ لگے ہاتھ کو اپنے کانپتے ہاتھوں میں لیا---پھر اس کا ہاتھ لبوں تک لایا اور ٹوٹ کر رو دیا یوں لگا جیسے زندگی ہاتھوں سے نکلی جا رہی ہو---

وہ اس کا ہاتھ تھامے زاروقطار روئے جا رہا تھا اور آج وہ چپ تھی جو اکثر سوچا کرتی تھی کہ میرا باپ سامنے آئے گا تو میں اپنی ماں کی ذلت اپنی ذات کی رسوائی کا حساب مانگوں گی مگر آج وہ مہر بہ لب تھی---

فرزام بھی اس کے پیچھے پیچھے آیا تھا اور اب اس انسان کو روتا ہوا دیکھ رہا تھا---

انکل وہ بے ہوش ہے اسے اگر ہوش آئے گی تو وہ آپ کو دیکھ کر دکھی ہو جائے گی اور میں نہیں چاہتا کہ وہ آپ کو دیکھے آپ پلیز

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چلے جائیں..!!فرزام نے ذوالفقار لیاقت کے پاس آ کر کہا

لفظوں میں لپٹا غصہ ذوالفقار لیاقت بڑی آسانی سے محسوس کر گیا

اس نے بیٹی کا ہاتھ واپس اس کے سینے پر رکھا اور فرزام کے پاس آیا

تم مصطفیٰ کے بیٹے ہو؟ذوالفقار لیاقت نے نیم مسکراہٹ کے ساتھ پوچھا

جی ان کا بیٹا اور زری کا شوہر..!!برف سا لہجہ تھا

ہوں...!!بہت پیارے ہو تم تو ماشاءاللہ...!!بہت پیار کرتے ہو زری سے؟فرزام کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے مسکرا کر ذوالفقار لیاقت نے پھر پوچھا اور پھر فرزام کے لہو میں اٹے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کپڑوں کو دیکھا اور پھر لال سرخ آنکھوں کو اور پھر بکھرے

---سے وجود کو

اپنی جان سے بھی زیادہ..!!وہ اب بھی سنجیدہ تھا

نام کیا ہے؟ایک اور سوال آیا

فرزام..!! یک لفظی جواب دیا گیا

بہت خوبصورت نام ہے....بیٹا میری بیٹی کا بہت خیال

رکھنا...جو محبت میں اسے نہیں دے پایا وہ تم دینا۔۔۔اسے کبھی چھوڑنا

مت ہمیشہ اس کے ساتھ رہنا!!میں نہ تو ایک اچھا

شوہر بن پایا نہ ایک اچھا باپ۔۔۔۔مگر تم ضرور بننا بیٹا...!!

وقت گزر جاتا ہے مگر پچھتاوے پل پل مارتے رہتے ہیں...!!ذوالفقار

لیاقت کے لہجے میں برسوں کی تھکن تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آپ کے کہنے کی ضرورت نہیں ہے میری زندگی ہے وہ، خود سے بڑھ کر چاہا ہے اسے، تو خود سے بڑھ کر خیال بھی رکھوں گا اس کا..!!

فرزام کا انداز اب بھی بڑا لیا دیا سا تھا وہ تو اس شخص کو برداشت بھی بڑی مشکل سے کر رہا تھا جو انگنت بار زریشہ کی آنکھوں میں آنسو لانے کا سبب بنا تھا

وہ مسکرا دیا دل کچھ پر سکون ہوا تھا۔۔۔اس نے آگے بڑھ کر بڑی محبت سے ہوش سے بیگانہ بیٹی کی پیشانی چومی پہلی بار یا پھر پہلی اور آخری بار۔۔۔وہ بیٹی کے ماتھے پر ہونٹ رکھے پھر سے شدت سے رو پڑا اور پھر آپنے آنسو صاف کرتا باہر کی جانب بڑھ گیا

آج وہ بڑا بے بس تھا، وہ آج اتنے سالوں بعد چند لمحوں کے لئے جی اٹھا تھا اور اب بڑی تکلیف دہ زندگی جینے والا تھا، آج وہ باپ ہونے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کے باوجود بیٹی سے بات کرنے کا حق نہیں رکھتا تھا، آج وہ باپ ہونے کے باوجود بیٹی کے دکھ اس کی زندگی کی کہانی نہیں سن سکتا تھا، آج وہ باپ ہونے کے باوجود اس کے پاس مزید چند پل نہیں ٹھہر سکتا تھا، آج وہ باپ ہونے کے باوجود بیٹی کا سامنا کرنے کی سکت نہیں کر پا رہا تھا

##

سب کی نگاہوں میں صرف اور صرف اس کے لیے نفرت تھی وہ اپنے گناہوں تلے دبا جا رہا تھا پچھتاوا سانسیں روکنے لگا تھا

میں آپ سب سے۔۔۔!!وہ مصطفیٰ کاظمی کے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑا تھا کچھ بولنا چاہتا تھا مگر شائستہ کاظمی نے اس کی بات درمیان میں کاٹ دی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

معاف کیا میں نے تمہیں.... معاف کیا میرے گھر والوں نے تمہیں... میرا اور میری بیٹی کا انصاف میرے رب نے کر دیا ہے.... میں نہیں جانتی آج تمہیں یہ معافی مانگنے کا خیال کیوں آیا مگر میں آج اپنی نگاہوں میں سرخرو ہو گئی ہوں...!! شائستہ کاظمی نے خالی خالی نظروں سے اسے دیکھا جو مضبوط نظر آنے کے باوجود اندر سے تنکوں کی طرح بکھرا ہوا تھا

کھو دینے سے زیادہ گنوا دینا تکلیف دیتا ہے اور اس نے گنوا دیا تھا اپنی محبت کو اپنی محبت کی خوبصورت نشانی کو۔۔۔ اس نے خدا کی نعمتوں سے منہ موڑ کر زیادہ بہتر کی تلاش کی تھی خدا نے اس سے دی گئی نعمتیں بھی چھین لی تھیں اور قدر نہ کرو تو یونہی نعمتیں چھین لی جاتی ہیں---

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم نے آج تک کوئی وعدہ نبھایا تو نہیں ہے مگر آج مجھ سے ایک وعدہ کرتے جاؤ اور نبھانا بھی... آئندہ تاحیات میری بیٹی یا میرے سامنے مت آنا نہ ہی ہم سے ملنے کی کوشش کرنا... ہماری زندگی میں تمہاری کوئی جگہ نہیں ہے اپنی جگہ تم خود مٹا چکے ہو---ہم سب تمہارے بغیر خوش ہیں کبھی ہمارے سامنے آکر ہماری خوشیوں کو زنگ آلود مت کرنا...!!! اس کے بولنے سے پہلے شائستہ کاظمی پھر سے بولی اور اس کا دل ہر ایک لفظ پر ڈوب ڈوب کر ابھرا

آخری بار اس نے شائستہ کاظمی کے چہرے کو بڑی محبت سے جی بھر کر دیکھا تھا نجانے پھر کبھی وہ اسے دیکھ پاتا یا نہیں مگر آج وہ دل کی حسرت مٹا لینا چاہتا تھا آج آنکھوں کی پیاس ---ختم کر دینا چاہتا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ٹ ٹ ٹھیک ہے اپنا اور زری کا خیال رکھنا....!! کیا ٹوٹا سا لہجہ تھا کیا بکھرا سا انداز تھا آواز تک لڑکھڑا گئی تھی جان نکلتی محسوس ہو رہی تھی وقت سے کھیلنے والوں کو وقت یونہی اوندھے منہ پٹختا ہے---

آنکھوں میں آنسو سمیٹے وہ بڑی مشکل سے مخالف سمت چلا تھا محبت سے ملاقات کے یہ چند لمحے تمام ہو گئے تھے غرور کا مارا آج زیر ہوا تھا

ابو کہاں تھے آپ؟ کیا ہوا آپ کو..؟ ایک لڑکے نے ذوالفقار لیاقت کی بھری ہوئی آنکھوں کو دیکھ کر پوچھا اس لڑکے کی عمر ویسے تو اٹھارہ سال تھی مگر بیماری کی وجہ سے وہ گیارہ بارہ سال کا لگ رہا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کچھ نہیں..!!الوداعی نگاہ مسڑ کر شائستہ کاظمی کے چہرے پر ڈال کر وہ اپنے بیٹے کو لیے ہاسپٹل سے رخصت ہوا

شائستہ کاظمی ایک ٹھنڈی آہ کھینچ کر مسکرادی

##

بیٹا دانی نہیں آئی؟راحیلہ کاظمی نے موسیٰ کو دیکھ کر سوال کیا

نہیں وہ شاید کچھ دن وہی رکے..!!ٹھنڈے لہجے میں کہہ کر وہ کمرے میں چلا آیا

پھر اٹھا اور گھر سے باہر نکل گیا پھر واپس آکر دروازہ بند کر کے اس نے جیب سے سگریٹ کیس نکالا اور پھر ایک ----سگریٹ سلگا کر زندگی میں پہلی بار لبوں میں دبائی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

موسیٰ سگریٹ پے سگریٹ پھونکے جا رہا تھا اپنی زندگی میں آئے طوفان نے اسکی زندگی کو، اسکی خوشیوں کو روند ڈالا تھا

مسکرانے کو اب ماضی کے خوبصورت ورق بھی کام نہ آ رہے تھے

زریشہ ذوالقادر اور دانیہ مرتضیٰ جو کبھی اسکی زندگی کا ایک خوبصورت حصہ ہوا کرتی تھیں اب اسکی زندگی کا سیاہ باب بن چکی ہیں

جس باب کو وہ چاہ کر بھی زندگی کی کتاب سے الگ نہیں کر سکتا تھا

کبھی کبھی اس کا دل چاہتا خود کو آگ لگا لے ختم کر ڈالے اپنی سسکتی ذات کو اور کبھی کبھی اس کا دل چاہتا وہ پوری دنیا کو آگ لگا ڈالے سب کچھ جلا کر بھسم کر ڈالے-----

زندگی کو اس رخ اس نے سوچا ہی نہیں تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسکی زندگی کتنی حسین تھی اور اب وہ ایک قبرستان تھا جس میں اسکی ساری خوشیاں دفن ہو چکی تھیں---

ان چند ماہ میں اس کی زندگی نے جتنے پلٹے کھائے تھے موسیٰ نے اسی پلٹے کے ساتھ خود کو ایڈجسٹ کرنے کی کوشش کی تھی مگر ہر بار قسمت اسے پھر منہ کے بل گرا دیتی تھی---

زریشہ سے محبت ہونا---ماں اور بہن کو بہت مشکلوں سے شادی کے لیے راضی کرنا---شادی سے ایک دن پہلے جب وہ اپنی محبت پانے کے بالکل قریب تھا تو زریشہ پر اس کی ماں کے الزامات---رشتہ ٹوٹ جانا---محبت کو کھو دینا---دانیہ کے ساتھ ایک ان چاہے رشتے کی شروعات---رخسانہ ریاض کا دانیہ کے ساتھ تضحیک آمیز رویہ---فرمان کا ایکسیڈنٹ---معصومہ کا گھر سے فرار ہونا---ماں کی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچانک بیماری---بہن کے متعلق لوگوں کی کڑوی اور تلخ باتیں---

اور آج زریشہ اور اس پر لگی تہمت نے اسے توڑ کر رکھ دیا تھا

وہ جو اب تک ہوئے زندگی کے ہزاروں مذاق آسانی سے سہہ گیا تھا

آج نہیں سہہ پا رہا تھا آج وہ زریشہ کے ساتھ ساتھ دانیہ کی

نظروں میں بھی گر گیا تھا اور آج وہ واقعی خود کو بکھرا ہوا تصور کر رہا

---تھا آج اس کی برداشت ختم ہو چکی تھی

اچانک موبائل کی رنگ ٹون کمرے میں گونجی تو وہ اذیت

بھری سوچوں سے باہر نکل آیا

سب انسپکٹر موسیٰ ریاض مبارک ہو...!!اب آپ انسپکٹر موسیٰ

ریاض ہیں...!!اور انشاءاللہ آپ آگے بھی اگر یونہی محنت اور لگن سے کام

کریں گے تو اور بھی ترقی حاصل کریں گے..!!اے ایس پی کی کھنکتی آواز

موسیٰ کے کانوں میں پڑی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھینکس یو سر..!!بڑا اچھا کیا سا اندازتھا

کیا بات ہے موسیٰ؟تم پریشان ہو تمہیں خوشی نہیں ہوئی..؟موسیٰ کے سرد رویے نے مقابل کو حیران کیا تھا

سر ایسی کوئی بات نہیں ہے بہت خوش ہوں میں..!!موسیٰ نے آنکھیں موند کر آہستہ سے کہا

اوکے ابھی تم ڈیوٹی پر آؤ...!!آج چمن بائی کے کوٹھے پر سلامی دینے جانا ہے مہینوں کی محنت کا پھل ملے گا آج...!! سپیکر سے آواز ابھری

اور موسیٰ آنکھیں کھول کر"اوکے سر"کہتا موبائل رکھ کر واشروم کی جانب بڑھا

##

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رات کے اندھیرے میں چاروں طرف سے اس گھر کو گھیر لیا گیا تھا موسیٰ نے ایک سپاہی کو اشارہ کیا تو وہ گھر کی پچھلی جانب سے دیوار پھلانگ کر گھر کے اندر داخل ہوا اور پھر اندر سے گیٹ کھولا

موسیٰ پستول تھامے گھر میں داخل ہوا اور باقی سپاہیوں کو دبے قدموں اندر آنے کا اشارہ کیا

گھر کے اندر گیٹ کے بالکل سامنے ایک دوسرا دروازہ تھا ایک سپاہی نے لات مار کر دروازہ توڑنے کی کوشش کی تو چھت سے فائرنگ ہونے لگ گئی موسیٰ اور باقی سپاہیوں نے بھی فائرنگ کی ادھر ایک سپاہی زخمی ہوا اور ادھر موسیٰ کی گولی چھت پر کھڑے لڑکے کے سر پر لگی اور وہ وہی گر گیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پھر دروازہ کھلا، دو آدمی اور باہر نکلے اور پھر وہ بھی پولیس کی گولیوں کی مہربانی سے وہی ڈھیر ہو گئے

ابے کون ہے بے تو سالے..!!پان کھاتے ہوئے ایک لڑکے نے غصے سے پوچھا

تمہارا باپ...!!چل ہاتھ اوپر کر..!!موسیٰ نے کہتے ہوئے پسٹل اس کے سر پر تانی

مگر نجانے دو اور آدمی کہاں سے آ گئے انہوں نے فائرنگ کی اور نتیجے میں دو گولیاں دو سپاہیوں کو لگیں

سپاہیوں نے جوابی فائرنگ کی اور ایک آدمی وہی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا جبکہ دوسرے کے ہاتھ پر گولی لگی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

موسیٰ نے جوابی فائرنگ کی تو گولی سیدھی اس لڑکے کے سر پر لگی اور وہ وہی ڈھیر ہو گیا مگر موسیٰ اس لڑکے کے متعلق نہیں جانتا تھا اگر جانتا ہوتا تو اسے گولیوں سے چھلنی کر دیتا

میرا نام چمن بائی ہے لڑکے...!!بہت مہنگا پڑے گا تجھے یہ سب، تو نے میرے چار آدمیوں کو مار دیا...!! چمن بائی نے پان فرش پر تھوکتے ہوئے دھمکانے والے انداز میں کہا

شمیم اس چمن بائی کو زرا پولیس اسٹیشن تک تو لے چلو!! پھر بتائیں گے اسے مہنگا ہمیں پڑے گا یا اسے..!!موسیٰ نے لیڈی کانسٹیبل کو آواز دے کر کہا اور شمیم نے دو ہاتھ چمن بائی کو جڑ دیئے اور پھر چمن بائی کو تقریباً گھسیٹتی ہوئی پولیس وین تک لے گئی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گھر کی اچھی طرح سے تلاشی لو سارے کمروں کو چیک کرو دیکھو کتنی معصوم لڑکیاں ملتی ہیں یہاں..!!موسیٰ سپاہیوں سے تحکمانہ لہجے میں بولا

موسیٰ خود بھی ایک ایک کر کے سارے کمرے چیک کرنے لگا ایک دروازے کے باہر کنڈی لگی تھی جبکہ کمرے سے سسکیوں کی آواز آرہی تھی

موسیٰ نے دروازے کی کنڈی کھول کر قدم کمرے کے اندر رکھے

کمرے میں موجود لڑکی نے سر گھٹنوں میں دے رکھا تھا کافی خراب حالت لگ رہی تھی اس کی۔۔۔پھٹا لباس بکھرے بال اور اس پر کافی تشدد بھی ہوا تھا درندگی کی انتہا تو یہ تھی کہ ہاتھ اور پاؤں کے ناخن بھی کھینچ لیے گئے تھے وہ لڑکی بری طرح سسک رہی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پل پلیز مم میرے قریب مت آنا..!!خدا کا واسطہ ہے دور رہو مجھ سے..!! آہٹ کی آواز سن کر وہ لڑکی خوف سے چلا اٹھی تھی اور موسیٰ کو لگا جیسے وہ چند سیکنڈ بھی اور اپنے اعصاب بحال نہیں رکھ پائے گا وہ ایک سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں وہ آواز پہچان گیا تھا

آپی...!!حیرت کی انتہا تھی

اس نے سر گھٹنوں سے اٹھایا اس کی آنکھوں کے گرد سیاہ ہلکے تھے چہرہ زخموں سے بھرا تھا جگہ جگہ نیل پڑے تھے اس کی اجاڑ آنکھوں میں چمک آئی

موسیٰ...!!وہ کھڑی ہونے کی کوشش کرتے ہوئے بولی

مگر اس کی ہمت جواب دینے لگی تو وہ پھر بیٹھ گئی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آپی آپ یہاں کیسے..؟یہ حالت کیسے ہوئی آپ کی..؟موسیٰ پستول بیلٹ میں دیتا اس کی جانب بڑھا تھا اور پھر اسے اپنے بازوؤں میں لے لیا

موسیٰ موسیٰ..!!وہ بھائی کو پکارتے ہوئے پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی موسیٰ سے اس کی حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی

موسیٰ اسے چپ کروانے کی کوشش کرنے لگا---کچھ دیر بعد موسیٰ اسے ہاسپٹل لے گیا اور سپاہیوں کو ساری لاشیں پوسٹ مارٹم کے لیے لے جانے کا کہا چمن بائی کے کوٹھے سے تقریباً پچیس کے قریب لڑکیاں بازیاب کروائی گئی تھیں---

معصومہ نے ہی اسے بتایا تھا کہ جن لڑکوں کو اس نے مارا ہے وہ طارق اور اس کے دوست تھے وہ سب لڑکے چمن بائی کے لیے کام کرتے تھے اور ان کا کام ہی یہی تھا معصوم لڑکیوں اور عورتوں کو بہلا پھسلا کر

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گھروں سے لانا اور پھر انہیں چمن بائی کے پاس بیچنا اور چمن بائی پھر ان لڑکیوں سے غلط کام کرواتی تھی

آپی آپ کی یہ حالت کیسے ہوئی جبکہ باقی کوئی بھی لڑکی زخمی نہیں ہے؟موسیٰ نے معصومہ کے قریب بیٹھتے ہوئے پوچھا

طارق مجھے جب گھر سے لے کر گیا تو سب سے پہلے اس نے اور اس کے دوستوں نے میرے ساتھ۔۔۔۔۔میری عزت کی دھجیاں اڑادیں انہوں نے موسیٰ۔۔۔۔موسیٰ پھر اسی درندے نے مجھے چمن بائی کے پاس بیچ دیا وہ مجھ سے غلط کام کروانا چاہتی تھی مگر میں نہیں مانی وہ ہر روز مجھے مارتی پیٹتی، مگر میں پھر بھی نہیں مانی۔۔۔دو دن پہلے میں نے اس کے کوٹھے سے بھاگنے کی کوشش کی تو اس نے میرے سارے ناخن کھینچ لیے....موسیٰ میں تکلیف سے پل پل مر رہی ہوں میرے اچھے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بھائی ہوناں تم۔۔۔مجھے اس تکلیف سے نجات دلادو مجھے مار ڈالو پلیز....!!معصومہ اپنا درد بیان کر رہی تھی اور موسیٰ کے لیے یہ مر جانے کا مقام تھا وہ بہک گئی تھی اور اسے سزا مل چکی تھی اب وہ اس سزا سے نجات چاہتی تھی اور موسیٰ چاہ کر بھی اسے نجات نہیں دلا سکتا تھا وہ لاکھ بری سہی مگر وہ اسے کیسے اپنے ہاتھوں سے مار دیتا

وہ رو رہی تھی بری طرح---وہ بھائی سے نظریں نہیں ملا پا رہی تھی وہ خود پر قیامت جھیل کر آئی تھی مگر سارا قصور اس کا اپنا ہی تو تھا

موسیٰ میں نہ تو ایک اچھی بیٹی ہوں نہ اچھی بہن نہ اچھی ماں اور نہ اچھی بیوی۔۔۔موسیٰ دعا کرو میں مر جاؤں اور اس ذلت سے نجات مل جائے مجھے۔۔۔میں سب کا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سامنا نہیں کرنا چاہتی۔۔۔۔میرے بچے مجھ سے کتنی نفرت کرتے ہوں گے، میرا شوہر مجھے برداشت نہیں کر پائے گا بھلا ایک ناپاک عورت کو کوئی غیرت مند مرد کیسے برداشت کر سکتا ہے اور میری ماں اسے تو افسوس ہوتا ہو گا کہ کیوں مجھ جیسی بیٹی کی ماں بنی وہ...!!وہ دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپائے سسک رہی تھی اور موسیٰ دلاسے کے چار لفظ بھی نہیں بول پا رہا تھا

##

فرزام، شائستہ کاظمی اور مرتضیٰ کاظمی کے علاوہ سب گھر لوٹ آئے تھے

شافع کو فہام نے آج ہوئے سارے واقعے کے متعلق بتایا تو وہ ہکا بکا رہ گیا کچن میں جو باتیں سنینا اپنے آپ سے کر رہی تھی، جو کچھ اس نے ---موسیٰ سے کہا تھا اس سب کی سمجھ اب آئی تھی اسے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تایاجی میں جانتا ہوں یہ سب کیسے ہوا اور کس نے کیا...!!

شافع اونچی آواز میں مصطفیٰ کاظمی سے مخاطب ہوا

کس نے کیا؟ نازیہ کاظمی نے حیرت سے پوچھا کیونکہ اسے یہ سب اتفاق لگ رہا تھا اور صرف اسے نہیں باقی سب کو بھی---زریشہ کردار میں آئینے کی طرح شفاف تھی کوئی جھول نہیں تھا اور موسیٰ کا کردار بھی واضح تھا وہ سب کا وقتی غصہ تھا جو ان دونوں کی لاپرواہی کی وجہ سے امڈ آیا تھا

آپ سب کی چہیتی اور ایک نمبر کی میسنی اور چالاک لڑکی نینا بی بی نے.... اور یہ سب میں ایسے ہی نہیں بول رہا پکا ثبوت ہے میرے پاس..!! شافع نے گویا بم پھوڑا تھا

سنینا جو منہ پھلائے بیٹھی تھی شافع کی بات پر اس کا ایک رنگ آرہا تھا اور ایک جا رہا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کک کک کیا مطلب میں نے کیا کیا ہے....؟اور کونسا ثبوت..؟باقی کچھ بولتے اس سے پہلے ہی سنینا کی مریل سی آواز نکلی

یہ دیکھیں...اس کی باتیں سنیں...اس نے جان بوجھ کر موسیٰ بھائی کو کمرے میں بھیجا تھا اور ان کی طبیعت خرابی کا فائدہ اٹھایا اس نے---حالانکہ جب زری آپی نہانے گئی تھیں تب میرے فری، فیمی اور رافع کے علاوہ یہ بھی آپی کے کمرے میں تھی اور جب موسیٰ بھائی کے ساتھ یہ دوبارہ فیضی کے کمرے میں گئی تھی آپی تب بھی واشروم میں تھیں اور اس جھوٹی نے بھائی سے کہا آپ سو جائیں دانی ہی نہا رہی ہے یہاں، زری آپی نیچے موجود ہیں شبانہ تائی کے کمرے میں...اور یہ دیکھیں لائٹیں بھی آف اسی نے کی ہیں اور پردے بھی اسی نے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گرائے ہیں...!!شافع سب کو وڈیو دکھانے کے ساتھ ساتھ خود بھی تفصیل بتا رہا تھا

سنینا کا تو خون ہی خشک ہونے لگا کیے کرائے پر تو فرزام نے تھپڑ مار کر ہی پانی پھیر دیا تھا اب رہی سہی عزت بھی جانے والی تھی

سب کا غصے سے برا حال تھا سب سنینا کو کچا چبا جانے والی نگاہوں سے گھور رہے تھے ان سب کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس شاطر لڑکی کو دنیا سے غائب کر دیتے جس کی وجہ سے اتنا تماشا لگا جس کی وجہ سے سب کی لاڈلی زریشہ آج ہاسپٹل کے ----بستر پر پڑی تھی

ابو وہ۔۔۔!!وہ بڑی ہمت کر کے کچھ بولنے ہی لگی مگر اس سے پہلے ہی الیاس کریم نے ایک تھپڑ اس کے منہ پر دے مارا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دل چاہ رہا ہے تمہارا حشر کر دوں میری نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھایا تم نے.... کل بھی کہا تھا ناں فیضی کا خیال اپنے دل و دماغ سے نکال دو مگر سدھری نہیں تم.... ساری عزت خاک میں ملا دی تم نے... اتنی گھٹیا سوچ ہے تمہاری...!! آج شرم آ رہی ہے تم جیسی منفی سوچ کی لڑکی میری بیٹی ہے...!! الیاس کریم اشتعال سے گرجا تھا اور سنینا سہم گئی تھی

نبیلہ کاظمی کو بھی اندازہ تھا کہ کہیں نہ کہیں یہ سب اس کی بیٹی کا کیا ہوا کارنامہ ہے مگر پھر بھی وہ جان بوجھ کر بیٹی کی خوشی کی خاطر اس کا ساتھ دے رہی تھی اور زریشہ کو تھپڑ بھی جان بوجھ کر اس نے مارا تھا اور فرزام نے بھی اس بات کا بھرپور بدلہ لیا تھا جس سے سنینا کی حثیت فرزام کی نظر میں کیا ہے ----بخوبی نبیلہ کاظمی سمجھ گئی تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم فیضی سے شادی کرنا چاہتی تھی اس لیے تمہیں زری آپی سے بھی پرابلم تھی اور تم نے اتنا گھٹیا کھیل کھیلا....!!مگر میرا گھر تم کیوں خراب کرنا چاہتی تھی میں نے کیا بگاڑا تھا تمہارا...؟

دانیہ کا خون بھی کھول اٹھا تھا

تم اس زری کی اتنی تعریفیں جو کرتی تھی اسی لیے میں چاہتی تھی تم جتنی اس سے محبت کرتی ہو جتنا اس کا احترام کرتی ہو اتنی ہی اس سے نفرت بھی کرو...!!اب بھی زہر خندہ لہجہ تھا

نبیلہ معاف کرنا مگر اب ہمارے خاندان میں تمہاری بیٹی کی کوئی جگہ نہیں ہے----ہمارے پورے خاندان کے ہر ایک فرد نے ہمیشہ کوشش کی ہے خاندان کو جوڑے رکھنے کی، خاندان کی عزت کو قائم رکھنے کی، مگر یہ لڑکی تو ہمارے خاندان کو ہی تباہ کرنے چلی تھی...!!ہماری محبتوں کا صلہ اس نے یہ دیا----

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نبیلہ تمہارے لیے اس خاندان کے ہر گھر کے دروازے ہمیشہ کھلے رہیں گے مگر اس کی کوئی جگہ نہیں ہے..!!اعجاز کاظمی نے بڑا ہی سخت فیصلہ سنایا تھا نبیلہ کاظمی کچھ بولتی اس سے پہلے ہی الیاس کریم سب سے معذرت کرتا بیٹی اور بیوی کو وہاں سے لے کر چلا گیا

سب اب بھی بے یقینی کی گرفت میں قید تھے بھلا کیا کوئی ---اتنا بھی گر سکتا ہے

##

ویسے مجھے اس دن سچ میں یہی لگا تھا کہ تمہیں مجھ پر اعتبار نہیں ہے۔۔۔تمہاری آنکھوں میں اپنے لیے بے اعتباری دیکھ کر مجھے بہت تکلیف ہوئی تھی..!!وہ اسے دودھ کا گلاس تھمانے لگی تبھی وہ بولا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مجھے آپ پر پورا بھروسہ تھا مگر اس وقت سچویشن ہی بڑی عجیب تھی سمجھ ہی نہیں آرہی تھی۔۔۔اس پر نبیلہ پھوپھو نے جو کیا، اس کے بعد آپکی اور فیضی کی لڑائی اور پھر آپ بھی تو مجھے وہاں ایسے ہی چھوڑ کر آ گئے کوئی بات بھی نہیں کی مجھ سے۔۔۔آنے کا بھی نہیں پوچھا تھا آپ نے تو...!!موسیٰ کے پاس بیڈ پر بیٹھتے ہوئے وہ اس کی جانب بنا دیکھے بول رہی تھی

تب میں غصے میں تھا۔۔۔ویسے بھی اگر کچھ دیر اور وہاں ٹھہرتا تو فیضی کا اور میرا جھگڑا مزید بڑھتا!!ویسے تم نے بھی تو بعد میں ایک کال تک نہیں کی مجھے...!!موسیٰ اس کے چہرے پر نگاہیں ٹکا کر بولا

آپ کے آنے کے بعد زری آپی گر گئی تھی سیڑھیوں سے۔۔۔ہم سب ان کے ساتھ ہاسپٹل چلے گئے ٹینشن میں کچھ بھی یاد نہیں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رہا مجھے...!! آپ نے بھی تو فون کر کے مجھے یہ نہیں بتایا تھا کہ آپ انسپکٹر بن گئے ہیں اور معصومہ آپی کا بھی تو۔۔۔!! چند دن کی مصروفیات کے بعد اب وہ دونوں فارغ ہو کر اپنے اندر سے شکوے شکایات کا ڈھیر نکالے بیٹھے تھے

اس ٹائم آپی کی وجہ سے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا بہت پریشان تھا میں۔۔۔ مگر بعد میں بتایا تو تھا ہی تمہیں اور سچ بتاؤں تو سب سے پہلے تمہیں ہی بتایا تھا میں نے...!! موسیٰ نے مسکراتے ہوئے کہا

آپ نے فرمان بھائی سے بات کی آپی کے متعلق؟ ان سے کہیں کہ وہ آپی کو معاف کر دیں اور پلیز رخسانہ امی سے بھی کہیں۔۔۔ آپی بیچاری بہت دکھی رہتی ہیں مجھ سے ان کی یہ حالت دیکھی نہیں جاتی میں پورا دن کوشش کرتی ہوں کہ انہیں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کمرے سے باہر نکالوں تا کہ وہ کچھ دیر سب کے بیچ میں بیٹھیں اور ان کا دھیان بٹ جائے مگر وہ تو پورا دن کمرے میں بند ہو کر روتی ہی رہتی ہیں...!! دانیہ معصومہ کے ذکر پر اداس ہو گئی تھی

معصومہ ہفتہ ہاسٹل رہ کر آئی تھی اور اب اسے گھر آئے بھی تین ہفتے ہو چکے تھے مگر وہ ابھی تک اپنے خول سے نکل نہیں پائی تھی اس کی طبیعت بھی دن بدن گرتی جا رہی تھی۔۔۔ فرمان اور رخسانہ ریاض نے تو اسے دیکھنا بھی پسند نہیں کیا تھا نہ ہی ان میں ابھی اتنی سکت تھی کہ وہ معصومہ کا سامنا کر سکتے اسے حوصلہ دے سکتے یا اس سے شکوہ کر سکتے۔۔۔ ہاں مگر موسیٰ اور دانیہ کا رویہ اس کے ساتھ بہت اچھا تھا موسیٰ نے اسے معاف بھی کر دیا تھا جبکہ باقی خاندان والے اور حسن محسن بھی بس سرسری سا ہی چند بار معصومہ سے ملنے آئے تھے۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

معصومہ خود بھی کسی سے ملنا نہیں چاہتی تھی کیونکہ جب بھی وہ کسی سے ملتی تھی تو اسے اپنے آپ سے ہی نفرت ہونے لگ جاتی تھی خاص کر جب وہ اپنے بچوں کو دیکھتی تھی تو مر جانے کا دل چاہتا تھا اس کا---وہ اندر ہی اندر گھلتی چلی جا رہی تھی۔۔۔۔

فرمان بھائی سے بات کی ہے مگر ہر بار وہ ٹال جاتے ہیں سچ کہوں تو مجھے خود بھی اچھا نہیں لگتا میں چاہتا ہوں میرے کہنے پر نہیں بلکہ وہ خود دل سے آپی کو معاف کریں....!!موسیٰ اداسی سے بولا تھا دانیہ کو اس کا اداس چہرہ اچھا نہیں لگا تھا تب ہی وہ دوبارہ بولی

ویسے میں سوچ رہی ہوں کہ آئی سی ایس کمپلیٹ کرنے کے بعد سٹڈی چھوڑ دوں کیا کہتے ہیں آپ...؟دانیہ سنجیدہ ہوتے ہوئے بولی

سوچنا بھی مت.....!!موسیٰ نے فوراً سے جھڑکا تو اس نے منہ ہی بنا لیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

موسیٰ نے دودھ کا گلاس ہونٹوں کو لگایا اور پھر ایک بھی گھونٹ پیے بغیر گلاس سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور دانیہ کے خوبصورت چہرے کو بڑی فرصت سے دیکھا

ہمممم۔۔۔ویسے دیکھو ناں فیضی مجھ سے نو سال چھوٹا ہے اور ماشاءاللہ سے باپ بھی بننے والا ہے اور ایک ہم ہیں ابھی تک دوستی کے چکروں میں الجھے ہوئے ہیں۔۔۔ تمہیں نہیں لگتا اب ہمیں بھی اپنے اصل رشتے کی طرف لوٹ آنا چاہیے....اور...ایک ہزبینڈ وائف کی طرح۔۔۔!!اس نے مسکراہٹ چھپا کر دانستہ بات ادھوری چھوڑی تو وہ پزل سی ہو گئی

ووہ م مم میں۔۔۔!! گھبراہٹ سے اس کا بولنا مشکل ہو رہا تھا موسیٰ کی لو دیتی نگاہیں اسے نروس کر رہی تھیں وہ اچانک اس بات کی طرف بھی آجائے گا دانیہ نے سوچا ہی کب تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا تم؟ تمہیں کوئی اعتراض ہے...؟کیا تم اب بھی اس رشتے میں ٹائم چاہتی ہو..؟کیا تمہیں میرا ساتھ اب بھی اچھا نہیں لگتا..؟موسیٰ مسکراہٹ چھپائے اچھا خاصا سنجیدہ ہو گیا

ایسی بات نہیں ہے۔۔۔آپ تو بہت اچھے ہیں میں بہت خوش ہوں آپ کے ساتھ...!!وہ نگاہیں نیچی کیے آہستگی سے بولی تبھی موسیٰ نے اس کا ہاتھ تھاما

تو۔۔۔پھر کیا کہتی ہو اپنے رشتے کی شروعات کر دینی چاہیے۔۔۔تاکہ ہمارے گھر بھی جلد رونق آجائے...!!معنی خیزی سے کہتے ہوئے موسیٰ نے اس کے ہاتھ پر ہلکا سا دباؤ ڈالا اور دانیہ کی تو سانس ہی اٹک کر رہ گئی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مسم میں وہ۔۔۔!!دانیہ کی زبان لڑکھڑانے لگی تھی ہتھلیاں پسینے سے تر ہونے لگی تھیں موسیٰ کی آنچ دیتی نگاہیں وہ برداشت نہیں کر پا رہی تھی

کیا میں وہ..؟موسیٰ اس کی حالت سے محظوظ ہوتا ہوا بولا اور تھوڑی سے پکڑ کر اس کا رخ اپنی جانب کیا

---دانیہ کا تو حلق ہی خشک ہو گیا موسیٰ کی بات سے

آپی.... معصومہ دیکھ کر.... میں آئی...!!بے ترتیب فقرے بول کر اتھل پتھل ہوتی دھڑکنوں کے ساتھ اپنا ہاتھ چھڑواتی وہ باہر کی جانب بھاگی

اور موسیٰ بیٹھ کر ہنسنے لگ گیا وہ لڑکی اس کی زندگی میں اپنی جگہ خود بنا چکی تھی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

موسیٰ جلدی آئیں دیکھیں معصومہ آپی کو کیا ہو گیا ہے..؟کچھ ہی دیر بعد دانیہ کی تیز آواز کانوں میں پڑی تو موسیٰ بیڈ سے اتر کر تیزی سے باہر کی جانب بھاگا

##

اچھا ہوا وہ نینا میرے آنے سے پہلے ہی اس دن اپنے گھر چلی گئی تھی ورنہ میں تو اسے زندہ زمین میں گاڑھ دیتا..!!جان لے لیتا میں اس کی..!!وہ ہمیشہ کی طرح آج بھی سنینا کو سوچ کر بھنا گیا تھا

فیضی اب بھول بھی جاؤ ایک مہینہ ہو گیا اس بات کو اور تم ابھی تک اس کے پیچھے پڑے ہو..!!زریشہ نے اکتا کر کہا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ بیڈ پر بیٹھی تھی اور فرزام اس کے قریب ہی لیٹ کر زریشہ کا ہاتھ پکڑے اس کی درمیانی انگلی میں موجود انگوٹھی کو انگلی کے گرد گھمائے جا رہا تھا---

یار نہیں بھول سکتا اس کی وجہ سے تم اتنا روئی تھی، اس کی وجہ سے میری اور موسیٰ بھائی کی اتنی لڑائی ہوئی تھی۔۔۔ اس کی وجہ سے تم سیڑھیوں سے گری۔۔۔ تمہارا اتنا خون نکلا، تمہیں چوٹ لگی، اتنی تکلیف برداشت کرنی پڑی تمہیں۔۔۔ اس کی وجہ سے تم ہاسپٹل رہی وہ بھی دو دن تک۔۔۔۔ یہ سب سوچ کر ہی میرا خون کھول اٹھتا ہے جی چاہتا ہے کہ راکٹ کے ساتھ باندھ کر مریخ پر پہنچا دوں اسے۔۔!!! فرزام کو سب یاد کر کے پھر سے اذیت ہوئی تھی زریشہ اور باقی سب نے جو کچھ سینا کی وجہ سے برداشت کیا تھا وہ سب

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سوچ کر ہی اسے اتنی تکلیف ہوتی تھی کہ اس کا دل چاہتا تھا جا کر سنینا کو اس دنیا سے غائب کر دے ----

ٹھیک ہے میں جا رہی ہوں کمرے سے باہر، پھر اسے ہی سوچتے رہنا تم....!!زریشہ نے ہاتھ کھینچ کر باہر جانا چاہا تو اس نے زریشہ کا ہاتھ اپنے سینے پر رکھ لیا

میری سوچ تو تم سے شروع ہو کر تمہی پر ختم ہو جاتی ہے میری پوری دنیا ہو تم۔۔۔ تم تو میری جان ہو، میرا جہان ہو، میری صبح میری شام ہو تم۔۔۔زر جس دن تم گری تھی مجھے لگ رہا تھا میں مر جاؤں گا مجھ سے کبھی دور مت جانا ورنہ میں واقعی ہی مر جاؤں گا...!!اس کی آواز بھاری ہو گئی تھی آج بھی وہ دن سوچ کر اس کی دھڑکن تھمنے لگتی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زریشہ اپنے ہاتھ کے نیچے دھڑکتے اس کے دل کو بڑی آسانی سے محسوس کر سکتی تھی اس کی ہر ایک دھڑکن میں زریشہ کے نام کی ہی تو پکار تھی---

ٹیڈی بیئر مرنے کی باتیں نہیں کیا کرو پلیز۔۔۔میرا دل بند ہونے لگتا ہے اچھی اچھی باتیں کیا کرو۔۔۔تم ہو تو میں ہوں تم نہیں تو زریشہ ایک سیکنڈ بھی نہیں..!!لہجہ زریشہ کا بھی نم تھا وہ دونوں ایک دوسرے کے لیے رواں سانسوں جتنے اہم تھے

فرزام نے زریشہ کا ہاتھ اٹھا کر آنکھوں پر رکھا تھا وہ خوش تھا اپنی زندگی سے بے حد خوش۔۔۔۔

فرزام نے اس کا ہاتھ چھوڑا اور زریشہ کے چہرے کو غور سے دیکھنے لگ گیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زری مجھے شرم آرہی ہے۔۔۔۔میں پاپا بنوں گا۔۔!!ہائے للہ جی میں تو خود اتنا چھوٹا سا ہوں میرے چھوٹے چھوٹے بچے بھی ہوں گے۔۔۔!!

فرزام کہنیوں کے بل لیٹ کر زریشہ کو دیکھتے ہوئے شرارت سے بولا اور پھر چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں چھپایا

اب تم شرم میں دوپٹہ نہ چبانے لگ جانا۔۔!!زریشہ نے اس کو گھورتے ہوئے کہا جو شرم سے دہرا ہونے کی ایکٹنگ کر رہا تھا

وہ بھی چبالوں گا۔۔۔اب یہ کام بھی مجھے ہی کرنا پڑے گا تم تو شرماتی ہی نہیں ہو مجھ سے۔۔۔!!فرزام چہرے سے ہاتھ ہٹا کر بولا

پورا ایک مہینہ ہو گیا ہے مجھے شرماتے ہوئے،اب میں تھک گئی ہوں شرما شرما کر۔۔۔!!زریشہ نے منہ بنایا فرزام اس کی بات سن کر ہنس پڑا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زری میری بیٹی ہو گی ناں؟ پتہ ہے میں اب اللہ پاک سے دعا کرتا ہوں میری ایک پیاری سی بیٹی ہو۔۔۔بس اب ایک یہی خواہش ہے میری...!!فرزام کے چہرے پر محبتوں کے رنگ نمایاں تھے زریشہ نے حیرت سے اسے دیکھا

تمہیں سچ میں خوشی ہو گی اگر بیٹی ہوئی تو؟زریشہ کی آنکھیں بھیگ گئی تھیں

بے شک وہ ذات بڑی مہربان ہے وہ دلوں میں چھپے درد کو اپنی رحمتوں سے مٹا دیتا ہے وہ محرومیوں کو ختم کرنے کے وسیلے بنا دیتا ہے---

فرزام اس کی بات سن کر تیزی سے اٹھ کر بیڈ پر بیٹھا

ہاں ناں یار میری بیٹی ہو گی، میں اسکی چھوٹی چھوٹی پونیاں بنایا کروں گا،وہ پیارے پیارے فراکس پہن کر گھر میں چلا کرے گی،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پیاری پیاری باتیں کیا کرے گی۔۔۔ میری سنڈریلا ہو گی وہ...!!

فرزام کی بھوری آنکھوں میں آسمان میں موجود تاروں جیسی چمک تھی چہرے پر قوس قزح کے رنگ پھیلے ہوئے تھے

زریشہ کی آنکھیں مزید نم ہو گئیں اس نے سر اٹھا کر آسمان کی جانب دیکھا تھا وہ شکر گزار تھی اپنے اس رب کی جس نے اسے نہ صرف وہ نوازا تھا جس کی خواہش بھی نہیں کی تھی اس نے بلکہ وہ بھی عطا کیا تھا اس رب العزت نے جس کے لیے وہ ترسی تھی وہ سرشار ہوئی تھی اپنے رب کی عنایتوں پر----

زریشہ کی بھیگی آنکھوں کو فرزام نے اپنی انگلیوں کے پوروں سے خشک کیا وہ جانتا تھا وہ کیوں اداس ہوئی تھی فرزام نے اسے اپنے بازوؤں کے گھیرے میں لے لیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم اپنی بیٹی کو فری اور فیمی کو اٹھانے دیا کرو گے؟زریشہ نے کچھ دیر بعد مسکراہٹ دبا کر پھر پوچھا

بالکل بھی نہیں اسے صرف میں اٹھایا کروں گا۔۔۔ویسے کبھی کبھی وہ دونوں مجھے اپنی سوتنیں لگتے ہیں،ہر وقت تم سے چپکتے رہتے ہیں....بدتمیز نہ ہوں تو،اتنا غصہ آتا ہے پھر مجھے۔۔۔۔تم صرف میری ہو اور کسی کی نہیں ہو...!!فرزام ناک سکیڑ کر کسی چھوٹے معصوم بچے کی طرح بول رہا تھا ایک ایسا بچہ جو اپنی چیزوں کے لیے حد سے زیادہ پوزیسو ہو جو اپنی چیزیں کسی دوسرے کو ----دیکھنے بھی نہ دیتا ہو

ہاہاہا فیضی سوتن عورتوں کی ہوتی ہے مردوں کی سوتن نہیں ہوتی...!!زریشہ ہنستے ہوئے بولی تو فرزام نے اپنے بال کھجاتے ہوئے اسے دیکھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اواچھا.... چلوجو بھی ہے مگر تم ان دونوں سے دور ہی رہا کرو۔۔۔اور میرے قریب.....!!فرزام پھر سے محبت سے چور لہجے میں بولا تھا

وہ دونوں باتوں میں لگے تھے تبھی فرزام کا موبائل بجنے لگ گیا فرزام کا موڈ بڑا خراب ہوا تھا موبائل کی وجہ سے---کال موسیٰ کی تھی اس نے اٹھ کر موبائل کان سے لگایا

اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیہِ رَاجِعُوْنَ)فرزام بڑبڑایا)

کیا ہوا فیضی سب ٹھیک تو ہے..؟زریشہ کے چہرے کے رنگ اڑنے لگے تھے فرزام کے منہ سے نکلے الفاظ سن کر۔۔۔

معصومہ آپی کی ڈیتھ ہو گئی ہے..!!فرزام کان سے موبائل ہٹا کر افسردگی سے بولا

##

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

(دو سال بعد)

وہ گھر میں داخل ہوا تو اس کی شہادت کی انگلی پر موٹر سائیکل کی چابی گھوم رہی تھی ہونٹوں سے سیٹی بجاتے ہوئے وہ خوشگوار موڈ میں نظر آرہا تھا

مگر ہال میں ہی اس کے قدموں کو بریک لگ گئی چہرے پر دھنک رنگ بکھرتے چلے گئے

ننھی زہراء نے ہمیشہ کی طرح رو رو کر خود کو ہلکان کر رکھا تھا اور اسے فہام نے اٹھا رکھا تھا جبکہ فرحام اسے ہنسانے کی ناکام کوششیں کر رہا تھا اور باقی سب ہال میں منہ لٹکائے بیٹھے تھے جمعہ ہونے کی وجہ سے مصطفیٰ کاظمی اور مرتضیٰ کاظمی بھی گھر ہی موجود تھے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم سب کو ہے کیا؟ میں گھر سے جاتا ہوں تو میری بیٹی کو رلانا شروع کر دیتے ہو سب..!! فرزام کندھے سے بیگ اتار کر صوفے پر پھینک کر جلدی سے زہراء کی جانب بڑھا تھا

تمہاری بیٹی نے ہمیں پریشان کیا ہوا ہے فیضی!! آئندہ تم ایک کام کرنا اسے یونیورسٹی اپنے ساتھ ہی لے جایا کرنا...!! خود تو چلے جاتے ہو اور یہ پیچھے سے رو رو کر ہم سب کے کان کھا جاتی ہے...!!

شائستہ کاظمی کانوں پر ہاتھ رکھ کر بولی

زہراء جب سے پیدا ہوئی تھی سب سے زیادہ فرزام کے پاس رہتی تھی اور اب تک اس قدر اس سے اٹیچ ہو چکی تھی کہ جب وہ یونیورسٹی جاتا تو وہ رونا شروع کر دیتی اور تب تک روتی رہتی جب تک فرزام گھر نہ آجاتا۔۔۔ وہ تو زریشہ کے پاس بھی بہت کم جاتی تھی فرزام کے علاوہ کسی کی بھی گود میں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ جاتے ہی رونے لگ جاتی مگر جیسے ہی فرزام کا چہرہ دیکھتی تو گلاب کی طرح کھل اٹھتی---فرزام بھی جب اس کی من موہنی صورت دیکھتا تو لمحے میں ساری تھکن بھول جاتا وہ جب اپنی توتلی آواز میں پیاری پیاری باتیں کرتی تو فرزام بڑی محبت سے اس کی ہر ایک بات سنتا---وہ جب اپنے ننھے ننھے قدم اٹھاتی تو فرزام اسے محبت سے دیکھتا ہی رہتا---وہ بھوری آنکھوں والی، سلکی سیاہ بالوں والی، باریک گلابی ہونٹوں والی سنڈریلا فرزام مصطفیٰ کی ---زندگی تھی

للہ میری سنڈریلا کو رولا دیا سب نے۔۔۔چپ ہو جاؤ میری جان...اب پاپا آ گئے ہیں ناں سب کو ڈانٹیں گے..!!زھراء کے گالوں پر پیار دیتے ہوئے فرزام لاڈ سے بول رہا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہو گئے باپ بیٹی شروع..!! مصطفیٰ کاظمی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا گھر میں سب کو سکون تب ہی نصیب ہوتا تھا جب فرزام گھر ہوتا تھا ورنہ تو پورا دن زہراء کا ٹیپ بجتا رہتا تھا

تیدی بیئر.... آپتی (آپکی) سندریلا تو دانتتے (ڈانٹتے) ہیں شب۔۔۔ فری ماموں، فیمی تاتو، نانو، بری (بڑی) دادو، چھوتی دادو، دادا ابو، چھوتے دادا ابو، اور پیاری لرتی (لڑکی) بھی..!! باپ کے رخسار پر ہاتھ رکھے وہ ہچکیوں سے روتے ہوئے سب کی شکائتیں لگا رہی تھی وہ فرزام اور زریشہ کی ملی جلی کاپی تھی اس کے نقش آدھے باپ جیسے تھے اور --- آدھے ماں جیسے

کیوں ڈانٹتے ہو آپ سب اسے۔۔۔ اور زری تم، بچاری اتنی چھوٹی سی ہے اس کا خیال رکھنے کی بجائے تم باقی سب کے کاموں میں لگی رہتی ہو تمہیں کتنی بار کہا ہے کہ صرف میرے اور زہراء کے کام کیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کرو۔۔۔اور فیمی تم ہینڈ واچھے سے واش کر کے میری بیٹی کو اٹھایا کرو اور فری ایسی عجیب عجیب حرکتیں میری سنڈریلا کے سامنے نہیں کیا کرو وہ ڈر جائے گی...!!بیٹی کے شکوے سننے کے بعد اب وہ سب کی کلاس لے رہا تھا اور یہ روز کا معمول تھا زریشہ جو سب کے لیے چائے بنا کر لائی تھی اب کھڑی ہو کر فرزام اور زہراء کو گھور رہی تھی

تیدی بیئر پیاری لرتی گھول رہی ہے..!!ماں کے گھورنے پر وہ بڑی معصومیت سے بولی تو فرزام نے اسے اپنے سینے میں چھپا لیا

اوں ہوں پیاری لڑکی مت گھورو میری بیٹی کو..!!فرزام نے زریشہ کو مصنوعی ڈپٹا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایک تو تم باپ بیٹی ایک جیسے ہو۔۔۔ تم جاتے ہو تو وہ چیخ چیخ کر پورا گھر سر پر اٹھا لیتی ہے اور جب تم آتے ہو تو تم تفتیش کرنے لگ جاتے ہو...!!رضوانہ کاظمی بیٹے کو گھورتے ہوئے بولی

تیدی بیئر..!!فرزام ماں کو کوئی جواب دیتا اس سے پہلے ہی زہراء پھر سے بولی فرزام نے اس کا ننھا سا سفید ہاتھ تھام کر اپنے لبوں سے لگایا

دیکھا ٹیڈی بیئر تم نے۔۔۔ کتنی بگڑی ہوئی ہے یہ۔۔۔ ہمیں مما پاپا کہنے کی بجائے ٹیڈی بیئر اور پیاری لڑکی کہہ کر بلاتی ہے..!!

زریشہ نے اپنا رونا روایا تھا وہ کب سے چپ کھڑی تھی مگر اب اس سے چپ نہیں رہا جا رہا تھا اور فرحام اور فہام نے زریشہ کو منہ بناتا دیکھا تو دونوں نے ایک ساتھ زریشہ ----- کے کندھے پر ہاتھ رکھا جیسے حوصلہ دیا ہو

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرزام کے ماتھے پر شکنیں پڑیں تھیں---وہ تیزی سے زریشہ کی جانب بڑھا اور ان دونوں کے ہاتھ زریشہ کے کندھے پر سے ---جھٹکے

تو کیا ہوا زر جیسے مرضی بلائے ہم رہیں گے تو اس کے ماں باپ ہی ناں۔۔۔اور تم دونوں فری فیمی کتنی بار کہا ہے تم دونوں کو چپکا مت کرو زری سے....دور دور رہ کر بات کیا کرو اور اگر اب ایک بار اور تم دونوں نے پیاری لڑکی کے کندھے پر ہاتھ رکھا ناں تو چھت سے نیچے پھینک دوں گا تم دونوں کو....!!فرزام زریشہ سے کہہ کر خونخوار نظروں سے فرحام اور فہام کو گھورتے ہوئے بولا جواب منہ میں ہی اسے صلواتیں سنا رہے تھے

ڈان۔۔۔مطلب ابو آپ گھر میں کوئی اور لڑکی لے آئیں یا میری شادی کروادیں اس فیضی غیضی نے گھر کی دونوں لڑکیوں پر قبضہ کیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہوا ہے۔۔۔ایک کے کندھے پر بھی ہاتھ رکھ دو تو کہتا ہے پیاری لڑکی سے دور رہا کرو.... دوسری کو اٹھاؤ تو کہے گا کیوں اٹھایا میری سنڈریلا کو...!!فہام منہ بناتے ہوئے فرزام کی نقل اتار کر بولا

یار تو سن.... اے.... نا!!!.... سے شادی کر لے، گھر میں بڑی رونق لگی رہے گی سچی ہر دن ایک نیا فساد ہو گا گھر میں...!!تیری زندگی رنگین ہو جائے گی...!!فرحام فہام کو دیکھتے ہوئے شرارتی لہجے میں بولا

جمعہ ہونے کی وجہ سے ان دونوں کو بھی کالج سے جلدی چھٹی ہو گئی تھی اور اس وجہ سے وہ دونوں بھی گھر نظر آ رہے تھے ورنہ تو --- چھٹی کے بعد مصطفیٰ کاظمی ان دونوں کو دوکان پر بلا لیتا تھا

میں تیرا دشمن ہوں جو ایسی بد عا دے رہا ہے تو..!!فہام نے فرحام کو غصے سے گھورا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تبھی فرزام کے موبائل پر کسی کا میسج آیا فرزام نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے زھراء کو گود میں بٹھا کر موبائل چیک کیا تو میسج کسی انجان نمبر سے تھا فرزام نے میسج اوپن کیا تو چہرے پر کوفت کے آثار نمایاں ہوئے

"فیضی تم مجھے بھول سکتے ہو میں تمہیں کبھی نہیں بھول سکتی، میں اپنی کوشش جاری رکھوں گی۔۔۔جیسے تمہارے لیے میری محبت کم نہیں ہوئی ویسے ہی تمہیں پانے کی چاہ کم نہیں ہو گی۔۔۔صرف تمہاری نینا...!!"فرزام نے میسج پڑھا اور نمبر بلاک کر کے موبائل پینٹ کی جیب میں ڈالا

کچھ لوگ واقعی بہت ڈھیٹ ہوتے ہیں زندگی چاہے جتنا بڑا بھی سبق دے لے وہ سدھر ہی نہیں پاتے..!!فرزام نے سنینا کا سوچ کر خود کلامی کی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سنینا کی پچھلے سال شادی تھی مگر شادی والے دن عین نکاح کے وقت اس نے شادی سے انکار کر دیا---الیاس کریم اور نبیلہ کاظمی نے اسے پیار سے سمجھایا، بہلایا، ڈرایا، دھمکایا سب کچھ کیا مگر وہ نہیں مانی برات گھر بیٹھی تھی اور سنینا نے صاف صاف سب کے سامنے کہہ دیا فرزام کے علاوہ کوئی نہیں۔۔۔الیاس کریم کے دوست کا بیٹا جو دولہا بن کر آیا تھا الیاس کریم اور نبیلہ کاظمی کو جلی کٹی سنا کر برات واپس لے گیا اس واقعے سے نبیلہ کاظمی کو اتنا صدمہ پہنچا کہ دوسرے ہی دن اس کی موت ہو گئی۔۔۔الیاس کریم بھی بیٹی سے کٹ کر رہنے لگا مگر سنینا نہیں بدلی وہ اب بھی ویسی ہی ہے---دو سال سے اس کا آنا جانا پورے کاظمی خاندان میں بند ہے کوئی اس کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا سب نفرت کرتے ہیں اس سے مگر اسے فرق نہیں پڑتا اور کچھ لوگ ایسے ہی ہوتے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہیں عزت، رشتے، ناطے سب گنوا کر بھی اپنی انا، ہٹ دھرمی، اپنی عادتیں اور اپنی سوچیں نہیں بدلتے---سنینا سب کی نظروں سے گر چکی ہے اب، باقی سب تو دور اس کا اپنا سگا باپ بھی اسے بلانا گوارا نہیں کرتا وہ اپنی ہی ہٹ دھرمی میں سب کچھ ختم کرتی جا رہی ہے اور یہی اس کی سزا ہے وہ کوششوں کے باوجود بھی -----خالی ہاتھ ہے کوئی بھی اپنا نہیں ہے اس کے پاس

زہراء فرزام کی گود میں ہی سو گئی تھی فرزام اسے اوپر اپنے کمرے میں لایا اور آرام سے بیڈ پر لٹا کر زریشہ کو آواز دے کر بلایا

زر مجھے بھی تھوڑا ٹائم دے لیا کرو یار، پورا دن تم باقی سب کے کاموں میں لگی رہتی ہو---یونی میں تو میں تم سے دور ہوتا ہی ہوں اور گھر آ کر بھی تم مجھ سے دور رہتی ہو...!!فرزام زریشہ کے کمرے میں داخل ہوتے ہی شکوہ کرنے لگ گیا اور یہ شکوہ ہر روز ہوتا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

افف فیضی کتنا ٹائم دوں تمہیں اور۔۔۔یونی سے آکر سارا دن تو تم میرے پاس بیٹھے رہتے ہو یا پھر اپنی سنڈریلا کے پاس اور کوئی کام تو کرتے نہیں ہو تم...!!زریشہ نے جھنجھلا کر کہا

کرتا تو ہوں کام۔۔۔تم سے پیار کرتا ہوں اپنی سنڈریلا سے لاڈیاں کرتا ہوں...!!فرزام اس کے پاس کھڑے ہو کر اسے حصار میں لیتے ہوئے بولا

ویسے تم نے پوچھا کہ آج میرا یونی میں دن کیسا گزرا...؟فرزام سنجیدگی سے بولا

میں نہیں بھی پوچھوں گی تو بھی ٹیڈی بیئر مجھے پورا یقین ہے تم ابھی خود ہی بتانے بیٹھ جاؤ گے...!!زریشہ نے آہستہ سے کہا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں وہ تو میں بتاؤں گا ہی...!!اور فرزام نے کہتے ساتھ ہی یونیورسٹی میں گزرے آج کے پورے دن کا احوال زریشہ کو سنا کر ہی دم لیا

مجھے تم مل گئے اے میرے ہمدم!!سہارا ہو تو ایسا ہو،

!!___جدھر دیکھوں اُدھر تم ہو۔۔۔۔۔نظارا ہو تو ایسا ہو

اے میرے ہمدم ہمیشہ ایسے ہی رہنا۔۔۔تم ہو تو میری سانسوں کا تسلسل برقرار ہے۔۔۔پتہ ہے ٹیڈی بیئر مجھے جتنے بھی زندگی سے گلے شکوے تھے تمہیں پانے کے بعد سب دور ہو گئے ہیں مجھے لوگوں نے زندگی کا جو صفحہ غلط دکھایا تم نے اسی صفحے کی خوبصورتی بتائی ہے مجھے۔۔۔میری ہر محرومی کو اپنی محبت سے دور کیا ہے تم

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نے۔۔۔میرے ہمدم ہو تم، میرا فخر ہو تم..!!زریشہ محبت سے

بول رہی تھی اس کا ہر ایک لفظ فرزام کی محبت کا ثبوت تھا

فرزام نے اس کی بات سن کر اس کا ہاتھ تھاما اور اپنے سینے

---پر دل کی جگہ پر رکھا

وفا کے قید خانوں میں، سزائیں کب بدلتی ہیں

!! بدلتا دل کا موسم ہے، ہوائیں کب بدلتی ہیں

میری ساری دعائیں تم سے ہی منسوب ہیں ہمدم

!! محبت ہو اگر سچی، تو دعائیں کب بدلتی ہیں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کوئی پا کر نبھاتا ہے، کوئی کھو کر نبھاتا ہے

!! PDI ہوتے ہیں، وفائیں کب بدلتی ہیں انداز نئے RLI

چند گھنٹوں کے بعد زھراء اٹھی تو زریشہ نے اسے ایک خوبصورت سی گلابی رنگ کی فراک پہنائی اور پھر اسے ---فرزام کی گود میں تھما کر کچن میں چلی گئی

زھراء کے چھوٹے سے بالوں کی دو پونیاں بناتے ہوئے فرزام نے شبانہ کاظمی کی جانب دیکھا جو موبائل پر مصروف تھی

کیا ہوا خالہ؟ فرزام نے تجسس ظاہر کیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارے مبارک ہو!!بہت مبارک دن ہے آج کا۔۔۔اپنی نمک دانی کے گھر رونق آنے والی ہے...!!شبانہ کاظمی خوش ہوتے ہوئے بولی

اچھا ماشاءاللہ یہ تو بہت اچھی خبر ہے۔۔۔چلو سنڈریلا آج تمہاری دانی خالہ کے گھر ایک کھلونا آنے والا ہے..!!ہیپی ہو جاؤ میری جان..!!فرزام زہراء کا ماتھا چومتے ہوئے بولا تو وہ دلفریبی سے مسکرادی

##########################

تھینکس یو سو مچ دانی مجھے اتنی بڑی خوشی دینے کے لیے.... تھینکس یو سو مچ..!!آج میں بہت خوش ہوں صرف تمہاری وجہ سے!!موسیٰ نرمی سے دانیہ کا ہاتھ تھامے بولا آج برسوں بعد وہ اتنا خوش نظر آرہا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آپ بہت اچھے ہیں موسیٰ!! میں آپ کا ساتھ پا کر بہت خوش ہوں... اللہ پاک نے میرے لیے بہت بہترین ساتھی، بہترین ہمسفر، بہترین ہمدم چنا..!! دانیہ نے موسیٰ کو دیکھ کر محبت سے کہا تھا

ان دو سالوں میں موسیٰ نے اسے ہمیشہ خوش رکھنے کی بھرپور کوشش کی تھی وہ اس کی بات کو اہمیت دیتا تھا اسے سنتا تھا اسے سمجھتا تھا اس کا احساس کرتا تھا---وہ دونوں ایک---دوسرے کا ساتھ پا کر خوش اور مطمئن تھے

!! خدا بچائے تمہیں چشم بد سے اے میرے ہمدم

!! میری حیات میں شامل رہو خوشی بن کر

مشام جاں میں بسو یار خوشبوؤں کی طرح

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

!! میری نظر میں سما جاؤ روشنی بن کر

رگوں میں دوڑتے پھرتے رہو لہو کی طرح

!! میرے لہو میں رہو رنگ آگہی بن کر

تمہیں زبانِ قلم سے ادا کروں جب بھی

!! اتر پڑو میرے کاغذ پے شاعری بن کر

سمیٹوں بن کے سمندر تمہاری ذات کو میں

!! ملو کبھی سرِ ساحل مجھے ندی بن کر

تمہارے ذوقِ سماعت کو سونپ دوں الفاظ

!! تمہارے ساتھ رہوں حرفِ آخری بن کر

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ دونوں اپنی ہی باتوں میں مصروف تھے جب رخسانہ ریاض روم میں داخل ہوئی---اس کے چہرے سے خوشی چھلک رہی تھی دانیہ اور موسیٰ بھی اسے دیکھ کر مسکرائے---رخسانہ ریاض نے آگے بڑھ کر بڑی محبت سے دانیہ کی پیشانی چومی

اب وہ بالکل ٹھیک ہو چکی تھی---اور پہلے وہ جتنا کاظمی خاندان سے نفرت کرتی تھی اب اتنی ہی محبت کرتی تھی سب سے اور اب تو آئے روز ہی وہ کبھی ظفر کاظمی کے گھر رہنے کے لیے چلی جاتی تھی اور ----کبھی عبدالقدوس کاظمی کے گھر

موسیٰ راحیلہ کو وڈیو کال کر کے دانی کی اس سے بات کروادو۔۔۔فراز لوگوں کو بھی فون کر کے خوشخبری سنادو--شبانہ سے کچھ دیر پہلے بات ہوئی تھی میری وہ لوگ تو پہنچنے والے ہوں گے۔۔۔تم فرمان

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور سائرہ کو بھی فون کر دو..!!رخسانہ ریاض موسیٰ کو دیکھ کر چہکتے ہوئے بولی اور ایک بار پھر دانیہ کی پیشانی چومی

معصومہ کی موت کے پانچ ماہ بعد سب کے کہنے اور اصرار کرنے پر اور بچوں کا سوچ کر فرمان نے سائرہ سے شادی کر لی---سائرہ نے چند ہی ماہ میں ثابت کر دیا کہ وہ نہ صرف ایک اچھی بیوی ہے بلکہ ایک اچھی ماں بھی ہے---حسن اور محسن دونوں ہی اس کے ساتھ گھل مل گئے ہیں وہ دونوں اب اسے ہی اپنی ماں سمجھتے ہیں اور بدلے میں وہ بھی ان پر سگی ماں جیسی محبت نچھاور کرتی ہے--دونوں بچے کافی حد تک اس کی وجہ سے سدھر بھی گئے ہیں اور سائرہ نے پورے کاظمی خاندان میں اپنی اچھائی کی وجہ سے ایک مخصوص جگہ بھی بنا لی ہے،رخسانہ ریاض بھی اس کے ساتھ بہت محبت سے پیش آتی ہے۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چند ہی منٹوں بعد پورا کاظمی خاندان ہاسپٹل میں موجود تھا اور ---ساتھ ہی سائرہ، فرمان اور حسن محسن بھی موجود تھے

ارے نمک دانی بہت بہت مبارک ہو..!!فرحام نے محبت سے بہن کو دیکھتے ہوئے کہا

ہاہاہا یار دیکھ فری تو ایک بار پھر ماموں بن گیا..!!فہام ہنسا تو فرحام نے اسے گھور کر دیکھا

فری اسے نمک دانی نہ کہو۔۔پڑھا لکھا کر اب میں اسے سی ایس دانی بناؤں گا..!!موسیٰ نے مسکراہٹ چھپائی

اب بھی پڑھائی کی بات کر رہے ہیں آپ افف..!!دانیہ نے اپنا ماتھا پیٹا

دانی حسن اور محسن تو اتنے خوش ہیں ان کے قدم ہی زمین پر نہیں ٹک رہے..!!سائرہ مسکراتے ہوئے بولی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میرا نواسہ کہاں ہے بھئی دکھاؤ تو سہی؟مرتضیٰ کاظمی بڑا بے صبرا ہوا جا رہا تھا

کچھ ہی دیر بعد ایک نرس کمرے میں داخل ہوئی جس کے ہاتھ میں آف وائیٹ کلر کا کمبل اور کمبل میں ننھا سا بچہ تھا

یہ لیجیے اپنا بیٹا....بہت بہت مبارک ہو...!!نرس نے کمبل میں لپٹا بچہ موسیٰ کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا

زہراء گلابی رنگ کی فراک پہنے فرزام کی انگلی تھامے پاس ہی کھڑی تھی اس کے چہرے پر عجب ہی خوشی کے رنگ تھے

ننھی سی زہراء نے ایڑیاں اٹھا کر نرس کی گود میں موجود بچے کو دیکھنے کی کوشش کی تو موسیٰ اسے دیکھ کر مسکرا دیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آپ پہلے یہ بچہ اسے پکڑائیں..!!موسیٰ نے زھراء کو اٹھا کر پاس پڑے بینچ پر بٹھاتے ہوئے کہا

نرس نے مسکراتے ہوئے بچہ زھراء کی گود میں رکھا تو ایک طرف سے بچے کو فرزام اور دوسری طرف سے ---موسیٰ نے پکڑے رکھا کہ کہیں زھراء اسے گرا ہی نہ دے

دیکھوناں تیدی بیئر تنا(کتنا)وائیت ہے بالتل(بالکل)آئس بیئر تے جیسے...!!زھراء اس ننھے سے بچے کے روئی نما ہاتھوں کو نرمی سے تھام کر بولی اور پھر اس کے دونوں ہاتھ باری باری پکڑ کر لبوں سے لگائے

ہوں پیارا تو واقعی بہت ہے..!!فرزام نے کمبل میں جھانکتے ہوئے کہا

دودھیا رنگت اور سیاہ گہری آنکھوں والا وہ خوبصورت سا بچہ ہو بہو موسیٰ جیسا تھا اور اسے دیکھ کر زھراء یوں خوش ہو رہی تھی جیسے کوئی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بہت قیمتی چیز مل گئی ہو اس کا چہرہ پھولوں کی طرح کھل اٹھا---

انتل (انکل) اشے میں رتھ لوں..؟ بڑی امید بھری نظروں سے اس نے موسیٰ کی جانب دیکھا تھا

رکھ لو..!! موسیٰ نے اتنی ہی محبت سے جواب دیا

ہمیشہ تے لیے..!! زھراء نے اپنی توتلی آواز میں پھر سے پوچھا تو کمرے میں موجود ہر فرد نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا

زھراء کی بات سن کر زریشہ اور فرزام نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا نگاہوں کا تصادم ہوا اور پھر ان کا قہقہہ بلند ہوا---

---بھلا ان دونوں سے بہتر ان لفظوں کا مطلب کون سمجھ سکتا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرزام اور زریشہ کے ساتھ باقی سب بھی ہنسنے لگ گئے جبکہ نرس اور زہراء دونوں ہی ہونقوں کی طرح سب کو ہنستا ہوا دیکھ رہیں تھیں

!! تیرے جلووں کو ترستی یہ آنکھیں ہیں میری، ہمدم

!! کبھی آنسو، کبھی بنجر، کبھی صحرا، کبھی شبنم

کبھی جو دل تُو دھڑکا دے تو جا کے دل دھڑکتا ہے

!! کبھی مدھم، کبھی ساکن، کبھی درہم کبھی برہم

تیرے ہی اسم سے جاناں مہکتی ہے صبح میری

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

!! کبھی روشن کبھی جھلمل، کبھی حیراں کبھی پرنم

تیری یادوں کی بارش ہے کہ سانسوں میں روانی ہے

!! کبھی ارماں، کبھی درماں، کبھی شعلہ، کبھی مرہم

ان سب نے جتنے دکھ دیکھے جتنے زندگی کے اتار چڑھاؤ دیکھے ان سب نے انہیں توڑنے کی بجائے اور مضبوط بنایا ہر گزرے واقعے نے انہیں ایک سبق دیا انہوں نے اس سبق کو سیکھا اور ان کی زندگی ہزاروں کٹھن راستوں سے گزرنے کے بعد خوبصورت ہو گئی---کچھ نے اپنی محبت کے بل بوتے پر زندگی کو حسین بنایا تو کسی نے احساس سے اپنی اور اپنے ہمدم کی زندگی خوشیوں سے بھر دی----

عمروں کا فرق، لوگوں کی سازشیں، لوگوں کی باتیں، کچھ بھی تو ان کی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

محبتوں کو ختم کرنے اور دوریاں پیدا کرنے کے لیے کار گر ثابت نہ ہوا تھا وہ عمروں کے فرق کے ساتھ بھی بہت خوش تھے__ محبت کھو کر بھی بہت خوش تھے---

حالات بدلتے رہتے ہیں رشتے بدلتے رہتے ہیں جو اکثر چاہا جاتا ہے وہ نہیں ملتا مگر جو ملتا ہے وہ بھی بہترین ہوتا ہے ہم سمجھنے کی کوشش کریں تو جو پایا ہے وہ بھی خاص ہوتا ہے__ قسمت لکھنے والے سے کبھی گلہ مت کرو کیونکہ وہ سب سے بہتر جانتا ہے کب کس کو کیا دینا ہے__ شدت سے مانگی گئیں دعائیں قبول ہوتی ہیں للہ پاک کو یاد کرو تو وہ اس سے بھی نوازتا ہے جس کی دعا نہ بھی کی ہو__ رشتے نبھانے کے لیے محبت، بھروسے اور اعتماد کے ساتھ ساتھ احساس کی بھی ضرورت پڑتی ہے ایک دوسرے کو سمجھنے کی ضرورت پڑتی ہے__ نفرت میں حد پار کرنے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

والے بھول جاتے ہیں کہ مکافات عمل بھی کسی چیز کا نام ہے

دوسروں کو تکلیف دینے سے پہلے سوچنا چاہیے کہ ہمارا رب ہمیں

بھی کسی وقت منہ کے بل گرا سکتا ہے، کیا اپنے سامنے بھی آسکتا

ہے__ خدا کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے رہیں اس سے منہ نہ موڑیں

ورنہ خدا انہی نعمتوں کے لیے ترسا بھی دیتا ہے__ کوئی بھی غلط

قدم اٹھانے سے پہلے سوچیں کیونکہ اکثر غلطیوں کے پچھتاوے

جان لیوا بھی ہوتے ہیں انسان کو پچھتاوے بھی مار دیتے ہیں__ غلطیاں

سب سے ہوتی ہیں مگر جو ان غلطیوں کو سدھار لے وہی سرخرو

ہوتا ہے اور جو زندگی کے حادثوں سے سبق نہیں سیکھتے وہ خالی ہاتھ

ہی رہ جاتے ہیں

##

ختم شدہ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

امید ہے آپ کو یہ ناول پسند آیا ہو گا اپنی قیمتی رائے سے ہمیں ضرور آگاہ کیجئے

فی امان اللہ

اپنا خیال رکھیے اور ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیے اللہ آپ کے لیے بھی خیر و

عافیت کا معاملہ فرمائے

آمین

کریزی فینز آف ناول پبلیشرز

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ay Mery Hamdam| By Shumaila Jutt (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel